[illegible] مسلمانان کی مرغوبہ کتاب [illegible] کی سیاحت اور [illegible]

نظم الممالک

ترجمہ

اقوم المسالک فی معرفۃ احوال الممالک

مولفہ

امیر الامرا سید خیر الدین وزیر سلطنت تونس بزبان عربی

جسکا ترجمہ

مولوی محمد اسمعیل صاحب ہندی نے

بفرمان عالی

جناب بالاہمم خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم ریاست پٹیالہ دام اقبالہ

اردو زبان مین کیا

اور بزیر نگرانی

سید احمد خان بہادر سی ایس آئی

مارچ ۱۸۷۵ع مین

مطبع نامی منشی نول کشور صاحب واقع لکھنؤ مین طبع ہوا
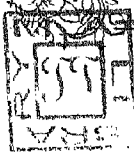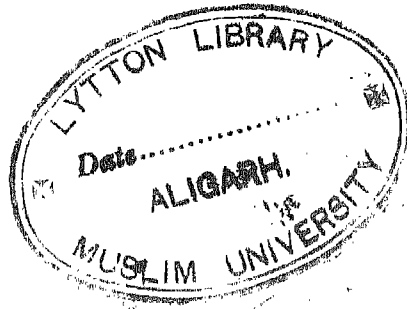
اطلاع

یہ کتاب جناب عالی خلیفہ سید محمد حسن صاحب دام اقبالہ وزیر
ریاست پٹیالہ کے خرچ سے ترجمہ ہوئی اور اونھیں کے خرچ سے
چھاپہ ہوئی پس جناب ممدوح مالک حق تصنیف اس کتاب کے تھے
مگر جناب ممدوح نے اپنا حق تصنیف مجلس خزنۃ البضاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم
للمسلمین کو عطا فرمادیا ہے اور اب حق تصنیف کی وہ مجلس مالک ہے
اور مجلس مذکور کی جانب سے رجسٹری اس کتاب کی بموجب ایکٹ ۲۰
سنہ ۱۸۴۷ء عمل میں آئی ہے پس کسی شخص کو سواے مجلس مذکورہ کے
اس کتاب کی چھاپنے کا اختیار نہیں ہے ۔

دستخط

سید احمد خان بہادر سی ایس آئی

سکرٹری کمیٹی خزنۃ البضاعۃ
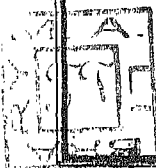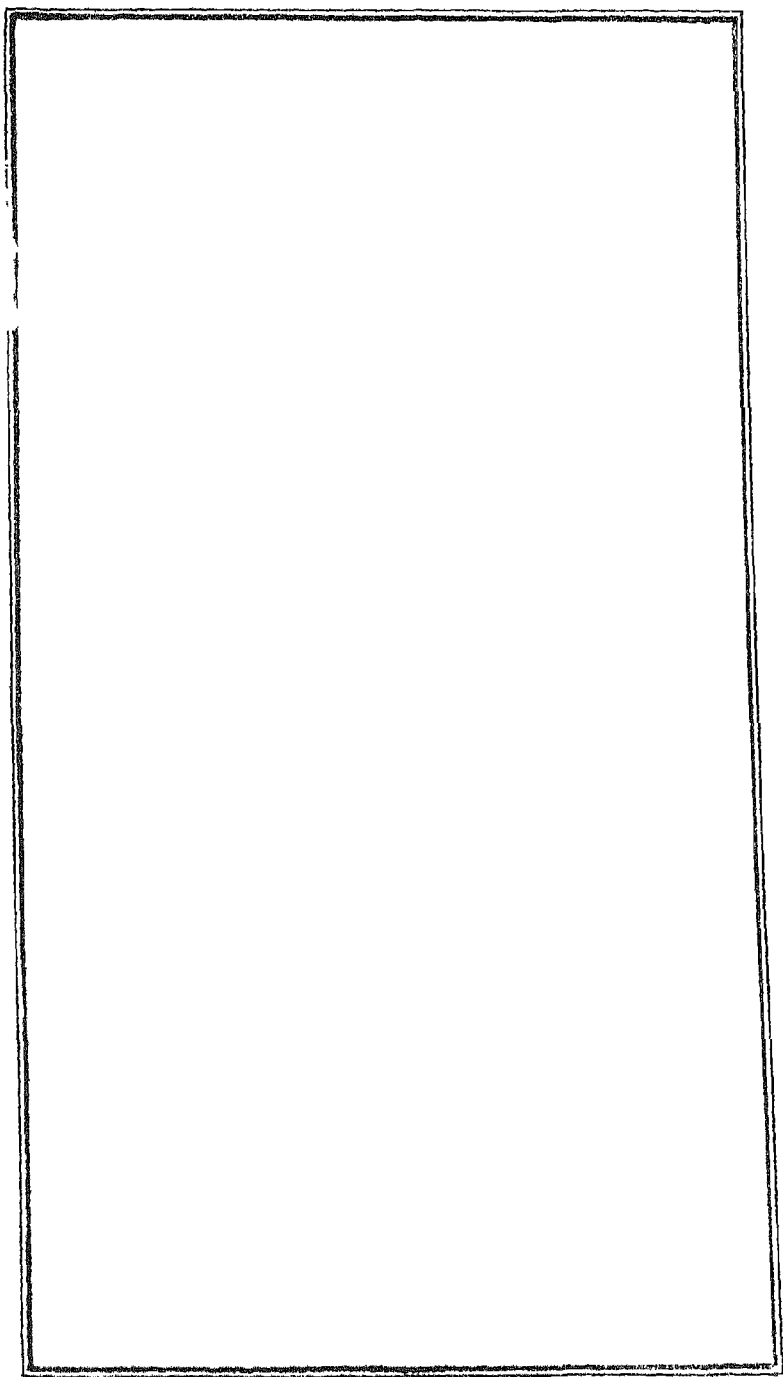
فہرست کتاب نظم الممالک ترجمہ اقوم المسالک فی معرفۃ احوال الممالک

صفحہ	مضامین
۲۴۷	**پہلا حصہ یورپ کی سلطنتون کے حالات مین**
۲۴۷	**پہلا باب سلطنت عثمانیہ کے حالات مین**
״	پہلی فصل سلطنت علیہ عثمانیہ کی تاریخ مین
۲۵۱	دوسری فصل سلطنت عثمانیہ کے اصول قوانین مین
۲۶۵	تیسری فصل بیچ حالات وزراے سلطنت ٹرکی اور اونکی کونسلون ملکی اور جنگی کے
۲۷۰	چوتھی فصل سلطنت کی جملہ کونسلون کے بیان مین
۲۷۷	پانچوین فصل سلطنت کی وسعت اور اوسکے باشندون کی تعداد کے بیان مین
۲۸۵	چھٹی فصل اس بات کے بیان مین کہ سلطنت عثمانیہ کو اپنی رعایا کے تہذیب اخلاق کا کیسا خیال ہے اور اس باب مین وہ کوشش کیسی کرتی ہے
۲۹۰	ساتوین فصل سلطنت کی قوت عسکریہ اور قوت مالیہ کے بیان مین
۲۹۷	**دوسرا باب سلطنت فرانس کے حالات مین**
״	پہلی فصل سلطنت فرانس کی تاریخ مین
۳۲۳	دوسری فصل فرانس کے بادشاہون کے نامون اور اونکی سلطنت کی مدت اور اسکی ابتدا اور انتہا کے بیان مین
۳۲۹	تیسری فصل مملکت فرانس کے بیان مین
۳۳۹	چوتھی فصل فرانس کے انتظام سیاست مین
۳۵۸	پانچوین فصل وزارتون کے حالات مین
۳۸۰	چھٹی فصل مملکت فرانس کی قسمتون کے حکام کے بیان مین۔
۳۹۰	ساتوین فصل سلطنت فرانس کے لشکر کے اقسام مین
۳۹۰	آٹھوین فصل سلطنت فرانس کے اون حاکمون کے بیان مین جو تصفیہ مقدمات کا کرتے ہین۔
۳۹۵	نوین فصل سلطنت فرانس کے حکام کے اجلاسون کی ترتیب کے بیان مین

صفحہ	مضامین

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدانا سبیل الرشاد و نجانا من
الغوایة والفساد والصلوۃ علی رسوله الذی علمنا
طرق الحکمة والسداد وعلی اله واصحابه الامجاد

نہایت شگفتہ اور پربہار پھول جو گلشن بیان کو رونق اور گلزار سخن کو
زینت دینے والے ہیں اور از بس تر و تازہ کلیان جو نظارگیان شوق
کی چشم بصیرت کو طراوت بخشنے والی ہین تختہ بند بوستان کائنات
کی حمد و ثنا کے فقرے ہین اور سب سے زیادہ روشن موتی جو گلو بند

کلام مین لگانے کے قابل اور عمدہ سے عمدہ آبدار گوہر جو تاج سخن مین جڑنے کے لائق ہین وُرِ شاہوار دریای نبوت و رسالت کی نعت کے لفظ ہین پس ہر مصنف اور مؤلف اور مترجم کو زیبا ہے کہ سب سے پہلے رشتۂ مضامین کو اِن جواہر لطافت آگین مین پروکر سلک گوہر نایاب سخن کو آبرو بخشنے حمد و نعت کی بعد ارباب بصیرت پر یہ بات مخفی نہ ہے کہ خداوند تعالی نے ہر وقت اور ہر زمانہ مین انسان کی بہتری اور نصیحت کے واسطے بہت عمدہ سامان یہ بنایا ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کو پہلے لوگون کے مقابلہ مین دیکھے اور اپنے اطوار کو اپنے متقدمین کے آثار سے ملاوے تاکہ اوسکو یہ امتیاز نصیب ہو کہ میری حالت پہلون سے بہتر ہے یا اون سے بدتر ہے اگر اچھی ہو تو خدا کا شکر کرے اور جو بری ہو تو اپنے کو ننگ سلف سمجھکر ایسی کوشش کرے جسکی بدولت ننگ سلف ہونے کی عار سے بچ سکے نظر برین اس زمانہ مین بھی ہماری موجودہ قوم کیواسطے سب سی بہتر ذریعہ یہ ہے کہ وہ اپنے سلف کے دینی اور دنیوی حالات

کو تلاش کرکے اپنی حالت کا اونسے مقابلہ کرے اور اپنی اس حالت کا
جو آج کل اونپر طاری ہے خود ہی انصاف کرے کہ اسکے لحاظ سے
آیا وہ ننگ سلف ہے یا نہین اور جو عار ننگ ہونے کی ہے اسکو اون
طریقون سے رفع کرے جن طریقون سے ہمارے زمانہ کی اور قومین آج
اوج کمال کا آفتاب بنکر چمک رہی ہین اور جنکی روشنی سے اب اون
لوگون کی بھی آنکھین خیرہ ہوتی ہین جنہین خود بھی کبھی یہ روشنی موجود تھی
مگر چونکہ اس تنزل کے زمانہ مین وہ سامان بھی ہمارے پاس نرہا تھا
جسکے ذریعہ سے ہم اپنے سلف کے حالات دیکھکر نصیحت پکڑتے اور
ہمارے دلون مین غیرت کا جوش اوٹھتا اس سبب سے ہمارے دلونپر
ایسا غفلت کا حجاب پڑا ہوا تھا جو کسی قسم کی خارجی روشنی کو بھی ہمتک
نہ آنے دیتا تھا اور جسنے ہمکو بالکل بیخبر بنا رکھا تھا کہ اسی اثنا مین کتاب
اقوم المسالک فی معرفت احوال الممالک ہندوستان مین آئی جو ایک
بڑے پکے فاضل اور بڑے متبحر عالم اور نہایت دور اندیش مسلمان امیر الامرا

افتخار العلما سید خیر الدین احمد وزیر سلطنت ٹونس کی تصنیفات مین
سے خاص انهین ضروری باتون اور مناسب نصیحتون کا ذخیرہ تھی
جنکی آج کل کی قومون کو بڑی ضرورت تھی اور جب اوس کتاب کا
حال امیر عالی ہمت وزیر ذی شوکت و عظمت طراز مسند حکومت سرو
بستان فضلیت گوہر تاج سطوت نیر افق اقبال مہر منیر جاہ و جلال مرکز
دائرہ فضل و کمال فخر زمن جناب خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر دستور
معین ریاست پٹیالہ ادام اللہ تعالی اقبالہ و ضاعف اجلالہ کو معلوم ہوا
تو اونھون نے خیال فرمایا کہ جن باتون کے دریافت کرنیکی آج کل
تمام ہندوستان اور خصوصاً مسلمانون کی قوم کو ضرورت تھی وہ سب
اس کتاب فوائد انتساب مین اس خوبی سے موجود ہین کہ مسلمان آنکھ کھولکر
دیکھکر بخوبی اس بات کو دریافت کر سکینگے کہ پہلے ہماری ترقی اور فضل
و کمال کی کیا صورت تھی اور ہم گذشتہ قومونکی نظر مین کیسے عزیز تھے
اور اب ہماری کیا حالت ہے اور ہمکو غیر قومین کس نظر سے دیکھتی ہین

مگر چونکہ وہ کتاب عربی زبان مین تھی اسوجہ سے اوسکی نفع کے عام ہونیکی
توقع نہوئی پس ہمارے عالیقدر ممدوح نے اپنی فیاضانہ ہمت اور عالی
حوصلہ کو اسطرف مائل کیا کہ یہ کتاب اردو زبان مین ترجمہ ہوکر شائع ہوجاوے
تاکہ اپنی زبان مین ہونے سے اوسکے عالی مطالب کو ہر شخص بآسانی سمجھ سکے
اور جس عمدہ چیز کے دستیاب ہونیکی اس تنزل کے زمانہ مین کیسیکو توقع
نتھی وہ گھر بیٹھے ہر کسیکو بآسانی ملجاوے چنانچہ اس امر اہم کو انجام کیواسطے مجھ
قلیل البضاعت افتقر الی ربہ الجلیل محمد اسمعیل کو اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو
اسکے نفع کو ترجمہ کے ذریعہ سے عام کردے پس جب مین نے اپنی قابلیت
اور استعداد کا اندازہ کیا تو مجھکو ہرگز یہ حوصلہ نہوا کہ مین ایسے مشکل کام کو اپنے
ذمہ لون اور اس دشوار گذار راہ کے طے کرنیکا قصد کرون مگر ساتھ ہی اوسکے
اس بات کو خیال کرکے کہ ایک معظم و مکرم کے حکم کی تعمیل کے قصد کرنے مین
خدا کی تائید ہوتی ہے خصوصًا ایسی حالت مین جبکہ وہ حکم کسی عام فائدہ اور
بھلائی کے قصد پر مبنی ہو تو میری ہمت قوی ہوگئی اور مین نے خدا پر بھروسہ

کرکے اوس حکم کی تعمیل شروع کی اور اوسی کے فضل سے مین نے اسکو پورا
کرلیا اور اس ترجمہ کا نام نظم الممالک ترجمۂ اقوم المسالک فی معرفت احوال
الممالک رکھا مین امید کرتا ہون کہ خداوند تعالی کی عنایت سے میری قوم کو
اوس سے بڑی فلاح ہوگی ترجمہ کرنا اور ایک زبان کے مطلب کو دوسری
زبان مین اوسی خوبی سے ادا کرنا کہ اصل زبان کا مزا دے نہایت ہی
مشکل ہے مگر مین نے حتی المقدور اسپر کوشش کی ہے لفظی ترجمہ کی
پابندی نہین کی عبارت کو مطلب خیز اور اپنی زبان کے محاورہ مین
لکھا ہے تاکہ پڑھنے والون کو اوسکے پڑھنے سے دل تنگی نہو اور اپنی
زبان کے لطف سے یہ نفیس کتاب خالی نرہے بااین ہمہ اگر کچھ غلطی
ہو تو معاف فرمایا جاوے مصرع کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

والحمد للہ علی اتمامہ والصلوۃ علی محمد و آلہ

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاک ہے وہ ذات برحق جسنے عدل کا نتیجہ آبادی کو بنا دیا اور اپنے
بنی نوع انسان کو نور عقل سے شرف عطا کیا اور اوس عقل کی بدولت
اوسکو تدابیر مختلفہ اور مراتب عرفان کے لائق کر دیا اور اوسکو اس
بات پر مامور کیا کہ وہ نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرے اور گناہ اور
زیادتی سے بچتا رہے پس مین اوسی کی تعریف کرتا ہون اور وہی
ہر وقت اور ہر آن محمود ہونیکے لائق ہے اور درود پڑھتا ہون محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اوسکا بندہ اور ہمارا سردار ہے
اور جو اوسکی طرف سے کتاب لیکر آیا ہے اور جسپر یہ حکم نازل ہوا ہے
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاے ذی القربی اور اوسپاک کی
آل اور اصحاب کے جو حافظ شریعت اسلام ہین ایسی شریعت جو ہر قوم
اور ہر زمانہ مین پسندیدہ ہے اور جسکے احکام کا دائرہ ایمان اور امان
دونون کو محیط ہے حمد و نعت کے بعد کہتا ہے مؤلف اس کتاب کا جو
سید خیر الدین احمد وزیر سلطنت تونس اللہ اوسکو سیدھی راہ
بتاوے کہ جب مین نے دنیا کی مختلف قومون کی ترقی اور تنزل کے
اسبابون کو نہایت فکر و تامل کے ساتھ دیکھا اور مسلمانون اور فرنگیون
کی تواریخ سے جہان تک ممکن تھا ڈھونڈ ڈھونڈ کر اونکو نکالا اور جو کیفیت
مسلمان لوگون کی اون حالات کے لحاظ سے جو اونپر ابتدا سے زمانہ
مین طاری تھے اور جو فی زماننا طاری ہین اور جو آیندہ تجربہ کی رو سے
اونپر ہونے والے ہین ان دونون قومونکے مورخون نے لکھی ہے اوسکو

مین نے دیکھا تو خواہ مخواہ مجکو یہ یقین ہوگیا اور میرے اس یقین کا
شاید کوئی مرد مسلمان مخالف نہوگا اور نہ اسکی مخالفت کے واسطے
وجہ نکلیگی کہ جب ہم ایک قوم کی ترقی اور انتظام مملکت کی خوبی کا خیال
کرین اور اوسکی ہمت کو بھلائی اور نفع کی باتون پر حد سے زیادہ مائل
پائین تو اس صورت مین ہمکو اپنی بھلائی کی باتون کی اچھی طرح سمجھنے
اور جانچنے کے لیے بجز اسکے اور کوئی طریقہ نہین ہے کہ ہم ایک ایسی
قوم کی حالت کو نظر تامل سے دیکھین جو ہمارے گروہ کی نہین ہے اور
اوسکی ترقی کے اسباب کو دریافت کرین خصوصاً اوس قوم کی حالت کو
جو ہمارے قرب وجوار مین ہی رہتی ہو اور پھر ہم اون جدید تہذیبون
اور کمالات کو خیال کرین جو فی زماننا علم و عمل کے موافق ہونے سے
پیدا کیے گئے ہین اور ان باتون کا لحاظ کرکے ہم تمام دنیا کو سمجھین کہ
گویا ساری دنیا بمنزلہ ایک شہر کے ہے جسمین مختلف قومین اس قسم کی
رہتی ہین جنکی ضرورتین باہم ملی جلی اور ایک دوسری پر موقوف ہین

اور یہ خیال کرین کہ گو ہر ایک فرقہ اپنی خاص ضرورتون مین اپنے ہی
نفس کا محتاج ہے مگر بلحاظ اون فوائد کے جو سبکی نسبت عام ہین سب
قومین ایک دوسرے کی محتاج ہین پس جو شخص ان باتون پر غور کریگا
جو ہمارے تجربہ کی رو سے بلاشبہہ صحیح ہین اور یہ بھی اپنی دیانت کی رو
سے جانتا ہوگا کہ شریعت اسلامیہ دین و دنیا دونون کی مصلحتون پر
مشتمل ہے کیونکہ دنیوی معاملات کی اصلاح امور دینیہ کے استحکام کی
بنیاد ہے تو اوس شخص کو یہ بات نہایت بری معلوم ہوگی کہ وہ ایسے
علماء اسلام کو جو بسبب اپنی امانت اور دیانت کے اس بات کے
ذمہ دار ہین کہ احکام شرعیہ کے جاری کرنے مین مصلحت وقت کا ضرور
لحاظ رکھین غوامض اور دقائق شرعیہ کے کھولنے اور مصالح دینیہ کی
حقیقت بیان کرنے سے پہلو تہی کرتا دیکھے اور دانستہ اغماض کرتا پاوے
اور ایسے علما کی عقلین ظاہری اور باطنی مصلحتون کے سمجھنے سے
قاصر ہون اور اونکے ذہن اونسے خالی رہین کیونکہ یہ بات سب

جانتے ہین کہ ایسے خاص خاص لوگونکا ایسا ہونا عوام الناس کو اُن
باتون کے دریافت کرنے سے جو اونکی ترقی اور بھلائی کے لیے ضرور ہین
محروم رکھتا ہے بھلا انصاف کرو کہ یہ بات کچھ اچھی ہے کہ طبیب ہی
مریض کے حال سے غافل ہو یا یہ بات کسیکو زیبا ہے کہ وہ صرف
ایک چیز کی حقیقت تو دریافت کرے اور اوسکے لوازم و عوارض سے
جاہل رہے اور جیسی یہ بات بُری معلوم ہوتی ہے اسیطرح یہ بات بھی
بُری معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ صاحب ریاست ہین وہ ریاست کے
طریقون سے جاہل ہون یا اپنی ریاست کی باگ چھوڑ دینے کے واسطے
دانستہ تجاہل کرین پس جب مجھکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ ترقی کے
سامان بغیر دریافت کرنے کسی ترقی یافتہ قوم کے حالات کے ہرگز ہمکو
میسر نہین آسکتے تو میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر مین اون سب باتونکو
ایک کتاب مین جمع کرکے لکھون جو مین نے برسون کی فکر اور تجربے
حاصل کی ہین اور جنکو مین نے اپنی آنکھ سے یورپ کے اوس سفر مین

دیکھا ہے جسپر مجکو میرے ایسے آقاے نامدار نے مامور کیا تھا جو نہایت معظم
اور محتشم اور بلند رتبہ پاکیزہ اخلاق پسندیدہ خصلت ہے جسکی ارادی
ہمیشہ اوسکے نام کے مثل صادق ہوتے رہتے ہین اور جسکی تعریف مین
تمام دنیا رطب اللسان ہے تو شاید میری یہ محنت رائگان نجاوے
خصوصاً اوس حالت مین جبکہ بہت سے لوگ یکدل ہو کر شریعت غرا
اسلام کی حمایت کرنے پر مستعد ہونگے اور سب سے بڑا کام اس کتاب کے
تالیف کرنے سے مین نے اپنے دل مین یہ ٹھہرایا تھا کہ مین اوسکے ذریعہ
سے بڑے بڑے نامی علما کو اون باتون سے آگاہ کرون جنکی اطلاع
سے لوگون کو ایسی باتون کے دریافت کرنے مین مدد ملیگی جنکی حسب
مقتضاے زمانہ اور مصلحت وقت ہمکو نہایت بڑی ضرورت ہے اور
اون باتون کا ذکر کرون جنپر فی زماننا انسان کے جملہ معاملات ظاہری
اور باطنی کا مدار ہونا چاہیے تاکہ جو اہل سیاست بلکہ علی العموم جو لوگ
خواب غفلت مین ہین وہ سب بیدار ہو جاوین اور یہ بھی ارادہ کیا کہ کچھ

حالات فرنگیونکی قوم کے خصوصًا اون لوگون کے جنکے ساتھ ہمکو زیادہ
خصوصیت اور ربط وضبط اور سخت تعلق ہے بیان کرون اور اونکے
حالات کے ساتھ اون کی اون عالی ہمتیون کا بھی ذکر کرون
جنکی بدولت اونھون نے تمام دنیا کی قومون کے حالات مفصل دریافت
کر لیے ہین اور اس کام کو اونھون نے اپنی سیر وسیاحت اور تمام عالم کی
سفر سے لیئے اوپر آسان کیا ہے پس جہان تک کہ مجھسے ہوسکا مین نے اپنے
ارادہ کی موافق اس کتاب مین اون سب باتون کو جمع کیا جو اونھون نے
تدابیر ملکیہ کے متعلق بغرض نظم ونسق مملکت کے ایجاد کی ہین اور ان چند
باتون کے ضمن مین مین نے اون باتون پیدا کردیا ہے جو زمانہ سابق
یعنے عہد قدیم مین اون کے ہان رائج تہین اور اون طریقون کو
بھی بیان کیا ہے جنکی بدولت اوس قوم نے سیاست مدن مین ایسی
ترقی حاصل کی ہے جسکے سبب سے گویا وہ ترقی کی حد پر پہونچ گئے ہین
اور اسیطرح پر مین نے اس کتاب مین امت اسلامیہ کے اون قدیمی

حالات کو بیان کیا ہے جنسے اس قوم کے کمالات اور فضائل کی کیفیت و
معلوم ہو جاتی ہے جو اوس زمانہ مین تھی جبکہ احکام شرع اپنے اپنے
موقع پر جاری تھے اور جملہ معاملات اپنے اپنے طریقہ سے برتے جاتے تھے
اور یورپ کی قومون کے تمام معاملات نظم و نسق اور طریقہ سیاست و تمدن کو
مین نے اس غرض سے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ بھی اونمین سے
جن باتون کو اپنے حسب حال اور اپنے حق مین بہتر دیکھین اونکو اختیار
کرلین اور جو باتین ہماری شریعت کے مخالف نہین ہین بلکہ مساعد ہین
اونکو اپنے برتاؤن مین داخل کرین تاکہ شاید وہ اس تدبیر سے پھر اپنے
اون کمالات کو حاصل کرلین جو کسی زمانہ مین ہمارے ہاتھون سے
نکل گئے ہین اور شاید ہم اس ذریعہ سے اپنے ہان کے اس تفرقہ کے
گرداب سے نجات پاوین جو آج کل ہم لوگون مین پھیل رہی ہے
اور علاوہ ان باتون کے بہت سی عقلی اور نقلی باتین اس کتاب مین
ایسی ہین جنکو دیکھنے والا نہایت شوق سے دیکھیگا اور اس کتاب کا نام

اقوم المسالک فی معرفۃ احوال الممالک کہا ہے

یعنی سیدھی راہ ملکتون کا حال دریافت کرنے کے باب مین اور ہمنے
اسکو ایک مقدمہ اور دو حصون پر منقسم کیا ہے اور اسکے ہر ایک حصہ مین
متعدد باب ہین اور اللہ کی ہدایت سے مجکو توقع ہے کہ وہ سیدھے
راستے مجہپر کھولدیگا اور چونکہ ایسے مشکل کام کا سرانجام میری بساط
سے بڑھکر تھا اسلیے مجکو علما اور فضلا سے اس بات کی امید ہے کہ وہ
میری خطا سے چشم پوشی فرماوینگے اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ
جو کام صدق نیت اور خلوص قلب سے کیا جاتا ہے اوسمین کامیابی
عطا کرنے کا خود اللہ ہی کفیل ہو جاتا ہے

مقدمہ

جب ہر چیز کا اصلی سبب اوسکے وجود پر مقدم ہوتا ہے تو اوس سبب
کو کتاب مین بھی پہلے ہی بیان کرنا زیبا معلوم ہوتا ہے اور مجکو یہ بات
منظور نہین ہے کہ مین اس کتاب کے سبب تالیف کا اظہار اوسیقدر

کافی سمجھون جسقدر کہ مین نے خطبہ مین اشارہ بیان کردیا ہے بلکہ مین
اسکی تصریح اس موقع پر بھی ضروری سمجھتا ہون کیونکہ جو بات مجکو اس
مقدمہ مین بیان کرنی منظور ہے اوسکی بنا ہی سبب تالیف بھی ہے
چنانچہ کہتا ہون مین کہ اس کتاب کے تالیف کرنے اور اوسمین مطالب
مذکورہ بیان کرنیکی ضرورت مجکو ظاہرا دو وجہ سے معلوم ہوئی اگرچہ
حقیقت مین اون دونون وجہون کا مآل واحد ہے ایک تو اون دونون
مین سے غیرت دلا کر برانگیختہ کرنا غیرت دار اور عقلمند اور عالم اور صاحب ثروت
اہل سیاست مسلمانون کا اس بات پر ہے کہ وہ ذرا ہوشیار ہو کر ان وسیلونکو
دریافت کرین جنکے سبب سے مسلمانون کی یہ خراب حالت آئندہ صلاح پذیر
ہو اور جنکے سبب سے اونکے علم و فضل اور طریق تمدن وغیرہ مین ترقی ہو
اور جنکی بدولت اونکی ثروت و عزت کے سامان مہیا ہون مثلاً تجارت
یا زراعت یا صناعی اور دستکاری کے کام رونق پکڑین اور اون سب
کامون کے اسباب اونکے لیے پیدا ہو جاوین اور جن باتون سے اونکی

ذلت اور افلاس چھا رہا ہے وہ سب رفع ہو جاوین اور ایسی بیہودگی کی
باتون کی جڑ حقیقت مین انتظام ملکی اور طریق سیاست کی اصلاح ہے کہ
اس اصلاح سے امن پیدا ہوتا ہے اور امن و امان سے دلون کی لذتین
بڑھتی ہین اور آرزوئین پیدا ہوتی ہین جس سے ہر کام مضبوط ہوتا ہے جیسا کہ ہم سب لوگ
ممالک یورپ مین آنکھون سے مشاہدہ کرتے ہین جسکے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین
اور دوسری بات جو اس تالیف کا باعث ہے اون غافل لوگونکا ہوشیار
کرنا اور متنبہ کرنا ہے جو ایک اچھی بات کو صرف اس خیال سے نہین
اختیار کرتے کہ وہ ظاہرا اونکی شریعت مین نہین ہے اور اس غلط خیال کا
نشا یہ ہے کہ وہ دوسرے مذہب کے لوگون کی جملہ باتونکو اسی قابل سمجھتے ہین
کہ اونکو ترک کیا جاوے خواہ وہ باتین کسی قوم کی عادات مین سے ہون
خواہ تدابیر ملکیہ سے متعلق ہون یہان تک کہ وہ غافل لوگ غیر مذہب والے
کی تالیفات کو بھی پڑھنا برا سمجھتے ہین اور اگر کوئی شخص اونکے سامنے
غیر مذہب کی تالیفات یا عمدہ باتون کی تعریف کرے تو وہ اوس شخص کو

برا بھلا کہنے پر مستعد ہو جاتے ہین حالانکہ یہ بات بالکل حماقت کی ہے
اور سراسر خطا ہے اسلیے کہ جو کام فی نفسہ اچھا ہو اور ہماری عقل بھی اوسکو تسلیم
کرے خصوصاً وہ کام جسکو کبھی ہم لوگ ہی کیا کرتے تھے اور غیرون نے
اوسکو ہمسے ہی اڑا لیا ہے تو ایسے کام سے انکار کرنے یا اوسکے چھوڑ دینے
کی کوئی وجہ نہین ہے بلکہ جب وہ کام کسی زمانہ مین ہماری ہی قوم کی
عملداری مین تھا تو ہمکو ایسے کام کے پھر حاصل کرنے مین نہایت شوق
اور تمنا ظاہر کرنی چاہیے اور گو یہ بات مسلم ہے کہ ہر اہل مذہب اپنے مذہب
کے سامنے دوسرے کے مذہب کو ضلالت خیال کیا کرتا ہی لیکن اس سے
یہ بات لازم نہین آتی کہ غیر مذہب والے کی دنیوی باتین بھی بری ہو جاوین
یا جو کام کہ مصلحت ملکی کے لحاظ سے اوسنے کیا ہے وہ بھی ضلالت ہو جاوے
اور ہمکو اون کامون مین غیر مذہب والی قوم کا اتباع ممنوع ہو دیکھو
فرنگیون کا ہمیشہ سے دستور ہے کہ جب وہ کسی قوم کا کوئی کام اچھا
دیکھتے ہین فوراً اوسکے کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین چنانچہ وہ اپنی

باتون کے سبب سے آج اپنی ترقی اور بلندی کے اوس رتبہ پر ہین جسکو
سب لوگ آنکھون سے دیکھتے ہین اور حقیقت مین ایک پرکھیے دانشمند کا
کام بھی یہی ہے کہ جو بات اوسکے سامنے پیش آوے خواہ وہ کسیکا قول ہو
یا فعل ہو اوسکو نظر انتیاز سے تاڑ جاے نیچے اور اگر اوسکو اچھا دیکھے تو فورًا
اخذ کرلے اور دل سے اوسکو بہتر سمجھے گو اوسکا موجد دین مین سچا ہو یا جھوٹا
اسلیے کہ حق بات کچھ لوگون سے نہین پہچانی جاتی بلکہ لوگ حق بات سے
پہچانے جاتے ہین اور حکمت مسلمان کے لیے بمنزلہ گمشدہ چیز کے ہے
جہان کہین اوسکو پاوے فورًا لیلے

ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین بطور مشورہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اہل فارس محاربہ کیوقت اپنے شہرون کے گرد خندقین کھود لیتے ہین تاکہ
دشمن کے مقابلہ اور حملہ سے محفوظ رہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس رائے کو پسند فرماکر غزوہ احزاب مین مدینہ کے گرد خود خندقین کھدوائین

تاکہ اور مسلمان بھی اس تدبیر پر عمل کیا کرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ارشاد فرمایا ہے قول کی خوبی کی طرف دیکھو قائل کے حال کی طرف مت دیکھو
اور جبکہ ہمارے متقدمین نے غیر ملت کے لوگون سے علوم منطق کو نفع کی چیز
سمجھکر اپنی زبان مین ترجمہ کرلیا اور اوسکے رواج کو مستحسن جانا یہانتک کہ
امام غزالی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ جو شخص منطق نہ جانتا ہو گویا علم اوسکا کچا ہے
تو پھر ہمکو کس چیز نے منع کردیا ہے کہ ہم اس زمانہ مین غیر ملت قوم کی جن باتونکو
اپنے حق مین نافع اور کارآمد دیکھین اونکو نہ یاد کرلین اور جن باتون کی طرف
ہمکو مکائد اعدا سے محفوظ رہنے اور صدہا منفعتون کے حاصل کرنے مین
نہایت حاجت ہو اونکو اختیار نکرین کتاب سنن المہتدین مین شیخ المواق
المالکی نے صاف لکھا ہے کہ غیر قوم کے ساتھ جن باتون مین مشابہت ممنوع ہے
وہ صرف وہی باتین ہین جو ہماری شریعت کے خلاف ہین اور جن باتونکو
غیر ملت کے لوگ موافق طریقۂ مندوبہ یا مباح یا واجب کے کرتے ہون اونکو
ہم صرف اس خیال سے نہین چھوڑ سکتے کہ غیر ملت کے لوگون کا بھی اوپر

عمل درآمد ہے اسواسطے کہ ہماری شریعت نے ہمکو غیر قوم کے ساتھ
ان باتون مین مشابہ ہونے سے منع نہین کیا جنکو وہ قوم بھی کارخانۂ قدرت
کی اجازت سے کرتی ہو اور حاشیۂ درمختار مین علامۂ شیخ محمد بن عابد
بن الحنفی نے تو یہان تک تصریح لکھا ہے کہ جن باتون مین مخلوق خدا کی
بہتری اور ترقی ہو اگر اونکے کرنے مین ہم کسی غیر ملت قوم کے ساتھ مشابہ ہوجاوین
تو کچھ خرابی نہین ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ جو لوگ فرنگیون کی
باتون کے اتباع سے سخت انکار کرتے ہین وہ اپنی بھلائی کی باتون مین تو
انکار کرتے ہین اور جو باتین اونکے حق مین مضر ہین اون مین اون کی
مشابہت سے کچھ اونکو انکار نہین ہے کیونکہ وہ لوگ صحیح فرنگیون کا بنا ہوا
کپڑا پہنکر خوش ہوتے ہین اور اونہی کا اسباب گھرون مین رکھتے ہین او
اونہی کے ہتھیار اور ضرورت کی چیزین استعمال مین لاتے ہین مگر اون
چیزون کو اون کی تدبیرون سے کام مین لانے سے بڑا پرہیز کرتے ہین
حالانکہ ان باتون سے پرہیز کرنے مین اونکے ملکی انتظام اور ملکی ترقی دونو نہین

بڑا نقصان اور خرابی پڑتی ہے اور وہ خرابی کچھ پوشیدہ نہین بلکہ ظاہر ہے
ور گویا اس سبب سے ہی انمین ایک عیب ہوتا ہے اسلیے کہ جب وہ اپنی
ذاتی ضرورتون کے سامان مین دوسری قوم کے محتاج ہین تو گویا علم مین
وہ اس قوم سے پست درجہ ہین اور اونکی ملکی ترقی مین یہ نقصان رہتا ہے
کہ وہ اپنے ملک کی پیداوار وغیرہ کے ثمرہ سے نفع نہین اوٹھا سکتے حالانکہ
ترقی ملک کی یہی علامت اور اوس سے یہی مقصود ہے اور تصدیق اسکی
ہمارے اس مشاہدہ سے ہوتی ہے کہ ہماری قوم کے صناع لوگ اپنی
صنعت اور دستکاری سے کچھ فائدہ حاصل نہین کرتے مثلاً جو لوگ
روئی بوتے ہین یا بکریون کی اون تراش کر درست کرتے ہین اور سال بھر
اوسپر جان مارتے ہین وہ اپنی سال بھر کی محنت کی پیداوار یعنی روئی اور
اون وغیرہ کو تھوڑی سی قیمت پر فرنگیون کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہین
اور جب اوسی روئی اور اون سے وہ لوگ تھوڑے عرصہ مین اپنی
صناعی کی بدولت طرح طرح کے کپڑے بنکر لاتے ہین تو پھر وہی ہماری

قوم کے لوگ جنھون نے اونکو روئی دی تھی اوسی کو چوگنی قیمت
دیکر کپڑا خریدتے ہین غرضکہ ہمکو اپنے ملک کے صرف اصلی پیداوار کی
قیمت ملجاتی ہے اور کسی قسم کی ہنرمندی یا صناعی سے ہم اوس سے فائدہ نہین
اوٹھاسکتے پس جب ہم یہ بات دیکھین کہ ہمارے ملک مین سے یہ چیز
جاتی ہے اور یہ چیز آتی ہے اور اس بات کا اندازہ کرین کہ آنے والی
چیز کا خرچ اور جانیوالی چیز کی آمدنی مساوی ہے تو یہان تک تو گویا خیر ہے
تھوڑا ہی سا ضرر ہے اور جب ہمکو جانے والی چیز کی قیمت کم ملی اور آنیوالی
چیز کی قیمت چہار چند دینی پڑی تو یقین کر لو کہ ایسا ملک آج نہ تباہ ہوا
کل تباہ ہوگا اور سیاست مین اسوجہ سے خلل واقع ہوگا کہ جب سلطنت
دوسرے کی محتاج ہوگی تو کماحقہ اوسکو استقلال حاصل نہوگا اور اوسکی
قوت مین سستی رہیگی خصوصاً جبکہ سلطنت کو لڑائی کے سامان مین دوسری
سلطنت کی احتیاج ہوگی تو اوسوقت اور زیادہ خلل ہوگا کیونکہ ایسے سامان
کا دوسری سلطنت سے صلح کے زمانہ مین ملنا تو ممکن ہے اور اگر دوسری

سلطنت سے جنگ ہو تو پھر یہ سامان کیونکر مل سکتا ہے کو اپنی غرض
کے واسطے ایسے وقت مین دوگنی چوگنی قیمت ہی کیون ندین اور یہ جو
ہمنے بیان کیا اوسکا سبب خاص یہ ہے کہ فرنگی اون چیزون مین سب سے
سبقت لیگئے ہین جنکا نتیجہ ایسے انتظامات ہین جنکے سبب سے عدل اور انصاف
اور آزادی کی بنا پڑتی ہے پس اس صورت مین عقلمندون کو کب یہ بات
زیبا ہے کہ وہ صرف خیالات واہیہ کے سبب سے اپنے کو ایسی باتون سے
محروم رکھین جو سراسر اونکے حق مین مفید ہین اور اون کامون سے باز رہین
جنپر اونکی منفعت کا مدار ہے اہالیان یورپ مین سے بعض مولفین کا
مقولہ ہے کہ جو سلطنتین اپنے پاس پڑوس کی سلطنتون کے مانند سامان
حرب و پیکار سے آراستہ نہین رہتین اور جو آلات لڑائی کے اور قرب وجوار
کی سلطنتین ایجاد کرین یا جو ترتیب لشکر کی دوسری سلطنتین کرین وہ
یہ نہین کرتین تو ایسی سلطنتون کو یقین کرلینا چاہیے کہ ایک نہ ایک دن
وہ اپنی قرب جوار کی سلطنتون کے لیے بمنزلہ مال غنیمت کے ہین اور کچھ

صرف ترتیب لشکر یا آلات حرب ہی پر یہ بات موقوف نہین ہے بلکہ جملہ
امور مین جب کوئی سلطنت ترقی حاصل کریگی تو دوسری سلطنت کو اوسمین
پیچھے رہجانا نہایت مضر ہوگا خواہ یہ ترقی لشکر اور سامان حرب وپیکار مین ہو
یا اور کسی تدبیر ومعاملہ مین ہو اور ہمارے اس کلام کی تائید حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے بخوبی ہوتی ہے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت سے فرمایا من قاتل فلیقاتل
کما یقاتل یعنے جو شخص جسطرح لڑے اوس سے اوسیطرح لڑنا چاہیے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی تفصیل حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی اوس نصیحت سے ہوتی ہے جو آپ نے حضرت خالد بن
ولید کو اسوقت فرمائی تھی جب حضرت خالد کو کفار کے مقابلہ مین روانہ
فرمایا تھا وہ نصیحت یہ ہے کہ اے خالد اللہ سے ہر وقت ڈرتا رہیو اور اپنے ساتھیون
کے ساتھ نرمی کرتا رہیو اور دشمنون کے مکر سے ڈرتا رہیو اور جب اونکی
سرحد مین داخل ہو تو احتیاط کیجیو اور جب دشمن سے مقابلہ کی نوبت آوے

توجس ہتھیار سے وہ لڑین اوسی سے تو لڑیو اگر وہ برچھی سے لڑین تو برچھی سے
لڑیو اور جو تیر سے لڑین تو تیر سے لڑیو اور تلوار سے لڑین تو تلوار سے لڑیو پس
مین یقین کرتا ہون کہ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس زمانہ کے حالات کو
ملاحظہ فرماتے تو بلا شبہہ بجاے اس تیر و تلوار اور برچھی کے نصیحت فرماتے
کہ جنگی جہاز اور بندوق و توپ وغیرہ جیسے اس زمانہ کے لوگون کے پاس
ہین ویسی ہی تم بھی ایجاد کرو اسلیے کہ اس زمانہ مین دشمن کا مقابلہ اسی پر
موقوف ہے اور جو قوت شرعاً مخالف کے مقابلہ مین واجب ہے وہ بغیر
اس سامان کے ہرگز نہین آسکتی اور ایسے سامان کا مہیا کرنا یا اس سے
بہتر ایجاد کرنا اوسوقت تک ممکن نہین ہے جب تک کہ ہم اوس ایجاد کے
طریقہ اور اس ترتیب کے علم مین دستگاہ نہ حاصل کرلینگے اور جب تک کے
ملک کی ترقی اور اوسکی آبادی کے اون ذریعون کو بخوبی دریافت نکرلینگے
جنکو ہم اور ملکون مین اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرتے ہین اور یہ فوقیت ہمکو
اوسوقت تک ہرگز حاصل نہوگی جب تک ہم اپنے ملک مین خاص اوس

طریقہ کے موافق سیاست نکرین جس طریقہ کے موافق ہم اور ملکون مین
دیکھتے ہین جسکا رکن رکین ایک عدل ہے اور ایک آزادی ہے اور یہ ایسے
رکن ہین کہ ہماری شریعت مین بھی اونکو اصل الاصول سیاست قرار دیا ہے
اور اسمین کچھ شک و شبہ نہین ہے کہ یہی دونون وصف جملہ سلطنتون کی
قوت اور استحکام کا مدار ہین اور چونکہ ہماری اصلی غرض اوسوقت تک
بخوبی ظاہر نہوگی جبتک کہ ہم کچھ ممالک یورپ کا حال نہ بیان کرینگے
اسلیے اب ہم کچھ اون سلطنتون کا حال بیان کرتے ہین اور اونھین کے
ضمن مین مناسب موقعون پر کہین ہم فرقہ اسلامیہ کا بھی حال بیان
کرتے جاوینگے یورپ کی سلطنتین قدیم سے کچھ ایسی ہی شائستہ تھین
جیسی کہ اب معلوم ہوتی ہین کیونکہ ۴۷۶ عیسوی مین جبکہ سلطنت روم
تباہ ہوئی اور شمالی بربر* کی قوم نے یورپ پر ہجوم کیا اس سلطنت کا نہایت

* افریقہ کا شمالی ملک بربر کہلاتا ہے اور انگریزی جغرافیہ مین باربری اسٹیٹس لکھا جاتا ہے یعنی باربری قومون کی آبادیان۔ باربری قوم مسلمانون کی فتوحات سے پیشتر اس ملک پر قابض تھی اور اونھین کے نام سے یہ ملک مشہور ہوا ہے ۱۲ سید احمد

بد تر حال تھا اور اسمین جور و ستم اور وحشت ترقی کے درجہ پر تھی اور اوسکی
ترقی کے بجاے تنزل ہوتا چلا جاتا تھا اور ہمیشہ اوسکے باشندے اپنے
ظالم اور جابر بادشاہون اور نوابون کے جو نوبلیس کہلاتے تھے غلام
بنے رہتے تھے یہان تک کہ جب امپر شارلیمین فرانس کا بادشاہ جو تمام
یورپ مین سب سے بڑا بادشاہ گذرا ہے سنہ ۷۶۸ عیسوی مین اس مملکت کا
والی ہوا تو اوسنے اس سلطنت کی ترقی مین زیادہ کوشش کی اور لوگونکی
اصلاح اور علوم و فنون کی اشاعت مین نہایت درجہ سعی کی چنانچہ
اوسکے عہد مین کچھ اصلاح ہوئی مگر جب اوسنے انتقال کیا تو پھر یورپ کا
ظلم اور جہالت مین وہی حال ہوگیا جو پہلے تھا اور کوئی یہ خیال نہ کرے
کہ یورپ کی ترقی کچھ وہان کی پیداوار یا زمین کی عمدہ آب و ہوا کے
سبب سے ہے کیونکہ یہ بات بعض ملکون مین اوس سے بھی زیادہ میسر ہے
اور نہ کوئی یہ خیال کرے کہ یہ ترقی کچھ عیسائیون کے دین کے خواص مین
سے ہے ایسی کہ اسکو تو سیاست دنیوی سے کچھ تعلق ہی نہین ہے بلکہ

اسمین تو اور تعلقات دنیوی سے انقطاع کی ہدایت ہی چنانچہ حضرت
عیسی علیہ السلام اپنے دوستون کو دنیوی معاملات مین بادشاہون کی
حالت کے تعرض سے منع کرتے رہتے تھے اور انکا یہ قول تھا کہ ہمکو دنیا
کی سیاست سے سروکار نہین ہے ہماری شریعت کا اثر جو روح کیواسطے ہی
اوسکو ان صورتون سے کچھ تعلق نہین ہے چنانچہ ہمارے اس کلام کی
تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ ممالک بابا کبیر یعنی مملکت پوپ مین
جو عیسوی دین کی پابندی زیادہ ہے اور وہان سیاست اس طریقہ سے
نہین ہوتی جیسی کہ اور ممالک یورپ مین ہوتی ہے اسلیے وہان کے سب
معاملے ابتر ہین پس جو کچھ ترقی یورپ کی قومون نے حاصل کی ہے وہ صرف
اپنی صناعی اور کمالات علمیہ اور اوس انتظام کی بدولت حاصل کی ہے
جسکا جزو اعظم عدل و انصاف ہے اور علاوہ اسکے اونھون نے زراعت
اور تجارت کے خزانے اور دولت و ثروت کے آسان طریقے بھی اپنی
دانشمندی سے حاصل کرلیے ہین اور اسقدر اونکو ترقی دی ہے کہ گویا

یہ سب باتین اب اونکی مملکت کے خواص مین داخل ہوگئی ہین اور اللہ تعالیٰ
کی عادت ہے کہ جس سرزمین مین عدل وانصاف ہوا ور تدبیرین عمدہ
کیجاوین اور ہر کام ایک ترتیب کے ساتھ کیا جاوے وہان خدائے تعالیٰ
مال و دولت بھی زیادہ کرتا ہے اور اوس ملک کو آبادبھی زیادہ کرتا ہے
اور وہان کے پھل وپھول مین بھی برکت دیتا ہے اور جہان جور وستم ہو
وہان اوسکے برخلاف کرتا ہے جیسا کہ خود ہماری شریعت سے ثابت ہے
اور مسلمانون کے حالات کی تاریخ دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ
ہمارے آنحضرت کا فرمان واجب الاذعان ہے کہ عدل سے دین کی
عزت ہوتی ہے اور ملک کی اصلاح ہوتی ہے اور ہر خاص وعام کو
اوس سے قوت ہوتی ہے اور رعیت کو اوس سے امن ہوتا ہے اور
اہل فارس کے ہان یہ مثل مشہور ہے کہ بادشاہ سلطنت کی جڑ ہے
اور عدل اوسکا نگہبان ہے پس جسکی جڑ نہو وہ چیز گر جاویگی اور جس
چیز کا نگہبان نہو وہ ضائع ہوجاویگی اور نصائح الملوک مین لکھا ہے

کہ پادشاہ مین ہزار خصلتون کا ہونا ضرور ہے اون ہزار کا مجموعہ دو مین ہے
اگر اون دو عادتون کا بادشاہ پابند ہوگا تو وہ عادل کہلاویگا ایک تو
ملک کو آباد رکھنا دوسرے رعایا کو امن دینا

ابن خلدون نے اپنی کتاب کے پہلے حصہ مین لکھا ہے کہ ظلم کسیطرح کا
کیون نہو ملک کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور چونکہ مقتضاے بشریت بھی ہے
اسلیے بادشاہون کے خود مختار اور مطلق العنان ہونے مین ہمیشہ مخلوق خدا
پر طرح طرح کے ظلم ہوتے رہتے ہین جیسا کہ بعض سلاطین اسلامیہ مین
اب بھی ہے اور کبھی پہلے یورپ مین بھی تھا جب کہ وہان کے بادشاہ
خود مختار تھے اور اونکو اپنی سلطنت مین خدا کے بندون پر اختیار مطلق
حاصل تھا اور وہ کسی ایسے عقلی قانون کے پابند نہ تھے جو اونکی دلی خواہشون
کے مخالف ہوتا اور نہ وہ کسی شرعی قانون کے پابند تھے کیونکہ اُنکی بعثت شرع
کو تو دنیا کے انتظام سے بالکل انقطاع ہی تھا اور اونکی بعض سلطنتین جو
ضعیف اور خراب ہو گئین اونکی خرابی کا سبب بھی اونکی ایسی مطلق العنانی

اور سو تدبیری ہی ہوئی خصوصاً اس صورت مین جبکہ اونکے قرب و جوار
کی بعض مسلمان سلطنتین اپنی نیک عادات کی پابند نہین اسلیے کہ اونکے
والی اپنی شریعت کے ایسے قوانین کے پابند تھے جنکو امور دینی اور دنیوی
دونون سے برابر تعلق تھا اور جنکے اصول مین یہ بات داخل تھی کہ خدا کے
بندون کو اپنی خواہشون کے سبب سے تکلیف نہ دینی چاہیے اور اونکے
حقوق کی حفاظت کرنی چاہیے خواہ وہ ہندی ہون خواہ مسلمان ہون یا
اور کوئی قوم ہون اور مناسب وقت کی مصلحتون کی پابندی کرنی چاہیے
اور حصول منفعت کو انسداد ضرر پر مقدم سمجھنا چاہیے اور اگر دو خرابیون مین
انسان مبتلا ہو تو آسان کو اختیار کرنا چاہیے اور ہماری شریعت مین
سب سے زیادہ عمدہ قاعدہ باہم صلاح و مشورہ کا ہے جسکو ہمارے خدا
نے اپنے رسول مقبول حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو ہدایت فرمائی
حالانکہ آنحضرت پاس چونکہ وحی آتی رہتی تھی اور خود آنحضرت کی ذات
جامع کمالات تھی اسلیے آپ کو کچھ حاجت مشورہ کی نتھی مگر اللہ تعالی نے

جو آنحضرت کو مشورہ کا حکم دیا اسمین صرف حکمت یہ تھی کہ جب آنحضرت
مشورہ کے لیے مامور ہونگے تو اور لوگ بعد آپ کے اوسکو واجب سمجھینگے
ابن عربی کا مقولہ ہے کہ مشورہ کرنا دین کی جڑ ہے اور خدا کا فرمان ہے
سب بندون کے لیے اور مشورہ کرنا خلفا پر مخلوق کا حق تھا حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ مشورہ نکرنے مین خیر نہین ہے
اور یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مسلمان عاقل کسی امر غیر مشروع کو دیکھے
اوسپر حتی الوسع اوسکا منع کرنا واجب ہے امام غزالی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے
کہ خلافت کے زمانہ مین خلفا رسول اللہ اور بعد اونکے بادشاہ اسلام
اس بات کو پسند کرتے تھے کہ لوگ انکی خطا پر گرفت کرین گو وہ منبر ہی پر
کیون نہ بیٹھے ہون چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رض منبر پر خطبہ
پڑھنے مین فرمانے لگے کہ اے لوگو جو شخص تم مین سے مجھہ مین کجی دیکھے
وہ میری کجی کی اصلاح کرے اس بات کو سنتے ہی ایک شخص اونمین سے
اوٹھا اور اوسنے کہا کہ اے عمر قسم ہے خدا پاک کی اگر ہم تجھہ مین ذرا بھی

کجی دیکھتے تو ہم اس تلوار کے زور سے سیدھی کر دیتے حضرت عمر نے یہ
سنکر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ اس امت میں ایسے لوگ موجود ہیں
جو عمر سے شخص کی کجی کو تلوار کے زور سے سیدھا کر سکتے ہیں پس اسمیں
کسیطرح کا شبہہ نہیں ہے کہ اگر حضرت عمر سے عادل خلیفہ جو اپنے اسلام
کی حمایت اور بندگان خدا کے حقوق کی محافظت پر نہایت مستعد تھے
دوسرے شخص کی مداخلت کو جائز نہ جانتے تو اوس شخص کی یہ بات سنکر
الحمد للہ نہ کہتے بلکہ اوسکو گھڑک جھڑک کر اپنے جلسہ سے نکلوا دیتے اور
امام غزالی نے احیاء میں نقل کیا ہے کہ جب معاویہ نے لوگون کو وظیفہ دینا چھوڑ دیا
تو ابو مسلم الخولانی نے بیدھڑک ہو کر یہ کہا کہ یہ مال کچھ آپ نے نہیں پیدا کیا
اور نہ آپکے باوا نے یا اماں نے پیدا کیا ہے جو آپ لوگون کو نہیں دیتے جب
معاویہ نے یہ کلام سنا تو غصہ آیا مگر اوس غصہ کو وضو سے فرو فرما کر کہا
کہ اے ابو مسلم تو سچ کہتا ہے کہ یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ دادے کا
آؤ لو اپنا حق پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر لوگون کی ایسی مداخلت معاملات

سیاست مین جائز نہوتی تو ہرگز بشر کے پاس یہ مملکت نہ ٹھہرتی کیونکہ قانون
قدرت کے موافق ایک ایسے نگہبان کا ہونا ضرور ہے جو عامہ خلائق کی
اصلاح کا کفیل ہو لیکن اگر ایسا نگہبان بالکل خودمختار کردیا جاوے اور
جو اوسکے جی مین آوے وہ کرنے لگے تو اس صورت مین اس نگہبان کی
سرداری سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا اسواسطے کہ جو خرابی بغیر اسکے تھی وہ اسکی
ایسی مطلق العنانی کی حالت مین بھی باقی رہیگی پس ضرور ہے کہ اس سردار
کا بھی کوئی نگران حال رہے جو ہر وقت اوسکو روکے ٹوکے خواہ وہ نگہبان
قانون شریعت خداوندی ہو یا کوئی قانون عقلی چنانچہ اسی وجہ سے علماء امت
اور ذی رتبہ لوگون پر واجب ہے کہ وہ سلطنت کی ناجائز عملدرامد پر روک ٹوک
کرتے رہین اور جو بات خلاف عقل و نقل دیکھین اوسکو نیست و نابود کردین
اور اہالیان یورپ نے اسی سبب سے پارلیمنٹ مقرر کردی اور اخبار نویسونکو
آزادی دیدی پس جیسے مسلمان بادشاہ علما اور محتسب لوگونسے ڈرتے تھے
اسیطرح یورپ پارلیمنٹ اور رعایا کی آزادرائے اور اخبارون کی آزادنویسی سے

ڈرتے رہتے ہین اور ثمرہ ان دونون کا ایک ہے گو طریقون مین فرق ہے
اسلیے کہ مقصود دونون سے حالات سلطنت کی خبر گیری ہے تاکہ ایسی گرفت
اور تعرض سے سلطنت کی حالت بہت عمدہ اور درست ہو جاوے اور ہر وقت
غلطی پر اطلاع رہے اور جو کچھ ہمنے بیان کیا اوسی کے مطابق ابن خلدون
نے اپنی کتاب کی فصل امامت مین لکھا ہے کہ ملک ایک ایسی چیز ہے جسمین
ضروریات بشری موجود ہوتی ہین اور مقتضا سے ضروریات مین ہے کہ انسان
اسمین اپنا غلبہ چاہے اور قہر کرتا رہے اور یہ دونون باتین اوس قوت عقلیہ کا
اثر ہین جو انسان مین موجود ہے اس سبب سے جو صاحب ملک ہوگا اوسکی
حکومت اکثر اوقات خلاف حق اور خلاف مرضی رعایا کے ہوگی اسلیے
کہ وہ اپنی ذاتی خواہشون کے پورا کرنے کے واسطے اپنی رعایا سے وہ
کام لینا چاہیگا جو رعایا کی طاقت سے باہر ہونگے پس اس صورت مین
رعایا اطاعت نکریگی اور اسکے سبب سے انجام کار قتل و قتال کی نوبت
پہونچیگی اس لحاظ سے ضرور ہے کہ معاملات سلطنت کیواسطے کوئی ایسا

قانون تجویز کیا جاوے جسکو سب خاص و عام پسند کرلین اور اوسکی بموجب
عمل کرنے پر راضی ہون جیسا کہ اہل فارس وغیرہ کی سلطنت مین تھا
اور جو سلطنت ایسی قوانین سے خالی ہوتی ہے اوسکو ہرگز استحکام نہین ہوتا
اور نہ اوسکا رعب ہوتا ہے پس اگر وہ قانون قانون عقلی ہے جسکو اراکین
دولت اور دور اندیش لوگون نے تجویز کیا ہو تو اس سیاست کا نام سیاست
عقلی ہے اور اگر قانون شریعت مقدسہ کا ہے تو اس سیاست کا نام سیاست دینیہ
جو دین و دنیا دونون مین نافع ہے* مگر میری دانست مین یہ قانون پورا
اوسوقت ہوتا ہے جبکہ احکام شریعت پورے پورے برتے جاوین اور
اوسکی محافظت سے اوسکی حرمت باقی رہے اور اوسکے احاطہ سے قدم باہر

* مصنف کی یہ رای بہت درست ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ہر بات پر یہ بحث پیش آتی ہے کہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہین اور نادان اور ناعاقبت اندیش اور دنیا کے حال سے ناواقف اور متعصب مولوی ہر عمدہ کام کی نسبت فتوی دیتے ہین کہ جائز نہین گو اونکا وہ فتوی محض جھوٹا اور غلط اور ناواقفیت اور تعصب سے ہوتا ہے مگر فائدہ مطلوبہ فوت ہو جاتا ہے چنانچہ سلطنت ہاے اسلامیہ مین یہی آفت پڑی ہے اور خود مملکت ٹونس مین بھی یہی آفت ہے جسکی اصلاح کے لیے اس وزیر باتدبیر کو اتنی بڑی کتاب لکھنی پڑی اور ہندوستان کے مسلمانون پر بھی آفت ہے کہ یہان کے مولوی بے سمجھے بوجھے ہر ایک بات کی نسبت کہدیتے ہین کہ جائز نہین
سید احمد

نہ رکھا جاوے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہوتی رہے اور ہمکو اس
بات سے کچھ انکار نہین ہے کہ کوئی بادشاہ دنیا مین بغیر مشورہ اور معاونت
دوسرے کے کاروبار سلطنت چلا ہی نہین سکتا بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک
خاص شخص دنیا مین ایسا بھی ہو کہ وہ کسی کے مشورہ کی ضرورت نہ رکھتا ہو
اور جو کام کرے راست کرے اور صرف اوسکا جوش انصاف اس بات پر
باعث ہو کہ وہ کسی نیک نیت وزیر سے بھی دشوار کامون مین مشورہ لیوے
لیکن چونکہ دنیا مین ایسے شخص کا ہونا نادرات مین سے ہے اس لیے وہ
کالعدم سمجھا جاتا ہے کیونکہ ایسے شخص مین جو ایک سلطنت کی کاروبار مین
کسیکا محتاج نہو بہت سے ایسے وصف ہونے چاہئین جنکا ایک شخص مین
مجتمع ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے اور اگر دنیا مین ایک شخص ایسا فرض کیا جاوے تو تعجب
وہ نہوگا جب ہی ہمکو مشورہ کی ضرورت پڑیگی اس لحاظ سے ہمپر یہ بات
واجب ہے کہ ہم معاملات سلطنت مین اہل حل وعقد سے مشورہ کرنا واجب
سمجھین اور اس بات کا یقین کرین کہ احکام سلطنت کے اجرا مین موافق

قانون سلطنت کی اون وزراسے بازپرس رکھنا بھی نہایت نافع اور پسندیدہ
ہے جنکے واسطے سے اون احکام کا نفاذ ہوتا ہے اور تفصیل اس اجمال کی
یہہ ہے کہ مقتضاے بشریت کے موافق بادشاہون کا مزاج تین حال سے
خالی نہین ہوتا یا یہہ کہ بادشاہ امور سلطنت سے نہایت آگاہ اور اپنی رعایا
کا نہایت خیرخواہ اور رفاہ عام کے کامون کے جاری کرنے پر قادر ہے
یا یہہ کہ وہ معاملات سلطنت کو جانتا تو خوب ہے لیکن اوسپر نفسانی خواہشین
اور حظ نفس کی باتین ایسی غالب ہین کہ اونکے سبب سے رعایا کے حق مین
وہ کوئی عمدہ بات جاری نہین کرسکتا یا یہہ کہ وہ خود ہی ناواقف اور سست اور
کاہل ہے اور یہی قسم کی تین حالتین وزیرون کی ہوتی ہین پس اگر
بادشاہ کامل المعرفت ہو اور خیرخواہ رعایا ہو تو اس صورت مین وزرا سے
مشورہ لینا اور اونسے بازپرس رکھنا کچھ بادشاہ کے نیک ارادہ مین
فتور نہین ڈالتا بلکہ اور اوسکی اعانت کرتا ہے اس لیے کہ اتفاق چند
رایون کا مصلحت کو قوی کردیتا ہے اور اگر بادشاہ شہوات نفس مین گرفتار ہو

یا کاروبار سلطنت کی لیاقت ہی نرکھتا ہو توان صورتون مین مشورہ لینا
اور وزرا سے ہر وقت ہر معاملہ کو دریافت کرنا واجب ہے اسلیے اگر بادشاہ
دانشمند اور شہوت پرست ہے تو وزرا اور اہل مشورہ اوسکو روکتے رہین گے
اور اگر کم لیاقت ہے تو اوسکی معاونت کرتے رہین گے اور ایسے بندوبست
سے سلطنت ہمیشہ مستحکم ہوتی رہتی ہے اگرچہ بادشاہ کیسا ہی شہوت پرست
کیون نہو چنانچہ جان اسٹورڈمل نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ انگریزی
سلطنت کی حد سے زیادہ ترقی جارج سوم کے عہد سلطنت مین ہوئی
حالانکہ وہ مجنون تھا اور اس ترقی کا سبب یہ تھا کہ اوسکے عہد مین جملہ
کاروبار سلطنت مشورہ اور مباحثۂ وزرا پر موقوف رہے۔

اور کبھی بعض ضعیف العقل آدمی یہ خیال کیا کرتے ہین کہ اگر بادشاہ شہوت پرست
ہو یا کم لیاقت ہو تو اس صورت مین صرف وزرا کا نیک نیت ہونا سلطنت
کے ہر انتظام کے واسطے کافی ہی اور اہل حل وعقد کی مداخلت کچھ ضرورت
نہین ہے پس یہ خیال اونکا بالکل غلط ہے اسلیے کہ اس صورت مین وزیر

کام لینا نہ لینا تو بادشاہ کے ہی اختیار مین ہوگا اور یہ کب عقل مین آتا ہے
کہ جب بادشاہ وزیر کو صریح اپنی راے کے مخالف دیکھے اوسوقت
وزیر کو کچھ اختیار دے اور اگر فرض کیا جاوے کہ بادشاہ وزیر کو کچھ اختیار
بھی دے تو بھی وزیر کا حال دو صورتون سے خالی نہوگا یعنی یا تو وزیر
ایسے وقت مین بادشاہ کی مرضی کے موافق کام کریگا اور جو خوشامدی
بادشاہ کے گرد گھرے رہتے ہونگے انکے اتباع کو مقدم سمجھیگا تا کہ انمین
بالکل جو دھی مزے اوڑاوے تو ایسی صورت مین تو بادشاہ وزیر دونون کے
سبب سے مملکت کی تباہی ہوگی اور یا یہ کہ وزیر اپنی نیک نیتی سے مخلوق
خدا کا خیال کرکے بادشاہ سے مخالفت کریگا اور اوسکی خواہشون کے
پورا کرنیکی تائید نکریگا اور جو لوگ اوسکے ماتحت ہین اونسے مصلحت کے
موافق کام لیگا تو اس صورت مین یہ کب امید ہو سکتی ہے کہ بادشاہ
ایسے وزیر کو زیادہ اختیار دینا گوارا کریگا یا وزیر کے پاس وہ کونسا ذریعہ
حمایت کا ہے جسکے بھروسہ پر بادشاہ سے وہ مخالفت کرسکیگا خصوصاً

جبکہ سلطنت مین کوئی ایسا قاعدہ نہو جس سے وزیر کو اون حاسدون کی
بدی سے بچنے کا کوئی موقع ملے جو ہمیشہ اس بات کے خواہان رہتے ہین
کہ وزیر کا سلطنت مین کچہ اختیار نرہے اور اس بات مین ساعی رہتے ہین
کہ جو احکام وزیر نافذ کرے یا تو اونکی تعمیل خلاف موقع ہو اور یا اونکی تعمیل
مین دیر ہو جاوے تاکہ جس مصلحت سے اونکو وزیر نے نافذ کیا ہے وہ
ظہور مین نہ آوے اور اس تدبیر سے کوئی ایسا خلل پیدا ہو جس سے وزیر
کی بدنامی ہو جاوے اور جن حاسدون کو یہ فکر رہتی ہے وہ کبھی ایسا
کیا کرتے ہین کہ جو کام وزیر نہایت عمدہ کرے اوسکو تو چھپا دیتے ہین
اور اگر کوئی ادنی سی بھی برائی اتفاقاً اوس سے ہو جاوے تو اوسکو نمک مرچ
لگا کر خوب مشتہر کرا دیتے ہین تاکہ لوگون کے دلون مین اوسکی طرف سے
بدگمانی بیٹھ جاوے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ
خدایا تو مجکو ایسے دشمن سے نجات دیجیو جو میری نیکیون کو چھپا رکھے
اور بدیون کو شہرت دیتا پھرے اور اگر ایسے حاسدون کی نسبت

وزیر کے سامنے کچھ پیش نجاوے اور وہ وزیر کا کچھ کر نسکین اور وزیر کے
حق مین جو تدبیر ایذا رسانی کی کرین اوس سے وزیر کو کچھ نقصان نہ پہونچے
بلکہ وزیر اپنی تدابیر ملکیہ مین کامیاب ہو اور دشمن ذلیل ہون تو پھر یہ لوگ
دراندازی اور چغل خوری کرنی شروع کر دیتے ہین اور بادشاہ کو اسطرح
بھڑکانے لگتے ہین کہ حضور وزیر تو اب ملک کا مالک بنگیا اور حضور تو برائے
نام بادشاہ رہگئے ہین وہ تو ہر طرح آپ پر غالب آگیا ہے جو چاہتا ہے سو
کرتا ہے آپکو تو وہ کچھ سمجھتا ہی نہین ہے اور علاوہ اسکے اسی قسم کی بدذاتی
کی باتین کرتے ہین پس جب یہ صورت ہو تو وزیر بھلا کیا ملک کو سنبھال
سکتا ہے اور اوسکی نیک اور مصلحت آمیز تدبیرین کب جاری ہو سکتی ہین
جس سے دشمنون کی سرکوبی ہو اور جب یہ حال ہوتا ہے تو وزیر گو کیسا ہی
لائق ہو مگر لاچار ہو کر یا تو بادشاہ کی ہی مرضی کا پابند ہو جاتا ہے اور
اوسی کی راے پر چلنے لگتا ہے اور انجام کار وزیر کی موافقت سے ملک بھی
خراب ہوتا ہے اور خود وزیر کے لیے بھی خرابی ہوتی ہے کیونکہ ایسے

بادشاہون کی موافقت اول مین تو اچھی معلوم ہوتی ہے مگر جب ملک مین
تباہی آتی ہے اوسوقت نہایت ناگوار گذرتی ہے اور یا وزیر استعفا دیکر علیحدہ
ہو جاتا ہے اور گویہ استعفا دینا مروت کے تو خلاف ہے اس لیے کہ اور
مخلوق خدا کو عذاب مین ڈالنا ہے مگر اپنی جان بچانے کے واسطے
تو واجب یہی ہے اسلیے کہ استعفا دینے سے بادشاہ کی ناجائز خواہشونکا
اتباع تو نکرنا پڑیگا جس سے ملک بھی خراب ہو اور خود بھی خالق کے غذاب
کا مستحق ہو اور تمام مخلوق کی لعنت ملامت جُدی سنّنی پڑے اور اگر آدمی
حب وطن اور مصلحت ملک کے لحاظ سے اپنی جان پر صدمہ سہنا گوارا بھی کرے
تو ہو سکتا ہے مگر یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ خدا کا گنہگار بنکر دین مین نقصان
پیدا کرے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب بادشاہ کی اطاعت بھی کرنی پڑتی ہو
اور اپنے وطن کی محبت کا بھی جوش ہو تو آدمی کو خواہ مخواہ اس بات مین
کوشش کرنی پڑیگی کہ حتی الامکان نیک باتونکی بادشاہ کو نصیحت کرے
اور بُری باتون سے اوسکو منع کرے اور اگر یہ نہو سکے تو یہ کرنا پڑیگا کہ

جن ہی باتون مین بادشاہ کی موافقت نکرے اور اگر یہ بھی نہ چل سکے
تو پھر کسی طرح جائز نہین ہے کہ جان بوجھہ کر خلق خدا کی ضرر رسانی مین
خود بھی بادشاہ کا شریک حال ہو جاوے اسلیے کہ یہ خدا کی خیانت ہے
پس اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ جن ملکون مین حکمرانی کے واسطے
قوانین اور ضابطے مقرر نہین ہین اور اہل حل و عقد کو انمین مداخلت
نہین ہے اون ملکون کی بہتری اور بدتری سب بادشاہی کی ذات پر
منحصر ہے اور ایسے ملکون کی سلطنت کا استحکام یا ضعف بادشاہ کے
اقتدار اور لیاقت پر موقوف ہے چنانچہ ممالک یورپ مین جب تک
قانون قاعدے نہ تھے اونکا بھی یہی حال تھا کیونکہ اون سلطنتونمین
باوجودیکہ ایسے نامی صاحب فہم و فراست وزیر تھے جنکا شہرہ آج تک ہے
مگر چونکہ کچھہ قانون قاعدہ نتھا اسلیے ایسے صاحب لیاقت وزیرون سے
بھی ملکون کی اوس خرابی اور تباہی کا بند و بست نہو سکا جو بادشاہونکی
خودمختاری اور مطلق العنانی سے پیدا ہوتی تھی اور ظاہر ہمارے اہل

بیان سے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ قانون سیاست میں ملک کو اہل حل وعقد
شریک ہوجاوینگے تو بادشاہ وقت کا اختیار ہی کیا رہیگا مگر یہ شبہہ
اون احکام سلطانیہ کے دیکھنے سے فوراً رفع ہوسکتا ہے جنکو ماوردی
نے لکھا ہے چنانچہ جہان کہین اوسنے وزارت تفویض کا حال بیان
کیا ہے وہان اوسنے کہا ہے کہ امام وقت کو چاہیے کہ وہ ایک ایسا
وزیر اپنا بناوے جسکی راے پر کل سلطنت کے کاروبار تفویض کر دے
اور یہ وزارت خدا نے بھی جائز رکھی ہے چنانچہ اوس نے موسیٰ
علیہ السلام کے حال سے حکایت فرمائی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے کہا
کہ اے میرے خدا میرے کنبہ مین سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر
بنادے جسکے سبب سے میری قوی پشتی ہو اور وہ میرے نبوت کے کام مین
بڑا معاون ہو پس جب وزارت نبوت مین جائز ہوئی تو امامت مین
بطریق اولی جائز ہوگی اور میری راے مین جبکہ امام کو اپنے معاملات
ملکیہ مین ایک وزیر کا شریک کرلینا جائز ہوا اور اس سے کچھ اوس کے

اختیار امت مین فتور نہ آیا تو پھر ایک ایسی جماعت کا شریک کر لینا جو اہل راے
اور اہل تدبیر ہون کب جائز نہو گا اسواسطے کہ بہت سی رائین جب مجتمع
ہو جاتی ہین تو غالبا خطا سے محفوظ رہتی ہین اور اسیواسطے جب حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امور خلافت کو چھہ شخصون کے مشورہ پر
تجویز کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب ایک بات پہ چار شخصون کا اتفاق ہو
اور دو اوس سے مخالفت کرین تو چار کی راے پر اعتماد کرنا چاہیے اور
اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نے کثرت راے کو پسند فرمایا اور
یہہ بھی فرمایا کہ اگر دو فریق برابر ہون تو اوس قوی راے کو مانیو جس مین
عبد الرحمن بن عوف ہو اور ملا سعد الدین نے لکھا ہے کہ امامت کے
کاروبار مین دوسرون کا شریک ہو جانا جائز ہے البتہ دو امامون کا ایک
وقت مین مقرر کرنا جائز نہین ہے اسلیے کہ اس سے شبہہ فساد کا ہے
چنانچہ بحث امامت مین انھون نے لکھا ہے غیر الجائز هو نصب
الاماميين مستقلين تجب طاعتهما على الانفراد لما يلزم عليه من

امتثال احکام متضادۃ و اما فی الشوری فالکل بمنزلۃ امام واحد الخ

یعنی ایسے دو اماموں کا مستقل طور پر مقرر کرنا ناجائز ہے جنکی اطاعت
علیحدہ علیحدہ کرنی پڑے کیونکہ اس صورت مین اگر ایک امام کچھ حکم دے
اور دوسرا کچھ اور حکم دے تو دو مخالف حکموں کا بجا لانا پڑیگا اور مشورہ مین
شریک کر لینا جائز ہے اسلیے کہ مشورہ مین سب ملکر بمنزلۂ ایک امام کے
ہو جاتے ہین اسلیے کہ امام کے ایک ہونے سے حکم کا ایک ہونا مراد ہے
اور اگر مشورہ مین ہزار شریک ہون اور حکم ایک ہو تو ایک ہی امامت
ہوگی اور ملا سعد الدین کے کلام کو ملا عصام الدین اور مولوی عبد الحکیم
دونون نے تسلیم کیا ہے اور خیالی نے بھی اوسکی تائید کی ہے پس
اس سے ثابت ہوا کہ ملا سعد الدین کا کلام متفق علیہ ہے اور اس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قوانین کلیہ مین اس طریقہ سے مشورہ کرنا
سیاست ملکیہ کے واسطے نہایت ضرور ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قوانین
کلیہ مین شریک مشورہ کر لینا کچھ امام کے تصرف کو کم نہین کر دیتا اسلیے

کہ اس صورت مین اول تو اہل مشورہ کی راے بمنزلہ امام کی راے کے
ہوتی ہے اور دوسرے اظہار اور اجرا اس مشورہ کا سب امام کی ہی اختیار
مین رہتا ہے اور علاوہ اسکے اور بہت سے ایسے تصرفات جزئیہ کا امام کو
اختیار ہوتا ہے جسمین اہل مشورہ کو مداخلت نہین ہوتی اور اس مقام پر
امام ابن عربی کا کلام بھی ہماری راے کا موید ہے چنانچہ اوسنے لکھا ہے
کہ جو مال ان لوگون سے بیت المال کے خالی ہوجانے کی حالت مین
لیا جاتا ہے وہ سبکی اطلاع سے لینا چاہیے اوسکا پوشیدہ کرنا جائز
نہین ہے اور اوسکا صرف بھی عدل و انصاف کے ساتھ چاہیے نہ کہ
کسیکی رعایت و مروت کے ساتھ اور اوسمین تصرف ایک جماعت کی
راے سے کرنا چاہیے نہ خودمختاری سے اور اس بات کی توضیح کے
واسطے ہم ایک مثال بیان کرتے ہین مثلاً ایک شخص کا ایک بہت بڑا
باغ ہو اور وہ درختون کی پرورش اور باغ کی اصلاح و درستی اچھی طرح
نجانتا ہو تو ایسے شخص کو ان مالیون اور باغبانون کی نہایت ضرورت

پڑیگی جو باغ کا آب اور رکھنا اور درختون کی پرورش کرنا جانتے ہون پس
اگر اتفاق سے باغ کا مالک یہ سمجھکر یہ موسم خود درختون کا چھانٹنا چاہے
کہ اونکی جڑین موٹی ہوجاوینگی اور مالی اوس مالک سے کہے کہ اس موسم
مین آپ قلم نکرین ورنہ درخت بالکل خشک اور کمزور ہوجاوینگے تو اس
صورت مین کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ مالیون نے باغ کے درخت قلم
نکرنے دیے یا باغ مین میان کا کچھ اختیار نہین رہا مالی مالک بنگئے اسلیے
کہ اختیار تو ہر طرح کا ابھی مالک کو ہی ہے مالیون نے تو صرف یہ بات
بتادی کہ اس موسم مین درخت کا قلم کرنا اچھا نہین ہے یا کسی باغ کے
مالک نے ارادہ کیا کہ باغ کی بہار فروخت کردین اور داروغہ نے کہا کہ
حضور ابھی پھل اچھی طرح سے ظاہر نہین ہوا یہ بیع ناجائز ہے تو اس
صورت مین باغ کے مالک کو اسکے تصرف سے منع نہین کیا بلکہ اوسکو
حکم شرعی سے مطلع کردیا ہے جسمین مالک خود ہی مجبور ہے کیونکہ وہ مالک
حقیقی کی مرضی کے خلاف ہے اب اگر باغ کا مالک مالیون کا کہنا نمانی

اور درختون کو قلم کر ڈالے یا حکم شرعی کو نمانے اور بہار بیچ ڈالے تو
ساری دنیا اوسکو برا کہیگی اسلیے کہ ایک صورت مین عقل کے خلاف
کام کیا اور دوسری صورت مین شریعت کے خلاف کیا اور اگر بان سے
اور قلم نکرے یا بہار نہ بیچے تو کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ مالیون کے سامنے
مالک کو کچھ دخل نہین ہے بلکہ صرف یہ بات ہے کہ ایسے وقت مین مالک
کی غلطی سے اسکو مطلع نکرنا مصلحت خداوندی کے خلاف ہوتا ہے اور یہ تو
اس صورت مین ہے جبکہ محاصل اور اوسکی پیداوار سب خاص مالک ہی
کے لیے ہو اور اگر اس منفعت مین دوسرون کا بھی حق ہو اور وہ دوسر
لوگون کے حق حقوق مین اوسی کے شامل ہون تو پھر ضرور ہے کہ اسکو
ایسی خودرائی سے باز رکھا جاوے کیونکہ ایسے وقت کی خودرائی مین صرف
اوسیکا نقصان نہین ہے بلکہ اورون کا بھی نقصان ہے اور یہ بات تو
معلوم ہے کہ رعیت کے باب مین جسقدر اختیار تصرف کا امام کو ہے
وہ ہرگز مصلحت کے خلاف نہونا چاہیے اور ہر کام کو مصلحت کے موافق کرنا

چونکہ ہر ایک بشر کا کام نہین ہے اس لحاظ سے اگر کسی خلاف مصلحت
کام مین امام کی مزاحمت کیجاوے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اوسکے اختیار مین
کچھ خلل آگیا بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ اس معاملہ مین امام کو خودمختاری
کا منصب پہلے ہی نہ تھا پس ہمارے بیان سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ
سیاست کی قوانین کلیہ مین اہل حل وعقد کو شریک کرلینا کسی طرح منع
نہین ہے اور جس شخص کو یہ بات بخوبی معلوم ہوجاویگی کہ ان لوگون کو
شریک کرنیکی ضرورت کس وجہ سے ہے اوسکو ہرگز اس معاملہ مین کچھ
شبہہ نہ ہوگا جیسا کہ ابن عربی کے کلام سے واضح ہوتا ہے خصوصًا اس
زمانہ مین جسمین علم وعقل کم ہے اور سرکشی زیادہ ہوگئی ہے مجھ سے ایک مرتبہ
سلطنت یورپ کے ایک رکن رکین سے سلطنت کے معاملات مین کچھ
گفتگو ہوئی تو اوسنے اپنے بادشاہ کی حد سے زیادہ تعریف کی اور کہا کہ
ہمارا بادشاہ اصول سیاست سے ایسا واقف ہے کہ اوسکی مثل دوسرا
نہوگا اور ایسی طبیعت وعقل کا آدمی ہے کہ کبھی اوسکے پاس بھی نہین آئی

اسوقت مین مینے اوس سے کہا کہ جب تمہارا پادشاہ ایسا کامل ہے
تو پھر تم لوگ کیون اس بات مین کوشش کرتے رہتے ہو کہ سلطنت مین
جہان تک ہو آزادی رہے اور کوئی معاملہ سلطنت کا بے مشورہ نہونے پائے
حالانکہ تم اپنے پادشاہ کے کمالات عالیہ کو خود تسلیم کرتے ہو اور اوسکی
وہ خوبیان بیان کرتے ہو جنسے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو سیاست ملکی مین
کسی مشورہ لینے کی ضرورت ہی نہین ہے پس اوسنے مجھکو یہ جواب دیا کہ یہ تو صحیح ہے
مگر اس بات کا بھی کوئی ضامن ہو کہ ہمیشہ پادشاہ ایسا ہی رہیگا یا اوسکے
بعد اوسکی اولاد ویسی ہی رہیگی

تیارس نامی ایک مشہور مورخ نے جو کسی زمانہ مین لوئس فلپ پادشاہ
فرانس کا وزیر رہا تھا اور اب وہ فرانس کی پارلیمنٹ کا ممبر ہے اپنی
تاریخ مین والی سلطنت کی خودمختاری کے نتیجون کا حال لکھا ہے کہ
ایک شخص کی رائے پر سلطنت کے کاروبار کا منحصر ہونا نہایت ہی مذموم ہے
گو وہ ایک شخص کیسا ہی صاحب علم و عقل اور اہل کمال ہو او تجربہ و فکر رکھتے

اس موقع پر کیا ہے جہان اوسنے نپولین اول کے اوصاف بیان کیے ہین
اور اوسکی نسبت لکھا ہے کہ نپولین معاملات سیاست مین ایسا یکتای زمانہ
شخص پیدا ہوا تھا کہ گذشتہ زمانہ مین وہ بے نظیر لوگون مین سے تھا
اور وہ اپنی ہمت مین ثانی سکندر اور ہمسر قیصر رومی اور عقل مین نظیر ہنیبل*
افریقی گذرا اور تدابیر جنگیہ مین وہ بے مثل ہوا ہے اوسکے بعد وہ مورخ
فرانسیسون کو مخاطب بناکر کہتا ہے کہ آؤ ہم سب ملکر اس نپولین کے
حالات زندگی کو دیکھین پس جو شخص ہم مین صیغہ جنگی سے تعلق رکھتا ہو
وہ نپولین کے طریق حرب سے حرب کو سیکھ لے اور جو صیغہ ملکی سے تعلق رکھتا ہو
وہ حکمرانی سیکھ لے اور اس بات پر غور کرے کہ نرمی اور تواضع اور لیاقت
کے ساتھ کسطرح حکمرانی کیا کرتے ہین اسلیے کہ جب تک معاملات حکومت مین
نرمی اور آسانی نہین کیجاتی اوسوقت تک وہ چل ہی نہین سکتی اور انکی

* ہنیبل ملک کارتھیج کا جو افریقہ کے شمالی حصہ مین واقع ہے نہایت نامور اور شجاع سپہ سالار تھا اور اوسنے سلطنت روم سے ۲۱۹ سال قبل مسیح مین سخت لڑائیان کی ہین جو پیونک وار کے نام سے مشہور ہین ۱۲ س۔ا۔احمد

برداشت نہین ہوتی اورتاوقتیکہ اسمین صبر وقناعت نہ کیجاوے اختیار مین
نہین رہ سکتی بلکہ اس سبب سے حکمرانی مین ضعف آجاتا ہے جیسا کہ اس
نیپولین کی حرص سے ہوا مگر بہرکیف جو باتین اوسکی اچھی تہین اونکو
اختیار کرنا چاہیے اور جو اس سے غلطی ہوئی اوس سے بچنا چاہیے ان
سب امور کے بعد وہ مورخ بیان کرتا ہے کہ ایک اور ایسی بڑی بات ہے جسکو ہم
کسی طرح فروگذاشت نہین کرسکتے وہ یہ ہے کہ معاملات سلطنت کسی حال
مین ایک شخص پر اسطرح نہ ڈالنے چاہئین کہ چاہے وہ سیاہ کرے چاہے
سفید کرے گو کیسا ہی وہ صاحب کمال اور یکتاے زمانہ ہی کیون نہو
اور گو ہم نیپولین کے اس کام کی نسبت کچھ نہین کہہ سکتے کہ اوس نے
سلطنت فرانس کو ڈائرکٹرون* کے ہاتھ سے ایسے زمانہ مین نجات دی
جبکہ وہ تباہ ہو چلی تھی مگر اسقدر ہم جانتے ہین کہ ایک ضعیف اور سست
قوم کے ہاتھ سے ایک سلطنت کو نکال لینا اس امر کا مقتضی نہین ہے

* نیپولین بوناپارٹ کے بادشاہ ہونے سے پہلے جو فرانس مین جمہوری سلطنت تھی اوس سلطنت کے جو منتظم تھے وہ ڈائرکٹر کہلاتے تھے ۱۲ سید احمد

کہ وہ سلطنت بالکل اوسکی فرمان برداری ہو جاوے اور اسیقدر بے اختیار ہو وے کہ
جابر و قاہر لوگ جو چاہیں اوسکا حال کریں اور اونکو اپنے جور و ستم کی
کچھ بھی پروا نہو گو یہ لوگ قسمتمندہی کیوں نہوں حالانکہ جب نپولین مذکور اس
قوم کا بادشاہ ہوا تو اوس زمانہ میں سب قوم خودسر تھی اور کوئی گروہ یا
جماعت متفقہ ملک میں منتظم نتھی پس امور سلطنت کو ایک شخص کے
اختیار میں دینے سے اس زمانہ میں اگر انکار کیا تو اسی قوم فرانس نے
انکار کیا اور اس انکار کا منشا کچھ صرف یہی خوف تھا کہ ایک شخص کے
خودمختار بنانے سے ملک ابتر ہوگا بلکہ فی الواقع اس زمانہ میں خودسری
سے ملک کی حالت تباہ تھی کیونکہ ہزارہا بے قصور آدمیوں کو سولی دیکر
مار ڈالا تھا اور ہزارہا کو سنگین تیغ نے ہلاک کردیا تھا اور ہزارہا اور طرح
سے ہلاک ہوگئے تھے غرض کہ اس قوم فرانس پر ایک آفت آگئی تھی جسکو
سننے سے دل بھر آتے تھے اور ایک مدت تک لوگوں کی یہی کیفیت
رہی تھی کہ جسکا چاہا بے تکلف سر کاٹ لیا اور یہ حالت ڈاہر کٹروں کی اور

اون لوگون کی تھی جو شاہی گروہ مین سے جلاوطن ہو کر چلے گئے تھے اور
وہ لوگ اپنی اس خونریزی سے یہ جانتے تھے کہ فرانس پھر اپنی اوسی حالت
پر آجاویگا جیسا کہ پہلے تھا چنانچہ اسی فساد اور تباہی کے زمانہ مین دفعۃً
یہ فتحمند بہادر شرق کی سمت سے آیا جسکی طرف خود بخود لوگون کے دل
مائل ہو گئے اور بڑے بڑے دشوار کام اوسکے اقبال سے آسان ہو گئے
اور وہ فتحمند بہادر یہی نیپولین تھا کیا پھر ایسی تباہی کی حالت مین بھی
لوگ اس بات سے انکار کرتے کہ ایک شخص کو سلطنت کا بالکل خودمختار
کردین اور اس نیپولین کے عہد کو تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ وہ باوجود
عقل و دانش کے ایک قسم کے جنون مین مبتلا ہو کر ازخود رفتہ ہو گیا اور
خواہ مخواہ اورون پر لڑنے کیواسطے چڑھ گیا پس اہالیان یورپ نے ملکر
اتفاق سے اوسپر حملہ کیا یہان تک کہ سلطنت فرانس مغلوب ہو گئی اور
اوسمین خون کے نالے بہ گئے اور جسقدر کہ نیپولین کے زمانہ کی خوبیان
اوسمین تھین سب غارت ہو گئین اور بیس برس تک بڑی انتہا مصیبتین

پڑی ہین پس بھلا خیال کرنا چاہیے کہ یہ کسکو گمان تھا کہ نپولین سا بادشاہ
جو سنہ ۱۸۰۶ع مین کامل درجہ کا دانشمند تھا سنہ ۱۸۱۲ع مین ایسا از خود رفتہ
ہو جاویگا البتہ اگر کوئی یہ سوچتا کہ جو شخص ایسا خود مختار ہو کہ جو چاہی سو
کر سکے اوسمین ایک مرض ایسا پوشیدہ ہوتا ہے جسکی کوئی دوا نہین ہے
اور وہ مرض ایک خواہش انسانی ہے جو ہر قسم کے حکم کا نفاذ چاہتی ہے
تو البتہ وہ نپولین کے انجام کو خیال کر سکتا تھا پس جب نپولین کا یہ حال
لوگون کو معلوم ہوا تو اب اوسکے حالات کو نظر غور سے دیکھکر ہر شخص کو اپنے
حسب حال ایک نصیحت پکڑنی چاہیے اور اون نصیحتون مین سے سب سے بڑی
نصیحت یہ ہے کہ سلطنت کے کاروبار کو ایک شخص کے اختیار مین
ہرگز نہ دینا چاہیے گو وہ شخص کیسا ہی ہو اور کوئی کیون نہو اور مین نے
اس تاریخ کو جو اہل فرانس کی فتح اور ہزیمت دونون کے حال پر مشتمل ہے
اسی نصیحت پر ختم کیا ہے اور جو آواز میرے دل سے بے اختیار نکلتی ہے
وہ یہی نصیحت ہے اور اسمین کسی طرح کی دنیا سازی نہین ہے بلکہ میری

آرزو یہ ہے کہ میری یہ صدا ہر فرانسیسی کے دل پر اثر کرے تاکہ سبکو یقین ہو جاوے کہ ایک شخص کو بالکل سلطنت کا مختار بنا دینا ہرگز اونکو لائق نہین ہے اور جیسے اسمین وہ افراط جائز نہین ہے جس سے سلطنت کی صورت بگڑ جاوے" انتہی کلامہ

اور ارسطو کا قول ہے کہ ایک شخص کے ذمہ تمام قوانین کا ڈالدینا اور اسکو بالکل تصرف کا اختیار دیدینا بڑی غلطی کی بات ہے پس جب کہ تمکو ان دونون حکیمون کی راے معلوم ہو گئی اور جو قباحت سلطنت مین ایک شخص کی آزادی سے ہوتی ہے گو وہ شخص کیسا ہی معتمد علیہ اور لائق و یکتاے روزگار کیون نہو اسکا حال معلوم ہوا تو اب یہ بھی معلوم ہو جاویگا کہ جملہ مخلوق خدا کی اصل خلقت مین آزادی کی خواہش پڑی ہوئی ہے اور بادشاہون کے ظلم سے امن مین رہنا اونکی طبعی خواہش ہے جیسا کہ حضرت عمر ابن العاص رض کے اوس کلام سے ثابت ہوتا ہے جو انھون نے مستورد قرشی رض سے اوسوقت فرمایا تھا جب کہ اونھون نے ایک حدیث

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونکے سامنے بیان کی

وہ یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب قیامت

آویگی تو ملک روم ہین آبادی کی کثرت ہوگی پس عمر ابن العاص رضہ

نے فرمایا کہ کہتے کیا ہو اونھون نے کہا وہ کہتا ہون جو مین نے آنحضرت صلعم

سے سنا ہے پس کہا عمرو بن عاص نے کہ کاش تو یہ بات کہتا

کہ ان مین چار خصلتین بہت عمدہ ہین ایک یہ کہ جب کوئی آزمایش کا وقت

آوے تو وہ بڑے برداشت کرنیوالے ہین اور اگر کوئی مصیبت انپر آوے

تو جلد سنبھل جاتے ہین اور اگر ایک قدم پیچھے ہٹا وین تو فوراً دوسرا آگے

بڑھاتے ہین اور یتیم اور مسکین اور ضعیف کی حال پر رحم کرتے ہین اور

بادشاہون کے ظلم کے بڑے روکنے والے ہین

اور جب تک مسلمان لوگ اپنی شریعت کا احترام کرتے تھے اور جن باتونکی

طرف اشارہ ہوا اوسکی پابندی کرتے تھے اوسوقت تک اون لوگونکی

عزت اور شوکت باقی تھی اور امراے اسلام کی حسن تدبیر اور معدلت شعاری

سے مسلمانون کی ثروت کا استحکام تھا اور ملک آباد اور پر رونق تھا
صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اگر خدا کے بندون کو یہ بات
معلوم ہووے کہ ملک کے آباد کرنے مین کیسے کیسے فائدے ہین تو دنیا
مین کوئی جگہ غیر آباد نرہے اور ارسطو کے کلام سے ایک یہ قول مشہور ہے
کہ دنیا تو بمنزلہ باغ کے ہے اور دولت اوسکا احاطہ ہی اور دولت پادشاہ ہے
کہ زندہ ہوتے ہین اوسکے سبب سے طریقہ اور وہ طریقہ قواعد سیاست ہین
کہ نگہبانی کرتا ہے اونکی بادشاہ اور بادشاہ منتظم ہے کہ مدد کرتے ہین
اوسکی لشکر اور لشکر مددگار ہین کہ انکی کفالت مال سے ہوتی ہے اور مال
رزق ہے سبکو ہر رعیت جمع کرتی ہی اور رعیت بندگان خدا ہین کہ حفاظت
کرتا ہے اونکی عدل اور عدل کی طرف سبکو میلان ہے اور اسی سے
دنیا قائم ہے پس ارسطو کے ان کلمات حکمت آمیز مین دنیا کو باغ سے تشبیہ
دینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رعیت گویا بستان دنیا کے
پودے ہین جنکا ثمرہ مال و دولت ہی اور لشکر انکا نگہبان ہے اور یہ بھی

معلوم ہوتا ہے کہ دولت کے قیام سے قواعد سیاست باقی رہتے ہین
جنکے سبب سے اس باغ کی آبادی متصور ہے اور مقریزی نے
مامون رشید کی ایک حکایت لکھی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ مسلمانون کی ثروت اور دولت اونکے عدل کے زمانہ مین کیسی
ترقی پر تھی چنانچہ اوس نے لکھا ہے کہ جب مامون رشید نے
مصر کے علاقہ کا دورہ شروع کیا تو وہ ہر گانون مین ایک
رات دن ٹھہرتا تھا جب وہ طاء النمل ایک گانون مین پہونچا
تو وہان حسب معمول اوس نے قیام نکیا اور آگے کو چلا تو ایک
بوڑھیا اوسی گانون کی مامون رشید کی خدمت مین آئی اور
اوس نے عرض کیا کہ آپ میرے گانون مین بھی قیام فرماوین
جب مامون رشید نے اوسکی التجا کو قبول فرمایا اور وہان
قیام کیا تو اوس بوڑھیا نے اپنی حیثیت کے موافق مامون رشید کی
اور اوسکے لشکر کی دعوت کا سامان کیا اور جب مامون رشید نے

وہان سے روانہ ہونے کا قصد کیا تو اوس بوڑھیا نے ولس تھیلیان اشرفیون کی ایک ہی برس کے سکہ کی مامون رشید کی نذر گذرانین مامون رشید اول تو اپنی اور اپنے لشکر کی دعوت سے ہی متعجب ہوا تھا جب اوس نے اسقدر اشرفیان دیکھین تو اور بھی زیادہ متعجب ہوا اور بوڑھیا سے کہا کہ ہم تیری نذر نہین لینگے تو ایک غریب بوڑھیا ہے اوس بوڑھیا نے کہا کہ یہ کوئی بڑی چیز نہین ہے بلکہ یہ سونا تو ہمارے گانون کی مٹی مین سے پیدا ہوتا ہے علاوہ اس کے میرے پاس تو بہت کچھ اور موجود ہے یہ تو کچھ بھی نہین ہے جب مامون رشید نے یہ سنا تو اوسکو خوشی سے قبول کیا اور اوس بوڑھیا کی اوس گانون مین عزت اور وقعت زیادہ کردی اور اوسی مقریزی نے لکھا ہے کہ خلفائے راشدین کے زمانہ مین ملک مصر کا خراج چودہ ملین دینار یعنی ایک کروڑ چالیس لاکھ دینار تک پہونچ گیا تھا جو ستر کروڑ فرانسیسی سکہ کے

برابر ہوتا ہے جسکو فرنیک* کہتے ہین اور یہ روپیہ صرف آمدنی ایک ملک
کی تھی جو انصاف سے لیجاتی تھی اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ
کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ خلیفہ رشید عباسی کے وقت مین
جو محصول سلطنت کا بیت المال مین آتا تھا وہ سات ہزار پانسو قنطار
سونا تھا جو ایک پدم چالیس کرور فرانسیسی سکہ کے برابر ہوتا ہے یہ تو
ملک کی آبادی اور آمدنی کا حال ہے اور لشکر اسلام کی قوت اور جرأت
کا اندازہ اون فتوحات سے بخوبی ہو سکتا ہے جسکی تصدیق مسلمانون
اور عیسائیون دونون فرقون کے مورخون نے کی ہے اور فقرۂ احیون مین

* فرنیک ایک فرانسیسی چاندی کا سکہ ہے اور اس زمانہ کے ترک و عرب اوسکو فرنکا کہتے ہین اس کتاب مین
تمام سلطنتون کے مداخل اور مخارج کا حساب اسی سکہ پر لکھا ہے اور اس ترجمہ مین بھی وہی حساب مندرج ہے
لیکن اگر کوئی شخص اوس مداخل مخارج کو انگریزی روپیہ کے حساب سے جو ہندوستان مین بالفعل رائج ہے سمجھنا چاہے
تو اوسکا آسان قاعدہ یہ ہے کہ جسقدر فرنیک ہون اون مین سے پانچوان حصہ کم کر دے اور جو باقی رہے
اوسکو نصف کرے پس وہ نصف انگریزی روپیہ کے برابر ہو جاویگا مثلاً سو فرنیک کو ہم دریافت کرنا چاہتے ہین
کہ وہ انگریزی روپیہ کے حساب سے کسقدر ہین تو ہمنے سو مین سے بیس جو پانچوان حصہ ہے کم کیے باقی رہگئے اسی
اوسکا نصف چالیس ہوئے پس سو فرنیک مساوی چالیس روپیہ انگریزی سکہ ہندوستان کے ہوتے ہین سبب
اسکا یہ ہے کہ فرنیک لندن کے سکہ کے حساب سے دس پنس کا ہوتا ہے اور لندن کا چاندی کا سکہ جو شلنگ کہلاتا ہے
وہ بارہ پنس کا ہوتا ہے اور دو شلنگ کا ایک روپیہ ہندوستان کا ہوتا ہے ۱۲ سید احمد

جسکو شیخ احمد زراقی مصری نے فرانسیسی زبان سے ترجمہ کیا ہے
لکھا ہے کہ مسلمانون نے آٹھہ برس کے عرصہ مین جسقدر ملک فتح کیے
اوسقدر ملک رومیون نے آٹھہ قرنون مین بھی فتح نہین کیے اور جو کچھ
ہمنے مسلمانون کے ملک کی آبادی وغیرہ کا ذکر کیا اوس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسلمانون کے عہد مین آبادی کی اور اونکی ثروت کی کسقدر
ترقی تھی اور وہ کیسے شجاع اور بہادر تھے اور یہ سب باتین اونکی اوس
عدل اور اتفاق اور اتحاد کی بدولت تھین جو اونکو سیاست کے معاملات
مین دوسری سلطنتون کے ساتھہ تھا اور اونکی اور مستعد یان بہت سی
تھین جو اونکو علوم وفنون اور صناعتون کے حاصل کرنے مین تھین اور
جنکا ظہور خاص مسلمانون کی ذات سے ہوا چنانچہ گذشتہ مسلمانون کی ہی
زمانہ کی صناعیان اہالیان یورپ کے ہان رائج ہین اور جو یورپین
منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیمی علم وفضل کو اور صناعی مین
سب قومون سے اونکے سابق ہونے کو تسلیم کرتے ہین

فرانس کے وزیر اعظم کی تاریخ ورّوجی مین لکھا ہے کہ ایک زمانہ مین
یورپ کی قوم جہالت کی تاریکی مین ٹکرین مارتی پھرتی تھی کہ دفعتاً
اوسپر سمت اسلامیہ کی جانب سے ایک نور علوم ادبیہ اور فلسفیہ و فنون
صناعی اور دستکاریون وغیرہ کا پرتو افگن ہوا کیونکہ اس زمانہ مین
شہر بغداد اور بصرہ اور سمرقند اور دمشق اور قیروان اور مصر اور
فارس اور غرناطہ* اور قرطبہ** وغیرہ علوم و فنون اور صناعی کے
مرکز تھے اور جہان کہین کمالات علمی اور عملی پھیلے انھین شہرون مین سے
پھیلے اور قرون متوسطہ مین سے اہالیان یورپ انھین شہرون مین
سے علوم و فنون کو اوڑا لیگئے اور اسی تاریخ مین لکھا ہے کہ جب تک
اہل عرب اپنے جزائر سے منتشر نہوئے تھے اوس وقت تک اونمین
دو زبانین رائج تھین ایک لغت حمیری یمن مین اور ایک لغت قریشی
حجاز مین اور اسی پچھلی زبان یعنی قریشیون کی زبان مین قرآن مجید

---

* غرناطہ یعنی گرنیڈا ۱۲ ** قرطبہ یعنی کارڈووا ۱۲

نازل ہوا اور یہ بھی معلوم رہے کہ حمیری زبان کے مقابل مصری زبان
تھی مگر چونکہ سب کا اتفاق اس بات پر ہوا کہ قرات قریشی زبان کے مطابق
ہو اس سبب سے اوسکا شہرہ بھی زیادہ ہوا اور جملہ علوم و فنون کی
کتابیں بھی اوسی مین لکھی گئین اور عربی زبان مین اور زبان اوسوقت
خلط ملط ہوگئی جب کہ اہمین اور قوم کے لوگ آ ملے اور مدت اوس پر
گذر گئی اور اس لغت حجازی مین اسقدر وسعت ہی کہ اوسکی کیفیت
اس زبان کا ماہر ہی خوب جانتا ہے خاص کر جو چیزین ایسی ہین کہ
اون پر دیہاتیون کے روزمرہ کا ہمیشہ دارمدار ہے یا جنکی ضرورت
روزمرہ پڑتی ہے اور جسکو ہر روز دو چار بار دیکھتے بھالتے رہتے ہین
اور اونکے صدہا نام ہین چنانچہ بعض چیزین ایسی ہین کہ وہ مختلف قسم
کے وصف رکھتی ہین تو اون اوصاف کو لحاظ سے اونکا مختلف نام ہین اور چونکہ
اس زبانمین ایک ایک لفظ کی کئی کئی معنی ہین اس سبب سے علم شعرگوئی کا
اس زبان مین نہایت وسیع ہے چنانچہ ایک شہد کے واسطے انکی زبان

اسی نام ہین اور اژدہے کے دو سو نام ہین اور شیر کے پانسو نام ہین
ورا ونٹ کے ہزار نام ہین اور تلوار کے قریب چار ہزار کے نام ہین پس
جب اس کثرت سے ایک ایک چیز کے نام ہون تو ان سب کے
یاد رکھنے کے واسطے ایک بڑا قوی حافظہ چاہیے اور اسمین کچھ شبہہ
نہین ہے کہ قوم عرب کا ہی حافظہ اور انکی ہی فکر کی تیزی ایسی
مشہور ہے کہ اوس سے کوئی انکار نہین کر سکتا چنانچہ منجملہ اون
لوگون کے جنکے حافظے قوی مشہور تھے ایک حماد راوی تھے جنھون
نے ایک روز خلیفہ ولید کے روبرو کہا کہ مین اسی وقت آپ کو
سو قصیدے ایسے سنا سکتا ہون کہ ہر قصیدہ بیس شعر سے سو شعر تک
کا ہو پس سننے والا سنانے والے سے بھی زیادہ تھک گیا اور کہا کہ
عرب مین پہلے بھی علوم عربیہ زیادہ تھے اور جب کہ اون لوگون کو
فتوحات زیادہ نصیب ہوئین اور غیر قومون سے اونکو ملنے کا اتفاق
ہوا تو اوس وقت اون مین اور قسم کے بھی بہت سے علوم آ گئے

چنانچہ یونانیون مین سے اہل عرب نے تالیفات ارسطو کو لیا اور نہایت
غور و فکر سے اوسکی تشریح کی لیکن اتنی غلطی ہوئی کہ فلسفہ کو
اونھون نے یونان کی اصل کتابون سے نہین لیا بلکہ اوسکو
اونھون نے اہل شام کے ترجمہ سے ترجمہ کیا اسی سبب سے جب
فیلسوف عربی اس فن کو یورپ مین لیگیا تو اوسمین اسنے بہت سی
غلطیان پائین اور علوم ریاضیہ مین تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصًا
اون علماء نے جنکو خلیفہ ہارون رشید نے قسطنطنیہ سے بلایا تھا
سنہ ۹ عیسوی کے آغاز مین خلیفہ ہارون رشید نے دو بغدادی
عالمون کو حکم دیا کہ تم صحراے سنجار کے خطِ طولی کے ایک درجہ کی
مسافت کو ناپو اور اسکی پیمایش کرو تاکہ اس سے گردیت زمین کی
بالمشاہدہ ثابت ہوجاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع سے جو
اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تھی زمین کی گردیت
کو ثابت کیا علاوہ اسکے اہل عرب نے کتاب اقلیدس کی شرح کی

اور بطلیموس کے زیچ کو درست کیا اور منطقۃ البروج کی تعدیج کا
حساب لکھا جیسا کہ اونھون نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکھا تھا
اور اسیطرح اونھون نے سنین شمسیہ اور سنین زمنیہ کے اختلاف کو لکھا
اور اونکے درمیان مین چند دقیقون کا فرق پایا اور عرب کی تحریر کیواسطے
نئی قسم کے آلات ایجاد کیے اور علاوہ ان کمالات کے اور بہت سی
باتین ہین جن سے بخوبی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب فن ریاضی
مین بھی ایسا ہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکھتے تھے اور منجملہ اونکے
وہ عجیب و غریب مکانات رصدیہ ہین جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہین
البتہ جبر و مقابلہ اور قوم حسابیہ وغیرہ عرب کے ایجاد سے نہین ہین بلکہ
یہ فن اہل عرب نے فلسفہ ارسطو کے ساتھ اور قوم سے سیکھا تھا اور اسکو
انھون نے اسکندریہ مین پایا تھا اور ممکن ہے کہ اہل عرب نے اسیطرح
بارود کو ہماری طرف اور قومون سے نقل کیا ہو جیسا کہ اہل یورپ اس
بات کا اقرار کرتے ہین کہ اہل عرب نے کاغذ کی ایجاد کرنے مین کپڑہ کی

ایجاد پر بھی فوق حاصل کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب مین کتابین بہت سی
ہوگئین اور اوس سے بہت سے فائدے ہوئے اور عرب کو فن طب مین
بھی نہایت کمال حاصل تھا یہان تک کہ وہ اس فن مین مشہور ہوگئے تھے
اور یہ فن اونھون نے یونانی کتابون سے حاصل کیا تھا چنانچہ
ابن رشید مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیے
ہین جنکے دیکھنے سے فن طب مین اہل عرب کا کمال معلوم ہوتا ہے اور
عرب کے فلسفیون مین سے بھی چند شخص ایسے مشہور ہین جو ایک زمانہ مین
حکیم اور طبیب بھی ہوگئے ہین جنمین ایک بو علی سینا ہے جسنے ۴۲۶ھ مین
انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشید ہے جسکا ذکر ہوا اور یہ لوگ اس درجہ
لائق اور فائق مشہور تھے کہ اونکے دشمن بھی اونسے معالجہ کرانے کی تمنا
رکھتے تھے چنانچہ قسطلیہ کے بادشاہون مین سے کیسکو مرض استسقا نے
نہایت عاری کر دیا تھا پس اسنے آرزو کی کہ میرا معالجہ بمقام قرطبہ مین ہو
پس اسکو خلیفہ نے اپنی مہربانی سے اجازت دی کہ وہ وہان جاوے

اور سیلمان طبیب وسکا معالجہ کرین ایک خاص فضیلت حکماء عرب کو
پانیون سے منتقل کرنے کے طریقون اور بہت سی عمدہ عمدہ دواؤن کے
استعمال مین حاصل تھی اور منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب کو اور ون پر
فضیلت تھی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن مین انکو فضیلت صرف
اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونکو دور دراز ملکون پر فتح نصیب ہوئی اور
بڑے سفرون کی جانب اونکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اونکو بہت سے
ایسے شہرون کا حال معلوم ہوگیا جہان یا تو اہالیان یورپ پہونچ ہی نہ سکے
اور یا وہ اونکو بھول گئے اور اس فن مین جو لوگ بہت مشہور تھے اونمین سے
ایک تو ابو الفدا اور ایک مسعودی اور ایک ادریسی ہین اور ادریسی وہ
شخص ہے جسکو صقلیہ* کے بادشاہ روجیر نے بلایا تھا اور اوس نے
اوس بادشاہ کے پاس رہکر ایک عمدہ کتاب تالیف کی تھی جس کا نام
نزہتہ المشتاق ہے اور فن تاریخ مین بھی اونکی تالیفات سے ایک

---

* صقلیہ یا صقالیہ یعنی سسلی ۱۲

تاریخ ابو الفدا اور ایک تاریخ مسعودی ہے اور ایک تاریخ مقریزی ہے
لیکن ان تاریخون مین یہ بات ہی کہ وہ صرف اپنے ہی ابناے جنس کے
حالات پر مشتمل ہین اور کسیقدر اونکے مؤلفون نے حالات کی چھان بین
اور تحقیقات بھی نہین کی جیسا کہ ابن خلدون نے ان کی نسبت لکھا ہی
مگر یہ بھی ہے کہ اونھون نے اصلی واقعہ کو چھوڑا بھی نہین ہے اور
تحقیقات نکرنے کا سبب سدیلیو نے اپنی تاریخ مین یہ بیان کیا ہے کہ
جو بادشاہ ممالک شرقیہ مین حکمران تھے وہ مورخون کو واقعات کی
تشریح اور اونکے سبب وغیرہ کے بیان کرنے سے منع کرتے رہتے تھے
اسلیے کہ اصلی واقعہ اور اوس کے سبب وغیرہ کے مشتہر ہونے سے انکو
معاملات سلطنت مین خرابی کا خوف رہتا تھا البتہ فن ہندسۃ البناء
یعنی فن عمارت مین اہل عرب کو کچھ مصوری نہین کرنی آئی بلکہ اس
فن مین انھون نے صرف اسیقدر سیکھا جس سے مکانات کی بنا کو مستحکم
کرلین اور اسکا سبب یہ ہوا کہ مسلمانون کی شریعت مین تصویرات وغیرہ کا

بنانا ممنوع ہے مگر فن تصویر مین بھی اونھون نے کچھ عجیب اور نفیس چیزین
ایجاد نہین کین بلکہ اونکے یہان ڈاٹ و محراب کا قاعدہ یہہ ہے کہ وہ ڈاٹ کو دائرہ
کو نصف سے زیادہ رکھتے ہین اور یہہ طریقہ اونھون نے قوم بزنٹین کی
عمارتون مین سے اخذ کیا ہے (یہہ قوم یونان کی قومون مین سے ہے)
اور عرب بجاے روغنی تصویرون اور مجسم مورتون کے بدلے اور قسم کے نقوش
سے مکانات پر نقاشیان بھی کیا کرتے ہین چنانچہ اونکے یہان ایک قسم
کے نقوش جدیدہ بھی مشہور ہین اور حقیقت یہہ تھی کہ وہ نقوش جدیدہ پہلے تو
کچھہ نقش وغیرہ تھے پھر وہ صرف ایسے خطوط رنگین تھے جنکا آپس مین تقاطع ہوتا
تھا اور وہ خطوط حروف عربیہ کے مشابہ تھے کہ جن سے طرح طرح کی
ظرافت آمیز عمدہ خوش وضع شکلین پیدا ہوجاتی تھین اور اس قسم کی
بیل بوٹے کا کام جب ہم مشرقی سمت کے بنے ہوے فرشون اور کپڑون پر
دیکھتے ہین تو ہمکو اونکی خوبی اور عمدگی پر بہت تعجب آتا ہے اور عرب
کی بڑی مشہور نقشون مین سے یہہ ہے کہ وہ مکانون کو عمدہ حوض اور فوارے

بناتے تھے اور شہری نقاشی اور بیش قیمت پتھروں کے پھول پتے
تراشتے تھے چنانچہ اکثر سنگ مرمر کو مشرق کی طرف اور اطراف اسپانیا
جنوبیہ کی طرف سے لیجاتے تھے اور اوس سے نقش و نگار عمارت مین
بناتے تھے عرب کی مشہور عمارتون مین سے ایک تو وہ جامع مسجد ہے
جسکو قرطبہ مین عبد الرحمن اول نے بنایا تھا جس مین ایکہزار تیرانوے
ستون تھے اور چار ہزار سات سو قندیلین تھین اور دوسرا وہ محل ہے
جسکو عبد الرحمن ثالث نے وادی کبیر کے کنارہ پر بنایا تھا یہ قصر بھی
بلندی مین کچھ اس جامع مسجد سے کم نہین ہے اور اس قصر مین
بہت سے حوض بڑے بڑے ہین جنمین سے بڑی بڑی اور اونچی
فوارے سفید پانی کے چھوٹتے ہین اور سنگ مرمر کے چھوٹے چھوٹے
حوضون مین گرتے ہین اور سب سے زیادہ عجیب عمارت عرب کی الحمرا غرناطہ
ہی جو بڑے خود محل ہی ہے اور قلعہ بھی ہے اور اسمین بہت سی ایسی
صنعتین ہین جنکے سبب سے وہ اپنی خوبی و لطافت مین مشہور ہے

خصوصاً اوسکا صحن نہایت ہی پر فضا ہے اور عرب کی تجارت کا حال
یہ ہے کہ انکو ہمیشہ تجارت کی طرف رغبت رہی ہے اور جب اونکی سلطنت
پیرینی پہاڑ سے جو فرانس اور اسپین کے بیچ مین ہی بڑھکر جبال ہمالیہ تک
جو شمالی ہند مین ہے پہونچی تو اوسوقت وہ دنیا کے بڑے نامی
تاجرون مین ہو گئے اور فن زراعت مین تو اونکی مثل کوئی زمانہ مین نتھا
اسواسطے کہ جسقدر پانی وغیرہ کے کھینچنے اور اوسکو اپنی کھیتی کی کیاریون
برابر پہونچانے مین یہ لوگ مضبوط تھے دوسرا ہو نہین سکتا انھین کا کام
تھا کہ دھوپ کی شدت مین اپنے کھیت کیار کے کام مین مصروف رہتے تھے
پس انکی یہ سیرت جسکے اہل اسپین ابتک پابند ہین اس قابل ہے کہ ہم
اس مین انکا اقتدا کرین اور علاوہ ان کمالات کے فنون دستکاری
کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جا کر
بخوبی حاصل کیا تھا یہان تک کہ وہ اس فن کے بڑے بڑے
صناعون مین ہو گئے چنانچہ اس باب مین اون کے کامل ہونیکی

سند یہ ہے کہ مقام طلیطلہ+ جو سلطنت اسپانیہ کے
پائیتخت تھا وہان کے ہتیار نہایت مشہور تھے اور مقام غرناطہ کا کاغذ
مشہور تھا اور ان چیزون کو اسقدر شہرت تھی کہ اہلیان یورپ باوجود
اسکے کہ اونکو عرب سے بسبب مخالفت مذہبی کے نہایت نفرت اور عداوت
تھی ہمیشہ اونکو عرب سے بیش قیمت پر خرید اکرتے تھے اور اونکو نہایت
پسند کرتے تھے غرضکہ مملکت اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق مین یہہ
شہرت خلفاے راشدین کے شروع زمانہ مین ہوئی اور پہر اوسکی
آبادی کو ترقی ہوتی گئی اور روز بروز اوسکی رونق بڑہتی گئی یہانتک کہ
جب شباب اوسکی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ مین دو لاکھ
گھر اوسکے باشندون کے ہوگئے اور چہہ سو جامع مسجدین اور پچاس
شفاخانہ اور اسی عام مدرسے اور نو سو حمام اوسمین بنگئے اور چہل
روزنامچہ اوس انتظام مدن اور ترقی عرب کا ہے جو اہل عرب نے

+ طلیطلہ وہ مملکت ہے جسکو اٹلی کہتے ہین —

وادی تاج کے کنارون سے لیکر جو اسپین کا وادی کبیر ہے شفتالستان
مین وادی ہندوس تک اپنی لیاقت سے پھیلا یا تھا اور جسکی لطافت
اور روشنی سے آنکھین جھپکتی تھین مگر یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو چیز
دفعتہً بڑھتی ہے وہ تباہ بھی جلدی ہوتی ہے اوسی مورخ کا قول ہے
کہ اہل یورپ کی ترقی اگرچہ رفتہ رفتہ بتدریج ہوئی لیکن انھون نے
ایسے سخت انقلابات سے وہ پایداری بھی حاصل کرلی جسکے قیام کی
امید ہے اور جو چیز رفتہ رفتہ نمو پاتی ہے وہ دیرپا ہوا کرتی ہے اہل عرب
کی وسعت سلطنت کا حال اوسنے یہ لکھا ہے کہ ظہور اسلام کے بعد سو (۱۰۰) برس
کے عرصہ مین انکا ملک ایسا بڑھ گیا جیسے کوئی نہایت بلند قامت شخص
کسی دور کی گری ہوئی چیز کو دونون ہاتھ پھیلا کر اوٹھاتا ہو چنانچہ
انکی مملکت کی حد ہند کے اوس کونے سے لیکر پیرینی کے پہاڑون تک
تھی جو فرانس اور اسپین کے بیچ مین ہین اور اس سب کا امتداد طولی
سترہ سو (۱۷۰۰) سے اٹھارہ سو (۱۸۰۰) فرسخ تھا پس ایام ماضیہ مین کوئی سلطنت

استقدر وسیع نہین ہوئی اور اکثر ملکون مین جنکو مسلمانون نے فتح کیا
دیانتداری اور مسلمانون کی زبان اور قرآن کے احکام برابر جاری رہے
اور اہالیان یورپ قرون متوسطہ مین انھین مسلمانون سے کمالات علمیہ
اور صناعیان وغیرہ اوڑا لیگئے اور گو بعض صناعیان اہل عرب کی
ایسی بھی ہین جو اونھون نے اورون سے لی ہین لیکن بسبب اس بات کے
کہ انکی تہذیب و اصلاح انھین کے زمانہ مین ہوئی فضیلت انھین کو
حاصل ہے اسکے بعد سنہ عیسوی کی دسوین صدی کے اخیر مین پوپ
جربر فرانسیسی جو آخر کار پوپ اعظم کی کرسی پر بیٹھا اور سلفسٹر ثانی اوسکا
نام ہوا اسپین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا اور یہان اوس نے علم
جبر و مقابلہ اور فلکیات کی تحصیل کی اور پھر اسنے اہالیان یورپ کیواسطے
ایک عمدہ کارخانہ خاص اہل عرب کی صنعت کا جاری کیا اور اوسنے
ایک بہت بڑا ذخیرہ نادر کتابون کا جمع کیا اور زمین و آسمان کو
کرہ بنائے یہان تک خلاصہ تھا اوس وزیر کے قول کا اور

سدیلو جو ایک نامی مدرس علوم تاریخ کا فرانس کے مدرسون مین
تھا اور اہل فنون مین سے ایک رکن رکین شمار کیا جاتا تھا اوسنے جو
عرب کی تاریخ لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ مین ایک مدت مدید سے اہل عرب
کے اون فضائل علمیہ اور کمالات سلطنت و تمدن کے بیان کرنے مین
مشغول ہون جو اونکو ایک عرصۂ دراز سے مقام اسکندریہ مین اور قرطبہ
حاصل تھے اور جو عہد جدید تک اونکو حاصل رہے اور اب مین نے اپنے
ذمہ لازم کر لیا ہے کہ مین حتی الامکان اون دلیلون اور باتون کو جمع
کرون جن سے اہل عرب کی وہ بزرگی اور فضیلت ثابت ہو جسکی اب تک
کسی نے قدر نہین کی اور جو شخص اہل عرب کی فضیلت کے منکر ہین
اونکے سامنے اسکو پیش کرون تاکہ وہ اس قوم کی ایک عام تاریخ ہو جائے
اگرچہ مین جانتا ہون کہ یہ ایک شخص کا کام نہین ہے اور مین چاہتا ہون
کہ اون حالات کو جمع کرنے سے پہلے لوگون کو اسطرف مائل کرون کہ
کہ وہ اس قوم کے حالات کو نظر تامل سے دیکھین جنسے یہ معلوم ہوتا ہے

تھی کہ یہ قوم ہمیشہ فتح مند رہی ہے کوئی اسپر غالب نہین آیا بلکہ اسی کو
بے شمار فتوحات نصیب ہوتی رہین ہین اور چار ہزار برس تک برابر
یہ قوم ترقی کی ایک حالت پر رہی ہے اور اس عرصہ مین بہت سے
فضائل علیہ اور کمالات کی تحصیل کی طرف متوجہ رہی اور اس نے
وہ فوقیت حاصل کی جو آج تک دوسری قوم کو نصیب نہین ہوئی اور
وہ انتظامات اسنے پیدا کیے جو کسی مین نتھے اور ہمارے اس کلام کے
ثبوت کی دلیل یہ ہے کہ جس ابتدائی زمانہ مین پورانی سلطنتین
ایک انتشار کی حالت مین تھین اوس زمانہ مین یہ قوم نہایت مستقل
حالت مین تھی اور اسکو اسقدر طاقت حاصل تھی کہ وہ اور سلطنتون کو
غارت کرنے پر قادر تھی چنانچہ سنہ عیسوی سے اونیس ۱۹ قرن پہلے
شاہان مصر اور شاہ بابل بھی اسی قوم کے تھے پھر وہ جب اپنے اصلی
ملک کی حدود مین آئے تو اونھون نے فراعنہ اور ملوک شام کی اطاعت
ترک کر دی اور قیرس اور سکندر کے تسلط کی مزاحمت کی غرض کہ ہمیشہ

یہ قوم ایک استقلال اور استحکام کی ہی حالت مین رہی بخلاف اون رومیون کے جو تمام دنیا کے مالک بنگئے تھے اور جب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے جنھون نے تمام اقوام عرب کو ایک ایسی قوم بنا دیا کہ سب کا ایک راستہ ہو گیا تو اس وقت اس قوم عرب نے اپنی مملکت کے اوربھی ایسے پر پھیلائے کہ اسپین کے دریاے طاج سے لیکر ہند کے دریاے فانج* تک پہونچی اور اپنے تمدن اور سیاست کی خوبی کے جھنڈے اونچے اونچے منارون پر گاڑ دیے اور یہ وہ زمانہ تھا کہ اسوقت تک ممالک یورپ بسبب ظلمت جہل کے بالکل تاریک ہو رہے تھے اور جو کچھ یورپ مین رومیون یا یونانیون کی قواعد کے موافق تمدن تھا وہ بھی یک لخت جا تا رہا تھا اور جب سلطنت اسلامیہ منقسم ہو گئی تو بعد انقسام کے گو انکی قوت سیاست مین ضعف آگیا تھا لیکن انکے ان علوم و فنون مین ضعف نہین آیا

---

* دریاے فانج سے غالباً دریاے ستلج مراد ہے۔

جو اونھون نے حاصل کیے تھے اسلیے کہ خلفاے بغداد اور قرطبہ اور
مصر ہمیشہ اپنے کمالات باطنیہ کو قوت دیتے رہے اور تمام دنیا انکی
اطاعت کرتی رہی اور ان نصاری کو جنھون نے عرب کو اسپین سے
خارج کردیا کمالات عرب اور اونکی صنعتین اور اونکی ایجادات وغیرہ
اسوقت ہاتھہ لگے جب وہ اہل عرب کی ساتھہ لڑائی مین رل مل گئے
اسکے بعد مغل اور ترک جو ایشیا پر مسلط ہوگئے اور جو قوم عرب پر غالب آئی
وہ بھی علوم مین اونھی عرب کی قومون کے خوشہ چین تھی جنپر اونھون نے
فتح پائی تھی اور یورپ مین تو اب بھی ہمنے وہ باتین انتظام اور قاعدونکی
نہین دیکھین جو کسی زمانہ مین اہل عرب کی عادتون مین داخل تھین
اسواسطے کہ ہماری نظر سے اس بات مین صرف تاریخ ابو الفدا اور
تاریخ ابو الفرج اور مقریزی اور ابن الاثیر اور کچھہ تھوڑی سی تاریخ
ابن خلدون گذری ہے اور بہت سی ایسی تاریخین اور بھی ہین کہ
اگر اونکا ترجمہ ہوجاوے تو نہایت ہی اچھا ہو لیکن اہل عرب کے

فضائل اور کمالات ثابت کرنے کے لیے اور یورپ کی جو لوگ عرب
کی قوموں کے فضائل کے منکر ہین اونکی غلطی کے جواب کے لیے
ہمکو اسیقدر اطلاع کافی ہے جو مذکورہ بالا تاریخون سے ہمکو حاصل ہوئی
اور یورپین نے بھی اپنی اپنی تاریخ مین خلفاے اول کی فتوحات اور بنی امیہ
کی وہ سلطنت جو دمشق اور قرطبہ مین تھی اور عباسیون کی وہ سلطنت
جو بغداد مین تھی اور فاطمیون کی وہ سلطنت جو مصر مین تھی اور ترک اور
مغلون کے تسلط کے بعد سلطنت اسلامیہ کے متفرق ہوجانے کی
سب کیفیت مفصل لکھی ہے اور بقدر طاقت بشریہ مین نے سب کچھ
بیان کیا ہے اور اس باب مین خاص اپنی تحقیقات سے وہ باتین
زیادہ کی ہین جو پہلی تاریخون مین سے کسی مین نہین ہین گویا وہ باتین
اہل عرب کی اوس تمدن اور حسن معاشرت کا روزنامچہ ہے جو پہلے زمانہ
مین تھی اور جسکے آثار اوس شخص کے لیے اب تک ظاہر ہین جو کوشش
کے ساتھہ قوم عرب کے فضائل دریافت کرنا چاہتا ہے اور مسلمانونکی

شروع زمانہ سے آٹھوین قرن کے شروع مین اِس قوم نے فتوحات اور
جنگ آرائیون کو چھوڑکر اپنی عنان ہمت اِس طرف مائل کی کہ علوم
وفنون اور صناعیون اور کمالات علمیہ کی تکمیل کرین چنانچہ اس
زمانہ مین قرطبہ اور مصر اور طلیطلہ اور فارس اور رقہ اور صفہان اور
سمرقند کے باشندے علوم مین مع اہل بغداد کے جو عباسی خلیفون کے
تخت مین تہا سبقت لیگئے تھے اور اسی زمانہ مین حکماء یونان کی کتابین
ترجمہ* ہوئین اور مدرسون مین اونکا درس جاری ہوگیا اور اونکی
شروح ہوئین غرضکہ اہل عرب کی عقلون نے جمیع کمالات انسانیہ مین
رسائی حاصل کی اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کی صناعیون اور ایجاد ونکا
شہرہ یورپ مین پہونچ گیا پس ان سب باتون سے صاف ثابت ہوا

---

* اس زمانہ مین یعنے سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جب کہ یہ کتاب ترجمہ ہوکر چھپ رہی ہے بہت سے مسلمانونکا یہ ارادہ ہے کہ جس طرح اوس زمانہ مین حکماء یونان کی کتابین ترجمہ ہوکر مدرسون مین اونکا درس جاری ہوا اوسی طرح جو علوم انگریزی زبان مین ہین اونکا ترجمہ ہوکر مسلمانی مدرسون مین اونکا درس جاری ہو جس سے ویسی ہی عزت پھر مسلمانون کو حاصل ہوجاوے جیسی پہلے اسی قسم کی تدبیرسے ہوئی تہی خدا اس کام کے انجام کی مسلمانون کو توفیق دے ۱۲ سید احمد

کہ قوم عرب بلاشبہہ ہمارے یعنے یورپ کے اوستاد ہین
جس سے انکار نہین ہوسکتا اور اونھون نے ہی وہ سامان
مہیا کیے جس سے ہماری یعنے اہل یورپ کی یہ تاریخین بنین اور
انھون نے ہی حالات سفر کا قلمبند کرنا شروع کیا اور اونھون نے ہی
مشاہیر لوگون کی زندگی کی حال تواریخ مین لکھنا اختراع کیا اور وہی
صناعی اور دستکاری مین اس مرتبۂ کمال کو پہونچے جسکی انتہا نہین ہوسکتی
اور اونکی عمارتون اور مکانات کی آثار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت
بڑے کاریگر اور صناع تھے اور ایسی ہی باتین جو عرب نے نئی نئی ایجاد کی ہین
اون سے عرب کی استقدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آج تک اوسکے موافق
کسی نے عرب کی قدر نہین کی اور کسیکو اونکا اصلی رتبہ نہین معلوم ہوا
چنانچہ جب علم فزیکث+ اور علم طب اور علم تاریخ طبعی اور علم کیمیا اور علم
فلاحت عرب کے ہاتھ آیا تو انھون نے اوسمین اور کمالات اور خوبیان

+ مصنف نی لفظ فزیکس کا فزیکل سینئیز کے لیے اختیار کیا ہے یعنی علوم طبعیات ۱۲

زیادہ کردین حالانکہ ایسے کامون مین وہ زیادہ دل نہین لگاتے تھے
بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنہین انھون نے حد سے زیادہ کوششین
کی تھین اور نوین قرن کے شروع سے پندرھوین قرن کے آخر تک
اسمین بدل مصروف رہے تھے یہان تک کہ ان علوم مین اونکی فضیلت
حد سے زیادہ بڑھکر ہو گئی تھی اور جہان تک ہمکو معلوم ہے گویا وہ
ایک شمہ عرب کی اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم بھی
نہین ہوئی مگر بہر کیف عرب کی قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بھی
سرچشمہ ہے اور جن کمالات کو ہم سمجھتے تھے کہ یہ اور قوم کا ایجاد ہوگا
وہ اب ہمکو اونکی کتابون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا چلا جاتا ہے کہ
اصل مین سبکے موجد عرب ہی ہین ''
اسکے بعد اسی مورخ نے عرب کی انتظام مدن اور سیاست وغیرہ کی نسبت
لکھا ہے کہ قرون متوسطہ مین عرب کی قومین جملہ قومون سے فائق تھین
اور جبکہ یورپ پر اس زمانہ مین قوم بربریہ نے حملہ کیا جسمین یورپ کا انتظام

بسبب وحشی قومون کے حملون کے ابتر ہو گیا تھا تو اہل عرب کے ہی سبب سے قوم بربریہ کو زرک حاصل ہوئی اور پھر اہل عرب نے کمالات علمیہ اور فضائل انسانیہ کو جابجا سے تلاش کرنا شروع کیا اور جو کچھ اونکو آتا تھا اونھون نے اوسی پر صبر و اکتفا نکیا بلکہ ہمیشہ ان کمالات کو بڑھاتے ہی رہے اور اونھون نے عقلی کمالات حاصل کرنے کے لیے گویا ایک نیا ہی طریقہ ایجاد کر لیا ؏ اسکے بعد یہ مورخ اپنے اس کلام کی تائید کے واسطے اسکندر ہمبلط کے اس کلام کو نقل کرتا ہے عرب کی قومون کو خدا تعالی نے دنیا مین اسلیے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن کو اون مختلف قومون تک پہونچاوین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کے وادی کبیر تک پھیل رہے ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سے حاصل کیے تھے اور اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کی طرح یہ بات نتھی کہ وہ کسی قوم سے نہ مل سکتے ہون بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قومونسے

ملتے جلتے تھے اور انکی اسی عادت نے تمام دنیا مین انکے فضائل کو
پہونچا دیا مگر باوجود ملنے جلنے اور اختلاط کے عرب مین ایک یہ کمال تھا
کہ وہ جہان جاتے تھے اپنی عادات کو نہ چھوڑتے تھے اور کسی کی وضع
یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تھے اور اون کے مزاج کسی کے بدلنے سے
ہرگز نہ بدلتے تھے اور دنیا کی قوم نے باب تمدن مین جو کچھ حاصل کیا
یا جو کچھ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی فتوحات کے ایک طویل زمانہ کے بعد
آیا اور عرب ہی سے اوسنے سیکھا عرب جہان جاتے تھے اپنے طریق تمدن
کو گویا اپنے ساتھ لیجاتے تھے اور جہان وہ قیام کرتے تھے انکا طریق تمدن
بھی وہان پھیلجاتا تھا چنانچہ اونکی عادت تھی کہ جس ملک مین وہ گئے
وہان اونھون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے
اخلاق مہذب کو شائع کرنا شروع کیا اور اپنے ایسے عمدہ شعار کو پھیلایا
جنپر گویا متمدن اور غیر متمدن شاعرون نے اپنے اشعار کی بنا رکھی ہے
اوسکے بعد اس مورخ نے لکھا ہے کہ ہم پھر کہتے ہین کہ عرب کی تصنیفات

اور اونکے مخترعات سے ہمارے نزدیک یقیناً یہ بات ثابت ہو گئی کہ
اہل عرب کی عقلیں حقیقت میں سب قوموں کی عقلوں سے زیادہ تیز
تھیں اور اونکی عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہنچ گیا تھا
اور یہ بڑی حجت اور نہایت قوی دلیل اس بات کی ہے کہ عرب کی
قومیں کمالات علمیہ اور فنون کسبیہ میں ہمارے معلم اور ہمارے استاد
تھے اور اس بات کے اور لوگ بھی قائل ہیں ''

اسکے بعد جب کہ اسلامی سلطنت متفرق ہو گئی اور اسکے تین ٹکڑے
ہو گئے ایک تو عباسیوں کی سلطنت جو بغداد اور مشرق میں تھی اور
ایک فاطمیین کی سلطنت جو مصر اور افریقہ میں تھی اور ایک بنی امیہ کی
سلطنت جو اندلس میں تھی اور باہم اون میں لڑائی جھگڑے ہوئے
خصوصاً اندلس میں کہ آپس میں باہم خانہ جنگیاں ہوئیں اور طوائف الملوک
ہو گئے اسوقت اس سلطنت میں تنزل شروع ہو گیا اور سبب اس
تفرقہ کا یہ ہوا کہ لوگوں کی اغراض اور خواہشیں جدا گانہ ہو گئیں

اور باہم امرا کے مخالفت ہو گئی اور اونھون نے یہ نسوچا کہ اس
خود غرضی اور مخالفت کا نتیجہ کیا ہو گا اور سلطنت کی تقسیم ہو جانےمین
کیسے ضرر پیدا ہونگے یہان تک کہ انھین مخالفتون کی وجہ سے اندلس
کی سلطنت انکے ہاتھ سے نکل گئی اور باقی ماندہ سلطنتون مین بھی خلل
شروع ہو گیا چنانچہ یہ سلسل بڑھی چلا تھا مگر خداے تعالی نے اپنے
فضل سے سلاطین عثمانیہ کے دل مین یہ بات ڈالی کہ اونھون نے
پھر ان سلطنتون کو متفق کیا اور اپنی اس عادل حکومت کی ماتحت
کیا جسکی بنیاد ۶۹۹ سنہ ہجری مین پڑی تھی پس سلاطین عثمانیہ کی بدولت
پھر قوم عرب بدستور ہو گئی اور چونکہ اونھون نے عمدہ عمدہ تدبیرین کین
اور اپنی شریعت غرا کا احترام کیا اور رعایا کے حقوق کو نگاہ رکھا
اور انکو فتوحات جلیلہ حاصل ہوئین اس سبب سے اونکی سلطنت کو
پھر ترقی حاصل ہوئی اور انتظام مدن وغیرہ کو انھون نے کمال پر
پہونچا دیا خصوصاً یہ ترقی عہد دولت سلطان سلیمان ابن سلیم مین

زیادہ ہوئی جو دسوین صدی کے شروع مین تھی اس لیے کہ اس
سلطان سلیمان نے اپنی نیک نیتی اور بیدار مغزی سے اون تمام
باتون کی بیخ و بنیاد قطع کردی جن سے کسی قسم کے فساد کا احتمال تھا
اسلیے کہ اس نے ایک ایسا عمدہ قانون اپنی سلطنت کیواسطے بنایا تھا
جس مین اوس نے علما اور فضلا ، وقت اور اہل خرد سے مشورہ لیا تھا
اور اوس نے اپنے ملک کی حکمرانی کو علمار کے ذمہ کردیا تھا اور علمار کو
یہ قدرت عطا کی تھی کہ اگر امیر لوگ فرا شریعت کی حکم سے سرتابی کرین
تو فوراً وہ عالم انکو سزا دے سکتے تھے کیونکہ اصل مین مسلمانون کی بادشاہت
شریعت اسلام پر مبنی ہے اور شریعت اسلام کے اصول مین یہہ بات
داخل ہے کہ جو معاملہ ہو مشورہ سے خالی نہو اور جو بات شریعت مین
غیر مشروع ہے جہان تک ممکن ہو اوسکو دفع کیا جاوے پس منکر اور
غیر مشروع بات علما ہی خوب جانتے ہین جیسے کہ امرا و وزرا سیاست اور
مصلحت وقت کو خوب جانتے ہین پس جبکہ علما اور وزرا بالاتفاق

یہ بات جان لین کہ یہ بات خلاف شریعت اور خلاف اوس قانون
کے ہے جو شریعت کے تابع ہے تو اول موافق دیانت کے زبان سے
اوسکو منع کرین پس اگر زبانی ممانعت سے کام نکل گیا تو فبہا ورنہ سرداران
لشکر کو مطلع کرین کہ ہمارا کہنا مؤثر نہوا اور اوس قانون مین علما نے
یہ بات بھی بیان کردی کہ اگر بادشاہ وقت کسی وقت مین یہ قصد کریگا
کہ جو مین چاہون وہ ہو جاوے گو وہ خلاف مصلحت ہی ہو تو بادشاہ
اپنی اس حرکت کی سبب سے معزول کیا جاویگا اور اوسکے خاندان سے
اور کوئی بادشاہ بنایا جاویگا او قانون کی اس دفعہ پر باہم علما اور
وزرا کے عہد و پیمان ہو گئے اور ایک مدت تک اسی طرح سلطنت اسلامیہ
مین عمل درآمد رہا پس اوس زمانہ مین علما اور وزرا سلطنت بادشاہ کی
حالات کے ایسے نگران رہتے تھے جیسے کہ فی زمانا یورپ کے ممبران
پارلیمنٹ ہین بلکہ وہ ان سے کسی قدر بڑھکر تھے اس لیے کہ علما کا مواخذہ
شرعی تھا اور ممبران پارلیمنٹ کا مواخذہ دنیوی ہوتا ہے پس

اس عمدہ قانون سے سلطنت اسلامیہ محفوظ رہی اور اسکا حال نہایت
اچھا ہوگیا۔
اسکے بعد پھر جب مسلمانون کی سلطنت مین شریعت اسلامیہ کے موافق
عمل درامد نرہا اور قوانین سیاست مین شریعت کا پاس نرہا اور
اراکین دولت کا احتیاط کے ساتھ منتخب کرنا موقوف ہوگیا اوسوقت
اس سلطنت مین پھر خرابی شروع ہوگئی اور ہرشخص اپنی خاص غرضونکا
مطیع ہوگیا اور حکمرانی مین سلطنت یا رعیت کا اوسکو پاس ولحاظ نرہا
یہان تک کہ لشکرون کا انتظام خراب ہوگیا اور اونکی اطاعت مین
کمی ہوگئی اور جن باتون مین مملکت کی اونکو اختیار نہین تھا اس مین
اونھون نے مداخلت کی اس سبب سے رعیت کے عیش وآرام مین فتور
آگیا اور طرح طرح کے اوسپر ظلم ہونے لگے پس ایسی حرکتون سے وہ
ظلم مین ایسے مشہور ہوگئے جیسے کہ اس سے پہلے اپنی شجاعت اور معدلت
مین مشہور تھے اور اسی سبب سے تمام سلطنت مین ایک ہلچل پڑگئی

پس اس وقت مین اور دور دراز صوبون نے فرصت کو غنیمت سمجھا
اور ہر ایک ذی سلطنت سے انحراف کرکے اپنی اپنی سلطنت کی تمنا کی
چنانچہ بہت سے صوبون نے بغاوت اختیار کرکے اور مخالف سلطنتون سے
مدد مانگی اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنے جان و مال و
عزت و آبرو کی حفاظت اپنے ملک کے قانون سے نہین دیکھتا تو
اوس وقت وہ مجبور ہوکر اوسی شخص سے مدد کی درخواست کرتا ہے
جسکو وہ اس قابل دیکھتا ہے اور کبھی اس بات کو غنیمت سمجھتا ہے
کہ خود وہ نہین تو خاص اوسکا حامی ہی اس سلطنت پر فتحیاب ہو جاوے
اور یہ ایسی صورت مین ہوا کرتا ہے جبکہ سلطنت کے صوبے مذہب
اور قوم مین سلطنت کے مخالف ہوتے ہین غرضکہ جب ایسی ہی خرابیان
سلطنت اسلامیہ مین پڑگئین اور شریعت کی قید اور قانون سیاست
کی پابندی جاتی رہی تو اوس وقت غیر سلطنتون نے ہاتھہ ڈالنا
شروع کیا اور سلطنت مین فساد برپا کردیا یہان تک کہ چارون طرف سے

جنگ و جدال کا ہنگامہ برپا ہو گیا اور نہایت سخت خونریزی ہوئی
جسمین بے انتہا جانین ضائع ہوئین اور بے شمار دولت تلف ہوئی
اور انجام کار مسلمانون کے ہاتھ سے بہت سے ملک نکل گئے اور جو
رہے سہے تھے اونمین بھی خلل آگیا لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد
سلطان محمود اور اوسکے دونون بیٹون سلطان عبد المجید مرحوم
اور سلطان عبد العزیز دام عزہ نے پھر سلطنت اسلامیہ کو سنبھالا *

---

* مناسب ہے کہ کچھ مختصر حال ان تینون بادشاہون کا جنھون نے سلطنت اسلامیہ کو سنبھالا لکھا جاوے تا کہ معلوم ہو کہ اونھون نے کیا کیا تھا جسکے سبب وہ ڈوبتی ہوئی سلطنت ڈوبنے سے بچ گئی -

سلطان محمود خان مرحوم سلطان روم یہ بادشاہ سنہ ۱۸۰۸ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۸۳۹ ع مین فوت ہوا سب سے اول یہ سلطان ہے جسنے مسلمانون کے اخلاق اور طریق معاشرت مین تہذیب شروع کی تعصبات مذہبی کو جو درحقیقت اخلاق محمدی کی برخلاف تھے بالکل چھوڑ دیا اپنی تمام مختلف مذہب کی رعایا کو اجازت دی کہ مطابق اپنے مذہب کے اپنی اپنی رسومات مذہبی ادا کرین خود عیسائی گرجاؤن کی جو اوسکے ملک مین تھے مرمت کرا دی جبکہ اوسنے رفاہ عام کے کامون مین ایک لاکھ پیاسٹر (یہ ایک ترکی سکہ چاندی کا ہے) بانٹنے تو گریکس اور ارمنی چرچون کو بھی برابر حصہ دیا -

اپنے ملک مین اسکول مقرر کیے اور کل مذہب کے لوگون یہودی عیسائی مسلمان سبکو برابر بلا تعصب تعلیم دینی شروع کی سیتلا کی بیماری موقوف ہونے کے لیے ٹیکا لگانے کا نہایت خوبی سے رواج دیا شفاخانے مقرر کیے جسمین فرنچ ڈاکٹر کام کرتے تھے ڈاکٹر ڈمس گالیر صاحب لکچر دیا کرتے تھے اور سلطانی حکیمون کو حکم تھا کہ وہ بھی اونکا لکچر سننے کو حاضر ہوا کرین سنہ ۱۸۳۰ ع مین اس سلطان نے غلامی کے رواج کو جو محض خلاف شرع جاری تھا موقوف کر دیا اور تمام گریک کو جو جو بطور غلامی پکڑے گئے تھے چھوڑ دیا اسی بادشاہ کے عہد مین ترکی زبان مین اخبار شروع ہوا اور ۵ نومبر سنہ ۱۸۳۱ ع کو

اور محمود نے تو یہ تدبیر لی کہ اس لشکر انکساریہ کی بجاے جسکے وست تطاول پہ فساد ڈالا تھا لشکر نظامیہ مرتب کیا اور جو حکومتیں اون کے ہان

پہلا اخبار چھپا جسکا نام تقویم وقائع رکھا گیا تھا اسی بادشاہ نے سرجری اسکول قائم کیا جو ۲ جنوری سنہ ۱۸۳۱ء سے کھولا گیا تھا اور حکم دیا کہ کتب تشریح مع تصاویر تصنیف کیجاوین اور چھاپی جاوین اور پڑھائی جاوین۔ اس سلطان نے ترکون کا لباس اور طریق زندگی درست کرنے مین بڑی کوشش کی وہ خوب جانتا تھا کہ مہذب قومون کے سامنے عزت حاصل کرنی اور حقارت سے نکلنا اور برابر کی ملاقات اور دوستی رکھنی بغیر اسکے کہ لباس اور طریقہ زندگی نہ درست کیا جاوے بالکل ناممکن ہے اوسنے دفعتاً اپنی سپاہ کی وردی بدل دی اور بالکل انگریزون کی سی کردی صرف ٹوپی کا فرق تھا ڈاکٹر ولش صاحب لکھتے ہین کہ ترکی کی زمین پر قدم رکھتے ہی پہلی چیز جو مین نے دیکھی اور جس نے مجکو حیران کردیا وہ تعلیم یافتہ اور خوبصورت وردی پہنے ہوئے شکل سپاہیون کی تھی اور افسر فوج کے ونگٹن کوٹ اور پتلون اور بوٹ پہنے ہوئے تھے۔
اس سلطان نے خود بھی ترکی لباس اور دسترخوان پر یا پایدار خوان پر کھانا رکھکر ہاتھ سے کھانا ترک کردیا اور لباس مین کوٹ پتلون اور سرخ ٹوپی جو فیس کہلاتی ہے پہننی شروع کی۔
میز اور کرسی پر چمچہ اور چھری اور کانٹے سے کھانا شروع کیا ڈاکٹر ولش صاحب نے سلطان محمود کو دیکھا تھا وہ لکھتے ہین کہ سلطان کی یورپین پوشاک اور یوروپین طریقہ تناول طعام اور خوبی اور صفائی اور شایستگی عادات مین اور ترکون کی قدیم جہالت اور ناشائستگی مین آسمان و زمین کا فرق ہے اس بادشاہ نے جو نصیحت اور تدبیر مملکت اپنے جانشین کے لیے چھوڑی تھی وہ یہ ہے کہ سبکو برابر پناہ اور حقوق ہون مسلمان پہچانے جاوین اور لوگون سے صرف مسجدون مین اور عیسائی صرف گرجاؤن مین اور یہودی صرف سنیگاگ مین۔
سلطان عبد المجید خان مرحوم سلطان روم۔ یہ سلطان پہلی جولائی سنہ ۱۸۳۹ء کو تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۸۶۱ء مین فوت ہوا۔ اس سلطان نے بالکل سلطان محمود کے طریقہ کی پیروی کی اور بہتیری ترقی اور تمام یورپ کی اعلی سلطنتون سے اور بخصوص انگریزون سے خالص محبت اور اخلاص پیدا کیا جسکے سبب سلطنت روم کو بھی یورپ کی سلطنتون کے شمار ہوئی اور جو عہدنامہ سنہ ۱۸۴۶ء مین یورپ کی سلطنتون مین ہوا اوس عہدنامہ مین یہ اسلامی سلطنت بھی شامل ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کریمیا کی لڑائی مین جو اس بادشاہ سے اور روسیون سے ہوئی تھی انگریز اور فرنچ نے سلطان کی مدد کی۔ اس سلطان نے اپنی سلطنت

دار بی مشہور تصنیف اونکے اُمراسے کی بیخ کنی کردی جسکے سبب سے ان دونون قومون کے ظلم سے رعایا کو امن ملا اور دوسرے نے یعنی

نہایت عمدہ کام کیے مسلمانون کے تعصبات بیجا توڑنے کو ایک فرمان جاری کیا جو خط شریف کے نام سے مشہور ہے اور جو ۳ نومبر سنہ ۱۸۳۹ع عیسوی کو ایک بڑی مجلس علما مین پڑھا گیا اور تسلیم ہوا اور انگریزون اور فرنچ سے نہایت استحکام اور سچائی سے دوستی قائم کی عدالتون کے لیے قوانین بنائے اور فرانس کے طریقہ پر تمام انتظام سلطنت قائم کیا سنہ ۱۸۴۶ع مین پبلک انسٹرکشن کی کونسل بنائی نئی یونیورسٹی قائم کی نارمل اسکول قائم کیے اور اوسکے وقت مین اتنی ترقی ہوئی کہ قسطنطنیہ مین تیرہ اخبار فرنچ اور ترکی اور گریک زبان مین چھپنے لگے تھے۔ ماشر ابی سینی صاحب ایک فرنچ مورخ نے اس سلطان کے زمانہ کے حال مین لکھا ہے کہ ترک نہایت بہادر اور ذہین آدمی ہین اور نہایت ایماندار مسلمان جو نہایت عجیب طرز پر اپنے مذہب کے ذریعہ سے اپنے چال چلن درست کرنے پر متوجہ ہین۔

سلطان عبد العزیز خان سلطان روم۔ یہ اس عہد کا بادشاہ ہے جسکی ذات مبارک سے روم کا تخت سلطنت مزین ہے خدا اوسکو اور اوسکی سلطنت کو سلامت رکھے یہ سلطان بھائی ہے سلطان عبد المجید خان کا سنہ ۱۸۶۱ع مین اپنے بھائی کے مرنے کے بعد تخت پر بیٹھا۔ اس سلطان نے سب سے زیادہ مسلمانون مین تربیت و شایستگی پھیلانے مین قدم بڑھایا ہے اور انگریزون اور فرنچ اور آسٹریا سے اور بھی زیادہ دوستی و اخلاص پیدا کیا ہے۔

لباس مین او طریقۂ زندگی مین اپنے سابقین کی صرف پیروی ہی نہین کی بلکہ روز بروز اوس مین ترقی کرتا گیا بے تعصبی اور سچی دوستی اور محبت کا جو اوسنے فرنچ اور انگریزون سے پیدا کی ہے سنہ ۱۸۶۷ع مین بخوبی ثبوت ہو گیا جبکہ سلطان پیرس دار السلطنت فرانس مین بطور مہمان کے آیا اور امپرر نیپولین کے ساتھ کھانے اور تمام جلسون مین شریک رہا اور وہان کی سیر و سیاحت کر کر لندن مین صرف دوستی اور اخلاص کے سبب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ظلہا سے ملاقات کو آیا اور کھانون اور دعوتون اور جلسون مین شریک رہا۔

پھر اوسی دوستی اور اخلاص کا استحکام سنہ ۱۸۶۹ع مین اور زیادہ روشن ہوا کہ پرنس آف ویلز اور پرنسس آف ویلز یعنی ولیعہد ملکہ معظمہ اور ولیعہد بیگم قسطنطنیہ مین سلطان کے ہان بطور مہمان تشریف لیگئے اور باہم دوستی اور محبت سے جلسون اور دعوتون مین شریک رہے۔ اسکے بعد امپرس آف فرانس یعنی فرانس کی بادشاہ بیگم

سلطان عبد المجید نے ۱۲۵۵ ہجری مین سیاست شرعیہ مین علماء اور
وزراء کی معاونت سے بہت سے عمدہ اور نیک انتظام داخل کر دیے
جو فی زماننا سلطنت کی بیخ و بنیاد سمجھے جاتے ہین اور تیسرے یعنی
سلطان عبد العزیز نے اللہ اوسکے ارادون مین مدد کرے اور بہت سے
امور کی تہذیب کی اور اپنی راے سے بہت سے انتظامات کا اضافہ
کیا مثلاً ایک وہ قانون اخری مرتب کیا جو سلطنت کے متعلق اور
چھوٹی چھوٹی حکومتون کے واسطے نہایت کارآمد تھا اور جس سے بہت سی
خوبیون کی توقع ہے حالانکہ جب سلطان عبد العزیز نے یہ نیا قانون

سلطان کے ہان مہمان تشریف لے گئین اور اوسی طرح کھانے اور پینے اور دعوتون کے جلسے رہے۔
پھر امپیرر جوزف یعنی شہنشاہ اسٹریا سلطان کے ہان مہمان تشریف لیگئے اور جو کہ سلطان کے ملک کی
اور اسٹریا کی حد بالکل پیوستہ ہے اور جار ملاصق ہے اسلیے سلطان نے حق ہمسایہ کو جسکا ادب بموجب مذہب
اسلام زیادہ تر ہے زیادہ عزیز سمجھا اور خاص اوسی محل مین جسمین خود رہتا تھا اپنے ساتھ شہنشاہ اسٹریا کو اتارا
دن رات باہم صحبت رہی کھانے پینے مین شریک رہے سب ایک میز پر بیٹھکر کھاتے تھے صرف سلطان کا نماز
پڑھنا اور شہنشاہ اسٹریا کا چرچ مین جانا مسلمان اور عیسائی ہونا بتاتا تھا اور اسکے سوا کچھ فرق نتھا۔
گریک اور ارمنی چرچون کے بڑے بشپ اور پیٹریارک اسی طرح سلطان مقرر کرتا ہے جسطرح کہ اگر خود انہی مذہبون
کا کوئی بادشاہ ہوتا اور وہ مقرر کرتا اوس کے ہان تمام عہدہ دار اعلیٰ سے اعلیٰ بھی بلا لحاظ مذہب کے
عہدون پر مقرر ہین ۱۲ سید احمد

تجویز کیا تو عوام الناس نے ابتدا مین بہت کچھ شور و غل مچایا
اور ایسے انتظام سے صاف انکار کیا یہانتک کہ بعض اطراف سلطنت
مین اوسکے سبب سے فی الجملہ اضطراب پھیل گیا اور اس شور و فریاد کا
سبب یہ ہوا کہ جو لوگ سلطان عبد العزیز کی طرف سے چھوٹے چھوٹے
صوبون پر حکمران تھے اونکو پہلے بے قید حکومت کرنے مین نہایت
فائدہ تھا جب اونھون نے اپنے واسطے قانون بنا ہوا دیکھا تو اونکو
یقین ہوا کہ ایسے قانون کے جاری ہونے سے جو فائدہ اس حکومت سے
خاص ہمکو تھا وہ جاتا رہیگا اس سبب سے اونھون نے عوام الناس
کے نتنفر کرنے کے لیے سبکو بہکا دیا اور ایسی باتون سے انکو غصہ دلایا
کہ دیکھو سلطان عبد العزیز نے یہ ایک نئی شریعت مسلمانون کی شریعت
کے خلاف جاری کی ہے اور اس باب مین عوام الناس کی اعانت
بعض اون اہالیان یورپ نے کی جنکو یورپ مین سلطنت حاصل ہے
اور جو سلطنت ٹرکی کی بے تہذیبی مین اپنا فائدہ سمجھتے تھے مگر

سلطان عبدالعزیز نے بجاے اس بات کے کہ فرصت کو غنیمت سمجھکر
اپنی سلطنت کو سلطنت شخصی بناوے جیسا کہ بعض سلطنتون مین ہوا ہے
یہ تدبیر کی کہ جن لوگون نے ایسے گمان فاسد پیدا کیے تھے اونکی اصلاح
کے واسطے اپنے زمانہ کے فخر العلما اور متقی وقت شیخ الاسلام کو اطراف
سلطنت مین روانہ فرمایا اور جہان جہان اونھون نے یہ شور و شر دیکھا
وہان اونھون نے وعظ فرمایا اور لوگون کو سلطان کی اطاعت کا
حکم دیا اور ممبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو سلطان
عبدالعزیز ادام اللہ سلطنتہما نے جو قانون تجویز فرمایا ہے وہ ہرگز
احاطۂ شریعت سے خارج نہین ہے اور اوس مین کچھ خرابی نہین ہے
وہ صرف سلطنت کے انتظام کے واسطے ہے اور اصلی غرض اوس سے
یہی ہے کہ جو طریقہ سیاست شرعیہ کا فی زماننا متروک ہو گیا ہے وہ
پھر جاری ہو جاوے اور رعایا کی حق حقوق تلف ہونے نہ پاوین اور
کسی کی جان و مال و عزت و آبرو کو نقصان نہ پہونچے اور جو صوبے

رعایا پر ظلم کرتے ہین وہ آیندہ دست درازی نکر سکین غرضکہ جو قباحت
حکمرانی مین ہے اوسکی اصلاح ہوجاوے پس جب شیخ الاسلام نے
یہ وعظ فرمایا تو فوراً تمام رعیت کے دل مطمئن ہوگئے اور موافق اوس
قانون کے جس سے رعایا پہلے مخالف ہوئی تھی جملہ انتظامات جاری
ہوگئے اور یہ بات تم جانتے ہو کہ شیخ الاسلام سا عالم بے بدل جسکے
علم وفضل پر بڑے بڑے نامی علمانے گواہی دی خصوصاً جسکی فضیلت
کا اقرار سید ابراہیم اہالی نے کیا ہے جو تمام افریقیہ کا فخر ہے اور جسکے
علم وفضل کا شہرہ تمام دنیا مین پہونچ گیا ہے اگر ایسے قانون کی شریعت مین
گنجایش نہ دیکھتا تو کیونکر ممبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھتا اور لوگون کو اوسکی
اطاعت کا حکم دیتا اور کیونکر اوسکے جائز رکھنے کا اقرار کرتا اور جو شخص نظر
انصاف سے دیکھیگا اسکو ہرگز ایسے قانون کی خوبی اور عمدگی مین تامل نہوگا
بلکہ اوسکو یقین آجاویگا کہ ہان بلاشبہہ ایسا قانون سلطنت کی استقامت
اور استحکام کا جزو ہے اور جو عزت اور فخر کبھی سلطنت کو حاصل تھا

پھر اوسکے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور یہ عمدہ کام جو ایسے بڑے بادشاہوں
سے ہوئے جیسے کہ سلطان عبد المجید اور عبد العزیز ہین مع اون
خوبیون کے جو سلطنت کی اصلاح اور رعایا کی حفاظت کی باب مین اونکی
ایسے فعلون سے ظہور مین آئین اس قسم کی نہین ہین کہ کوئی منصف
اونکی نسبت یہ کہہ سکے کہ پہلے کوئی ایسا نکرتا تھا کیونکہ پہلے تمام مسلمان
اس بات کے خواہان رہے ہین کہ سلطنت اونکی آزاد رہے چنانچہ
اونکے قوانین ہمیشہ ایک ایسی مجلس کی رائے سے تجویز ہوا کرتے تھے
جس مین بہت سے منتخب لوگ شریک ہوتے تھے البتہ اس زمانہ مین
سلطنت کی آزادی کے لوگ زیادہ خواہان ہین جیسا کہ مشہور ہے اور
گو ہمکو آج کل سلطنت عثمانیہ کے طریقہ حکمرانی کا حال خصوصاً اوس
جدید انتظام کے اجرا کی کیفیت ایسی معلوم نہین ہے کہ ہم اوس سے
اس بات کا اندازہ کر سکین کہ کونسی باتین اس قسم کی ہین جن سے اس
فرقہ اسلام کا ظلم ثابت ہوتا ہے اور کونسی ایسی نہین ہین تاہم یہ بات

ہم تسلیم کرتے ہین کہ جو قانون بالفعل اس سلطنت نے تجویز کیا ہے وہ
ایک نہایت عمدہ ذریعہ انتظام مملکت کے محفوظ رہنے اور اوسکی قوت و
شوکت اور ترقی اور آبادی کا ہے اور اس سے سراسر رفاہ عام متصور ہے
خصوصاً اس زمانہ مین جسمین ہر طرح سلطنت اسلام کو ضعف ہی اور ہم
اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہین کہ اس سلطنت کے مسلمان اراکین کی
نیت ریاست کی آزادی سے صرف یہی تھی کہ سلطنت کی اصلاح ہو
اور رعایا کی آسایش ہو مگر اس بات مین ہمکو تامل ہے کہ سوا اسکے
مسلمانون کے اور لوگ جو اس سلطنت مین زیادہ آزادی چاہتے ہین کیا انکی
نیت بھی ایسی ہی بخیر ہو جیسے کہ اس سلطنت کے مسلمانون کی کیونکہ ہمنے
بعض قرینون سے دریافت کیا تو ہمکو اسکے خلاف معلوم ہوا اور اونکا
منشا یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنے کو اس سلطنت کی بازپرس اور مواخذہ سے
بری رکھنا چاہتے ہین اس لیے کہ جب انکو تھوڑی بہت آزادی دیگئی
تو اونھون نے کوئی کام سلطنت کی خیرخواہی اور طرفداری کا نہین کیا

بلکہ تصرفات سلطنت سے بد دل ہو کر اپنے ہم قوموں کی طرف مائل کیا
اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو اونکے ہم قوم غیر سلطنت کی باشندے ہین
وہ ہمیشہ اونکو غیرت اور حمیت کا جھوٹا جوش دلاتے رہتے ہین اور
کہتے رہتے ہین کہ مسلمانون کے سامنے اس سلطنت عثمانیہ نے تم کو
غیر قوم ہونے کے سبب سے ذلیل اور عاجز کر رکھا ہے اور اس طرح
رعایا کے بھڑکانے مین اون اجنبی لوگون کے بڑے فائدے ہین الغرض
بعض اوقات بغیر عاقبت اندیشی کے بالکل سلطنت کو آزاد کرنے مین بھی
مخالفین کی اغراض آسانی سے حاصل ہو جاتی ہین اسلیے کہ سلطنت کے
آزاد کرنیکے یہی معنی ہین کہ جملہ رعایا خواہ مخالف مذہب
یا موافق ہر طرح برابر ہو جاتی ہے اور جس قدر حقوق
سیاست کے متعلق ہین سب مین مساوی سمجھی جاتی ہے
اور رعایا کے آزاد کرنے اور مساوی بنانے مین یہ شرط ہے کہ تمام رعایا
کی نیت بھی یکسان ہو اور مصلحت ملکی مین سبکو باتفاق خیال انجام

کہ ہماری سلطنت کو قوت اور شوکت ہو چنانچہ اہالیان یورپ نے
بعض اوقات صرف اس خیال سے اپنی سلطنت کو آزادی نہین دی
کہ شاید بعض گروہ رعایا کا متفق ہو کر سلطنت کی قوت مین خلل اندازی
کرے پس جب ایسی صورت مین سلطنت کو آزاد نہین کیا تو اسحالت مین
اوسکی آزادی کو روکنا بطریق اولی مناسب ہوگا علاوہ اس کے
ٹرکی کی رعایا کئی طرح کی ہے بعض ایسی ہے کہ تخالف مذہبی رکھتی ہے
بعض کی زبان سلطنت کی زبان کے مخالف ہے بعض کی وضع اور
عادات مخالف سلطنت کے ہے چنانچہ ایسی رعایا بہت زیادہ ہے
جو زبان مین مخالف ہے اور ٹرکی بالکل نہین جانتی پس اگر ہر قسم کے
ایک گروہ سے کوئی مجلس مقرر کیجاوے تو بسبب اختلاف زبان کے
ایک دوسرے کی بات کو نہین سمجھ سکتا اور یہ ہو نہین سکتا کہ ایک
گروہ کو آزادی عطا کرین اور ایک کو مجبور محض رکھین پس اس لحاظ
سے ٹرکی کی سلطنت مین پوری پوری آزادی ہونیسے نہایت ہرج ہے

اور یہ مخالفت رعایا کی بہت بڑا مانع اوسکی آزادی کا ہے اور جو شخص
اس امر پر غور کرے جو ہم نے بیان کیا تو وہ ٹرکی کی سلطنت کو اس
سبب سے ملامت نہین کر سکتا کہ اوس نے آج تک اپنی رعایا کو کامل
آزادی کیون نہین دی اور کیون اوس نے کوئی کونسل کارپرداز
ایسی نہین بنائی جس مین رعایا کے لوگ شامل ہوتے مگر جو امور کہ
سلطنت کی آزادی کے مانع بیان کیے وہ ایسے نہین ہین کہ دفع ہی
نہو سکتے ہون یا اون کے دفع کرنے مین کوشش کرنا بھی منع ہو گیا
بلکہ ہمکو امید ہے خدا کی ذات سے کہ سلطنت کی آزادی کے ایسے
موانع کے دفع کرنے کی نیک نامی خاص سلطان عبد العزیز خلد اللہ ملکہ
ملکہ کے نام رہیگی جسنے اپنی ہوشیاری اور دانشمندی سے عدل کی
گرے ہوے منبرون کو بلند کر دیا اور راستی کی مٹی ہوئی باتون کو
پھر زندہ کر دیا خصوصاً جب کہ اس نے ممالک یورپ کے حالات کو
آنکھون سے دیکھ لیا ہے اور جو اوسکو معلوم تھا اوسکو قواعد یورپ کے

مطابق بھی کرلیا ہے تو اب ہمکو امید ہے کہ جن باتون سے سلطنت
کی آزادی منتصور ہوگی حتی الامکان وہ اون باتون کو اپنے استے
عماید دولت اور اون علما شریعت کی اعانت سے جو دین و دنیا کی
مصلحتون سے واقف ہین اور اپنے ملک کی ترقی کے اسباب
ظاہری اور باطنی سے آگاہ ہین ضرور شائع کرینگے —
اور سلطنت اسلامیہ کے جملہ قواعد کے علی العموم جاری ہونے کا
بڑا سبب یہ ہے کہ اہالیان یورپ اس بات سے گریز کرتے ہین کہ
جو لوگ اونکے ہم قوم سلطنت اسلامیہ مین آرہے ہین وہ بھی سلطنت
اسلامیہ کے محکوم سمجھے جاوین اور اس گریز کا سبب یہ ہے کہ اون کو
اپنے پہلے عہدنامون پر بھروسہ ہے حالانکہ وہ عہدنامے اس زمانہ
کے لائق نہین ہین کیونکہ آج کل اون عہدنامون کو معتبر سمجھنے سے
بڑا خلل ظہور مین آتا ہے اور اگر اون عہدنامون کو تسلیم بھی کیا جاوے
تو وہ اوسکے صاف صاف مطلب پر اکتفا نہین کرتے بلکہ او نہین کے

ایسی ایسی باتین نکالتے ہین جو اوس مین ہرگز نہین ہین اور جو صریح
اس امر کی مانع ہین کہ تمام رعایا کے جملہ حقوق مساوی رکھے جاوین
بلکہ تمام دنیا کی سلطنت کے مخالف ہین اسلیے کہ قاعدہ یہ ہو کہ جو شخص
جس سلطنت مین داخل ہو وہ اوس سلطنت کی احکام کا پیرو سمجھا جاویگا
اور دوسرا سبب اوسکے اس گریز کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مسلمانون کی
واقفیت رعایا کے حق حقوق کی نگرانی کے واسطے کافی نہین ہے اور چونکہ
مسلمانون کو نصاری سے بسبب مخالفت مذہبی کے تنفر ہے اس سبب
سے مسلمان انگریزون پر ظلم کرینگے حالانکہ ہم انگریزون کے اون دونو
شبہون کا جواب دیتے ہین یہ جو وہ کہتے ہین کہ مسلمان حکام کی واقفیت
ان کی رعایا کے حق حقوق کی نگرانی کے واسطے کافی نہین ہے پس یہ تو
ظاہر ہے کہ اس مقام پر مسلمان حاکمون سے کچھ حاکم شریعت تو مراد نہی
نہین ہو سکتی کیونکہ کوئی عاقل اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ شریعت
اسلام کے علما اپنی شریعت کے اصول و فروع کو بخوبی جانتے ہین

پھر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ انکی واقفیت رعایا کے حقوق شرعی کی نگرانی
کے واسطے کافی نہین ہے باقی رہے حکام سیاست اور حکام سیاست
کی نسبت یہ دعوی کرنا کہ وہ معاملات سیاست سے ناواقف ہین ہرگز
قابل تسلیم نہین ہے اس لیے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ دنیا مین جس قدر
والیان ملک ہین وہ سب قواعد ملک داری سے ناواقف ہین تو اسکا
یہ کہنا کوئی نہ مانیگا البتہ ایک امر یہ ہے کہ جن باتون کی کسیکو عادت نہین
ہوتی اور طبیعت انکی خوگر نہین ہوتی وہ باتین اوس سے ابتداً ایک پراگندگی
کی حالت مین ہوا کرتی ہین مگر رفتہ رفتہ طبیعت اونکی بھی عادی ہو جاتی ہے
اور یہ امر طبعی ہے اسلیے سبب سے کوئی انتظام سلطنت مین عیب نہین
نکال سکتا چنانچہ یورپ کا بھی ابتدا مین یہی حال تھا اور اوس کے
انتظامات اور احکامات پہلے اسیطرح کچھ آسانی سے عموماً جملہ رعایا کی
نسبت جاری نہ تھے جیسے کہ آج کل دیکھتے ہو بلکہ یہ آسانی تو یورپ کی
سلطنت کے باشندون کی اعانت سے حاصل ہوئی ہے اور وہ اعانت

صرف یہی تھی کہ اوسکی رعایا مین باہم مخالفت نہ تھی اور بغیر موافقت
کسی چیز سے فائدہ کی امید نہین ہوسکتی بلکہ یورپ مین تو ہم یہ بات
دیکھتے ہین کہ باہم اوسکی سلطنتون کے انتظام اور قوانین مین بھی اختلاف
رہتا ہے اور اون سلطنتون کے سلاطین سے علم و واقفیت مین بھی
مخالفت ہوتی ہے مگر باینہمہ اگر ایک عالی رتبہ سلطنت دوسری
پست رتبہ سلطنت کے تحت حکومت ہوجاوے تو کچھہ خرابی نہین ہوتی
پس اب یہ کہنا کہ سلاطین اسلامیہ کے تحت حکومت رہنے سے یورپ کی رعایا
کے حق حقوق کی محافظت نہوگی صرف ایک توہم ہے کچھہ تجربہ یا عقل
کی بات نہین ہے اس لیے کہ آج تک اہل یورپ کی رعایا مین سے
جو شخص مسلمانون کی حکومت مین رہا ہے اور اونکے انتظام کا پیرو ہوا ہے
کبھی اوسکو ضرر نہین پہونچا پس اس صورت مین یہ جو ہی توہم ہی نہین
بلکہ مکابرہ ہے اور مذہبی نفرت کا جواب یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو ہی نہین ہے
بلکہ یہ الزام نصاری پر بھی بہ نسبت مسلمانون کے عاید ہوسکتا ہے

اور مسلمان بھی یہ کہہ سکتے ہین کہ اگر ہم نصاری کے شہرون مین جاوینگے
تو وہ ہمارے اوپر ظلم وجبر کرینگے حالانکہ انصاف کی بات یہ ہے کہ دینی
عداوت حکام کو انصاف سے کبھی باز نہین رکھہ سکتی اس لیے کہ شریعت
کی بنا بھی انصاف ہی پر ہے یہانتک کہ اگر خود حاکم پر کوئی دعوی
کرے تو انصاف کے روسے حاکم خود اپنے نفس پر بھی ڈگری کر گذرتا ہے
گو کچھہ ہی کیون نہو اس لیے کہ یہ اوسکی ایسی شریعت کا حکم ہے کہ جسمین
اپنے نفس کو بری اور قواعد انصاف سے مستثنے سمجھنے کا ذکر ہی نہین ہے
چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ زید ابن سعنہ جب تک مسلمان نہوئے تھے
ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول کی خدمت مین اپنا قرض مانگنے آئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو اس زور سے پکڑ کر کھینچا کہ
آپ کے شانہ پر نشان پڑ گیا اور آنحضرت سے اوسنے کہا کہ اے
بیٹے عبد المطلب کے تم قرض دینے مین بڑے سست ہو اوسوقت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو جھڑک کر نہایت سخت سست کہا

اور کہا کہ نرمی سے نہین مانگتا پس آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ
تمکو مناسب ہے کہ صرف اسی سے سختی نکرو مجھکو آسانی سے قرض
ادا کرنے کی نصیحت کرو اور اوسکو آسانی سے مانگنے کی نصیحت کرو
اور پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی تو وعدے مین تین دن بھی باقی ہین اور
حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اوسکا اصل مال بھی دیدو اور چونکہ اوسپر سختی
ہوئی ہے اس لیے اوسکو اور زیادہ دیدو پس آنحضرتؐ کا یہ اخلاق
اور انصاف اس شخص کو ایسا پسند آیا کہ وہ اوسی وقت مسلمان ہو گیا
اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور
اوس نے حضرت علیؑ پر کچھہ دعوی کیا حضرت علیؑ اوسوقت حضرت
عمرؓ کے برابر بیٹھے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابو الحسن تم بھی
مدعی کی برابر جا کھڑے ہو پس حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کے ارشاد کے
موافق کھڑے تو ہو گئے مگر چہرہ آپ کا متغیر ہو گیا مگر جب مقدمہ
فیصل ہو گیا اوس وقت حضرت علیؑ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا

مدعی کی برابر ہونے سے خفگی کے کیا معنی تھے حضرت علیؓ نے فرمایا
ہم مدعی کی برابر کھڑا ہونے سے نہین خفا ہوا بلکہ مین اس سبب سے
خفا ہوا کہ آپ نے دشمن کے سامنے میری کنیت کے ساتھ مجکو پکارا
پس ان دونون باتون سے معلوم ہوا کہ اگر حاکم مطیع شریعت ہو
اور خلفاے راشدین کا پیرو ہو تو اوس سے مسلمان کی طرفداری
کی توقع رکھنا گمان مین بھی نہین آسکتا اور جب یہ بات نہو تو اہالیان
یورپ مین سے منصف مزاج آدمی ہرگز یہ خیال نہین کرسکتا کہ اس
صورت مین بھی رعایا کے حفظ حقوق کے واسطے کافی موقع نہو جیسا
کہ وہ منصف مزاج اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ اگر قوانین سلطنت
کے اجرا مین جملہ رعایا یکسان سمجھی جاوے تو جن فائدون کے لحاظ سے
وہ قانون بنائے جاوینگے وہ فائدے اُن سے نہین حاصل ہو سکتے
خصوصًا جس حالت مین کہ ایسی رعایا اوس قانون کی اطاعت سے
مستثنےٰ ہونا چاہے جسکے ہاتھ اکثر تجارت اور صناعی کے کام ہون

حالانکہ وہ صرف اسپر اکتفا نہین کرتی کہ وہ اپنی قوم کو ایسی قوانین
کی اطاعت سے منع کردین بلکہ اِس ممانعت کے ساتھہ بعض یورپ
کے آدمی رعایا کو بہکاتے بھی ہین اور سلاطین اسلام نے جو قوانین
بنظر انتظام ملکی تجویز کیے ہین یا جنکے تجویز کرنے کا قصد ہے اون قوانین
کی برائیان ظاہر کرکے رعایا کو اون سے نفرت دلاتے ہین اور رعایا
سے کہتے ہین کہ یہ قانون تمہارے لائق نہین ہے تم جیسے تھے ویسے ہی
رہو حالانکہ یہ باتین خود اون کے یورپ کے قواعد سلطنت کے خلاف
ہین علاوہ اس کے یہ دہوکا دیتے ہین کہ یہان تمہاری سلطنت مین
جسقدر آزادی تمکو حاصل ہے اوس سے تمہارے حق حقوق کی بخوبی
نگرانی نہین ہوسکتی اور اگر یورپ کی رعایا کو دیکھا جاوے تو اوسکو
اس قدر آزادی بھی نہین ہے پس بعض اہل یورپ کی ایسی باتون سے
خواہ مخواہ ہمکو بھی یقین ہوتا ہے کہ وہ ان تدبیرون سے یہ چاہتے ہین کہ
مسلمانون کی سلطنت مین ہمیشہ ایک پریشانی رہے اور اوسکے

انتظامات جاری نہو سکین غرض کہ اہل یورپ کی سیاست کے
طریقے ہماری سلطنت مین باہم مخالف ہین بعض تو اونمین ایسے ہین
کہ وہ اور ملکون کو اس بات کی نصیحت کرتے ہین کہ مناسب ترتیب
کے جاری کرنے مین اعانت کرین اور بعض ایسے ہین جو اسکے
خلاف کرتے ہین اور ممالک اسلامیہ کو ایسی ترتیبون سے باز رکھکر
اورون کو ایسی ترتیب کی نصیحت کرتے ہین

اور اہالیان یورپ کی گو بعض سلطنتین ایسی ہین جیسا کہ ہمنے ذکر کیا
لیکن چونکہ اس موقع پر سلطنتون کے باہمی عہد وپیمان کا ذکر ہے
اسلیے ہمکو یہ بھی کہنا چاہیے کہ جب ہمسے اور بعض یورپ کے عالمدولت
سے اس باب مین گفتگو آئی تو انھون نے اس بات کو تسلیم کیا کہ
بلا شبہہ اس زمانہ مین ایسی شرطین یا عہد وپیمان قابل اعتبار کے
نہین ہین جن سے عموماً انتظام کے جاری ہونے مین خلل پڑے
اور وہ یہ بھی کہتے ہین کہ بجاے ان شرطون کے اور جو شرطین

مناسب وقت ہون اونکو بدل دیا جاوے لیکن وہ اپنے اطمینان کے واسطے ہمسے اس بات کی ضمانت مانگتے ہین کہ ان شرطون کی تبدیل کے بعد رعایاے انگریزی کے حق حقوق بہمہ وجوہ محفوظ رکھین گے اور ضمانت سے انکی غرض یہ ہے کہ اجراے احکام اور انتظام کیلیے مجلسین مقرر کردی جاوین اور ان کی راے سے ایک مدت تک انتظام جدید جاری رکھا جاوے جب اس مدت مین انکو اطمینان ہوجاوے کہ اس انتظام جدید مین کچھ نقصان نہین ہے اوسوقت وہ اپنی رعایا کے ہر طرح کے حق حقوق کو رفتہ رفتہ مسلمانون کی مفوض کردین اور ہماری صلاح یہ ہے کہ جب اجنبی قومین مسلمانون کے ساتھ ایسی طرح پیش آوین جس سے ممالک اسلامیہ کو ضرر پہونچے اور اہالیان یورپ اپنی قدیمی شرطون کو بغیر اس ضمانت کے بدلنے پر راضی نہون تو سلاطین اسلام کو انھین کی مرضی کے موافق ضمانت دیکر اون اجنبی قومون کو اپنے زیر فرمان کرنا چاہیے

علاوہ اسکے اسلامی سلطنتون مین عام انتظام اس سبب سے
بھی جاری نہین ہوسکتے کہ جو لوگ سلطنت مین سے کسی قسم کا وظیفہ
پاتے ہین وہ ان جدید انتظامون کے جاری ہونیکے مانع ہوتے ہین
اس لیے کہ اُنکو اس انتظام مین پابندی کرنی پڑتی ہے اور بغیر
اس انتظام کے اُنکو ایک آزادی رہتی ہے جسمین اُنکو خاص اپنی ذات
کے لیے بہت سے فائدے ہین اور چونکہ اُمت اسلامیہ اپنے جملہ
اعمال وافعال مین اپنی شریعت حقہ کی پیرو ہے اور معاملات
دنیوی مین بعض ضروری مصلحتین ایسی پیش آتی ہین کہ بغیر اُنکے
کام نہین چل سکتا اور ظاہر اشریعت مین نہ کہین اون مصلحتون
کی اصل ہے اور نہ کہین اونکی ممانعت ہی مگر باطن مین اگر نظر تامل
سے دیکھا جاوے تو اصول شریعت مین اقتضاءً یا اشارۃً انکی اصل موجود ہے
پس ایسی صورت مین امت اسلامیہ کی اون ضرورتون اور مصلحتون
کے موافق جنکے سبب سے اسکو ترقی نصیب ہو حکومت کا عمل درآمد اور قسمت

ہو سکتا ہے جبکہ ایک ایسا گروہ اتفاق کرکے اسکا ذمہ دار ہو جسمین
بڑے بڑے علماء شریعت اور نہایت بڑے دانا سے روزگار جن کو
طریق سیاست سے بخوبی آگاہی ہو شریک ہووین اور سب مل کر
ایک دوسرے کی اس نیک کام مین مدد کرین اور رعایا کے حق مین
جو بات بہتر ہو اوسکو اختیار کرین جو مضر ہو اوسکو دور کرین اور سب
ایسے متفق الراے اور متحد القلب ہو جاوین کہ گویا ایسے لوگون کی
ایک جماعت بمنزلہ ایک شخص کے ہو جاوے جیسا کہ آنحضرت نے
ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے بمنزلہ ایک
نہایت مضبوط بنیاد کے ہے کہ ایک دوسرے کو مستحکم کرتا ہے اور
آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب مسلمان بمنزلہ ایک جسم کے ہین
کہ اگر اسمین سے ایک عضو مین درد ہو تو سارے جسم کو اذیت ہوتی ہے
پس جو لوگ اہل سیاست ہین وہ تو مصالح دنیوی کی تجویز کرین اور
علماے اسلام اصول شریعت کی ساتھہ اونکو مطابق کیا کرین اور

جس وقت تمکو ہماری اس تقریر سے ہمارا اصلی مطلب معلوم ہو گیا
تو اب تم سمجھ لوگے کہ جو لوگ اہل سیاست ہین اُنکے ساتھ علماء کا مخلوط
رہنا اور ایک کا دوسرے کو معاون ہونا کیسا ضروری ہے اسلیے
کہ علماء اور اہل دولت کے ملنے جلنے سے بہت سی باتین عالمونکو ایسی معلوم
ہو جاتی ہین جو احکام شریعت کے اجرا مین کار آمد ہوتی ہین اور تفصیل
اسکی یہ ہے کہ جسطرح احکام شریعت کا جاری کرنا نصوص شرعیہ پر
موقوف ہے اسی طرح اون حالات کی اطلاع پر بھی موقوف ہے
جو ان نصوص کے نازل کرتے وقت معتبر تھی پس اگر عالم عزلت نشینی
اختیار کرے اور ارباب سیاست سے ملنے جلنے کو بُرا سمجھے تو گویا اونسے
اپنی معرفت اور اطلاع کے ذریعون کو خود ہی روک دیا اور صاحب
سیاست لوگونسے جور و ستم کی اجازت دیدی کیونکہ جب ارباب سیاست
علما سے طریق سیاست مین اعانت چاہین اور علما اونکو نہ بتاوین
تو وہ خواہ مخواہ سیاست مین خود مختار ہو کر قید شریعت سے

ازاد ہو جاوینگے افسوس کی بات ہے کہ عالم اسکو عیب جانتے ہین
حالانکہ دراصل عیب یہین ہے کہ عالم دین بین تکلف پاسنتی کرے
یا جو معنی نصوص شرعیہ کے ہین عمداً اون کے خلاف بیان کرے
یا شریعت مین اقوال ضعیفہ کو صرف اس غرض سے مسند ٹھہراوے
کہ اون سے دلی خواہشین اور ذاتی غرضین پوری ہون نہ اسلیے
کہ مقتضائے ضرورت اور مصلحت ایسا ہی تھا کہ ان اقوال ضعیفہ کو
بنظر ضرورت بمنزلہ قوی کے سمجھا اور چونکہ سیاست کی مصلحتین کبھی
ارباب سیاست سے اصول شرعیہ کے موافق جاری نہین ہوسکتین
اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ ارباب سیاست کا مطلق العنان ہونا
بڑی بڑی خرابیون کا باعث ہے اس لیے ہم علما ہی کو اس لائق
دیکھتے ہین کہ وہ اپنے ملک کی سیاست کی نگرانی رکھین اور جن باتو نسے
اجراے احکام مین خلل پڑتا ہو اون پر ہمیشہ نظر رکھین اور ارباب
سیاست کی اس بات مین معاونت کرین کہ اون کے انتظامات

موافق اصول شریعت کے ہون اور اس بات کا لحاظ رکھین کہ ایسی
کوئی مصلحت باقی نہ رہجاوے اور خفیف سا ضرر بھی لازم نہ آوے
اور جب وہ احکام سیاست کو اصول شریعت کے مطابق کرین یا
اوسکو فروع شریعت مین شمار کرین تو اوس وقت وہ عمر بن
عبد العزیز کے اس مختصر اور پر معنی قول کا بھی خیال کرین کہ لوگونکے
جھگڑے اوسی قدر بڑھجاتے ہین جس قدر کہ وہ معاصی پر جرأت
کرنے لگتے ہین اور اس قول کا بھی لحاظ کرین کہ انقلابات روزگار
سے کچھ احکام شریعت منسوخ نہین ہوجاتے اور جس شخص نے شیخ محمد بیرم
اول کا رسالہ دیکھا ہے جو ممالک ٹونس مین سب کا معتمد علیہ اور مفتی
تھا اور جسکی عقل و نقل پر سبکو اعتبار تھا اور مشائخ حنفیہ کا گویا استاد
تھا اوس نے اس رسالہ مین وہ دلیلین بھی دیکھی ہونگی جن سے
ہمارے اس کلام کی تائید ہوتی ہے چنانچہ اونھون نے اپنے
رسالہ مین سیاست شرعیہ کے یہ معنی بیان کیے ہین کہ سیاست شرعیہ

وہ ہے جس مین مخلوق خدا کی بھلائی اور اصلاح کا سامان موجود
ہو اور اونکی مضرت کے ذریعہ مفقود ہون گو وہ بھلائی کے سامان یا
دفع ضرر کے ذریعے ایسے ہون کہ ظاہرا اون کو رسول خدا نے
تجویز نکیا ہو اور خاص اسکے لیے وحی نہ آئی ہو اسکے بعد شیخ موصوف
نے اپنے رسالہ مین اوس سیاست کی نہایت مذمت کی ہے جو
افراط و تفریط کی خرابی مین پھنسی ہوئی ہو چنانچہ اونھون نے
لکھا ہے کہ جس شخص نے سیاست مین شریعت کی پابندی بالکل گم
کردی یا دائرہ شریعت کو تنگ کر دیا اوس نے مخلوق خدا کے
حقوق کو ضائع کر دیا اور حدود شریعت کو بیکار کر دیا اور جس شخص نے
دائرہ شریعت کو حد سے زیادہ وسیع کر دیا وہ قانون شریعت کے
دائرہ سے باہر نکل گیا اور دائرہ جور و ستم مین داخل ہو گیا
اوس کے بعد شیخ موصوف نے ابن قیم کے حوالہ سے ابن عقیل کے
کلام کو نقل کیا ہے یعنی ابن عقیل سے ایک شخص ذی ارباب سیاست مین سے

کہا کہ جو سیاست موافق شریعت کے نہو کیا وہ سیاست نہیں ہے
ابن عقیل نے اسکے جواب مین کہا کہ اگر تمہاری مراد اس سے یہ ہے
کہ سیاست منصوصات شرعی کے مخالف نہو گو موافق ہو یا نہو تو تمہارا
کلام صحیح ہے اور اگر تمہاری غرض اس سے یہ ہے کہ سیاست خاص
نصوص شرعی کے مطابق ہو تو یہ غلط ہے اور صحابہ کرام کی طرف
غلطی کی نسبت کرتا ہے اور ابن قیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ جہان کہین
عدل و داد شائع ہو گو کسی طریقہ سے کیون نہو وہین اللہ کی شریعت
اور اوسکا حکم ہے اور اللہ کی یہ عادت نہیں ہے کہ اگر وہ ایک طریقہ
سے عدل تجویز کر دے اور پھر دوسرا طریقہ عدل کا اوس سے زیادہ
کھلا ہوا ظاہر ہو جاوے تو اس واضح طریق کو وہ ناجائز ٹھہراوے
ایک مرتبہ قرافی سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ جو احکام شریعت کے
مقتضاے وقت اور لوگون کی عادات کے بموجب مقرر کیے گئے ہین
اگر وہ عادتین بدل جاوین اور وہ مصلحت جاتی رہے تو وہ احکام بھی

بدل جاوین گے یا صرف یہ کہکر ہم چھوٹ جاوینگے کہ ہم تو مقلد ہین ہمکو
جائز نہین ہے کہ ہم شریعت کے احکام مین دخل دے سکین اور جدید
احکام اپنی طرف سے تجویز کرین قرافی نے اوس شخص کو جواب دیا
کہ جو احکام مقتضاے وقت یا لوگون کی عادات کے بموجب تجویز
کیے گئے ہین اگر وہ عادات بدل جاوین تو پھر اون احکام کا جاری
رکھنا جہالت کی بات ہے اور خلاف اجماع ہے بلکہ ضرور ہے کہ جب
وہ مصلحت بدل جاوے تو وہ احکام بھی بدل جاوین اور یہ تبدیل
کوئی نیا اجتہاد نہین ہے بلکہ یہ ایک ایسا قاعدہ ہے جسکو علما نے
اپنے اتفاق سے تجویز کیا ہے اور ابن قیم نے لکھا ہے کہ جو شخص
شریعت اسلامیہ کو مخلوق کی سیاست سے قاصر سمجھے اور اوس کو
جمیع مصالح دینی اور دنیوی کا حاوی نہ جانے وہ بالکل جاہل و
سخت غلطی مین پڑا ہوا ہے اور اسی غلطی کے سبب سے اکثر ارباب
سیاست کو شریعت کی مخالفت کی جرأت ہو گئی ہے اور وہ اللہ کی

حدود سے نکلکر ظلم اور بدعت کے پیرو ہوگئے ہین اور اس غلطی کا سبب
یہ ہوا کہ یا تو خود ان ارباب سیاست نے یا علماء شریعت نے نصوص شریعت
کے صرف ظاہری معنی پر عمل کرنا شروع کیا اور نصوص کے باطنی
معنی کو چھوڑ کر اللہ کی وسعت کو تنگ کر دیا اور جب شریعت کا میدان
تنگ کر دیا اور اس مین گذارہ نہ کیا تو پھر اوسکی قیدون اور اوسکی
حدود کے توڑنے پر خود ہی مجبور ہوگئے پس اس لحاظ سے ان علماء
کو مناسب بلکہ اون پر واجب ہو گیا کہ وہ اس افراط اور تفریط کے
درمیان کا ایک راستہ نکالین اور درمیان کا راستہ یہ ہے کہ وہ علما
نہ تو ارباب سیاست سے ایسے علیحدہ ہی ہو جاوین کہ والیان سیاست
اپنے تصرفات مین شریعت کی قید سے آزاد ہو جاوین اور نہ ایسے شیر
وشکر ہو کر رہین جن سے علما کو بھی دنیا کی خواہشین پیدا ہو جاوین
اور حظوظ نفسانی بآسانی میسر ہو جاوین

اور جب کہ ہمنے اس قسم کے انتظامات سیاست کی خوبی اور اوس کا

زمانہ کے حسب حال ہونا نہایت عمدہ دلائل سے ثابت کردیا اور اوسکی
خوبی مین بجز اسکے اور کچھہ شبہہ نہین رہا کہ اس سے اجنبی قومین اور وہ
لوگ جو سلطنت سے وظیفہ پاتے ہین ناراض ہونگے تو اب امرا اسلام
اور علماء شریعت پر یہ بات واجب ہوگئی کہ وہ سب متفق القلب ہوکر
باہمی اتفاق سے ایسے انتظام کی ترتیب دین جو سراسر عدل وانصاف
مبنی ہو اور جس سے رعایا کی ابتر حالت بہمہ وجوہ مہذب ہوجاوے
اور رعایا کے دل مین اپنے وطن کی محبت کا تخم جم جاوے اور اوسکو
اپنے جملہ ہموطنون اور خاص اپنی مصلحتون کا اندازہ معلوم ہوجاوے
اور یہ لوگ اون لوگون کے قول کا اعتبار نکرین جو یہ کہتے ہین کہ ایسے
انتظامات چار وجہ سے امت اسلامیہ کے حسب حال نہین ہین ایک تو
اس وجہ سے کہ ایسے انتظام ہماری شریعت کے خلاف ہین دوسرے
یہ کہ جب امت اسلامیہ اوسکی لیاقت نہین رکھتی تو اسکے واسطے
ایسے انتظامات کا جاری کرنا بے محل ہوگا تیسرے یہ کہ ایسے انتظام

چونکہ عدالتون کی کثرت ہوگی اور قانونی قیدین بہت سی بڑھجاوینگی
اس سبب سے مقدمات کے تصفیہ مین بہت طول ہوگا اور اس
سبب سے اتلاف حقوق کا خوف ہے جیسا کہ تمام قانونی سلطنتون مین
ہوتا ہے چوتھے یہ کہ جب کثرت عدالتون کی ہوگی اور بہت سے لوگ
اوس سے متعلق ہونگے تو اون کے وظیفے بھی کثرت سے ہونگے
اور اس سبب سے ملک پر خرچ بڑھ جاویگا کیونکہ دانشمند آدمی کے
نزدیک جو شبھے اون لوگون نے کیے ہین وہ ہرگز صحیح نہین ہین پہلے
شبہ کے جواب مین تو ہماری وہی تقریر کافی ہے جس سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ شریعت خود مقتضی انتظام سیاست کی ہے خصوصاً جب کہ
ارباب سیاست کے حالات کا لحاظ کیا جاوے اور اگر بالفرض اصول
شریعت اور ارباب سیاست کے تجویز کیے ہوئے انتظام مین کوئی نقصان
سمجھا جاوے اور وہ بنظر مصلحت وقت اصلاح کے قابل معلوم ہو تو شریعت
مین کہین اس کی تبدیل و اصلاح کی ممانعت نہین ہی اور اوسکے

سبب سے اصلی انتظام کے چھوڑ دینے کا حکم نہین ہے اور دوسرے
شبہہ کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ آج کل بڑے ترقی یافتہ مشہور ہین وہ
ابتداء زمانہ مین ہماری قوم کے عام لوگون سے بھی بدتر تھے گو اب
ہم یہ بات تسلیم کرتے ہین کہ فی زماننا یورپ کی بعض قومین اپنی اشتغالات
کے سبب سے کمالات دنیوی مین مسلمان قومون سے فائق ہوگئی ہین
لیکن اگر نظر تامل سے دیکھا جاوے اور اون منصف مزاج لوگونکے کلام کو دیکھا جاوے
جنھون نے عامہ اہت اسلامیہ کی عقل و فراست کو اور جملہ قومونکی عقل و فراست
پر ترجیح دی ہے تو اب بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسلمان قومین
اپنی عقل و فراست کی بدولت اس بات پر بخوبی قادر ہین کہ اگر وہ
اپنی اوس آزادی کو ذرا چمکا دین جو اون کے انتظامات سیاست
مین مضمر ہے تو اپنے قدیمی عادات اور اوس اصلی طریق تمدن کی
استعانت سے اب بھی ایسی ترقی حاصل کر سکتے ہین کہ اسکے سبب
اونکی حالت بالکل درست ہو جاوے اور اونکے معاملات تمدن مین

نہایت درجہ کی وسعت ہوجاوے اور ایسے معاملات مین وہ اسقدر

جلدی ترقی حاصل کرسکتے ہین کہ دوسری قوم گو کیسی ہی ہو ہرگز

اوسکو ایسی جلد ترقی نصیب نہین ہوسکتی اور اسکا سبب یہہ ہے کہ

آزادی اور عالی ہمتی جو ہر قسم کے کمال اور ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے

اہل اسلام کی خلقت مین داخل ہین اور اون کی شریعت کا جزو ہین

بخلاف اور قومون کے جنمین یہہ آزادی اور ہمت صرف اونکے انتظامات

سیاست مین عارضی طور پر داخل کی گئی ہے البتہ جو لوگ اپنی سیاست

مین آزادی کی بنا ڈالنا چاہتے ہین اونکو چاہیے کہ وہ اول اپنی

رعایا کی لیاقت کو دیکھین٭ اور اس بات کا لحاظ رکھین کہ کہان تک

آزادی چاہیے اور کہان تک نچاہیے اور کس مقام پر عامہ خلائق کو

بغیر کسی شرط کے آزادی دینی چاہیے اور کس مقام پر خاص خاص کو

٭ ہندوستان کی رعایا کو اس لائق مدبر وزیر کی راے پر غور کرنا چاہیے کہ جب تک خود رعایا تربیت پا کر لائق نہووان اوس وقت تک وہ تمام حقوق جو آزاد رعایا کے ہین درحقیقت پانے کے مستحق نہین ہو سکتے ۱۲ سید احمد

خاص شرطون پر آزادی چاہیے اوسکے بعد وہ آزادی کے دائرہ کو
بتدریج اوسی قدر وسعت دین جس قدر کہ اسباب تمدن کی ترقی
دیکھین اور اگر یہ بات بھی تسلیم کیجاوے کہ امت اسلامیہ ان معترضون
کے زعم کے موافق قابل ان انتظامات کی نہین ہو بلکہ وہ بمنزلہ ایک
بچے کے ہے جس پر ایک قسم کا اختیار رکھنا ضرور ہے تو اس بات کا
وہ کیا جواب دینگے کہ جو باتین انتظام کی اسی امت کو حسب حال
نہون اور اونکے حقوق کی اس مین رعایت نکیجاوے وہ انتظام بھی
تو جائز نہین ہے اور اگر ایسا انتظام کیا بھی جاوے تو بغیر شرعی
مواخذہ کے کب چل سکتا ہے تیسرے شبہہ کا جواب یہ ہے کہ جو
طوالت اور دیر ایسے انتظام کے سبب سے مقدمات کے نفصال
مین لازم آویگی وہ دو قسم کی ہے یا یہ کہ وہ مقدمات ایسے پیچ در پیچ
ہونگے کہ اون مین حکام کو فکر زیادہ کرنی پڑیگی اور اوسکی اصلیت
کی تحقیقات مین زیادہ وقت ہوگی اور یا یہ کہ جو لوگ اوسکے نفصال پر

مامور کیے جاوینگے وہ دانستہ کوتاہی اور سستی کرینگے پہلی وجہ سے
جو یہ ہوگی تو اوسکی شکایت بجز احمق کے اور کوئی نہین کرسکتا کیونکہ
جو مقدمات انصاف کے ساتھہ فیصل کیے جاوین اور اون مین
جو حق تامل کرنے کا ہے اوسکو ادا کیا جاوے تاکہ حاکم کے نزدیک
کسی طرح کا شبہہ اوس مین باقی نرہے تو ان مین خواہ مخواہ مہلت کی
ضرورت پڑتی ہی اور جسقدر مقدمہ مین جھگڑے بکھیڑے زیادہ ہون اوسیقدر
مقتضاے بشریت کے موافق اوس مین فکر زیادہ کرنی پڑتی ہے
اور حاکم و محکوم دونون اوسکے محتاج ہوتے ہین اسلیے کہ خواہ حکم
قوانین شریعت کے موافق ہو خواہ قانون عقل کے موافق ہو اوس
وقت تک قابل اعتبار نہین ہوتا جب تک کہ محکوم اپنے نزدیک
ایک ایسی وجہ ثبوت تجویز نکرے جسکے سبب سے فریق مخالف کے
مقابلہ مین جواب وہی کرسکے اور جب تک حاکم اوس مین غور و فکر
نکرلے اوس وقت تک وجہ ثبوت کے فراہم کرنے اور حاکم کے

غور کرنے مین برابر مہلت کی ضرورت ہوتی ہے پس جو حاکم محکوم کو
وجہ ثبوت کے حاصل کرنے کی مہلت ندے یا خود خوض و فکر کی
مہلت نہ لے وہ بلاشبہ اپنے محکوم پر بھی ظلم کریگا اور اپنی جان پر بھی
ظلم کریگا اور جب کہ مقدمات مین تاخیر کا ہونا ضروریات سے ہوئی
اور عقل و نقل دونون کی رو سے یہ تاخیر ضرور ہے تو اب جو لوگ
اس توقف کو خلاف انتظام کہتے ہین اونکا منشا یہ ہے کہ اہل مقدمات
کو ایسے انتظام سے متنفر کر دین اور اون سے کہدین کہ جس طریقہ سے
ہمیشہ سے حکام تصفیہ کرتے آئے ہین وہی بہت اچھا ہے اسمین
کچھہ جھگڑا بکھیڑا نہین ہے گھڑی بھر مین مقدمہ فیصل ہو جاتا ہے
حالانکہ جن مقدمات کا وہ حاکم گھڑیون مین تصفیہ کرتے ہین اگر وہ
حاکمان شریعت کے روبرو پیش ہون تو دنون مین بھی وہ فیصل
نہ کر سکین اور ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ جو حکم ایسے حاکم بے سوچے
دیدیتے ہین اونکا کسی دوسری عدالت مین اپیل نہین ہوتا اور

کسی دوسری عدالت کو اوسپر غور کرنیکا موقع نہیں ملتا تاکہ جو غلطی
یہان سے ہوئی ہو وہ وہان سے نکل جاوے بلکہ اگر فرضاً اپیل کی
اجازت بھی ہو تو کچھہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ اپیل تو ایسے حکم کا ہوتا ہے
جس کے لیے حاکم نے کوئی وجہ لکھی ہو اور اس وجہ پر حاکم اپیل
مطلع ہو کر ابتدائی حکم مین کوئی قباحت نکالے یا جو وجہ اوس نے
لکھی ہے اوسکو باطل کر دے اور جو حکم یہ حاکم دیتے ہین نہ اوس کی
کوئی وجہ ہوتی ہے نہ کوئی دلیل ہوتی ہے بلکہ جو انکو وقت پر سوجھہ گیا
وہی اونھون نے حکم دیدیا پھر بھلا ایسے حکم کا کیا اپیل ہوگا علاوہ
اسکے ہم یہ بات تسلیم کرتے ہین کہ اگر ایسی عدالت مقدمات کی تصفیہ پر
ہوگی بھی تو ابتدائی زمانہ مین ہوگی اور جب اس انتظام کے لوگ
عادی ہو جاوینگے اور حکام کو اونکے موافق مقدمات فیصل کرنیکا
تجربہ ہو جاویگا اور رفتہ رفتہ عدالت کو اس بات کی ترغیب ہوگی کہ
اپنے حکام کے حکم کی تعمیل مین دل سے کوشش کرین اوسوقت

یہ طوالت خود بخود جاتی رہیگی اور جو مدت اصلی مقصد کی انفصال
کو ضروری ہے صرف وہی باقی رہجاویگی اور اگر ہم ان معترضین
کی اس راے کو تسلیم بھی کرین کہ اس انتظام کے سبب سے مقدما
کے فیصل ہونے مین دیر لگیگی تو بھی ہم کہہ سکتے ہین کہ انتظام سیاست
صرف مقدمات خاصہ کے تصفیہ کی غرض سے ہی نہین ہوا کرتا بلکہ
اس انتظام سے اور مصالحتین متعلق ہوتی ہین جنمین سے سب سے
بڑی مصلحت یہ ہے کہ والی سلطنت کو اپنی خود رائی سے جور و ستم کا موقع
نملے اور اصول سیاست مین وہ کسی طرح کی ناانصافی نہ کرسکے
پس اگر اس فائدہ کا لحاظ کیا جاوے تو اسکے سامنے یہ ذرا سی تاخیر
جو مقدمات خاصہ کے انفصال مین لازم آتی ہے کب قابل اعتبار
ہوگی اس لیے کہ جو مضرت والیان سلطنت کی ناانصافی سے
پیدا ہوگی اوس کا اثر رعایا کی جان و مال اور اوسکے تصرفات
سب مین ہوگا اور یہ بدرجہا اس تطویل سے بدتر ہے پس اس

معترض کے شبہہ سے غایت درجہ یہ بات لازم آویگی کہ جو عدالتین
مقدمات شخصیہ کے فیصل کرنے کے واسطے مقرر ہونگی وہ زائد ہونگی
اور جو مجلسین اصول سیاست کے انضباط کے واسطے تجویز کیجاوینگی
اُنکی نسبت تو کچھہ بھی اعتراض نہین ہوسکتا اور دوسری صورت
ہین یعنی جب کہ یہ تاخیر صرف عدالت کے ملازمون کی شرارت سے
ہو تو اوسوقت سلطنت کے انتظام پر کچھہ گرفت نہین ہوسکتی اور
اوس سے مضرت بھی جب ہے جب کہ افسر عدالت اونکے حالات پر
نظر نرکھے اور اگر وہ اُنکی نگرانی کرتا رہے اور اونکی سرزنش سے غافل نہو
تو کچھہ بھی خرابی نہین ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ ممالک اسلامیہ مین
تین قسم کے ملازم ہوتے ہین ایک تو وہ جو ترتیب انتظام کو دل سے
اچھا جانتے ہین اور جس بات سے یہ ترتیب ہو یعنی ہمت اور آزادی
اور رعایا کی بہبودی اوسکو پسند کرتے ہین اور جو خاص فائدہ وہ اپنی
خودمختاری سے حاصل کرسکتے اُسکو بُرا سمجھتے ہین اور ایک وہ لوگ ہین

جو انتظام ملکی کے فائدون کو جانتے ہی نہین ہین اور انکو سلطنت
شخصی اور سلطنت جمہوری مین کچھ فرق ہی نہین معلوم ہوتا وہ سلطنت
جمہوری کو اس زمانہ کے لوگون کا ایک ایجاد سمجھتے ہین اور اون کو
اپنے وہی قدیمی قاعدے سلطنت کے پسند ہین جن مین خود مختاری ہو
جس کا سبب صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگ انتظام کے فائدون سے
بخوبی مطلع نہین ہین اور ایک وہ لوگ ہین جو انتظام کی مصلحتون
سے بھی بخوبی واقف ہین اور اس کے فائدون پر اونکو یقین بھی ہے
لیکن باانیہمہ وہ سلطنت شخصیہ کے حامی ہین جس کا سبب یہ ہے
کہ وہ اپنی خود غرضی اور بددیانتی کے سبب سے اسکے خواہان ہین
اور جو مروت اور ہمدردی انسان کا جوہر ہے اوس سے بے بہرہ ہین
اور اونکو یہ ہرگز خبر نہین ہے کہ اس خودغرضی اور خود مطلبی کا دین و
دنیا مین انجام کیا ہے پس جب یہ باتین تمکو معلوم ہوگئین تو یہ بھی
سمجھنا چاہیے کہ گو انتظام اور سیاست کیسی ہی عمدہ اور حسب حال نہ

کیون نہو لیکن جب تک ملازمان ریاست ایسے نہون کہ اونکے
دل مین اس انتظام کی خوبی بیٹھی ہوئی ہو اوس وقت تک کچھہ اس
انتظام سے فائدہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ جن لوگون کے دل مین یہ
بات ہوگی اونکی ہی دیانت اور امانت پر اس بات کا بھروسا کرسکتے ہین
کہ وہ مخلوق خدا کی بھلائی کے متکفل ہونگے اور جو لوگ اس انتظام
کی مصلحت سے ناواقف یا باوجود واقفیت کے خود غرضی کرتے ہین
اون پر کبھی ایسا بھروسہ نہین ہو سکتا خصوصًا وہ لوگ جو خود غرض
ہین اُنکا تو کبھی اعتبار ہی نکرنا چاہیے کیونکہ وہ اپنی خود غرضی کے
سبب سے ہمیشہ اس بات کے خواہان رہتے ہین کہ جن انتظامون سے
ہماری اغراض مین خلل آتا ہے وہ کبھی جاری نہوین پس جو سلطنتین
اس بات کا قصد کرین کہ اُنکی رعایا کے واسطے اس قسم کے انتظامات
جاری کیے جاوین جس سے اونکو اپنی رعایا کے دلون کی یہ کیفیت
معلوم ہو جاوے تو اونکو چاہیے کہ وہ کبھی ایسے جاہل اور خود غرض

لوگون کی ذات سے اس بات کی توقع نہ رکھین کہ وہ اونکی انتظام
کی محافظت کرین گے جب تک کہ اونکو اس بات کا یقین نہو جاوے
کہ اونکو بھی عام مصلحتین اور عام رعایا کی فائدے اور سلطنت کی رونق
اور آبادی بدل منظور ہے اور اپنی ذاتی اغراض پر وہ عامہ خلائق
کی اغراض کو مقدم سمجھنے لگے ہین اور اون مین وہ مروت انسانی
آگئی ہے جس سے انسان منافقانہ طریقہ کو نہین اختیار کرسکتا
حاصل یہ ہے کہ جس بات سے ایک چیز کے زوال کا خوف ہو اوسی
بات پر بھروسہ کرلینا اوس چیز کی خرابی اور ابتری کا باعث ہے۔
چوتھا شبہہ معترض کا یہ ہے کہ ایسے انتظامات مین صرف زیادہ
ہوگا اوس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بیچارہ معترض اس بات کو جانتا ہوتا
کہ سلطنت کی خودمختاری اور خودغرضی مین اور اسکے انتظام
اور اصول سیاست کی حفاظت مین کیا فرق ہے تو وہ ہرگز ایسا شبہہ
نکرتا جو سراسر ایک وہمی خیال ہے اسلیے کہ جسقدر نقصان سلطنت کو

بے انتظامی کی حالت مین پہونچتا ہے اوسقدر انتظام کی حالت
مین نہین پہونچتا کیونکہ خود سری کی حالت مین تو ملازمان سلطنت
واجبی اور غیر واجبی برابر لے لیتے ہین اور اکثر ناواجب موقعون پر
اوسکو صرف کر دیتے ہین بخلاف انتظام کی حالت کے کہ اس مین
آمدنی اور خرچ سب انتظام کے ساتھہ ہوتا ہے اور بغیر ضرورت ہرگز
ایک حبہ خرچ نہین کیا جاتا اور رعایا سے ایسی حالت مین ایک پیسہ
جبر سے نہین لیا جاتا بلکہ صرف دہی لیا جاتا ہے جو رعایا یہ سمجھکر اپنی
خوشی سے دیتی ہے کہ یہ ہمارے وطن کی مصلحتون مین صرف
کیا جاویگا پس جب ہم اس صرف کا جو ایسے انتظام کے جاری کرنے
سے بڑھجاتا ہے اوس بے انتہا صرف کی بچت کے ساتھہ مقابلہ کرین
جو بے محل خرچ کرنے سے ہوتا تھا اور جس کا نہ کچھ انتظام تھا نہ حساب
کتاب تھا اور ساتھہ ہی اسکے یہ بھی خیال کرین کہ اس انتظام کے
سبب سے کس قدر ظلم وستم کا انسداد ہوتا ہے تو ہرگز منصف مزاج

آدمی اس بات سے انکار نکریگا کہ اگر آئینی انتظام مین کچھ زیادہ بھی صرف پڑے تو بھی یہ نہایت راستی کا باعث ہے اور جو والیان سلطنت دینے لینے مین اپنی غرضون اور خواہشون کے پابند ہین اون مین اور جو اپنی کل کارروائی مین قانون کے پابند ہین اون مین بہت بڑا فرق ہے کیونکہ ایسے شخص کو اپنی راے کے قائم کرنے مین اس بات کا خیال رہتا ہے کہ میری راے پر اور بہت سی رائین مواخذہ کرنیوالی ہین اور اپنے آپ کو گویا وہ ایسے تصرفات مین بے اختیار سمجھتے ہین خیانت کا تو اونکو خیال بھی نہین آسکتا پس اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ جن اخراجات کی کثرت سے سلطنت کو نقصان پہونچتا ہے وہ والیان سلطنت کی آزادی کی حالت مین ہوتی ہین اور جو اعتدال کا مرتبہ سلطنت کی بہتری کا باعث ہو وہ اوسی وقت حاصل ہوتا ہے جب کہ سلطنت کے کل اخراجات انتظام اور قید کے ساتھ ہون پس جو شخص بے انتظامی کی حالت اور انتظام کی

حالت مین فرق دریافت کرنا چاہے وہ ہمارے اس بیان سے
بخوبی دریافت کر سکتا ہے اگر ہم اپنے قلم کی عنان چھوڑ دین اور
بعض سلطنتون کے اون اخراجات کی کیفیت لکھین جو آئینی انتظام سے
پہلے جاری تھے اور جو انتظام کے زمانہ مین رہے اور جو بعد انتظام کی
موقوفی کے اوس زمانہ مین ہوئے جبکہ سلطنت اہل غرض اور خود مطلب
امرا کے واسطے بے قید ہو گئی اور اونکو اسی قسم کے معترضین کی اعانت
سے بلا حساب و کتاب تصرف کا اختیار ہو گیا تو اچھی طرح سے یہ بات
واضح ہو جاوے کہ یہ سب باتین اسی سبب سے ظہور مین آئین کہ لوگ
انتظام کے فائدون سے بخوبی آگاہ نہین ہوئے تھے اور اسی سبب
سے انکو ایسے شبہے انتظام مین پیدا ہوئے اور جو لوگ خود غرض تھے
اونھون نے اپنے فائدہ کے واسطے اس بات مین بدرجۂ غایت سعی
کی کہ سلطنت بے قید ہو جاوے اور انھین کی دھوکہ دہی اور فریب
سے ایسی خرابیان ہوئین لیکن انکے بیان کرنے اور تمام کیفیتونکی

تفصیل کرنے سے ہمارا اصلی مقصود رہجاویگا اسلیے ہم اونکو بیان
نہین بیان کرتے بلکہ اوس اصلی مقصد کو پھر شروع کرتے ہین
جسکا ہم بیان کرنا چاہتے تھے اور وہ یہ ہے کہ جب سلطنت عثمانیہ جوکہ
تمام مسلمانون کی سلطنت کا مرکز ہے باوجود اون موانع کے جو اسکو
ایسے انتظام کے جاری کرنے مین پیش آتے ہین ہمیشہ اس باب مین
حد سے زیادہ کوشش کرتی ہے اور جس انتظام مین سراسر مملکت
کی بہتری ہے اوسکے جاری کرنے مین بدل مصروف ہو تو اور سلطنتین
بطریق اولیٰ اس باب مین کوشش کرین اور جو مسلمان اس سے
انکار کرتے ہین اونکی بلاشبہہ یہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ وہ خود غرضی
اور خودمختاری کے خواہشمند ہین جن سے اونکی نفسانی خواہشین
پوری ہون اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ جس طرح ترتیب انتظام کو
وہ لوگ واجب جانتے ہین جو مقتضاے وقت کی زیادہ رعایت
کرتے ہین اسی طرح جو لوگ اہالیان یورپ مین سے اس بات کا

دعوی کرتے ہین کہ ہم اپنے ہمجنسون یعنی نوع انسان کے بڑے
خیرخواہ ہین اون پر یہ بات واجب ہے کہ سلطنت اسلامیہ مین بھی
وہ ایسے انتظام کے جاری ہونے کے موید ہون خصوصاً جس حالتمین
کہ مسلمانون کی سلطنت کے استقلال اور دوام سے انکو بھی فائدہ ہو
پس یہی وہ باتین ہین جن کے سبب سے مجکو اس کتاب لکھنے کی ضرورت
پڑی اور یہی وہ مطالب ہین جنکو مین نے مسلمانون اور انگریزون
دونون کی کتابون سے اخذ کیا ہے اور جو یورپین لوگ مسلمانون کی
وہ کیفیت نہین جانتے جو زمانۂ سابق مین اونکی اوس حالت مین تھی
جب کہ وہ اپنے احکام سلطنت مین شریعت کی حدود کے پابند تھے
وہ لوگ اس کتاب سے معلوم کرلین گے کہ کسی زمانہ مین مسلمانون
کو کیسی ترقی حاصل تھی اور کیسے کیسے کمالات کے ساتھہ وہ آراستہ تھے
اور یہہ بھی اونکو معلوم ہو جاویگا کہ مسلمانون کی شریعت ہرگز اوس
سیاست مدنی کے خلاف نہین ہے جس سے ملک کی ترقی اور

اسباب تمدن کی تقویت متصور ہو جیسا کہ بعض یورپین بسبب اپنی
ناواقفیت کے گمان کرتے ہین بلکہ گمان کیا معنے اخبارون مین
لکھکر چھاپتے ہین اور اپنی جدید تالیفات مین لکھدیتے ہین اور اُنکے
اس گمان کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ آجکل اسلامی سلطنتون مین
بد انتظامیان دیکھتے ہین اور رعایا کی حالت کو ابتر پاتے ہین حالانکہ
یہ سب باتین امراء اسلام کی کاہلی اور علماء شریعت کی غفلت سے
ظہور مین آتی ہین اسلیے کہ وہ اپنی خودمختاری کے لیے شریعت کی
حمایت نہین کرتے اور علم او فضل جو اللہ نے اونکو عطا کیا ہے
اُسکے موافق مصلحت وقت کی رعایت نہین کرتے اور اسمین کچھ شبہہ
نہین ہے کہ اگر چندے یہی حالت اور رہی تو اوس سے بڑا خوف
مسلمانون کے لیے ہے اور اسکا انجام نہایت خطرناک ہے مین نے
بعض عمائد یورپ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا طریقہ تمدن اور
انتظام سیاست بمنزلہ ایک زوردار دریا کے ہے جسکے سیلان کو

کوئی چیز نہیں روک سکتی بلکہ جو اسکے سامنے آتی ہے وہ بہہ جاتی ہے
پس جو سلطنتیں یورپ کے قرب و جوار میں ہیں اگر دنیوی انتظام میں
وہ بھی اسی کے طریقہ کی پابندی نکرینگی اور اسی راہ نہ چلینگی
تو انکو بھی یورپ کے اس سیلاب کے بہاؤ مین غرق ہونے کا خوف ہے
اور جو مثال ہمنے بیان کی اس سے ہر محب وطن کو بڑا غم ہوگا جس کی
تصدیق خود مشاہدہ سے ہوتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ باہمی
میل جول میں ایک قسم کی ایسی تاثیر ہوتی ہے جو یوماً فیوماً بسبب
اوس اختلاط کے قوی ہوتی رہتی ہے جو تجارت اور لین دین وغیرہ
کے سبب سے باہم ایک دوسرے کے ہوتا ہے اور جسکی ضرورت
بسبب خرید و فروخت اور انتفاع حاصل کرنے کے ہمیشہ ہوتی ہے
اور آخر کار یہی سبب انکی ثروت کا ہوتا ہے اب اسی قدر بیان پر ہم
اکتفا کرتے ہیں جس سے امت اسلامیہ کی ترقی اور تنزل کا حال معلوم
ہوتا ہے اور آیندہ اجمالی طور پر ہم اہل یورپ کو اس طریق تمدن

اور انتظام سیاست کو لکھتے ہین جو امیر اطور شارلیمین کے وقت سے

آج تک وہان جاری ہے جس سے لوگون کو اس طریق تمدن کی کیفیت

معلوم ہو سکے جو کمالات علمیہ کے سبب سے اونھون نے حاصل کیا

اور جو شخص اس بات کا قصد کرے کہ مجکو اون لوگون کا حال معلوم

ہو جاوے جو اپنی طبیعت کے کھولنے اور اسرار تمدن سیاسیہ کی دریافت کرنے

اور علوم سیاست کے مقرر کرنے مین مشہور ہو گئے ہین وہ شخص بھی

ہمارے اس بیان سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اہالیان یورپ کی تمدن کا حال

یورپ مین شاہ امیر اطور شارلیمین بھی ایک نامی شخص تھا جسنے

سیاست اور حکمرانی کے قواعد کی بنیاد ڈالی تھی شہرت اس کو

جب سے ہوئی جب سے کہ رومیون کی سلطنت غارت ہوئی

اور اوس وقت تک یہ بادشاہ باقی رہا جب تک کہ سلطنت کیچہ

پر زوال آیا جسکا دار السلطنت خاص قسطنطنیہ عظمے تھا چنانچہ

اسی بادشاہ نے اول اول اور مقامات سے لاکر اپنے ملک مین
علم و کمال کو شایع کیا اور خود بھی وہ ہمیشہ پڑھنے لکھنے مین اپنی
اوقات کو صرف کرتا تھا اسکے جلسہ مین ہمیشہ علما اور فضلا حاضر
رہتے تھے اور مقام پیرس مین اوس نے ایک مدرسہ ایسا بنایا تھا
جسمین اکثر علوم و فنون اور ہنرمندیون کی تعلیم ہوا کرتی تھی چنانچہ
اپنی ایسی ہی لیاقت کی باتون سے اوس نے وہ شہرت اور ناموری
حاصل کی کہ تمام دنیا مین اوس کا نام ہوگیا تھا اور اوسکی تعریفین
سنکر خلیفہ ہارون رشید بھی اوس کی ملاقات کا مشتاق ہوا تھا
چنانچہ اوس نے اس بادشاہ کے لیے بہت سے عمدہ تحفے
بھی بھیجے تھے جنمین سے بعض اتبک فرانس کی سلطنت مین چلے آتے
ہین جب یہ امیر اطور مذکور مرگیا تو سلطنت مین کوئی مدبر و دوراندیش
نرہا بلکہ جو تدبیرین اوس نے کی تھین وہ بھی بیکار ہوگئین اور یورپ
کو پھر تنزل شروع ہوا اور وہی پہلی جہالت پھر اوس مین پھیل گئی

چنانچہ چھہ سو برس تک اوسکا یہی حال رہا اور اسی چھہ سو برس
کے عرصہ مین قوم برابرہ نے اس سلطنت کو اپنے حملہ سے تباہ کیا
اور اپنے گھوڑون کی ٹاپون سے اوسکو روند ڈالا مگر باوجود اسکے
جو لوگ اہل کنیسہ تھے اونھون نے علوم و فنون کی کتابون کو محفوظ رکھا
اور یونانی اور لیٹن زبان کو نہ بھولے اور جہان تک ہوسکا وہ ان
دونون چیزون کی محافظت مین کوشش کرتے رہے یہ دونون
زبانین ایسی تھین کہ اگر وہ جاتی رہتین تو جو کتابین علم و ہنر کی تھین
اون سے کوئی شخص نفع نہ اوٹھا سکتا چنانچہ سب لوگون پر اہل کنیسہ
کے اس احسان کا بار ہے اوسکے بعد گیارہوین صدی مین جو سنہ
ہجری کی پانچوین صدی کے مطابق ہے پھر یورپ مین علم کا چرچا
ہوا اور طرح طرح کی صناعیان جاری ہوئین اور علم ہندسہ کی
کثرت ہوئی اور عمارتون مین اوس کے بموجب بہت سی
کاریگریان شروع ہوئین اور بڑے بڑے بلند مکانات یورپ کے

مغربی اطراف مین اسی ہندسہ کے عمل سے طیار ہوسکے اور علم فلسفہ
لوگون کی تحریر و تقریر اور بہاشون مین داخل ہوگیا اسی عرصہ
مین ایک گروہ لوگون کا ایسا پیدا ہوا جسنے باہم قسمین کھائی تھین
کہ ہم خالص اللہ کے واسطے لوگون سے لڑینگے اور ان سوارون کی
جماعت کا نام کولیر مشہور ہوگیا انھون نے اپنے ذمہ یہ بات
فرض کرلی تھی کہ جو باتین عورتون کے لاچار اور مقید رہنے کی ہین
یا جن سے غریب اور کم زور لوگ تکلیف پاتے ہین حتی الامکان
اون باتون کو دفع کرین اور جو کام کرین اوس کام مین اس بات
کا لحاظ رہے کہ وہ انسان کی شرافت اور عالی ہمتی کا باعث ہو اگرچہ
دشمن کے ہی ساتھہ کیون نہون مثلاً جو اون سے رحم دلی اور آسائی
کا خواہان ہوتا اوس پر رحم کرتے تھے اور جسکو مجروح کرتے تھے
اوس پر دوبارہ حملہ نکرتے تھے اور جسکو مار ڈالتے تھے اوس کا کچھہ
سامان نہ لیتے تھے اور گیارھوین صدی کے اخیر سے تیرھوین صدی

کے شروع تک مسلمانون اور صلیب پرستون کے باہم اس بات پر
نہایت سخت لڑائیان رہین کہ صلیبی بیت المقدس کو مسلمانون
کے ہاتھ سے چھوڑایا چاہتے تھے اور مسلمانون کی نسبت یہ گمان
کرتے تھے کہ انکو اور لوگون پر غلبہ ہے اور اس غلبہ کو دفع کرنا چاہتے تھے
اور ہم نے ان مسلمانون کی لڑائیون اور اون سوارون کی جماعت
کا تذکرہ یہان اسلیے کیا کہ ان دونون باتون کو یورپ کی معاملات
تمدن مین نہایت دخل ہے چنانچہ یورپ کے مورخون کا مقولہ ہے
کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال
بغیر کسی خاص فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اوس سے
فائدے بھی بہت سے ہوئے جنمین سے ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اوسی
زمانہ سے اہل یورپ نے لشکرون کی ترتیب و اصلاح شروع کی
اور چونکہ اس جھگڑے مین اونکو مشرقی قومون سے ملنے جلنے کا
اتفاق ہوا اس سے اونھون نے تجارت اور زراعت وغیرہ کے

طریقے بھی ان مشرقی قوموں سے سیکھ لیے اور شہریوں کے سے
عادات اختیار کر لیے اور دنیا کے حالات کی تحقیقات کے واسطے
سفر کی عادت ڈالی چنانچہ اسی وجہ سے ایشیاے متوسط اور چین
کے حالات ان لوگوں نے دریافت کیے جیسا کہ مارکو پولو کی
تالیفات سے معلوم ہوتا ہے اور خلاصہ سارے کلام کا یہ ہے کہ
یورپ کی قوموں کو تمدن کے طریقے اوسی وقت سے معلوم ہوئے
جب سے وہ مسلمانوں کی ان قوموں سے ملے جلے جو تمدن اور
حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین ان سے
سابق تھے پس اہل یورپ کی تمدن کے آغاز کا زمانہ گویا تیرھوین
صدی تھی اس کے بعد سے اونھون نے اپنے تمدن کی تہذیب
اور شہرت کی ترقی مین کوشش کرنی شروع کی چنانچہ رفتہ رفتہ
آج وہی ترقی اوس مرتبہ پر پہونچ گئی جسکو سب لوگ دیکھتے ہین
اور اس سبب سے علوم و فنون اور فن ادب اور فلسفہ کی صانع تبار تک

فرانس مین اور صان توماس تک اٹلی مین اور برٹ کیمبر تک
المانیا مین اور ریمونڈو لولوتک اسپین مین اور جن و نسکوٹ تک
انگلستان مین گویا ریاست ہوگئی اور بڑے بڑے شاعر اور جہندس
پیدا ہوئے اور کنیسا اور بڑے بڑے عالیشان مکانات اور عمارتین
تیار ہوگئیین یہانتک کہ چودھوین صدی مین ان سب باتون
کو نہایت درجہ کی عزت اور ترقی نصیب ہوئی خصوصاً اٹلی مین
سب سے زیادہ اسکو فروغ ہوا چنانچہ دانتی نے اٹالی زبان کو لکھا
اور جز کے طریقہ سے اسکو بیان کیا جس کا ذکر ہمیشہ رہیگا اور جیوتو
اور تشتابوئی نے روغن وغیرہ کی صنعت کو گویا زندہ کردیا اور
پترارکا اور بکاشیو نے دانتی کے طریقہ کے موافق نظم و نثر بھی لکھی
پھر پندرھوین صدی مین تو ایسے ایسے کمالات ایجاد ہوئے کہ
اونکو کوئی بھول ہی نہین سکتا چنانچہ غتمبرغ جو میتانس کا رہنے والا تھا
اوسنے مقام المانیا مین چھاپہ کا فن ایجاد کیا کہ اسکے سبب سے

گویا علم کو وسعت ہوگئی اور ایک آن کی آن مین تمام دنیا مین
پھیل گیا پس جو کتاب اس چھاپہ مین سب سے پہلے چھپی وہ لٹین
زبان کے اشعار کی کتاب تھی جسکے سبب سے اٹلی مین دوبارہ اُسکا
استعمال شروع ہوگیا اور پھر اسی زبان مین اُنھون نے اور بہت
سے اشعار لکھے حالانکہ وہ اس چھاپہ کے شروع ہونے سے پہلے اسکو
بھول چلے تھے اور گو پھر اس زبان مین کچھہ وقت یا صنائع بدائع
زیادہ نہین ہوئی مگر بہرکیف جو اصلی خوبی اور صفت اس زبان مین
تھی وہ پھر حاصل ہوگئی اسکے بعد تمدن وغیرہ کی ترقی مراتب
علمیہ اور عملیہ کے سبب سے شروع ہوگئی اور اس باب مین زیادہ
فضیلت قوم میڈشی کو حاصل ہوئی جو پہلے مقام فلورنس کی سلطنت
جمہوریہ کی سردار تھی اور پھر اراکین سلطنت مین داخل ہوگئی تھی
پندرھوین صدی مین تمام لوگون کے واسطے اسی قوم نے اور
بہت سے طریقے علم کے جاری کردیئے مگر زیادہ شہرت اس کی

اس باب مین سولھوین صدی مین ہوئی چنانچہ اس سولھوین
صدی کو قرن کبیر کہا کرتے ہین اور اسی صدی مین قوم میدشی
کی ترقی کا زمانہ ایسا مشہور ہوا تھا جیسا روم کے قیصر اول اغسطوس
کو ایک زمانہ مین شعر گوئی اور فن تعمیر اور عمارت کراون عمدہ عمدہ
نقشون کے ایجاد مین شہرت حاصل ہوئی تھی جو اُسنے اون رومیون
سے سیکھی تھی جنھون نے یونانیون کے فن تعمیر سے اخذ کیا تھا
پندرھوین صدی کی ایجادون مین سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اسی
قوم میدشی نے اور بابلیون عاشر نے پُرانی پُرانی کتابین تلاش کر کے
خزانون مین جمع کین اور چھپوادین اور اسکے بہت سے نسخے مشتہر کرادیے
اور انپر بہت سے حاشیے لکھے اور جو باتین نفع کی انکے مشاہدات
مین سے تھین اونکا اضافہ کیا پس اس تدبیر سے جو کمالات
متقدمین کے برسون سے چھپے پڑے تھے وہ سب پر ظاہر ہو گئے
اور اسی زمانہ مین دو نامی شاعر ایک ارپوستو اور دوسرا تاسو

پیدا ہوا اور انھون نے زبان اٹلی کو جو ابتک وہان مستعمل ہے
نہایت شہرت دی زبان اٹلی مین یہ دونون شاعر اول درجہ کے
مشہور تھے چنانچہ انمین سے اول شاعر کا تو یہ کمال مشہور ہے
کہ اوس نے نہایت مہذب اور شیرین لفظون مین ایسے ایسے لطیف
معنی بیان کیے ہین کہ اون معنی کی طرف آج تک کسی کا خیال بھی
نہین گیا اور دوسرا شاعر امیرس نامے یونانی شاعر کا اور ورجیل
نامے لیٹن زبان کے شاعر کا ہمسر گذرا ہے غرض کہ اٹالی زبان
نے جو کچھ خوبی اور صفائی حاصل کی ہے وہ اسی زمانہ سے حاصل کی ہے
اور اسی زمانہ مین اس زبان مین بہت سی علوم و فنون کی کتابین
تالیف ہوئین اور اس زمانہ کی مشاہیرین سے ایک مکیاولی ہے
جس نے سب سے پہلے قواعد سیاست کی بنیاد رومی سلطنت کی
تباہی کے بعد ڈالی تھی اور ایک غوئیشر دینی ہوا ہے جو اپنی فکر کی
جودت اور خوش بیانی کے سبب سے تصنیف تاریخ مین ایک اعلی

شخص تھا اور ایک فرا بادلو تھا جس نے اپنے وطن کے لوگون
کی اون قیدون کو دفع کیا تھا جو انکی آزادی کی مانع تھین اور
جسنے بابوات کی حکمرانی کے طریقہ کے مخالف اپنے انصاف کے
قلم سے راے لکھی تھی کیونکہ اس بابوات نے اپنی حکومت کو حظوظ
نفس کے تابع کر رکھا تھا اور اسی زمانہ مین مملکت اسپین مین جسمین
مسلمان قومون کے سبب سے سپہ گری کے فن گھوڑے پر چڑھنا
اور تیر اندازی اور عمدہ عمدہ معانی کا اشعار مین لانا اور طرح طرح
کے اور فن پھیل گئے تھے دو شاعر بڑے نامی پیدا ہوئے جنمین سے
ایک کا نام لوپس دَفیغا اور دوسرا کالدرون تھا ان دونون شاعرون
نے ایسی نفیس اور پرمضمون ترکیبین نکالین کہ لوگ اون کی شعرونکو
نصیحت آمیز کلام سمجھ کر اون جلسون مین پڑھا کرتے تھے جو تہذیب
اخلاق کے واسطے جمع ہوا کرتے تھے اور اسی زمانہ مین انگلستان مین
شکسپیر نام ایک بہت مشہور شاعر ہوا ہے اور گو شکسپیر کے بعض

اشعار مین کچھ ہزلیات اور خفیف مضامین بھی ہوتے تھے لیکن
اوسکے کلام مین بعض خوبیان بھی ایسی ہین کہ اونکی تعریف نہین
ہوسکتی چنانچہ وہ ایسا فصیح البیان شخص ہے کہ جو مضمون اسنے
لکھا ہے یا جس چیز کو بیان کیا ہے اوسکا حُسن صاف صاف کھلا ہوا
معلوم ہوتا ہے اور جو باتین خیالی یا واقعی اوس نے لکھی ہیین
سب کی کیفیت اوس مین صاف ظاہر کردی ہے خصوصاً لڑائی کے
معرکے تو اوس نے ایسے لکھے ہین کہ پڑھنے والے کی نظر مین بعینہ
لڑائی کے ہنگامہ کا نقشہ جم جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا
ساری معرکہ آرائی آنکھون کے سامنے ہو رہی ہے اور شمالی اطراف
یورپ کے رہنے والے آج تک کسی قسم کے عقلی فنون مین مشہور
نہین ہوئے لیکن اُنمین سے بعض شخص نہایت صاحب علم
ہوئے ہین چنانچہ ایک فاضل کوپرنیکس نامے جو ۱۴۷۳ء مین
پولونیا مین پیدا ہوا تھا بڑا صاحب علم شخص تھا اور اوسنے

لکھا ہے کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین اور ستارے اوسکے گرد
گردش کرتے ہین مگر لوگ کہتے ہین کہ صرف یہی شخص اس بات کا
قائل نہین ہے بلکہ اس سے پہلے ایک شخص فیلولاڈس نام فیثاغورس
کے شاگردون مین سے بھی اسکا قائل ہوا تھا اور یہ فیلولاڈس
کوپرنکس سے دو ہزار برس پہلے گذرا ہے لیکن چونکہ اس مذہب کو
رونق کوپرنکس کے وقت سے ہوئی اسلیے یہ مذہب اوسی کی طرف
منسوب کیا جاتا ہے گو کوپرنکس نے درصل اسکو فیلولاڈس کے
کلام سے ہی اخذ کیا ہو اور کوپرنکس کے بعد گلیلیو اٹلی والے نے
اس مذہب پر ایسی ایسی عمدہ حجتین قائم کین جس سے وہ بمنزلہ
مشاہدہ کے ہوگیا اور ان دلائل کی تائید مسیوس ہالنڈ کے
رہنے والے کے اوس بلوری آلہ سے اور بھی زیادہ ہوئی جسمین ذراسی
چیز بہت بڑی معلوم ہوتی ہے چنانچہ اوس آئینہ کا اول اول
یہ خاصہ تھا کہ اوس مین ہر چیز ایک سو ساٹھ حصہ بڑی معلوم ہوتی تھی

اسکے بعد اوسکی اصلاح اور ترمیم ہوتے ہوتے یہ کیفیت ہوئی کہ
اوس مین ہر چیز اپنے اصلی جرم سے تین ہزار حصہ تک بڑی معلوم
ہونے لگی اور ہمیشہ اس مذہب کی بابت اہالیان یورپ تحقیقات
کرتے رہے اور دلائل تلاش کرتے آئے یہان تک کہ اب اونکے
نزدیک یہ بات مسلم ہو گئی کہ بلا شبہ مذہب کوپرنکس کا صحیح ہے
اور اسی بلوری آلہ سے گلیلیو نذکور نے بعض ایسے ستارون کا حال
معلوم کیا کہ وہ پہلے سے معلوم ہی نہ تھے اور اسی گلیلیو اور اس کے
ایک شاگرد ٹوریشلی ہی نے سب سے پہلے ہوا کا وزن دریافت کیا تھا
اور اسی نے یہ لکھا ہے کہ پمپ مین جو پانی چڑھ جاتا ہے اوسکا سبب
یہ ہے کہ ہوا پانی کی سطح کو دباتی ہے اور چونکہ ہوا کی اوس عمودی زور
کی قوت جو پانی کی سطح کو دباتا ہے صرف اسی قدر ہے اسلیے وہ پانی
۳۲ فیٹ سے زیادہ صعود نہین کرتا مگر حاصل کلام یہ ہے کہ اس
زمانہ مین اہلی والون نے فن ادب اور اور طرح طرح کی صناعتون مین

مثلاً فن نقاشی اور روغن وغیرہ کے اختراع اور فن تعمیر اور فن موسیقی
مین نہایت بڑی شہرت حاصل کی تھی اور جہان تک اونسے ہوسکا
اونھون نے تحصیل علوم اور فلسفہ مین کوشش کی اور مقام المانیا
مین دو شخص ایک تیخو براہی اور دوسرا گوبلر مشہور شخصون مین سے
گذرے ہین چنانچہ پہلے شخص نے تو اپنی تمام عمر اور سارا مال
علم کی تحصیل مین کھویا اور نہایت عمدہ عمدہ باتین اوس نے
دریافت کین اسی وجہ سے وہ محسن علم مشہور ہوگیا اور دوسرے نے
اپنی تمام ہمت فلکیات کی تحصیل پر مقصور کردی یہان تک کہ وہ
اس فن مین صاحب الاحکام مشہور ہوگیا اور انگلستان والے
بھی اسی زمانہ کے قریب قریب علم حکمت اور ریاضی مین صاحب دستگاہ
ہوگئے چنانچہ منجملہ اون شخصون کے جن کو انگلستان مین شہرت
حاصل ہوئی ایک فرنسس باکن تھا جس کی فکر نہایت لطیف اور
تیز تھی اور وہ بڑا محنتی اور ہوشیار شخص تھا اوسنے اپنی ایک کتاب کا

نام حاملہ العلوم الجدیدہ رکھا تھا جو نہایت صحیح نام تھا اور اوسنے
اپنے اکثر علمی دعوون کو اپنے تجربون اور مشاہدون سے ثابت
کیا تھا مگر اسی طرح پر کہ اون مشاہدات کو فلسفی دلائل کی صورت مین
پیش کیا تھا یہان تک کہ طبیعات کی تکمیل جیسی کہ چاہیے اوسی کی
کتاب سے ہوئی تھی سولھوین صدی مین اہل فرانس ابنا رزمانہ
پر اون علوم مین ممتاز ہو گئے جس کا ذکر آیندہ آتا ہے اور انمین بھی
بہت سے شخص مشہور ہوئے چنانچہ انھین مین سے کوجا اور دوملان
اور پیشال دولبیتال وغیرہ تھے جنھون نے مکاتب احکام کو زیادہ
کیا اور ایک کامل اور ماہر فن فرنل تھا جسکو فن طب مین دستگاہ
کامل حاصل تھی اور ایک امبرواز بری تھا کہ جو اپنے زمانہ کے اہل علم مین
فن جراحی مین فائق تھا اور ایک فیات تھا جسنے علم جبر مقابلہ کی
کتابون کو اس ترکیب سے مختصر کیا تھا کہ جو اونمین اعداد تھے بجاے
اونکے اوس نے حروف وضع کیے تھے اور اس فن کو اوس نے

مساحت کی لیے ایسا آلہ بنایا تھا جیسے اور علوم کے لیے متعلق ہے اور
ایک بیار تسکو گذرا ہے جس نے بناء لوفر کو تجویز کیا تھا اور فلبار لورم
ہوا ہے جس نے مودون کے محل کا نقشہ تجویز کیا تھا اور قصر
تویلیری تعمیر کیا تھا چنانچہ لوفرا ور قصر تویلیری پیرس مین ہین
اور اون مین وہان کا پادشاہ رہتا ہے اور قصر مودون اس کے
متصل واقع ہے اور گو فرانس اس زمانہ مین ہر طرح سے باب تمدن
اور تہذیب مین اور قومون سے فائق ہوگیا تھا لیکن اس باب
مین اپنے ہمسرون سے کم ہی تھا کہ اوسکی زبان اور زبانون کی
آمیزش سے خالی نتھی اور جو لوگ اوس زمانہ کے مشاہیر مین سے
تھے ایک اُن مین کا امیو تھا اور دوسرا مارو پیں اول شخص تو فن
انشا مین یکتا تھا اور دوسرا نظم کا اوستاد تھا اور اونمین یہ کمال تھا
کہ انکی کلام مین نام کو بھی تعقیدات معنوی و لفظی نہوتی تھین اور اونکا
ذوق بھی نہایت سلیم تھا اور ایک ربلی تھا کہ اوسکو ہجو گوئی مین

کمال حاصل تھا اور ایک موتتان فیلسوف تھا کہ اوسنے کلام واحد مین
معانی کثیرہ کے پیدا کرنیکے بہت آسان طریقے ایجاد کیے تھے اور ادا
مطلب کے لیے نہایت سہل ڈھنگ ڈالا تھا اور اوسنے ماہیت انسانی کی
ایک ایسی شرح کی ہے کہ جو باتین اوس شرح مین اچھی ہین اونکو ہم برا
نہین کہہ سکتے اور جو بُری ہین وہ اچھی نہین ہوسکتین اور اسی صدی مین
اٹلی کے صناعون مین سے فایل اور میکالنج اور لیونارد او ڈاونشی
اور اور بہت سے شخصون کو روغنیات اور نقاشی اور فن عمارت مین
نہایت درجہ کی شہرت حاصل ہوئی اور ان لوگون سے اور انکے شاگردون
سے نقاشی اور تعمیرات کی بہت سی جدید طریقے ایسے ایجاد ہوئے کہ یورپ
کے جملہ اطراف مین انکا رواج ہوگیا اور سترہوین صدی مین فنون
اور ادبیہ کی اسقدر تکمیل یورپ مین ہوئی کہ اس کی انتہا نہین ہے جسکا سبب
صرف علماء کاملین کی کثرت تھی چنانچہ جو شخص اونکے زمانہ سے پہلے بڑا نامی فضلا
شمار کیا جاتا تھا وہ انکے زمانہ کے عام علماء مین شمار کیا جاتا تھا اور اہل یورپ

بھی خاص علماء فرانس زیادہ رتبہ کے تھے جنکو ہر قسم کے کمالات علمیہ
مین جملہ اقوام یورپ پر فضیلت حاصل تھی اور نظم و نثر اور فن نقاشی
مین انکو نہایت درجہ کا کمال حاصل تھا چنانچہ اونمین سے پاسکال نامے ایک
فاضل ایسا گذرا ہے جو فن حساب اور طبعیات اور انشا مین یکتای
روزگار تھا اُسنے ایک کتاب تالیف کی تھی جسکا نام مکاتیب اہل القری
رکھا تھا چنانچہ یہ کتاب فن انشا مین نہایت مشہور تھی اور اسی قرن
مین ایک اور گروہ پیدا ہوا جو فرقہ یسوعیہ کے نام سے مشہور تھا اوسکا
دستور یہ تھا کہ جس طرح ممکن ہوتا لوگون کو دیانت نصرانیہ کی طرف
مائل کرتا تھا اور پاپ کی سیاست کی بدنام طریقہ سے بچاتا تھا چنانچہ
منجملہ اسکے ایک شخص دکارت نام ہوا تھا جو ریاضی کے بڑے موجدون
مین سے شمار کیا جاتا تھا اُسنے مساحت مین علم جبر کے قواعد کا استعمال
کیا تھا اور فلسفہ کے بڑے نامورون مین شمار کیا جاتا تھا اور فن تہذیب
اخلاق مین بھی یہ شخص ایک نامی عالم گذرا ہے اوسکے بعد بوردلو

اور ناسلیئون دو شخص ہوئے جنھون نے فصاحت و بلاغت مین وہ
رتبہ حاصل کیا جو پہلے کسی کو حاصل نہوا تھا اونکے بعد بوسُوِی ہوا
جسکو مدح نویسی اور نثر مسجع لکھنے مین ایسا کمال تھا کہ یورپ مین
کوئی اوسکا نظیر نہوا اسکے بعد بوالو ہوا جسنے قواعد شعر کو بیان کیا
پھر لابروئیار ہوا کہ وہ علم تہذیب اخلاق مین کوئی اپنا ہمسر نرکھتا تھا
اسکے بعد کربیل اور راسین دو شخص ایسے ہوئے کہ وہ وقائع نگاری اور
تجاربات کے لکھنے مین بڑے نامی یونانیون کے برابر سمجھے جاتے تھے اور
ہزلیات مین بھی اپنا مثل نرکھتے تھے اور ایک مولیر ہوا ہے کہ اوسکو
بھی ہزلیات مین کمال حاصل تھا اور ایک لافونتین بھی ہوا جو فن امثال
کے بیان کرنے مین پہلے نامی لوگون سے بھی بڑھگیا تھا اور اسی قرن
مین ایک حکیم مقام المانیا مین لیبنتس نامے پیدا ہوا یہ حکیم فن تاریخ
اور طبعیات مین خصوصاً ریاضیات اور فلسفہ مین ید طولی رکھتا تھا
اور اسی قرن مین علماء انگریزی کو علم ہیئت اور فلکیات مین اپنے

جملہ اقران پر فوقیت حاصل ہوئی چنانچہ منجملہ انکے ایک شخص ہالی نامی
گذرا ہے جسنے خواص ہوا اور دریاؤن کی جزر و مد کا سبب اور مقناطیسی
کشش کے اسرار اور دُم دار ستارون کی حرکات کی کیفیت نہایت شرح
لکھی ہے اس شخص نے تحصیل علوم مین بڑی بڑی سختیان اور خطرے
گوارا کیے تھے اور تمام اطراف عالم مین گشت لگایا تھا یہانتک
کہ سمندر کے جزیرہ صانت الان مین پہونچا اور وہان جا کر اوسنے
پتھرون پر جنوبی قسم کے ستارون کی ہئیتین لکھین جسکے سبب سے
انگلستان مین گرنیچ کے رصد کی شان بڑھگئی اسکے بعد ایک منجم فلاسٹید
پیدا ہوا جسنے بہت سی آسمانی باتین لوگون کو ایسی بتائین کہ سب نے
اونکو قبول کیا اوسکے بعد نیوٹن ایسا پیدا ہوا کہ اوسکے سامنے بڑے بڑے
مشہور لوگون کی شہرت جاتی رہی اور اوسنے ایک بہت بڑی کتاب
لکھی جس مین اوسنے فلسفہ کی دلائل مین اس قسم کا تغیر دیا کہ لوگ
اسکو دیکھکر حیرت مین رہگئے اور اسی وقت مین شعرا انگلستان مین

ایک ڈرائیڈن اور دوسرا پوپ پیدا ہوا اور اہل انشا میں ایڈیسن
ہوا اور اٹھارہوین صدی مین فرانس مین پانچ شخص ایسے نامی
انشا پرداز ہوے کہ انکی شہرت نے فرانس کا احاطہ کر لیا چنانچہ انھون
نے فلسفہ کے دلائل اور مطالب کے ایضاح اور استحکام مین نہایت درجہ
کی کوشش کی اور اسکو بخوبی واضح کر دیا اون پانچون مین سے
ایک تو فونٹنیل تھا جسنے اپنے انشا کو خاص اس باب مین شہرت
دی تھی اور دوسرا بوفون ثانی افلاطون تھا تیسرا ابلین تھا جسنے
دلائل فلسفہ کو اپنی کتاب مین آسانی اور ترقی کا لباس پہنا دیا تھا
اور اپنی طبیعت اور اخلاق کی خوبی کو گویا ظاہر کر دیا تھا چوتھا مونٹسکیو
تھا جسنے اپنی تمام ہمت کو کتب سیاست کی ترتیب پر محدود کر دیا تھا
اوسکی تصنیفات سے سیاست کے باب مین اوسکی نہایت لیاقت ثابت
ہوتی تھی چنانچہ اسکے ثبوت کیواسطے وہی تحریر اوسکی کافی ہے جو اوسنے
رومیوان کی سلطنت کے دفعتاً ترقی کرنے کی نسبت اور پھر اوس کے

تنزل کے اسباب کی بابت لکھی ہے یہ کتاب نہایت نادر اور عجیب
وغریب مضامین پر مشتمل ہے اور جو کچھ اوسپر حواشی وغیرہ لکھے ہین
وہ سب تجربہ کے بھرے ہوئے ہین ایک اور کتاب اوسنے حکمۃ القوانین
لکھی ہے اس کتاب مین اوسنے حقوق انسان کی تفصیل کی ہے
اور اسکی تین قسمین بیان کی ہین ایک تو وہ حقوق جو سیاست اور تجارت
کے لحاظ سے رعایا کے ہوتے ہین دوسرے سلطنت کے حقوق رعایا پر
اور رعایا کے حقوق بادشاہ پر تیسرے اہالیان سلطنت کے حقوق باہم
ایک کے دوسرے پر اوسکے بعد اوسنے سلطنت کے حالات کی تفصیل کی ہے
اور اوسکو بھی تین قسم کیا ہے ایک وہ سلطنت جو وراثتاً ایک شخص کو
پہونچی ہو اور اوس کے بزرگ ہمیشہ تصرفات سلطنت مین آزاد مطلق
رہے ہون دوسرے وہ سلطنت جو وراثتاً تو پہونچی ہو لیکن
قدیم سے مقید قوانین کی ہو تیسرے وہ سلطنت جو وراثتاً
نہ پہونچی ہو بلکہ جمہوری ہو اور مقید بالقوانین ہو اور سلطنت

جمہوریہ* کے اوسکی اصطلاح مین یہ معنے ہین کہ رعایا اپنی سرپرستی کے
واسطے چند شخصون کو منتخب کرکے تصرفات سلطنت پر اونکو مختار
کردے اور انکے تصرفات صرف حین حیات کیواسطے یا ایک مدت
معینہ کیواسطے ہون اور وہ بھی مقید بالقوانین ہون اور جب وہ
منتخب لوگ مرجاوین یا معزول ہوجاوین تو بجاے اون کے اور
متعین کردیے جاوین ان حالات کی تقسیم کے بعد اسنے ہر ایک کے
نتیجہ کی برائی بھلائی بیان کی ہے چنانچہ اہالیان یورپ کے نزدیک
وہ کتاب ایک بڑا پختہ قانون ہے اوسنے جو تمثیلین لکھی ہین اون مین
سے ایک نادر تمثیل یہ ہے کہ خود مختار بادشاہ کا ایسا حال ہوتا ہے
جیسا کوئی شخص پھل کے خاطر درخت کی جڑ کاٹے علاوہ اس کے
اور بہت کتابین اوسکی تصنیفات سے ہین جنکو لوگ نہایت معتبر

* مسلمانون مین اور خصوصاً موافق اصول اہل سنت و جماعت کے جو طریقۂ خلافت ہے وہ بالکل اسی طرح کا ہے جسکو سلطنت جمہوری کہتے ہین یہ طریقہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی خلافت حقہ تک جاری رہا پھر مفقود ہوگیا اور ملوک خصوص الا ماشاء اللہ امر خلافت کے غاصب ہوگئے ۱۲ سید احمد۔

سمجھتے ہین چوتھا شخص ولمبیر ہوا ہے جسکی جملہ تالیفات عمدہ قواعد کی
زیور سے آراستہ ہو رہی ہین اور جنکے بیان نہایت صاف اور واضح
ہین پانچوان شخص کنڈیلیاک ہوا ہی جسنے اپنی تحقیقات فلسفیہ کی روشنی
لوک انگریزی کی تمام تالیفات پر ڈالی ہے اور اس اٹھارہوین صدی
کے مشہور لوگون مین سے وُلتیر ایسا ہوا ہے جسنے فن تحریر کا نشان
دونون ہاتھون مین لیکر گویا دجال کے مانند شہرت حاصل کی تھی
اور اگر یہ شخص دہریہ اور بدعقیدہ نہوتا تو اسکو اس سے بھی زیادہ شہرت
حاصل ہوتی اور اُسکے کمالات علمیہ سے بہت لوگ فائدہ اٹھاتے
انھین مین سے ایک جانجاک رُوصو ہوا ہے جو ولتیر مذکور کا نظیر تھا
مگر وہ ایسا خوش بیان تھا کہ اوس کی حد کو انسان کا وہم بھی نہین
دریافت کرسکتا اور انھین دو شخصون نے اہل فرانس مین ایک
ہنگامہ پیدا کیا تھا اور ۱۷۸۹ء سترہ سو نواسی مین جو ۱۲۰۳ھ بارہ سو ہجری
کے مطابق تھے اسکے بہت سے اسباب فراہم کیے تھے اور انھین میں سے

ایک جان بانیست روصو ہوا ہے جو نہایت بڑا شاعر اور نہایت بڑا
فصیح و بلیغ تھا اور ایک لوساج ہوا ہے جس نے کتاب جلباس
لکھی ہے جو فلسفہ کے مقامہ پر مشتمل ہے یہ کتاب اس فن مین بہت
عمدہ کتاب ہے اور اسی قرن مین ایک شاعر لنّاوس اہل سوید سے
نہایت بڑا عالم طبیعات کا ہوا تھا اور اسی زمانہ مین المانیا مین دو
شاعر پیدا ہوئے ایک کا نام غوطی اور دوسرے کا نام شلّر تھا غوطی
تو اپنے اقران پر محاسن آداب مین فائق ہوا اور دوسرا شلّر فن ظرافت
اور بازیگری وغیرہ کا مجدد مشہور ہوا چنانچہ اوسنے بہت سی کھیل تماشے
کے مضامین بھی ہزل اشعارون مین بیان کیے اور اوسنے ایک
کتاب تاریخ مین ایسی لکھی ہے جس کے دیکھنے سے اوسکی قوت فکریہ
کی جولانی بہت اچھی طرح ثابت ہوتی ہے اسی عرصہ مین انگلستان
مین تین مورخ ایسے پیدا ہوئے کہ اُنکے سبب سے گویا انکے ملک کو عزت
ہوگئی انمین سے ایک کا نام گبن اور دوسرے کا ہیوم اور تیسرے کا رابرٹسن تھا

اوسکے بعد ایک شخص ادم اسمتھ پیدا ہوا اس شخص کو سیاست ملکیہ اور
فن ریاضی مین ایسا کمال حاصل تھا کہ اپنے زمانہ مین کوئی اپنا ہمسر و
نظیر نرکھتا تھا اور ایک معلم طبعیات کا بانکس نام اور دو ڈاکٹر ایک ولیم ہنٹر
اور دوسرا اوسکا بھائی جان وکاونڈس جسنے پانی کے اجزا کو جدا کیا تھا
اور ایک ہراڈلی اور ایک ہرشل اور بنجامین فرانکل یہ سب بھی اسی زمانہ
مین پیدا ہوئے تھے اور فرانکل کا نام اس سبب سے ہمیشہ یادگار رہیگا کہ
اوسنے جذب مقناطیسی کے اسباب کو خوب صاف لکھا ہے اور مشاہیر
انگلستان مین سے اسی قرن مین ایک شخص آرکرایت نامے گذرا ہے
جس نے روئی کے دھننے کا آلہ ایجاد کیا تھا اسکے بعد عوام مین سے
بھی تین شخص ایسے ہوئے کہ اونھون نے اس آلہ کیواسطے ایسے سامان
تجویز کیے جنکے سبب سے اسکی قوت بانتہا ہوگئی اون مین سے ایک کا
نام ہیبطن تھا دوسرے کا نام قلطن تیسرے کا نام جمس واٹ تھا یہ وہ
شخص ہے جس نے بانپ کمن کے ایجاد کیے ہوئے آلہ دخانی سے فائدہ

حاصل کرنے کی ایک عجیب کیفیت اختراع کی تھی اور اسی قرن مین ہند مین
براڈلی کے ہاتھ سے بہت سے ایسے عجیب و غریب کام ظہور مین آئے کہ
اونکے سبب سے انگلستان مین پہونچنے کے بہت سے مشکل نکل آئے اور جو
موقع بیکار پڑے تھے وہان خلیجین بنگئین اور اونکی طرف راہ کھل گئی چنانچہ
اسی سبب سے صنعت و دستکاری کو زیادہ ترقی ہوئی اور انگلستان کی تجارت
بڑھگئی اور دولت و سیاست کو رونق ہوگئی انھین کامون کے نتائج مین سے
ایک یہ بات ہے کہ معدنیات کو نکالنے کے بہت سہل طریقے انکو معلوم ہوگئے
اور کتان اور روئی اور ملکون سے لاکر بیش قیمت کپڑے بنانے لگے اور
نہایت جلد اونکو تیار کرنے لگے اور یہ سب باتین انھین آلات کی معاونت
سے تھین جو اونھون نے ایجاد کیے تھے یہان تک کہ اونکی چھوٹی چھوٹی بستیان
بڑے بڑے شہر بنگئے کیونکہ جب ان مین بڑھکے تجارتین ہونے لگین
تو اس سبب سے وہ بڑے معتبر شہرون مین داخل ہوگئے اور ایک عمدہ
علامت تجارت کی ترقی کی یہ تھی کہ جو کپڑا انگلستان کا بنا ہوا اٹھارویں

قرن کے شروع مین پانچ لاکھ روپیہ کو فروخت ہوتا تھا وہی کپڑا قرن
مذکور کے وسط مین پانچ کرور کو فروخت ہونے لگا اب اُنیسوین صدی
کے حالات کی تحریر سے ہم اپنے قلم کو روکتے ہین کیونکہ اس صدی مین
اہل صناعت اور اہل علم شمار سے زیادہ ہو گئے اور جو لوگ کہ انسان
کے حالات کی بہتری اور خوبصورتی کے خواہان تھے وہ تو بے تعداد
ہو گئے اور ہمیشہ اونکے بادشاہ اس بات کی رغبت لوگون کو دلاتے
رہتے ہین کہ اسباب تمدن اور حسن معاشرت کی ترقی مین کوشش کرو
اور اُنکو ہمیشہ اُنکی محنت کے صلے اور مہربانیون کے نشان بخشے
دیتے رہتے ہین اور جو لوگ اہل کمال گذرتے ہین اونکی تصویرین* تعظیم
اور عزت کے ساتھ عام جلسون مین رکھتے ہین تاکہ اوسکے سبب سے رفاہ عام
کی باتون کی طرف لوگون کو دلی خواہش پیدا ہو اور ہمیشہ اونکا نام باقی رہے

---

* اہل یورپ یقین کرتے ہین کہ اب انسان کی نسل سے وہ زمانہ بہت دور گیا جس مین تصویرونکی پرستش ہونے لگنے کا خوف تھا مین کہتا ہون کہ اور قومون مین سے گیا ہو یا نہ گیا ہو مسلمانون مین سے تو یقینی جاتا رہا پس بلاشبہ اہل کمال کی تصویر کو عام منظر مین رکھنا رفاہ عام اور قومی ہمدردی اور قومی عزت اور قومی ترقی کے لیے نہایت مفید ہے ۱۲ سید احمد

اہل یورپ کی تحقیقات اور ایجادات کا مختصر بیان

چودھوین صدی مین اہل یورپ نے اپنی کشتیون مین بوصلہ کا استعمال
کیا جو اہل عرب سے انھون نے اخذ کیا تھا اور اہل پرتگال نے افریقیہ
غربیہ کے متعدد اطراف کی تحقیقات کی اور جنوب کی طرف راس زعم
تک جسکو کیپ آف گڈ ہوپ یا راس امید کہتے ہین گھیر لیا اور اسی سبب
سے انکو ہندوستان کا راستہ دریا مین ہو کر لگ گیا چنانچہ انھون نے
وہان چند عمارتین بنائین سنہ ۱۴۳۶ عیسوی مین مقام المانیا مین چھاپہ کا
فن ایجاد ہوا اور سنہ ۱۴۶۶ ع مین شہر لیون مین جو فرانس مین ہے
حریر کا آلہ ایجاد ہوا اور سنہ ۱۴۹۲ ع مین کرسٹوف کولمبس نے امریکا کو
دریافت کیا اور سترھوین صدی مین انگلستان اور فرانس مین رولی
کی کل ایجاد ہوئی اور ایک آئینہ ایسا ایجاد ہوا جسمین چھوٹی چیز بہت بڑی معلوم
ہوتی تھی اور مدرسے قائم ہوئے اور ہوا کے وزن کا آلہ نکلا اور سنہ ۱۶۴۲ ع
یورپ مین استعمال الکینا کا ہوا اور سنہ ۱۶۶۷ ع مین بمقام پیرس کپڑا سینے کی

کلین ایجاد ہوئین اور سنہ ۱۷۴۳ع مین انگلستان مین لوہا ڈھالنے اور
پگھلانے کی تدبیر ایجاد ہوئی اور سنہ ۱۷۵۰ عیسوی مین فرنکلن نے آلات
جاذب برق ایجاد کیے جنکے سبب سے بادلون مین سے قوت کہربائیہ بجلی
کو جذب کرتی تھی اور زمین پر اوسکا اثر پہونچاتی تھی اور سنہ ۱۷۶۰ع مین
مقام پیرس مین بہرون اور گونگون کی تعلیم کے واسطے مدرسے مقرر ہوئے
اور اندھون کی تعلیم کا بندوبست ہوا اور پیرس کے دیکھا دیکھی اور
ممالک یورپ مین بھی ان لوگون کی تعلیم کا بندوبست ہو گیا چنانچہ
فی زماننا خاص اون لوگون کی تعلیم کے واسطے قریب ڈیڑھ سو مدارس
کے یورپ مین موجود ہین اور طریقہ انکی تعلیم کا یہ ہے کہ بہرون اور
گونگون کو تو صورت حروف کی دیکھلا کر جو اسکے واسطے اصطلاح مقرر
کر لی ہے اوسکا اشارہ اونگلیون سے کر دیتے ہین اور پھر جو چیز اون
لفظون سے مراد ہوتی ہے اوسکی صورت دکھلا دیتے ہین اور پھر ان
حروف سے اوسکا نام لکھتے ہین اور اس صورت سے اونکو قابل تعلیم کرکے

پھر آسانی کے ساتھہ اونسے اشارات مین یا تحریر مین کلام کرسکتے ہین
اور اندھون کی تعلیم کے واسطے اونھون نے یہ تجویز نکالی ہے کہ اونکو
واسطے مفرد و مرکب حروف لوہے وغیرہ کے بنائے ہین اون حروفونکا
نام لیکر ہاتھہ سے اونکی صورت دکھلا دیتے ہین چنانچہ اندھے ہاتھہ سے
ٹٹول کر اوسکی صورت اپنے ذہن مین منقش کر لیتے ہین اور اگر اندھونکو
جغرافیہ کی تعلیم دینی منظور ہوتی ہے تو اونکے واسطے مجسم نقشہ حرفون کیطرح
بناتے ہین اور ہاتھون سے چھو کر وہ اوسکی کیفیت معلوم کر لیتے ہین
پس اگر کوئی اونسے دریافت کرے کہ فلان شہر یا فلان مقام کہان ہے
تو وہ ہاتھہ سے چھو کر فوراً بتا دیتے ہین اور ستاے۱۷ء مین انگلستان کے
ڈاکٹر جنر نے چیچک کے ٹیکے کی تجویز نکالی فرانس اور امریکا کے مورخون
مین باہم اس بات مین نزاع ہے کہ دخانی کلین کسنے ایجاد کی ہین
اور ہر ایک یہ دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگون نے ایجاد کی ہین
حالانکہ جو اصل کیفیت اوسکی ایجاد کی ارا غو صند بس فرانس کو رہنے والی

لکھی ہے وہ یہ ہے کہ اول اول دخانی اثر مین ہیرون اسکندری
نے فکر کی اور جو اس سے مشغتین ممکن تھین اون کو سوچا اور یہ بات
حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکسو بیس ۱۲۰ برس پہلے کی ہے چنانچہ اوس
زمانہ مین یہ امر زیادہ ظاہر نہین ہوئی بلکہ کئی صدی تک کسی نے
اوسکا خیال بھی نہین کیا اوسکے بعد سنہ ۱۵۴۳ع مین بلاسکو دی غرائی ہسپانوی
نے اسکے اصول لکھے اور اوسکے استعمال کے طریقون کو سوچا اسی طرح
سلمون دوکوس فرانسیسی نے سنہ ۱۶۱۵ع مین کچھ اسکی نسبت لکھا اسکے بعد
سنہ ۱۶۶۳ع مین ورسسٹر نامے انگریز نے اس باب مین ایک مستقل بات
پیدا کی مگر جو کچھ اوس نے سوچا تھا اوس سے کافی نفع کی توقع نہ ہوئی
اوسکے بعد سنہ ۱۶۹۰ع مین مہندس ڈینس پاپین فرانسیسی نے کچھ اس باب
مین فکر کی یہانتک کہ اوسنے سنہ ۱۶۹۵ع مین بمقام ہستون ایک کل دخانی
بنائی جو مشابہ کوٹنے کی آلہ اوکھلی کے تھی اور یہ بات سب سے پہلے اسی کو
معلوم ہوئی تھی کہ جو قوت قابل انبساط ہے اگر اوسکو ایک آلہ ناری مین

پہونچایا جاوے تو گرمی کی شدت سے بہت پھیل جاتی ہے اور جب اوسکو
برودت پہونچی تو وہ قوت منقبض ہوجاتی ہے اوسکے بعد اس باب مین
جمس واٹ نامی انگریز نے جس کا ذکر اوپر ہوا انگریزی جسکے کمالات اٹھارہوین
صدی کی نصف ثانی مین ظاہر ہوئے تھے چنانچہ اوسنے دخانی انجن اور
اوسکے اجزا کی اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے دریافت کی تھی اور اوسکی
تحقیقات سے یہان تک نوبت پہونچی تھی کہ گویا اسکی اختراع کی نسبت
اوسکی طرف ہوسکتی تھی اور بعض بابین مذکور پہلے یہ اشارہ کرگیا تھا کہ
اوس سے سفر دریا کا ممکن ہے اور اسکی کیفیت مشرح لکھ گیا تھا پس ١٧٣٦ع
مین جوناتان ہلس نامی انگریز نے اوس آلۂ دخانی کا استعمال ایک کشتی مین
کیا مگر اوس مین بخوبی اوسکو کامیابی نہوئی بلکہ نہایت تھوڑا فائدہ معلوم
ہوا پھر ١٧٧٥ع مین ماکینجی ریا فرانسیسی نے ایک ورکشتی دخانی بنائی اور
اور اوس سے تین برس بعد جوفروی فرانسیسی نے اسی قسم کے چند آلۂ بخار
اور ایجاد کیے اور اوسکو فرانس مین دریاے ڈوب کے کنارہ پر ڈالا اور پھر

۱۷۸۱ء میں فرانس میں دریاے سون کے کنارہ پر اسی قسم کی ایک بڑی
کشتی ڈالی گئی اور وہ چلی بھی پھر تو انگلستان کے لوگون کی ایک جماعت کثیر
اسطرف متوجہ ہوگئی اور انجام کار اونکی سعی سے کام نکل ہی گیا اس جماعت
مین ایک تومیلر تھا جو ۱۷۹۰ء مین پیدا ہوا تھا اور ایک لارڈ ستنہوپ
تھا جو ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا تھا اور ایک سمن گٹن تھا جو ۱۸۰۰ء مین
پیدا ہوا تھا انکے بعد انیسوین صدی کے تیسرے سال مین فلطن امریکا
والے نے پیرس مین اپنے عمل کو اسی آلہ بخار سے امتحان کیا اور اسکے ساتھ
اسکا ایک ہموطن لیونگسطن تھا چنانچہ ان دونون نے اوس آلہ بخاریہ کو
دریاے سون مین ڈالا چنانچہ یہی پہلا جہاز نکلا تھا جو نہایت سریع السیر
تھا مگر جب فرانس مین انکو اپنا کام چلتا نظر نہ آیا کیونکہ سلطنت فرانس کو
اسطرف توجہ نتھی اسلیے فلطن مایوس ہوکر اپنے وطن کو چلا آیا اور اپنی
اختراع کو ساتھ لیتا آیا اور اپنے وطن مین آکر اسنے اوسکو خوب شہرت دی
چنانچہ اہل فرانس کا مقولہ یہہ ہے کہ اوس زمانہ مین اس امر کی طرف سلطنت کا

متوجہ نہونا ایک بڑی بدنصیبی کی بات تھی پھر اسی صدی کے چھٹے
سال مین ایک اور دخانی جہاز جسکو کلرمونٹ کہتے تھے نیویارک سے چلا
اور فیلاڈلفیا تک امریکہ کے ممالک متحدہ مین پہونچا پھر ۱۸۱۴ء مین
فلطن مذکور نے اوسی دخانی جہاز کی کچھ اور اصلاح شروع کی مگر وہ اسکو
اتمام سے پہلے مرگیا لیکن اوسکے ملک مین اوسکے سامنے ہی چھوٹے چھوٹے
جہاز دخانی بنگئے تھے جن مین سے ایک جہاز کا نام فلطن رکھا تھا چنانچہ
یہی فلطن جہاز ایک مرتبہ کہین دریا مین جاتا تھا اور نیپولین اول ایک
اور کشتی مین بیٹھا ہوا جزیرہ سینٹ ہلن کو جاتا تھا جب اوس نے اس
دخانی جہاز کو دیکھا اور اوسکے دھوین کو آسمان تک پہونچتا دیکھا
اوسوقت نیپولین کو نہایت افسوس ہوا کہ مین نے پہلے سے اسکی قدر کیون
نکی کہ دوسری جگہہ جاکر یہ پورا ہوگیا پس اس سے ثابت ہوا کہ جس قدر
تاثیرات بخاریہ کی نسبت قواعد لکھے ہین اون سب کا موجد وہی فلطن
مذکور تھا علاوہ اسکے یہ شخص بڑا دانشمند اور بڑا اچھا مہندس بھی گذرا ہے

غرضکہ جب یہ خانی جہاز بہمہ وجوہ کامل ہوگیا تو رفتہ رفتہ تمام دیار یورپ
مین اوسکا استعمال شروع ہوگیا اور چکرون کے بدلے آلہ ذنب کا استعمال
جسکو الیس کہتے ہین اسطرح ہوا کہ سب سے پہلے دو کی فرانسیسی نے ۱۷۸۱ع
مین اس باب مین فکر کی اور ۱۷۶۸ع مین بوکتون نے بہی اس مین فکر کی پھر
۱۸۰۳ع مین شارل ولری نے اس آلہ کے بنانیکی اجازت لی مگر چونکہ اوسکو
اسقدر روپیہ بہم نہ پہونچا کہ اوسکے لیے کافی ہوتا اسلیے سعی اسکی ناتمام رہی
مگر بعد اسکے ممالک متحدہ امریکا مین سے سوید کا ایک نامی مہندس اریکسان
نے اس کام کے لیے فرصت پائی اور ۱۸۳۶ع سے اوسکا بنانا شروع کیا اور
۱۸۴۴ع تک اوسکو بناتا رہا یہانتک کہ اوسنے اسکو بنا پایا اور ۱۸۴۵ع
مین جاری بھی کردیا جو ابتک جاری ہے اور ۱۸۴۲ع مین فرانس مانگولفیی
نے ایک خانی غبارہ بناکر ہوا پر اوڑا اوسکو اس ترکیب سے بنایا کہ اول تو
اوپر ایک قسم کا حریر بناکر منڈھ دیا جس مین نہایت لطیف ہوا بھی نہین
نکل سکتی تھی اور پھر اوس غبارہ کو لطیف بخارات سے بھر دیا پس ہوا کے

زور سے وہ اوپر کو چڑھگیا کیونکہ وہ ہوا سے بھی ہلکا تھا اور سنہ ۱۷۹۴ء مین
ایک تیزاب نکالا گیا جس سے دھاتین پگل جاتی ہین اور تار برقی کو اثر
پہونچانے کو بھی کام مین لائی جاتی ہین اور سنہ ۱۸۰۱ء مین جکار کپڑا بننے والے نے
ایک ایسا آلہ بنایا جس سے بغیر ہاتھ لگائے خودبخود کپڑا بنا جاتا تھا اور اس
آلہ کے کپڑے مین طرح طرح کی صنعتین ایجاد ہوئین اور اوسکے سبب سے
مقام لیون کے اُن کارخانون کی فرانس مین بڑی قدر ہوگئی جس مین
حریری کپڑے بنے جاتے ہین اور اسی سبب سے لیون کے لوگ اوس کے
موجد کی ایک تصویر اپنے شہر مین اسلیے لیگئے کہ اس سبب سے اوس موجد
کی نسبت انکی احسانمندی ظاہر ہووے اور سنہ ۱۸۱۶ء مین مقام لندن مین
گاس کی روشنی اور شارٹ ہینڈ لکھنے کی ترکیب جسکو اسٹینو گرافی کہتے ہین
ایجاد ہوئی شارٹ ہینڈ لکھنے کے لیے ایک خاص قسم کے نہایت چھوٹے اور
مختصر حروف اور اشارے ایجاد کیے ہین جن کے ذریعہ سے بولنے والے کی باتین
گو وہ کیسا ہی جلدی بولتا جاوے برابر لکھی جاسکتی ہین جسکا موجد اٹزی

اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا اور ۱۸۲۹ء مین ریل جاری ہوئی جو لوہے
کی سڑک پر چلتی ہے اور اسکو سٹیفنصن نامے انگریز نے ایجاد کیا ہے
جو بڑا مہندس تھا اور وہیٹسطون نامے انگریز نے تار برقی ایجاد کیا اور اسی
عرصہ مین فوٹوگراف کی تصویرین جو آئینہ کے ذریعہ سے کھینچی جاتی ہین
ایجاد ہوئین اور ان فوٹوگرافی تصویرون سے طبیعیات اور فلکیات
کے علم کو بڑا فائدہ ہے۔

اور چونکہ اہالیان یورپ کا باب تمدن مین ترقی حاصل کرنا جس کے
نتائج مین سے یہ اختراعات ہین جنکا ہمنے ذکر کیا صرف علوم و فنون کے
شائع کرنے اور ذریعۂ تعلیم کو آسان کرنے کی بدولت ہوا اور یورپ
مین مملکت فرانس کو انتظامات ملکیہ اور تعلیم کے طریقون مین زیادہ
شہرت ہوئی اسلیے ہمکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم کچھ فرانس کی حکومت
و انتظام کی کیفیت بیان کرین تاکہ اوسپر اور ممالک یورپ کے حال کا بھی
قیاس کرلیا جاوے کیونکہ سب مملکتین یورپ کی کم و بیش ایک دوسرے کی

پیرو ہین پس اہل فرانس کا حال یہ ہو کہ اونکے نزدیک طلبار کی تین
قسمین ہین یا تو مبتدی ہین یا متوسط ہین یا منتہی ہین اور جسطرح طلبائ
کے تین مرتبے ہین اسی طرح باعتبار آسانی اور دشواری کے علوم و
فنون کے بھی تین درجے ہین چنانچہ ابتدائے علوم مثل علم اخلاق اور
اصول دین اور فن تحریر اور مفردات لغت اور اصول حساب اور ناپ
تول اور اصول تاریخ اور جغرافیہ اور علوم طبعیہ کے مبادی اور موجودات
ارضیہ کی ساتھہ طریق استدلال اور علم فلاحت کو مبادی اور قانون حفظ صحت
یعنے ڈاکٹری وغیرہ اور اصول مساحت اور نقشہ کشی اور گانا اور ورزش
وغیرہ ہین پس یہ سب فنون تو اون عام مدارس مین پڑھائے جاتے ہین جو
خاص سرکار کی طرفسے قائم ہین یا ضلع سے متعلق ہین یا خاص شہر کی تحصیل
کے متعلق ہین یا اون مدرسون مین پڑھاتے ہین جو رفاہ عام اور خیر خواہی
خلائق کیواسطے خاص رئیسون نے یا نیک نیت لوگون کی ایک جماعت نے
بطور چندہ کے قائم کیے ہین اور متوسط درجہ کی علوم و فنون مین علم لغات

قدیمیہ اور لغات جدیدہ اور علم بیان اور منطق اور حکمت اور علوم ریاضیہ
اور طبیعہ اور تاریخ وغیرہ داخل ہین اور یہ علوم بھی خاص سرکاری مدرسون
مین پڑھائی جاتے ہین یا جو شہر والون کی طرف سے مدرسے قائم ہین انمین
پڑھائی جاتے ہین یا خاص خاص مقامات پر جو رئیسون کی تعلیم کیواسطے
مقرر ہین وہان پڑھائی جاتے ہین اور جو لوگ منتہی ہین وہ مدارس عالیہ
مین پڑھتے ہین اور بعض منتہی طلباء بڑے بڑے نامی علماء کے لکچرون اور
جماعتون مین شریک ہوکر فائدہ حاصل کرتے ہین مگر یہ وہ طلباء ہوتی ہین
جنکا اول امتحان لیا جاتا ہے اور اگر امتحان مین کامیاب ہوئی تو پھر
ایسے جلسون مین جانے کی اونکو اجازت ملتی ہے اور ایسے علماء جو لکچر وغیرہ
دیا کرتے ہین وہ یا تو علم الہیات کی تعلیم دیتے ہین اور یا قانون اور فن
انشا وغیرہ کا لکچر دیتے ہین چنانچہ انکی پانچ قسمین ہین ایک قسم مین
تو وہ عالم ہین جنکے متعلق آٹھ جماعتین طلباء کی ہوتی ہین اور وہ سب
علم الہیات کی تحصیل کرتی ہین مگر اون مین سے چھہ جماعتین تو عقیدہ

کیتھلک کی موافق علم الٰہیات پڑھتی ہین اور وہ جماعتین پروٹسٹنٹ کے
عقیدہ کی موافق پڑھتی ہین اور اس علم کے شعبون مین سے ایک شعبہ تو فرائض
دینیہ کا ہے اور دوسرا علم اخلاق اور انتظام معابد نصاری اور کتاب
مقدس کا علم اور عبری زبان کا ہے اور دوسری قسم کے وہ علماء ہین
جن کو متعلق تو جماعتین ہوتی ہین یہ علماء ایک تو قوانین کی تعلیم دیتے ہین
جس مین قواعد عامہ اور رومی قوانین اور قانون مدن اور قوانین فوجداری
اور قوانین مجالس اور حسب مقتضای ضرورت احکام سیاست شہریہ کا اندازہ
کرنا اور قانون تجارت اور عام حکمرانی کے طریق اور جو معاملات مابین
رعایای فرانس اور حکام فرانس کے واقع ہین سبکے اصول داخل ہین
اور تیسری قسم علماء کی وہ ہی جو صرف تین جماعتون کو تعلیم دیتے ہین
ایک تو اوس جماعت کو جو علم طب سیکھتی ہے اور علم طب مین فن تشریح
اور ترکیب اعضاء حیوانی اور ایک تاریخ طبیعہ جو علم طب سے متعلق ہے
اور طریقہ حفظ صحت اور طریق تشخیص امراض ظاہری و باطنی اور دستور العلاج

اور کیفیت دواؤن کے اجزا کی اور ولادت کی حالات سب شامل ہین
ان علما کے متعلق چند بڑی بڑی مدرسے ہین جنہین دواؤن کے مزاج او
اجزا سے بحث ہوتی ہی اور دواسازی کی طریق بتلائے جاتی ہین اور ایک قسم
ہین فن طب کے عمل و رامد کا طریقہ سکھلایا جاتا ہی اور چوتھی قسم کی علما کی متعلق مختلف
جماعتین ہین اور یہ لوگ علم ہیئت اور فلکیات اور جبر مقابلہ اور علم مساحت
اور علم آلات جنہین جر ثقیل یا تصویر فوٹوگراف کی تعلیم دیتے ہین اور
علم کیمیا اور علم نباتات اور طبیعت ارضیہ اور علم امزجہ حیوانات وغیرہ
سب پڑھاتے ہین اور پانچوین قسم کے وہ علما ہین جو انشا اور علم ادب
اور علم فلسفہ اور تاریخ فلسفہ اور یونانی اشعار اور لاطینی اشعار اور فرانسیسی
اشعار اور نحو اور تاریخ قدیمہ اور جدیدہ اور جغرافیہ اور اور زبانون کے
اشعار وغیرہ کی تعلیم کرتے ہین اور ان علما کے متعلق بھی بڑے بڑے
مدرسے ہین جنہین فنون مذکورہ کی تعلیم ہوتی ہے اور ان ہین تاریخ فرانس
اور جغرافیہ طبعیہ اور سیاست اور علم نقشہ کشی وغیرہ بھی پڑھائی جاتی ہین

ان طالبان کا دستور یہ ہے کہ وہ اپنی کتابین اس مدرسۂ عالیہ مین جا کر
ختم کیا کرتے ہین جو مدرسۂ فرانس کے نام سے مشہور ہے اور وہان علاوہ
انکے اور مدرسہ مشرقی زبانون کی تعلیم کیواسطے بھی مقرر ہین اور ایک
مکان سرکاری رصد کا بنا ہوا ہے اور ایک عجائب خانہ ہے جس مین
طرح طرح کے جانور اور طرح طرح کی ہنرمندی کے نمونے اور عجیب عجیب
چیزین رکھی رہتی ہین اور ایک اور سرکاری مدرسہ ہے کہ جہان جغرافیہ کے
متعلق نقشہ وغیرہ رکھے رہتے ہین اور ایک مدرسہ ظرافت اور صناعی اور
تفریح کی چیزون کا ہے اور ایک مدرسہ فنون دستکاری کا ہے اور ایک
مکان سرکاری تصویرون کا ہے اور ایک مدرسہ فن موسیقی کا ہے اور ایک
مدرسہ علم مجلسی اور باہمی مباحثہ وغیرہ کے آداب کی تعلیم کا ہے اور یہ سب
مدرسے ایک ایسے وزیر کی نگرانی مین رہتے ہین جسکو ایسے ہی امور سے تعلق ہے
اور علاوہ انکے اور بہت سے مدرسے ہین جو ظاہر التعلق سرکاری سے علیحدہ ہین
مگر سرکاری نگرانی سے علیحدہ نہین ہین کیونکہ ان مین ہمیشہ اس بات کی

نگرانی رہتی ہے کہ اون مین تہذیب اخلاق اور حفظ صحت کی کسطرح پر
تعلیم ہوتی ہے اور آیا انجمن شہر کے دستور کے موافق تعلیم ہوتی ہے یا
مخالف ہوتی ہے اور فرانس مین پانچ کمیٹیان بڑے بڑے علما سے
نامدار کی ہین اور ہر کمیٹی کا نام اکدمیہ ہے چنانچہ سب سے اول کمیٹی کمیٹی فرانس
مشہور ہے اور دوسری کمیٹی کمالات قدیمہ کی کمیٹی مشہور ہے اور تیسری
انجمن علوم کے نام سے مشہور ہے اور چوتھی کمیٹی صناعی مشہور ہے اور پانچوین
کمیٹی تہذیب اخلاق اور سیاست مشہور ہے پس اول کمیٹی کا کام یہ ہے کہ
وہ زبان کی اصلاح اور لغات کی چھان بین اور محاورات تحریر کی تحقیقات
کیا کرتی ہے اور دوسری کمیٹی قدیمی کمالات اور علمی زبانون کی صفائی
اور پورانی عمارتون کی تحقیقات اور اونکی اوضاع مین تامل کیا کرتی ہے
اور تیسری کمیٹی جملہ اقسام کے علوم مین رسالہ لکھکر شائع کرتی رہتی ہے اور
اس کمیٹی کا کام گویا جملہ علوم کا مہذب کرنا ہے اور چوتھی کمیٹی عمارتون
اور نقاشی اور رنگ و روغن اور تصویر کشی اور موسیقی کے مدارج کی تحقیقات

کرتی رہتی ہے اور اس کمیٹی سے اون لوگون کو بڑی مدد ملتی ہے جو صناعی کے مدرسون مین داخل ہونا چاہین اور پانچوین کمیٹی کا کام یہ ہے کہ وہ علوم فلسفہ اور قوانین واحکام اور حقوق عامہ اور سیاست مدن اور علم تاریخ فلسفہ اور اون طرق حکمرانی سے جنکو دیوانی اور ملکی سے ہی تعلق ہے بحث کیا کرتی ہے اور ان سب کمیٹیون کے واسطے وظیفہ وغیرہ بطور انعام مقرر ہوتا ہے خواہ وہ مال کے قسم سے ہو خواہ تمغہ وغیرہ ہون اور یہ صلہ کبھی سرکار سے عطا ہوتا ہے اور کبھی امرا شہر دیتے ہین تاکہ کسب کمال کی طرف لوگون کو رغبت ہو اور علاوہ ان سب مدارس کے اور بہت سے مدرسے ایسے ہین کہ اون مین جملہ علوم پڑھائے جاتے ہین اور لڑائی کے قاعدے سکھلائے جاتے ہین اور بری اور بحری لڑائی کے طریقے بتائے جاتے ہین اور اور بہت سی کمیٹیان ہین کہ وہ ہمیشہ علوم و فنون کی ترقی مین کوشش کرتی رہتی ہین اور فلاحت و جملہ قسم کی صناعت کی ترقی کے سامان بہم پہنچاتی رہتی ہین چنانچہ ایک کمیٹی طب کی ہے

اور ایک کمیٹی اس کام کی ہے کہ جو صنعتین خانگی ہین اون مین ترغیب
دیتی ہے اور ایک کمیٹی ہر قسم کے پھول اور طرح طرح کی بہار کی تحقیقات
کے واسطے ہے اسکا کام یہ ہے کہ جو پھول یا بہار فرانس مین نہون اون کو
جابجا اطراف مین سے منگا کر فرانس مین پھیلاتی ہے اور جو تدبیرین اوسکی
محافظت کی ہین وہ کرتی رہتی ہے پس ایسی ہی فکر و کوشش کی بدولت
اب فرانس کا یہ حال ہے کہ تمام دنیا کی چیزین اور صنعتین اوس مین
موجود ہین اور ایک کمیٹی فن جغرافیہ کی ہے اور ایک کرۂ ارضی کی درستی
کے واسطے ہے اور ایک حوادث روزگار اور آثار قدیمہ اور احوال عامۂ
خلائق کی تحقیقات کیواسطے ہے اور ایک خاص ایشیا کے حالات کی
تحقیقات کے واسطے ہے اور ایک سیاست عادلانہ کے طریقون مین فکر
کرتی ہے اور فن جراحی کی بھی چند کمیٹیان ہین اور فن تشریح کی کئی
کمیٹیان ہین اور تاریخ فرانس کی تحقیقات کرنیکے لیے بہت سی کمیٹیان ہین
اور جیسی یہ کمیٹیان خاص فرانس مین ہین اسیطرح صوبہائے متعلقۂ فرانس مین بھی

بہت سی کمپنیان ہین اور صدہا مدرسے ہین کہ اون مین دستکاری او
صناعی کی تعلیم ہوتی ہے اور مصوری سکہلائی جاتی ہے اور بہت سے
مدرسون مین معدنیات کے متعلق علوم پڑہائے جاتے ہین اور ایک مدرسہ
عالیہ ہے کہ اوسمین اصول تجارت سکہلائے جاتے ہین اور بہت سے مکانات
خاص ایسے ہی امور کیواسطے سرکار کی نگرانی سے متعین ہین اور تین مدرسے
سرکاری صرف سالوتریون کی تعلیم کے واسطے مقرر ہین اور اسیطرح
تین مدرسے علم فلاحت کی تعلیم کے لیے ہین اور باون مقامات صرف قواعد
فلاحت کے امتحان کے واسطے مقرر ہین اور جو لوگ قواعد فلاحت مین
کامل ہوتے ہین تمام اضلاع متعلقہ فرانس مین متفرق کردیے جاتے ہین
اور فن فلاحت کی بعض مدرسون مین تو ہمیشہ تعلیم ہوتی رہتی ہے اور
بعض مدرسے خاص وقت پر کہلتے ہین پس جو شخص فرانس کے ان علوم
وفنون کی تفصیل دریافت کرنا چاہے وہ کتاب تلخیص الابریز فی تلخیص باریز
کی تیرہوین فصل کے تیسرے مقالہ مین دیکہے جسکو شیخ رفاعہ ایک مصری عالم

مصری نے تصنیف کیا ہے اور جسمین اہالیان فرانس کی اون تدابیر
اور کمالات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جنکے سبب سے فرانس کے
لوگ انتظام مدن مین سب سے فائق ہو گئے اور بلا شبہہ اس کتاب کے
مصنف نے خوب لکھا ہے اور یہ بڑے فائدہ کی کتاب ہے۔
اور فرانس کو جسقدر توجہ علوم و فنون کی ترقی مین ہے جسکے سبب سے
اوسکے انتظام مدن مین غایت درجہ کی ترقی ہوئی ہے اوسکی علامتون
ایک بات یہ ہو کہ وہان ایسے بڑے بڑے کتب خانے ہین جنمین ہر قسم کے
فنون کی کتابین موجود ہین اور اون کتابون سے فائدہ اوٹھانے کی
تدبیرین بھی نہایت آسان کر دی گئی ہین اور جو امور اسکے مانع ہین اونکا
بخوبی انسداد کر دیا ہو کتابون کی کثرت کا بیان ہم صرف اٹلی کے
وزیر صیغۂ علمیہ کی تحریر کے موجب کرتے ہین کہ صرف اٹلی مین ایک لاکھ
چالیس ہزار دو سو اکیاسی کتابین مجلد ہین جنمین سے بہت سی کتابین
پورانے مذاہب کو متعلق ہین اور برطانیۂ عظمے کے کتب خانہ مین نو لاکھ

اٹھتر ہزار تین سو نو کتابین ہین جو اوسکے باشندون کی تعداد کے لحاظ سے
فی کس چھ چھ کتابین ہوئین اور اٹلی مین اسی نسبت سے فیصدی کس
گیارہ گیارہ کتابین ہوئین اور ستتر کتابین فاضل رہین اور بلاد نمسہ مین
بیس لاکھ چار سو اٹھاسی کتابین ہین جو فیصدی کس چھ چھ جلدین
ہوئین اور نوے زائد رہین اور بلاد پروشیہ مین بیس لاکھ چالیس ہزار
چار سو پچاس کتابین ہین جو اوسکے باشندون کی تعداد کے لحاظ سے
فیصدی کس ایک جلد ہوتی ہین اور تیس زائد رہتی ہین اور بلاد بلجیم مین
پانچ لاکھ نو ہزار ایک سو جلد ہین جو اوسکے باشندون کے لحاظ سے
فیصدی کس دس جلدین اور چالیس زائد ہوتی ہین اور بلاد بوبریا مین
بائیس لاکھ اٹھتر ہزار پانسو جلدین ہین چنانچہ وہان فیصدی کس ۲۶
جلدین ہوتی ہین اور فرانس مین اڑتالیس لاکھ نوے ہزار جلدین ہین جو
بحساب اوسکے باشندون کے فیصدی کس گیارہ جلدین ہوتی ہین
پس اس اعتبار سے فرانس اور اٹلی مین کتب خانہ برابر ہے بوبریا کا کتب خانہ

اسکے باشندون کی تعداد کے لحاظ سے تو سب سے زیادہ ہو مگر وہ اصل فرانس
کے برابر کہین بھی نہین ہو چنانچہ شہر پیرس مین ایک تہائی اون کتابون
کی ہے جو تمام مملکت فرانس مین موجود ہین اور قاموس العلوم ایک
کتاب جو انھین آخر سنین مین تصنیف ہوئی ہے اوس مین لکھا ہے
کہ مدینہ پیرس مین ۱۸۶۳ء تک دس لاکھ کتابین مجلد تو چھاپہ کی
تھین اور اسی ہزار کتابین قلمی تھین حالانکہ جب سنہ ۱۳۶۰ء مین اس
شہر کی بنیاد پڑی تھی اوس وقت اس شہر مین صرف نوسو دس جلدین
تھین سنہ ۱۵۴۳ء مین ایک ہزار آٹھ سو نو ہی جلدین ہوئین پھر سنہ ۱۶۴۴ء
مین سترہ ہزار سات سو چھیالیس کتابین ہوئین اور سنہ ۱۶۸۴ء عیسوی مین
پچاس ہزار پانسو بیالیس ہوئین اور سنہ ۱۷۷۵ء مین ایک لاکھ پچاس ہزار
جلدین ہوگئین اور سنہ ۱۷۹۰ء مین دو لاکھ جلدین ہوگئین اور اب وہان
دس لاکھ کتابین تو چھاپہ کی ہین اور اسی ہزار قلمی ہین اور چالیس ہزار
نقشے جغرافیہ کے متعلق ہین اور بہت سے اور متفرق رسالے اور نقشے وغیرہ

ایسے ہین کہ اونکو مجلد کتاب نہین کہہ سکتے پس اب زمانہ کی ترقی کی
کیفیت بھی ہم ان کتب خانون کی ترقی سے قیاس کر سکتے ہین کیونکہ
یہ ذخیرہ کتابون کا اول کی چارسو دس برس مین (جو شہر پیرس کے
ابتدائی زمانہ سے لیکر ۱۷۹۵ء تک ہوتا ہے) صرف دو لاکھ کتابونکا وہان
جمع ہوا اور اوسکے بعد سے جب سے کہ مملکت فرانس مین آزادی شروع ہوئی
۱۸۶۳ء تک دس لاکھ اسی ہزار کا ہوگیا اور متفرق رسالے وغیرہ اون
علاوہ ہین اور اسی طرح اور جملہ اسباب تمدن کی ترقی کا قیاس کرنا چاہیے
اور پیرس مین اس کتب خانہ مذکور کے علاوہ اور تین کتب خانے ایسے
بڑے بڑے ہین جیسیکہ اور سلطنتون مین ہوتی ہین اور فرانس کے انتظام
کی کیفیت ہے کہ یہی کتب خانے جنکا ذکر ہوا ہمیشہ وہان چھ گھنٹہ کے
واسطے دن مین کھولے جاتے ہین اور بعض کتب خانے تین گھنٹہ کے لیے
رات کو بھی کھولے جاتے ہین مگر اتوار اور عیدون وغیرہ کے سوا طلبا
اور شوقین لوگون کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہین اور جو لوگ صرف

بطور سیر اونکا دیکھنا چاہین اونکو ہفتہ مین دو دن اجازت ہوتی ہے
اور ان کتب خانون پر داروغہ اور اور ملازم مثل دفتری وغیرہ کے
متعین ہین اور اونکے گرد علٰحدہ علٰحدہ مکانات بنے ہوئے ہین اور انمین
سواے کاغذ کے اور ہر قسم کا سامان لکھنے کا موجود رہتا ہے پس جو شخص
وہان اس غرض سے آتا ہے کہ کسی کتاب مین سے کوئی بات لکھ لاوے
وہ کتب خانہ کو داروغہ سے آکر کتاب مانگ لیتا ہے اور اگر ایک کتاب سے
زیادہ کوئی شخص مانگے تو داروغہ اول اوس سے سبب دریافت کرتا ہے
پھر ملازم کے ہاتھ وہ کتابین بھیجدیتا ہے اور ملازم وہان حاضر رہتا ہے
جب وہ لوگ دیکھ بھال کر جاتے ہین اوس وقت وہ ملازم داروغہ کو
لاکر پھر سپرد کر دیتا ہے اور یہ طریقہ شناسا اور اجنبی سب کے ساتھ برابر
برتا جاتا ہے اور جو لوگ مصنفین مین سے ہین اونکو اس بات کی
بھی اجازت ہے کہ وہ کتاب وہان سے اپنے گھر کو لیجاوین مگر زیادہ سے
زیادہ مدت اوسکی ایک سال ہے اس سے زیادہ کے لیے کسیکو نہین ملتی

اور یہ مطالبہ بھی بذریعۂ کتاب کے ہوتا ہے اور مطالبہ کا سبب بھی بیان
کیا جاتا ہے اور بعد انقضاے مدت کے یا تو کتاب واپس کرنی پڑتی ہے
اور یا دوبارہ اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے اور یہ بھی بیان کرنیکے لائق
بات ہے کہ اون لوگون کو عمایدِ دولت کی اولاد کی تہذیب و تربیت کا خیال
کیسا ہے اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ یہ بات سلطنت کے حق مین نہایت نافع ہے
چنانچہ اونکا دستور ہے کہ جب امراے دولت کی اولاد مین سے کوئی لڑکا
سن تمیز کو پہونچتا ہے اوسوقت سے اوسکے واسطے نہایت ماہر معلم مقرر کیے جاتے ہین
اور وہ ہر قسم کے فنون و علوم کی اوسکو تعلیم دیتے ہین اور غرض اوسکی تعلیم
سے اول صرف اوسکے اخلاق کی تہذیب اور جو باتین قابل اطلاع کے ہین
اونکی اطلاع ہوتی ہے اور جب وہ علوم و فنون مین کامل استعداد حاصل
کر لیتا ہے تو اوسکو اور ملکون مین تجربہ حاصل کرنیکے واسطے بھیجدیتے ہین
تا کہ وہان جا کر وہ اور سلطنتون کا حال دیکھے اور وہان کے طریق حکمرانی
کو دریافت کرے اور جو کچھ اوس ملک مین ترقی کی باتین ہین اون کا

سبب دریافت کرے اوراوس کے بعد اپنے ملک کی حالت اور
اوس ملک کی حالت مین جو تفاوت ہو اوسکو سمجھے سوچے
تاکہ جب اوسکو حکمرانی کرنی پڑے تو یہ باتین اوسکے کار آمد ہون اور
جو باتین موجب ترقی ہین اگروہ اوسکی سلطنت مین نہون تو اونکو
اختیار کرے اور جنسے مضرت ہو اونسے بچتا رہے اور جب اوسکی عمر
اٹھارہ برس کی ہوتی ہے تو سلطنت کی مجلس اعلی مشورۂ امور سلطنت
مین اوسکو داخل کردیتے ہین وہان جاکروہ اوس مجلس کے رنگ ڈھنگ
کو دیکھتا رہتا ہے مگر بحث لنے کی اجازت نہین ہوتی جب پچیس برس کی
عمر ہو جاتی ہے اوسوقت اسکو رای دینے کی بھی اجازت ملتی ہے اور
اس سے فائدہ یہ ہیکہ ابتدا سے جو وہ امور متعلقہ سیاست کو دیکھتا بھالتا
رہتا ہے اور لوگون کی راہین سنتا رہتا ہے تو یہانتک نوبت پہونچتی ہی
کہ اوسکو اس ذریعہ سے حکمرانی مین ایک ملکہ حاصل ہو جاتا ہے اور قطع نظر
ملکہ کے شنتے شنتے اسکو اہل سیاست کی حالات اور مراتب سے بھی بخوبی

آگاہی ہو جاتی ہے اور یہ آگاہی اوس شخص کیواسطے نہایت ضروری
جو ریاست کی کاربار اپنے ذمہ لیا چاہتا ہو کیونکہ یہ ریاست ایک بڑا
مشکل کام انسان کا ہے اور جو شخص اس مشکل کام کا کفیل ہو اوس کو
نسبت عام لوگون کے بہت زیادہ لیاقت اور حالات زمانہ کی کیفیت
کی زیادہ اطلاع درکار ہے اور جو لوگ کہ اہل ثروت اور صاحب علم اور شریف ہیں
اونکے حالات سے زیادہ واقفیت چاہیے تا کہ سلطنت کے بڑے بڑے کامون
کیواسطے ایسے لوگون کو منتخب کرے جنکو وقت پڑے اور رئیس کو
یہ بات بھی ضرور ہے کہ حاسدون اور مفسدون کے جاسوس اور اونکی
تکرار سے بھی مطلع رہے اسلیے کہ ریاست صرف مقدمات خاصہ کے تصفیہ
کے واسطے ہی نہین ہوتی جیسے کہ بعض ممالک اسلامیہ مین ہے اور نہ کوئی
خاص بات حکمرانی کی ہے جسکو رئیس کے سوا ملازم بھی کر سکتا ہے بلکہ
سلطنت سے غرض یہ ہے کہ عام حالات پر نظر کیجاوے اور اس بات کو خوب
سمجھ لے کہ مہمات سلطنت کی کفالت کے لائق کون لوگ ہین اور اونکا

اچھی طرح امتحان کرے اور جو شخص ناواقفیت سے کوئی نامناسب کام کرے
اوسکو سمجھاوے اور اصل بات بتاوے اور جو دانستہ ناواقف بنکر کرے
اوسکو تنبیہ کرے اور عایا کی حالت کو ہر وقت دیکھتا رہے اور جو کام
صناعی اور دستکاری کے ہین اونکی اشاعت مین اعانت کرتا ہے
اور جو علوم تہذیب اخلاق کے موجب ہین اونکو ترقی دے اور دولت کو
بڑھاتا رہے اور بری اور بحری لشکر کے انتظام کی طرف دل وجان
سے مصروف رہے اور اپنی سلطنت کی سرحدون کو ہر قسم کے سامان
جنگ و پیکار سے مضبوط رکھے اور اعدا کے حملے سے ہمیشہ بچائے رکھے
اور جو تعلقات دوسری سلطنتون کے ساتھہ اونکو امور سیاست یا
معاملات تجارت کے لحاظ سے ہون اون مین ایسی اصلاح کرے
کہ اوسکے سبب سے اپنی سلطنت کی عزت او شوکت زیادہ ہو اور
علاوہ امور مذکورہ بالا کے اور جو باتین اسی قسم کی ہین اونکا خیال رکھے
کیونکہ سلطنتون کی برائی بھلائی امور دنیوی کے لحاظ سے صرف

بادشاہون کی اس قسم کی لیاقت ہی پر موقوف ہی کیونکہ جسقدر وہ اونکی لیاقت پر موقوف ہی یا جسقدر اونکی لیاقت ہوتی ہے اوسیقدر سلطنت کی بھلائی برائی ہوتی ہے اور جسقدر سلطنت مین انتظام سیاست اچھا ہوتا ہے عدل انصاف کا لحاظ رہتا ہے اور جن لوگون کے ہاتھ مین یہ انصاف ہوتا ہے اونکی لیاقت اور عزت ہوتی ہے اوسیقدر سلطنت اچھی ہوتی ہے پولیبیوس یونانی مورخ سے جسنی سیاست روم کی نسبت کچھ کلام کیا تھا اور رومیون اور قرطاجنہ* والون مین جو لڑائیان ہوئی ہین اونکا حال لکھا ہے نقل ہے کہ اوسنے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ جو شخص جس کام کا ذمہ دار ہو اوسکا اوس امر کی اصول سے واقف ہونا نہایت ضرور ہی یہ لکھا ہے کہ جو مریض ایسے طبیب کے ہاتھ مین پھنسے جو مریض کے مرض کو ہی نجانتا ہو اور مرض کے مناسب دوا نہ دیتا ہو اوس مریض کے بچنے کی ہرگز امید نہین ہوتی اسی طرح جس سلطنت کے کارکن اصول سیاست

---

* قرطاجنہ سے مراد کارتھیج ہے۔

واقف نہون اور طریق حکمرانی اور مقتضای وقت کو نہ جانتے ہون ہرگز
اوس سلطنت کی قائم رہنے کی توقع نہین ہوسکتی اور جب یہ بات معلوم ہوئی
کہ اصول سیاست سے ناواقف ہونے مین سلطنت کو کسقدر مضرت ہے
تو جس حالت مین یہ فرض کیا جاوے کہ سلطنت مین اصول سیاست ہی
نہون تو پھر سلطنت کی مضرت بطریق اولی متصور ہے کیونکہ ناواقفیت
کی حالت مین تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو لوگ اونسے ناواقف ہین بجاے
اونکے واقف کار مقرر کیے جاوین اور نہونے کی حالت مین تو وہ اصول
ہی نہین ہوتے جنکا واقف کار تلاش کیا جاوے پس ایسی حالت مین
اہل غرض کی بن پڑتی ہے اور حاکم و محکوم دونون شہوات نفسانیہ مین
مبتلا ہو جاتے ہین اور کبھی اوسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ سلطنت تباہ
ہوجاتی ہے اور جو کچھ مین نے یہانتک بیان کیا ہے چونکہ اوس سے یہ بات
نکلتی ہے کہ ممالک یورپ مین علم و فن کی ترقی اور انتظام تمدن کی
اصلاح اور انتظام سیاست کی خوبی سب سلطنت کی آزادی سے ہوئی ہے

اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آزادی کے معنی بھی بیان کرین تاکہ
جو کچھ اس مین شبہہ ہو وہ رفع ہو جاوے -

پس جاننا چاہیے کہ یورپ مین آزادی کے دو معنے ہین ایک
آزادی شخصیہ جسکے معنے اونکی اصطلاح مین یہ ہین کہ ہر شخص کو اپنے تصرفات
مین اختیار کلی حاصل ہو اور اپنی ذات اور اپنے کاروبار مین بالکل خود مختار
ہو اور اپنے جان و مال عزت و آبرو کی طرف سے اوسکو ہمہ وجوہ اطمینان ہو
اور اگر کسی اپنے ہمجنس کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آوے تو حکام کی نظر مین
دونون یکسان ہون ایک کو ایک پر ترجیح نہو غرضکہ اوسکو اپنے
جان و مال اور جملہ حقوق مین کسی طرح کا خوف کسی سے نہو اور نہ حکام
اوسپر خلاف قانون سلطنت کوئی حکم جاری کرسکین اور حاصل اسکا
یہ ہے کہ حاکم اور محکوم دونون قانون کے قیدی ہون اور یہ آزادی
شخصیہ پوپ کی حکومت اور یاسکو کی سلطنت کے سوا اور تمام ممالک
یورپ مین موجود ہے صرف یہی دو سلطنتین ایسی خود مختار ہین کہ وہان

رعایا کو آزادی حاصل نہین ہے اور گو وہان ایک قسم کا قانون ہو لیکن
وہ رعایا کے حقوق کی مراعاۃ کے لیے کچھ کافی نہین ہے اسلیے کہ اونکا اجرا
صرف بادشاہ کی مرضی پر موقوف ہو اور دوسری آزادی سیاست کی ہے
اسکے معنے یہ ہین کہ انتظام سیاست مین رعایا بھی مداخلت رکھتی ہو اور
جو امور اوسکے ملک کی حالت کو مناسب ہون اونکی اصلاح کی باعث ہو
جیسے کہ ہمنے خلیفہ ثانی حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی
کیفیت بیان کی ہے کہ اونھون نے ایک مرتبہ خطبہ پڑھنے مین لوگون
سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو شخص مجھ مین کچھ کجی دیکھے وہ میری اصلاح
کرے اور مراد اس کجی سے آپکی یہ تھی کہ جو شخص امور متعلقۂ سیاست مین
یا لوگون کے ساتھ میرے برتاؤ مین کچھ خلل دیکھے اور میری جانب سے اوسکو
انحراف معلوم ہو تو وہ اوسکی اصلاح کرے مگر چونکہ اس قسم کی آزادی
ہر فرد بشر کو عوام مین سے نہین دیسکتے اسلیے کہ اوس سے عدل مین
ہرج پیدا ہوتا ہے اور رائین متفرق ہو جاتی ہین اسواسطے اوس کی

یہ تدبیر کی ہے کہ جو لوگ صاحب عقل اور اہل علم ہین اونکو رعایا ہین
سے منتخب کر کے امور سیاست مین مباحثہ کی اجازت دیتے ہین اور
ایسے لوگون کی جماعت کا نام یورپ مین وکلاے رعایا کی کونسل مشہور ہے
اور مسلمانون کے ہان ایسے جلسہ کو اہل حل وعقد کا جلسہ کہتے ہین
مگر ہماری شریعت مین اہل حل وعقد کا خاص رعایا ہین سے ہونا شرط
نہین ہے اسلیے کہ جو باتین ہماری شریعت مین ممنوع ہین اونکا دفع کرنا
فرض کفایہ ہے اور جب ایک شخص بھی اوسکا کفیل ہو جاتا ہے تو سب کے
ذمہ سے وہ فرض ساقط ہو جاتا ہے اور جو اوسکا کفیل ہو صرف اوسپر فرض عین
ہو جاتا ہے چنانچہ اس قسم کی کونسلین تمام یورپ مین سواے پوپ
کی حکومت اور روسکو کی سلطنت کے موجود ہین اور اون مجلسون کے
ممبرون کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ وزراے سلطنت اور عمائد دولت کے
ساتھ دربار مین جاوین اور جو باتین رعایا کے حقوق کے لحاظ سے سلطنت مین جاری
یا اچھی دیکھین اونکی نسبت بحث کرین اوران دونون قسم کی آزادی کی بدولت

ایک قسم کی آزادی اور ہے اور وہ چھاپہ خانون کی آزادی ہے اور
انکی آزادی کے معنے یہ ہین کہ جو امور رعایا کی نظر مین اچھے معلوم ہون
اونکے چھاپنے کی ممانعت نہو خواہ وہ بطور کتاب کے چھاپے جاوین خواہ
اخبارون کے ذریعہ سے مشتہر کیے جاوین تاکہ اونکے ذریعہ سے تمام رعایا
کو اطلاع پہونچے اور سلطنت کے ارکین کی نظر سے بھی گذرے گو اس مین
رعایا کی جانب سے سلطنت پر اعتراض ہی کیون نہو مگر چھاپہ خانون کی
آزادی جملہ یورپ مین یکسان نہین ہے صرف بعض سلطنتون مین اس
قسم کی آزادی حاصل ہے مگر جہان ایسی آزادی ہے وہان گویا جملہ
مراتب کی آزادی ہے اور بعض سلطنتون مین چھاپہ کی آزادی مین
بادشاہون کی طرف سے قیدین مقرر ہین پس وہان کی رعایا کو بہ نسبت
اور جگہ کے کم درجہ کی آزادی ہے اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ
جہان جیسی رعایا ہے وہان اوسی قسم کی آزادی دیجاتی ہے بعض
سلطنتون مین تو رعایا کی کیفیت یہ ہے کہ جب وہ کسی باب مین سلطنت

نزاع کرتی ہے تو اوسی معاملہ میں نزاع کرتی ہے جس میں سلطنت
کی جانب سے کچھ نا وجبی انحراف دیکھتی ہیں یا کوئی بات مصلحت کے
خلاف پاتی ہیں پس ایسی رعایا کو تو کامل درجہ کی آزادی دینا بجا ہوتا ھے
کیونکہ ایسی حالت میں حاکم اور محکوم دونون کی راے میں اتفاق ہوجاتا ھے
اور بعض رعایا کی طرف سے یہ بدگمانی ہوتی ہے کہ وہ جو نزاع اوٹھاتی ہے
اسکا سبب کسی قسم کا تعصب اور جوش ہوتا ہے اسلیے کہ اس قسم کی رعایا
مین علحدہ علحدہ گروہ ہوجاتے ہین پس ایک گروہ کا مقصود یہ ہوتا ہے
کہ وہ سلطنت جمہوریہ ہوجاوے اور ایک گروہ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ملک
کسی ایسے حاکم کے ماتحت ہوجاوے جو دوسرے گروہ کے مخالف ہو پس ایسی
صورت مین سلطنت کو یہ شبہ ہوجاتا ہے کہ ظاہر مین تو ان دونون فریقون
کا اختلاف اس سبب سے ہے کہ سلطنت کی بہبودی ہو اور مصلحت کے
طریق معلوم ہوجاوین لیکن درپردہ اس اختلاف کا منشا کچھ اور ہی ہوتا ھے
چنانچہ ایسی بدگمانی کے سبب سے بعض سلاطین نے بھی مناسب سمجھا ہے

کہ تمام رعایا کو کامل آزادی نہین دینی چاہیے کیونکہ ایسی آزادی انجام کار
باعث مضرت ہو جاتی ہے اور جو سلطنتین رعایا کو کسی قسم کی آزادی
دین خواہ وہ آزادی شخصی ہی کیون نہو اونپر واجب ہی کہ وہ آزادی کی
خوبیان اور اوسکی نتائج کو بھی دیکھتی ہین اور اوس سے کچھ فائدہ بھی
اوٹھاوین یعنے علوم و فنون کا شیوع کرین اور چار قسم کی صناعیون
کو جاری کرین جنکے اصول یہہ چار ہین ایک فلاحت دوسری تجارت
تیسری محنت چوتھے فکر اور انھین چارون اصول پر تمام انسانی ہتین
اور دنیاوی بہبودی موقوف ہی اور انھین کے سبب سی اوس آزادی کی
تکمیل ہی جس کی بنا عدل و انصاف اور ایک جماعت کی حسن انتظام ہے
کیونکہ اسی آزادی کی سبب سی ہر پیشہ ور اور ہر اہل کمال اپنے حرفہ
اور اپنے کمال سے فائدہ حاصل کرنے مین کسی دوسری شخص سی خائف
نہین ہوتا اور نہ کوئی شخص بجبر اوس سے کچھ چھین سکتا ہے اور نہ اوسکو
پیشہ سے اوسکو روک سکتا ہے جو اپنے کام یا اپنی صناعی اور کاریگری

کے نتیجہ سے مایوس ہو اور جہان کہین کاشتکار کو یہ اختیار نہین ہوتا
کہ وہ اپنے بوئے ہوئے کھیت کو کاٹ سکے وہان کی زمین گو کیسی ہی
عمدہ اور قابل زراعت کیون نہو مگر کچھ اوس سے فائدہ نہین ہوتا اور
کوئی شخص اوسکے بونے جوتنے پر رضامند نہین ہوتا اور چونکہ ایشیا
اور افریقہ مین لوگون کی امیدین سست ہو رہی ہین اس سبب سے
وہان کی اکثر زمین قابل زراعت آباد نہین ہے بلکہ ویسی ہی غیر آباد
پڑی ہوئی ہے اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ جہان کہین لوگون کے
مال پر دست درازی کیجاتی ہے وہان لوگون کے دل مایوس ہو جاتے ہین
اور جسقدر رعایا کو مایوسی ہوتی ہے اوسیقدر ملک مین پیشہ وری اور
لوگون کی صناعی مین کمی ہو جاتی ہے اور آخر کار یہ امر سلطنت مین
خلل پہونچاتا ہے —

اور سب سے بڑھکر کام آزادی کا موئد اہل یورپ نے یہ کیا ہے کہ ریل
جاری کردی ہے جسکے سبب سے تجارون کو بڑے بڑے فائدے ہین اور

اہل حرفہ کو دوسرے اہل حرفہ سے ملنا بہت آسان ہوگیا ہے اور باہم
تاجر ایک دوسرے کے شریک حال ہوسکتے ہین اور پیشہ ورون کو اس سبب سے
پیشہ سیکھنے کا شوق ہوگیا ہے اور اوسکے ذریعہ سے ایک ملک کی تجارت
اور صناعی کا اسباب دوسرے دور دراز ملکون مین خاص ایسے وقت پر
پہونچ سکتا ہے جبکہ زیادہ نفع کی توقع ہو حالانکہ پہلے اس سے ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ اسباب کا پہونچنا ہی دشوار تھا کیونکہ راہ مین طرح طرح
کے خدشے اور دغدغے ہوتے تھے یا کرایہ اسقدر خرچ کرنا پڑتا تھا کہ
اصل قیمت پر بھی زیادہ ہو جاتا تھا اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ باہمی
اتفاق سے مال بڑھتا ہے اور جس قدر مال بڑھتا ہے اوسی قدر فائدہ
زیادہ ہوتا ہے اور ہمیشہ ایسے مال کے زیادہ ہونیکی سبیل نکلتی رہتی ہے
اور حرفہ سیکھنے سے آدمی بغیر مال کے بھی مال کما سکتا ہے اور یہ بات
ہم اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین کہ جو ملک فی زماننا اعلیٰ درجہ کی
ترقی پر ہین وہ وہی ملک ہین جنمین رعایا کو ہمہ جوہ آزادی حاصل ہے

کیونکہ اوس آزادی کے سبب سے وہان کے باشندے مصالح دنیوی مین
اپنی ہمتین صرف کرتے ہین اور خود مختاری کے سبب سے اونکو ہر قسم کی
ترقی کا شوق ہو جاتا ہے اور اگر اونکی جان و مال کی حفاظت نہو اور
اونکو اپنی دولت کی طرف سے اطمینان نہو تو وہ خواہ مخواہ خوف سے اوسکو چھپاوینگے
جسکے سبب سے مال کی ترقی مین بڑا فتور آجاویگا پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ
جس سلطنت مین رعایا کو آزادی نہین وہان نہ راحت ہے نہ آسودگی ہے
بلکہ اوسکی رعایا پر فقر اور غربت طاری ہو جاتی ہے اور اس سبب سے
اوسکی ہمتون مین اور عقل مین سب مین ضعف آجاتا ہے جیسا کہ تجربہ سے صاف
ظاہر ہے اور ہمنے جو یہ بات بیان کی ہے کہ اتفاق سے دولت اور تجارت
زیادہ ہو جاتی ہے یہ بات تجربہ کی بھی ہے اور عقل بھی اسکو تسلیم کرتی ہے
کیونکہ جملہ امور مین اجتماع کی قوت مسلم ہے چنانچہ جب کسی سلطنت
کے باشندون کے دلون مین اتفاق کی خوبی بیٹھ جاتی ہے تو وہان
یقیناً ترقی کے سامان مہیا ہو جاتے ہین اور یہی سبب ہے کہ یورپ مین

سب کامون کے لیے کمیٹیان مقرر ہین خواہ وہ معاملات مدنی ہون خواہ
متعلق تجارت ہون اور اسی سبب سے وہان بری اور بحری جملہ کامون
مین ترقی ہو گئی ہے اور کمیٹیان علوم کی مقرر ہو گئی ہین اور غربا کی
معاونت کے لیے بھی بہت سی کمیٹیان ہین اور معدنیات کی نکالنے کے
واسطے بھی لوگ باہم ایک دوسرے کے معاون ہو جاتے ہین اور نہرین
بنانے اور دریاؤن مین سے نہرین نکالنے مین جنکے سبب سے جہاز
پہاڑون پر چڑھ جاتے ہین اور اوتر آتے ہین اور آہنی سڑک کی طیار
کرنے مین غرضکہ جملہ بڑے بڑے اور مشکل کامون مین ایک دوسرے کے
شریک حال ہوتے ہین اور اگر ایسے کامون کو کمیٹیان اور بڑے گروہ
شریک ہو کر نکرتے تو اکیلے آدمی کی کیا طاقت تھی کہ ایسے کامون کو
انجام دیتا یا آہنی سڑک کو مع اوسکی جملہ ضروریات کے ایجاد کر لیتا اور
اگر فرض کیا جاوے کہ ایک شخص ایجاد بھی کر سکتا تو بھی یہ بات ہرگز
عقل مین نہین آتی کہ ایک شخص بغیر دیکھے بھالے اسقدر مال کثیر اپنا

لگا دیتا کیونکہ اگر یہ تھوڑے خرچ کی بات ہوتی تو ممکن بھی تھا کہ کوئی اپنے
مال کو لگا دیتا اور تھوڑا سا خطرہ گوارا کر لیتا پس جب کبھی کوئی کمپنی کسی
بڑے کام کے لیے ہوتی ہے تو سلطنت اوسکا فائدہ دیکھکر کسیقدر نفع کی ضامن
ہو جاتی ہے اور کاروبار و اہتمام ایسی کمپنی کا شرکا رہین ہی سے دو چار
منتخب اور ایسے لائق آدمیون کے ہاتھہ مین ہوتا ہے جنکو ایسے کامون مین
واقفیت اور اوسکے فائدون سے آگاہی ہوتی ہے چنانچہ بعد سال تمام کے
یہ لوگ جملہ حصہ دارون کے سامنے حساب پیش کرتے ہین اور جو باتین قابل
اطلاع ہین اونکو بیان کرتے ہین اور سب حصہ دارون کو بتا دیتے ہین
کہ تمکو اسقدر فائدہ ہوا اور اس قسم کی شرکت سے سب سے بڑے کام اہل یورپ
نے یہ کیے ہین کہ سوئیس کی نہر نکالدی ہے اور جو دریا امریکا کو محیط ہے
اوسکے دو کنارون کو آہنی سڑک سے ملا دیا ہے اور اٹلی مین اور فرانس
کے درمیان جو آلپ پہاڑ حائل تھا اوس مین سرنگ لگا کر ریلوے کی
راہ کر دی ہے اور اسپین اور فرانس کے درمیان جو بڑے پہاڑ حائل تھا

اوسکو ریلوے کی راہ کے واسطے بالکل کاٹ دیا ہے اور لندن مین دریا کے
نیچے تہ کے نیچے زمین کے اندر رستہ چلنے کو ایک چھتہ بطور نل کے بنا یا ہے
جس مین ہو کر آدمی اور مال چھکڑے گھوڑے سب چلے جاتے ہین اور اوپر
دریا بہتا ہے اور جہاز چلتے ہین اور اوس کمپنی کا انعقاد بھی انھین ترقی
کے کامون مین سے ہے جو مسمّی امیر البحر کے نام سے مشہور ہے جس کے
بڑے بڑے جہاز سب دریاؤن مین چلتے ہین اور ایک بڑا کام یہ ہے کہ
اونھون نے سمندر کے اندر پانی کے نیچے نیچے انگلستان سے لیکر امریکا تک
تار برقی لگا دیا ہے اور مثل اسکے اور بہت سی کام ہین جنمین بہت سی لوگون
کی شریک ہو جانیسے اہالیان سلطنت اور اہل اختراع اور اہل حرفہ سب کو
فائدہ ہوا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ قوت جماعت کی بہت زیادہ ہوتی
ہر فرد کی قوت سے اور جب بہت سے آدمی شامل ہو کر ایک کام مین
معاونت کرتی ہین تو وہ کام ہو تا ہی ہے* چنانچہ اسکی دو نظیرین سب

* ہماری ہندوستان کے رہنے والون کو ان مضامین پر بخوبی غور کرنی چاہیے کہ جب تک تمام لوگ بھی باہم متفق ہو کر

اعلی درجہ کی ہین ایک تو ہندوستان مین انگریزون کی کمپنی اور دوسرے
فرانسیسون کا بنک گھر پس انگریزون کی کمپنی جو اول مین صرف تاجرون
کی ایک جماعت تھی وہ تو آخر کار رفتہ رفتہ ممالک ہندوستان کے بیس لاکھ
میل مربع رقبہ کی مالک ہو گئی جس مین کچھ اوپر اٹھارہ کروڑ آدمی بستے ہین
اور فرانس کے بنک گھر مین سنہ ۱۸۰۰ع مین بیس لاکھ روپیہ بیس حصونکا
جمع ہوا تھا اور سنہ ۱۸۴۸ع عیسوی مین وہ کچھ اوپر نو کرور ہو گیا اور پینتالیس کرور
بیس لاکھ کے کاغذ ہو گئے اور سنہ ۱۸۴۹ع کے اخیر مین سلطنت سے اجازت
ہوئی کہ بنک کی مالی کاغذ جو رائج تھے وہ اور زیادہ کیے جاوین چنانچہ وہ
بڑھکر ساڑھے باون کرور کے ہو گئے اور سنہ ۱۸۵۵ع مین بنک نے سلطنت سے

کام نکرینگے اور ہر کام کے لیے کمپنیان اور کوٹھیان نہ بناوینگے کبھی اونکے ملک کو ترقی نہوگی بالفعل یہ حال ہو رہا ہے
کہ بقول مشہور ساجھے کی ہنڈیا بیچ چوراہے پھوٹتی ہے جو کام شراکت مین کیا جاتا ہے اوس مین چوری اور دغا بازی
ہوتی ہے اور کوئی نہ کوئی شریک مال مارے بیٹھتا ہے اسکے دو سبب ہین ایک بے علمی جو بغیر ایک قومی مدرسۃ العلوم قائم ہوے
رفع نہین ہو سکتی دوسری تجارت کے کاروبار اور شراکت کے اصول اور طریقہ اور اوسکے حساب کتاب سے ناواقفیت پس جب تک
یہ حال ہندوستان مین رہیگا کوئی کام شراکت کا سرسبز نہوگا اسلیے اہل ہند پر واجب ہے کہ اول اون دونون نقصانونکو
رفع کرین اور پھر کمپنیان اور کمپنیان قائم کرین بغیر اسکے ترقی قومی ممکن نہین ۱۲ سید احمد

درخواست کی کہ آیندہ چالیس برس تک کیواسطے تجدید پٹہ پھر ہو جاوے
پس سلطنت نے اس شرط سے اونکی درخواست کو منظور کیا کہ اوسکے اصلی
مال کو دوچند کردیا جاوے چنانچہ پہلے دس لاکھ نوکرور تھا پھر انھون نے
بیس کرور کردیا اور سلطنت سے بنک والون کی درخواست منظور ہو گئی
چنانچہ جو ہنڈویان بنک کی طرف سے ہوتی ہین اوسکے تین مہتممون کی
دستخطون سے جاری ہوتی ہین وہ برابر بکتی ہین اور جو ہنڈوی اور
کہین کیواسطے کوئی کراتا ہے وہ بھی حسب قاعدہ وہان سے ہوتی ہے
اور جو لوگ کسی قسم کی امانت یا روپیہ اپنا وہان جمع کرتے ہین وہ وہان بطور
امانت کھا جاتا ہے اور اگر کوئی اوس سے قرض لینا چاہتا ہے تو پا سکتا ہے
بشرطیکہ کوئی چیز اوسکے عوض مین رہن کرے اور رہن مین ایسی شے
بنک نہین قبول کرتا ہے جیسے جائداد وغیرہ ہوتی ہے بلکہ ایسی شے لیتا ہے
جو بمنزلہ روپیہ کے ہو جیسے زیور یا کسی کا کوئی مالی حصہ جیسے ریلوے کے
حصہ مین یا اور سی کی مثل اور اوسکے متفرق مکانات ہین پانچ مین گماشتہ ہین

پس وہ بنک پر ہنڈویان کرتے رہتے ہین اور بنک اونپر کرتا رہتا ہے

پس اب اگر مجکو اس بات کا اندازہ کرنا مدنظر ہو کہ یورپ کی ملک درجہ بدرجہ
کیسے جلد ترقی پذیر ہوجاتے ہین تو اس بنک کی حال پر قیاس کرلو کہ ۱۸۴۳ع
مین تو وہان صرف پینتیس ۳۵ کرور فرنک کی کاغذات وغیرہ تھے اور اب
ایک ارب اسّی کرور کی قریب اسکا کارخانہ ہی اور حال یہ ہی کہ پہلے اوسکے
کارخانہ مین کچھ خلل تھا اور اب وسکی طرح طرح کی مزاحمتین اور کارخانہ داروں
کی طرف سی بھی ہوتی ہین جسپر یہ کیفیت ہی کہ جو کارخانہ پہلے بیس کرور کا تھا
اور اب وہ ہزارون کرور کا ہوگیا ہے

اور اہل یورپ کی ترقی کی جان اور باتین ہین ان مین سی ایک یہ بھی ہی
کہ جو شخص کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہے اور کوئی کار آمد بات نکالتا ہے
تو اوس شخص کی بڑی عزت کرتی ہین چنانچہ ممالک کی دار السلطنتون مین
چند موقع ایسے ہین کہ وہان سلطنت کی نو ایجاد چیزین اور جدید تحقیقاتین
خواہ وہ قسم نباتات سی ہون خواہ حیوانات سی یا او مصنوعات بشری سی ہون

پانچوین برس پیش ہوتی ہین یا کبھی پانچ برس سے کم یا زیادہ مین بھی پیش
ہو جاتی ہین اور اس موقع پر بڑی بڑی اہل کمال اور صناع مجتمع ہوتی ہین
اور اون ہی چیزون کو نظر تامل سے دیکھتے ہین پس اگر اوس چیز کو
واقع مین نہایت عمدہ اور نادر دیکھا تو اوسکے موجد کو تانبے یا چاندی کا
یا سونے کا تمغہ دیتے ہین جسکے ایک طرف تو بادشاہ وقت کی تصویر ہوتی ہی
اور دوسری طرف اوس جگہہ کا نشان ہوتا ہے جہان وہ چیز پیش
ہوتی ہے اور تاریخ نمایش بھی اوس پر لکھی ہوتی ہے اور کبھی اوسکے
صناع کو کوئی خطاب یا نشان عزت کا بھی ملتا ہے پس اگر کوئی یہ بات
دریافت کرے کہ بھلا اس تمغہ سے کیا فائدہ ہی اسلیے کہ اگر وہ بڑھکر سی بڑھکر
سونے کا ہے تاہم اوسکی محنت اور کوشش کے سامنے اوسکی کچھ حقیقت
نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس تمغہ کے سبب سے صناع کے کمال پر
ایک ایسی عمدہ شہادت اہل کمال کی ہو جاتی ہے جس کے سبب سے وہ بہی
بڑی بڑی امیدین پوری کر سکتا ہے کیونکہ پھر اوسکے کسب و ہنر کی سب جگہہ

قدر ہو جاتی ہے اور کارخانہ اوسکا بڑھجاتا ہے اور ایک بہت بڑی شہرت
اوس شخص کی ہو جاتی ہے اور جو لوگ اوس نمایش مین موجود ہوتے ہین
وہ اوسکی سب کیفیت اخبارون مین چھاپکر مشتہر کر دیتے ہین اور کبھی
اون صناعون کو روپیہ بھی ملجاتا ہے چنانچہ نپولین اول نے ہی
ایک مرتبہ حکم دیا تھا کہ جو شخص ایسا آلہ ایجاد کریگا جس سے کتان
کت جاوے اوسکو دس لاکھ سکہ فرانس انعام دیا جاویگا اور بادشاہونکی
توجہ کی یہ علامت ہے کہ ایسی نمایشون مین خود بادشاہ رونق افروز ہوکر
اپنے آنے سے گویا نمایش کے موقع کو مشہور کرتے ہین اور نمایش کے
شروع مین بھی آتے ہین اور اختتام پر آتے ہین اور جو شخص کوئی نادر
چیز ایجاد کرکے لاتا ہے اوسکی تعریف جملہ حاضرین کے روبرو پڑھی جاتی
جسکے سننے سے لوگون کی خواہشین زیادہ ہو جاتی ہین اور جو چیزین اپنے
ہموطنون کے حق مین نافع ہون لوگون کو اونکے ایجاد کرنے کا شوق
بڑھتا ہے اور یہ بھی دستور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی صنعت کو ایجاد کرے

اور سرکار سے اس بات کا خواستگار ہو کہ مین نے اس صنعت کو ایجاد کیا ہے
میرے سوا اور کوئی اوسکو بنانے نہ پاوے تو سرکار سے حکم ہو جاتا ہے کہ
اسقدر مدت تک اس چیز کو کوئی دوسرا نہ بنانے پاوے مگر پندرہ برس سے
زیادہ کسی کو یہ اجازت نہین ملتی اور جو شخص اس قدر مہلت لیتا ہے اوسکو
سرکار مین کچھ دینا بھی پڑتا ہے اور تمام کتابون کا حق تصنیف یا حق تالیف
اوسکے مؤلف اور مصنف کی جیتے جی حیات تک اوسی کے اختیار مین ہوتا ہے
اور اوسکے بعد بھی سات برس تک اوسکے وارثون کی ملک رہتا ہے
اور بعض سلطنتون مین بیس برس تک وارثون کی ملک رہتا ہے اوسکے بعد
وہ ممانعت جاتی رہتی ہے اور ہر شخص اوس سے فائدہ اوٹھانے کا
مجاز ہو جاتا ہے پس اگر یہ باتین نہون تو ہرگز لوگون کو کسی چیز کے
ایجاد کی رغبت نہو اسلیے کہ جو شخص ایجاد کرتا ہے اوسکو صدہا دقتین
اور مصیبتین اوٹھانی پڑتی ہین اور تجربون مین بھی اوسکا بہت سا
صرف ہو جاتا ہے اور ہر وقت وہ اوسکی ہی فکر مین لگا رہتا ہے پس اگر

اوسکو اسقدر بھی استحقاق نہو کہ وہ دوسرون کو بغیر مرضی کے نہ دے تو گویا
اوسکی تو ساری محنتین رائگان ہین اور فائدہ کو سب شریک ہین اور
ترغیب ہنر کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ جو شخص کوئی نادر چیز ایجاد کرتا ہے
تو اوس موجد کی تصویر پتھر یا لوہے وغیرہ کی بنا کر ایسے مقامات مین
رکھی جاتی ہے جہان ہمیشہ لوگون کا اجتماع ہوتا ہو یا اوس کمال کو بھی
اوس شخص کے نام سے مشہور کر دیتے ہین اور فائدہ اس سے یہ ہے کہ اس ذریعہ سے
موجد کا نام ہمیشہ باقی رہتا ہے جسکا منشاء یہ ہے کہ جو حق کسی کا ہو وہ فرو گذاشت
نکیا جاوے اور جو بات یاد رکھنے کے لائق ہو اوسکو لوگ بھول نجاوین چنانچہ
اس بات کا بڑا خیال سلطنت ٹرکی نے اوسوقت کیا تھا جب کہ اوس نے
اپنی دار السلطنت مین ایک بازار اسواسطے بنایا تھا کہ اسمین سلطنت کی
نو ایجاد چیزون کی نمایش ہوا کرے پس اول نمایش اوس بازار مین سنہ ۱۲۸۰ھ
مین ہوئی اور پھر سنہ ۱۸۵۱ع مین انگلستان مین بھی اس قسم کی نمایش کے
واسطے عجیب و غریب اہتمام کیا گیا کہ اوسکے واسطے ایک مکان نہایت عمدہ

اور وسیع تیار کرایا گیا اور جس مین تمام مملکتون کی چیزون کی نمایش
ہوئی اسکے بعد ۱۸۵۵ع مین اسی قسم کی ایک نمایش فرانس مین ہوئی
اور اسکے بعد انگلستان مین دوبارہ ہوئی اور پھر ۱۸۶۷ع مین فرانس مین
ایک اور نمایش بڑے دھوم دھام کی ہوئی اور یہ بات صرف اسی واسطے
تجویز ہوئی کہ جو لوگ آیندہ اوسکو دیکھین وہ بھی اوسکو دیکھکر کمال کی
طرف رغبت کرین حالانکہ اس ضمن مین لاکھون روپیہ کے فائدے بھی
تاجرون کو ہوئے اور لاکھون تماشائیون نے جابجا سے جمع ہوکر مال
خریدے ان نمائشون کا اہتمام و انتظام اور اوسکے واسطے مکانات اور
مواقع کا تعیین کرنا اور ہر قسم کا اشیا کے واسطے مناسب محل تجویز کرنا
اور ہر اہل کمال کی لیاقت کے موافق اوسکو انعام تجویز کرنا یہ سب ایک
ایسی کمیٹی کے متعلق ہوتا ہے جس مین ایک میرزادہ سلاطین مین سے
شامل ہوتا ہے تاکہ اس سبب سے لوگون کے دل بڑھین اور شوق زیادہ ہو

+ یہ بات یاد رکھنے کی لائق ہو کہ ہندوستان مین بھی دو بڑی نمایشین ہوئی تھین ایک بمقام کلکتہ ۱۸۶۴ع مین اور دوسری بمقام آگرہ ۱۸۶۷ع مین ۱۲ سید احمد۔

جب یہ باتین ہم بیان کر چکے تو اب اس بات کا وقت آیا کہ ہم یورپ
کے انتظام سیاست کی بھی کچھ کیفیت بیان کرین کیونکہ انتظام سیاست ہی
اس تمدن اور ترقی کا بڑا ذریعہ ہے اسلیے ہم شروع کرتے ہین کہ جب
اہالیان یورپ نے تجربہ سے دریافت کر لیا کہ بادشاہون کو بالکل خود مختار
کر دینا اور جملہ تصرفات سلطنت کو اونکے ہاتھہ مین دیدینا صریح اس بات
کا باعث ہے کہ مخلوق خدا پر ظلم و ستم ہو اور انجام کار اوسکے سبب سے
ملک برباد و خراب ہو جاوے کیونکہ وہ پہلی سلطنتون کی بربادی اور
آبادی کا حال بخوبی دریافت کر چکے تھے تو اونھون نے یہ بات واجب
سمجھ لی کہ تصرفات سلطنت مین وہ اہل حل و عقد بھی شریک کیے جاوین جن کا
بیان آیندہ آویگا اور قوانین سیاست مین بھی اونکو مداخلت دیجاوے
اور جملی باز پرس حکمرانی مین وزراء سلطنت سے ہوا کرے اور یہ بات بھی
اونھون نے لازم کر لی کہ قوانین سیاست دو قسم کے ہون ایک وہ قانون
جو رعایا اور سلطنت کے باہمی حقوق سے متعلق ہو اور ایک وہ قانون جو

جو اہالیان سلطنت کی باہمی حقوق سے متعلق ہو چنانچہ پہلی قسم کے قانون کا منشا یہ ہے کہ والی سلطنت اس بات کو جانتا ہے کہ مجھ پر رعایا کی کون کونسے حقوق وجب ہین اور رعایا پہ میرا کیا استحقاق ہے پس اس قانون مین بہت سے امور داخل ہین ایک تو عامہ رعایا کی وہ آزادی جو اوسکے حقوق کے محافظت کی کفیل ہو اور دوسری تصرفات سلطنت کا متعین کرنا خواہ سلطنت جمہوریہ ہو خواہ بطور وراثت شخصیہ کسیکو پہونچی ہو مثلاً حکومت کے قواعد کا جاری کرنا اور سیاست داخلی اور خارجی کا انتظام کرنا جیسے کہ مثلاً لڑائی کے قاعدون کی ترتیب ہر اور باہمی سلطنتون سے صلح کی شرطون کا متعین کرنا اور قوانین تجارت کا منضبط کرنا ہے اور تنخواہ کا متعین کرنا اور عہدہ دارون یا اراکین سلطنت کا مقرر کرنا اور محاصل سلطنت کا تجویز شدہ مصارف مین صرف کرنا اور علاوہ ان باتون کے اور جو امور حکمرانی سے متعلق ہین یہ سب والی سلطنت کی حقوق مین داخل ہین صرف اعانت انمین وزرا کی ہوتی ہے بشرطیکہ یہ تصرفات حدود قانونی سے

خارج نہون چنانچہ مملکت فرانس مین اس قسم کے امور کی تجویز اون
اہالیان دولت کی اتفاق رائے پر موقوف ہی جو خاص اپنے حقوق اور سیاست
کے معاملات مین صاحب اختیار ہین اور علم و دولت یا کسی قسم کی وجاہت
بھی رکھتے ہین اور اونکے اتفاق کی صورت یہ ہی کہ یا تو وہ خود ہی شریک
جلسہ ہو کر رائے دیتے ہین یا اونکی طرف سے وکیل مقرر ہوتے ہین جو خاص
اسی واسطے تجویز کیے جاتے ہین اور دوسری قسم کے وہ قانون ہین جو
سلطنت کی باشندون کے مقدمات فیصل کرنے اور اونکے باہم انصاف
کرنیکے واسطے تجویز کیے جاتے ہین اور سلطنت کا خراج اوسکے ذریعہ سے
سب سے برابر لیا جاتا ہے اور تجارت والے اور پیشہ ور اپنے کسب و استحقاق
کے لحاظ سے فائدہ مین سب برابر خیال کیے جاتے ہین اور علاوہ اسکے
جو امور اسی قسم کے ہین وہ سب اسی قانون سے متعلق ہین اور یہ قانون
پارلیمنٹ کی دو کونسلون یا دو درباروں کے اتفاق رائے سے تجویز
ہوتے ہین ایک کونسل اعلی یعنے دربار خاص جس مین عمائد دولت

اور وہ لوگ جنکو بادشاہ تجویز کرے شامل ہوتے ہین اور دوسرا دربار عام
یعنے وکلاے رعایا کی کونسل جنکو رعایا اپنے حقوق کی بابت جھگڑنے
اور سلطنت سے ہر وقت اس باب مین مواخذہ کرنیکے واسطے تجویز کر دیتے ہین
اور ان دونون کونسلون کے ممبر اہل حل و عقد کہلاتے ہین پس جس
بات پر یہ لوگ اتفاق کرلین وہی سلطنت کے قوانین مین داخل ہو جاتی ہے
اور وزرا سے باز پرس رکھنے کے یہ معنی ہین کہ وہ اپنے کاروبار مین دربار
عام یعنے مجلس وکلائے کے مواخذہ مین رہتے ہین چنانچہ تمام ممالک کونسٹیٹو
سیونیہ+ مین فی زماننا یہی عمل درآمد ہے صرف فرانس مین یہ قاعدہ
نہین ہے بلکہ وہان کے وزیر خاص بادشاہ کے مواخذہ مین رہتے ہین
اور بادشاہ پارلیمنٹ کے مواخذہ مین رہتا ہے اور معنے وزیر سے باز پرس
رکھنے کے یہ ہین کہ جملہ کاروبار سلطنت جو بادشاہ کے حقوق شمار کیے جاتے ہین

+ کونسٹیٹوسیونیہ ـ انگریزی لفظ ہے جسکو مصنف نے عربی مین بعینہ استعمال کیا ہے اور لفظ یہ ہے Constitution جسکا تلفظ ہماری زبان مین کانسٹیٹوشن ہے اور اس سے مراد وہ سلطنتین ہین جنکا انتظام قواعد مقررہ اور قوانین معینہ کے موافق ہوتا ہے ۱۲ سید احمد

ان مین بغیر مشورہ وزراء کے کسی قسم کا حکم نافذ نہین ہو سکتا اور وزراء
اپنے منصب وزارت پر اوسوقت تک قائم رہ سکتے ہین جب تک کہ انکی
حکمرانی پارلیمنٹ کی مرضی کے موافق ہو مگر وہ دونون کونسلین خاص
جزئیات احکام مین کچھہ دخل نہین دیسکتین بلکہ اونکا کام صرف یہ ہے
کہ وہ عام قوانین تجویز کرین اور بعد نفاذ قوانین کے اس بات کو دیکھتی رہین
کہ آیا سلطنت مین اونکی بموجب کارروائی ہوتی ہے یا نہین اور جب
دونون کونسلین دربار مین مجتمع ہون اور کسی کونسل مین کوئی بڑا معاملہ
پیش ہو تو وہ اوس مین فکر و تامل کے بعد صرف یہ رای دیتی ہین کہ اس مین
یہ ہونا چاہیے اور جب کبھی اونکو کسی معاملہ مین شبہہ ہو تو وزراء سے
دریافت کرتی ہین کہ یہ کیا بات ہے اور اگر وزیر کی کوئی بات اونکی ناپسند ہو
تو اوس سے کہدیتی ہین کہ یہ امر نازیبا ہے خاص کر وکلاء کی کونسل کو اسمین
زیادہ مداخلت ہے اور وزراء پر یہ بات واجب ہے کہ جب وہ وکلاء کچھہ
باز پرس کرین تو فوراً وزراء اوسکا جواب دین اور کبھی وزراء اور

اہل کونسل کے باہم مباحثہ ہو جاتا ہے اور جو شبہہ اہل کونسل کرتی ہین
وزیر اوسکا جواب دیتی ہین تاکہ انجام کار دونون ہین سے ایک کی
غلطی ثابت ہو جاوے اور جب بعد مباحثہ کے اکثر اہالیان کونسل
کی راے اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ وزرار کی کارروائی صحیح اور
بیجا ہے تو پھر وزرار کو اپنی خدمت پر نہایت استحکام ہو جاتا ہے اور
اسی صورت مین رعایا اور والی مملکت دونون کو فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے
والیان سلطنت کا فائدہ تو یہ ہے کہ جب مجلس کو اونکی طرف سی اطمینان
ہو جاتا ہے تو پھر جب کبھی مصلحت اور اور فائدہ کے لحاظ سے گورنمنٹ
کو مال اور فوج کی ضرورت ہوتی ہے تو اوسوقت کسی طرح کسی کو تامل
نہین ہوتا اور کوئی اوسکو منع نہین کرسکتا اور رعایا کا فائدہ یہ ہے کہ
اہالیان سلطنت کی نیک نیتی اور استقامت سی اونکے حق مین بہت سا
فائدہ اور صدہا مصلحتین ظہور مین آتی ہین اور اوسوقت رعایا کو اپنی جان
اور اپنا مال صرف کرنا آسان ہو جاتا ہے جسکے سبب سی رعایا اور سلطنت

دونون کی حالت کو استحکام اور قوت ہو جاتی ہے گو خاص بادشاہ
کیسا ہی ضعیف العقل اور شہوت پرست کیون نہو اور اگر کونسل کے
اکثر ممبرون کی رای ہین وزراء کی سیاست کا طریقہ ناپسند ہوتا ہے تو
اوس وقت بادشاہ کو دو باتون ہین سے ایک بات کرنی پڑتی ہے
یا یہ کہ اون وزراء کی بجاے اور وزراء مقرر کرنے پڑتے ہین یا مجلس وکلا
کے ممبرون کے انتخاب کیواسطے ملک کی باشندون کو دوبارہ حکم دیا جاتا ہے
پس اگر رعایا دوبارہ نرم مزاج وکلاء کو منتخب کرے تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے
کہ رعایا وزرا کی سیاست سے راضی ہے اور اگر سخت مزاج وکلاء کو منتخب
کرتے ہین تو معلوم ہو جاتا ہے کہ رعایا اون سے رضامند نہین ہے اس
صورت ہین مجبور ہو کر بادشاہ کو وزراء کا معزول کرنا لازم ہو جاتا ہے
اور بجاے اونکے اور ایسے وزیر مقرر کیے جاتے ہین جنسے مجلس کے ممبر
رضامند ہون اور کونسل کے ممبرون کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ جملہ
وزراء کی طرف سے کچھ بدگمان ہون یا خاص ایک ہی وزیر کی طرف سے

بدگمان ہون تو اسکا مقدمہ مجلس اعلی مین پیش کرین اور یہ بات بھی ہی
کہ جسطرح وزرا پر قانونی باز پرس سختی کے ساتھہ تجویز کی گئی ہے ویسیطرح
اونکی جان و مال اور عزت و آبرو پر کسی قسم کی دست اندازی نہین کیجاتی
اور اگر وزیر شریف و نجیب اور امانت دار ہو تو اوسکو اس بات کی اجازت
ہوتی ہے کہ وہ مصلحت کے موافق احکام جاری کرے اور اگر اون احکام سے
کوئی عمدہ نتیجہ حاصل ہو تو اوسکے سبب سے اوسکی تعریف کیجاتی ہے اور
جو وزیر صرف امین ہون نجابت کے لحاظ سے اعلی رتبہ کے نہون تو وہ
بامن و امان عہدہ سے علیحدہ کردیے جاتے ہین نہ اونکو کچھ فائدہ ہوتا ہے
اور نہ کچھ اونکو نقصان دیا جاتا ہی اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ دونون
مجلسون مذکور کے اختیارات مین کبھی اتفاق ہو جاتا ہے اور کبھی اختلاف
ہوتا ہے اسلیے کہ ہر ایک کے کاروبار مین سے بعض ایسے کام ہین جو خاص
ایک کے ساتھہ مخصوص ہین اور بعض ایسے ہین جنمین دونون مشارک ہین
چنانچہ جو قوانین رعایا کیواسطے بنائے جاتے ہین خصوصًا وہ قوانین جو

محاصل سلطنت اور قوت لشکر اور مواخذہ مملکت اور سیاست وزرا ار
کی برائی بھلائی سے متعلق ہین جنکے سبب سے وزرا نکال دیے جاتے ہین
یا بحال رکھے جاتے ہین اونکی تجویز مین تو کونسل وکلا کی راے کا صرف
اتفاق ضرور ہی مگر اجرا اون قوانین کا مجلس اعلی کی راے پر موقوف ہے
اور بعد تجویز کی جب یہ قانون جاری کیے جاتے ہین تو اس مین اتفاق
مجلس اعلی کا شرط ہوتا ہی اور مجلس اعلی اونمین اس بات کا لحاظ کرتی ہے
کہ یہ قانون قواعد انتظام سلطنت کی اصول کے خلاف تو نہین ہے پس ہمارے
اس بیان سے ثابت ہوا کہ صاحب سلطنت اونکی نزدیک مجلس وکلا کی راے
سے اتفاق کرنے مین مجبور ہوتا ہے کیونکہ اوس مجلس کی راے بعینہ رعایا
کی راے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو بادشاہ یا وزیر غیر منصف ہین وہ اس
مجبوری کو کسی طرح دل سے پسند نکرتے ہونگے کہ اپنے اختیارات و تصرفات
مین رعایا کی مرضی کی ایسے پابند ہون لیکن یورپ کے لوگونکی یہ بڑی خوش قسمتی ہے
کہ وہان کے بادشاہون نے اس مجبوری کے فائدون کو بخوبی سمجھ لیا ہے

اسلیے کہ اس صورت مین بعض ظالم ملازمان سلطنت کی تعدی سے رعایا
امن مین رہتی ہی اور پیشہ ورونکو بغیر کسی نقصان کے محصول دینے مین آسانی اور ملک
کی آبادی مین ترقی ہوتی ہی اور جب رعایا کو کیبل شریک مصلحت ہوتی ہین تو جب کبھی کسی
ضرورت کیواسطے رعایا سے روپیہ طلب کیا جاتا ہی تو رعایا ہرگز اوسمین بخل نہین کرتی
اور جو مفسد لوگ سلطنت مین اغوا و افترا سے رعایا کو بددل کر دیتے ہین پھر
اونکو اس اغوا کا موقع نہین ملتا (کیونکہ وہ قانون تو خود رعایا ہی کی
مرضی سے تجویز ہوتے ہین) اور گو والی سلطنت کیسا ہی عادل اور منصف ہو
مگر جب تصرفات سلطنت مین وہ خود مختار محض ہوتا ہے تو اوسکو مملکت کے
احوال سے صرف اسقدر اطلاع ہو سکتی ہی جسقدر کہ وزرا یا اور ملازم دین
اور یہ بات تجربے سے ثابت ہو چکی ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ بادشاہون کو وہی
باتین بتاتے ہین جنمین اپنا فائدہ ہو اور ظاہر مین گو عام نصیحتین کرتے ہین
مگر باطن مین وہ عام نصیحتین اونکی خاص اغراض پر ہی مشتمل ہوتی ہین خصوصاً
جو وزیر بادشاہ کو اس بات کی جانب مائل کرے کہ سلطنت مین خود مختاری

چاہیے کیونکہ درحقیقت بادشاہ کو خودمختار بنانے سے اسکی غرض اپنی خودمختاری
ہوتی ہے اور یہ بات صرف وزرا ہی پر منحصر نہیں ہے بلکہ ہماری رائے مین
جسقدر ملازم خودمختار سلطنت کی ہوتی ہین اپنے اپنے کام مین سبکو فی الجملہ
خودمختاری ہوتی ہے پس ایسے عمدہ عمدہ فوائد کے لحاظ سے یورپ کے
بادشاہون نے اپنی بے اختیاری کے نتیجہ کو اول اول پسند کیا اور انجام کا
اس نتیجے کے سبب سے اونکو سلطنت کا لطف حاصل ہوا اور ایک نتیجہ کے
عوض مین بہت سی لذت ملی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ جو کچھہ ان لوگون نے
اس باب مین سمجھا ہے اوسکے فائدہ ہم ہمیشہ آنکھہ سے دیکھتے ہین کیونکہ
جسقدر ترقی یورپ کے لوگون نے علم مین حاصل کی ہے اور زراعت کی
بدولت زمین کے خزانے گویا اونکے ہاتھہ لگے ہین اور زمین مین صدہا ہزارہا
کانین انکی تلاش سے نکلی ہین اور مثل اسکے اور جس قدر فائدے اونکو
حاصل ہوئے ہین یہ سب بادشاہ اور رعیت کے اتفاق کا نتیجہ ہے اور یہی سبب
ہے اور بڑی حفاظت بڑی قوت کے ساتھہ کرتے ہین اور جو ملک

حدود یورپ سے خارج ہے اون پر بھی ان کو غلبہ حاصل ہوا ہے
غرض کہ تصرفات دنیوی مین تمام دنیا کے پیشرو بنگئے ہین اور یہہ
کمال انکو اونھین قوانین سلطنت کی جاری کرنیسے حاصل ہوا ہے جو ایسی
آزادی سلطنت پر مبنی ہین جسکی تفسیر حقوق کی محافظت سے کیگئی ہے خواہ وہ
حقوق جان و مال سے متعلق ہون خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہون
اور نیز اس بات سے حاصل ہوا ہے کہ یورپ کی رعایا اور بادشاہ دونون
اپنے ملک کے فائدون کے حاصل کرنے مین اور نقصان کے رفع کرنے مین ایک
دوسرے کی شریک حال ہین کیونکہ اس سبب سے زمانہ کی حالات اور ملک کی
کیفیت اور ملک کے باشندون کی مراعاۃ بخوبی ہو سکتی ہے چنانچہ سیاست
کا موافق زمانہ کی ہونا ہماری شریعت محمدیہ مین بھی نہایت ضروری سمجھا گیا ہے
جو قوانین یورپ مین تجویز ہوتے ہین اونکا احترام اور عزت نہایت درجہ
کی ہوتی ہے اور ہر وقت مین اہل وعقد کی رائے سے نافذ سمجھے جاتے ہین
جس کے سبب سے رعیت کے حقوق اور اختیارات کی نہایت درجہ پابندی

ہوتی رہتی ہے اور ضعیف اور عزت دار آدمی زبردست آدمیونکے ہاتھہ سے
بچے رہتے ہین کسی کے ہاتھہ سے کسی پر ظلم نہین ہوسکتا جیسا کہ کسی زمانہ مین
اہل فارس کی رعیت کا حال تھا کہ اوس سلطنت کا عدل آج تک
مشہور ہے یہانتک کہ اوس سلطنت کے بعض بادشاہون کی ہمارے آنحضرت
نے بھی تعریف کی ہے اور جیسا رومیون کی سلطنت کا حال تھا جو دنیا کی
آبادی کے اکثر حصہ پر غالب ہوگئی تھی اور جیسا کبھی یونانیون کی سلطنت
کا حال تھا چنانچہ جب سلطنت یونان پر دشمن نے فتح پائی اور وہان سے
اونکو نکلنا لازم ہوا تو اونھون نے ایک حکیم سے دریافت کیا کہ اب کہان
جانا مصلحت ہے اور کونسی جگہہ رہنے کے قابل ہے اوس حکیم نے جواب دیا
کہ جہان کا قانون بادشاہ پر غالب ہو وہان رہنا چاہیے اور علاوہ اسکے
جس قوم کا حال دیکھو تو کسی کو بجز اسکے اور کسی چیز سے فلاح حاصل
نہین ہوئی کہ اوسنے قانون سلطنت کی عزت وحرمت کو محفوظ رکھا تھا
اور اگر کسی قوم نے قانون سلطنت کی محافظت اور عزت مین قصور کیا

تو جسقدر ترقی اسکو قانون کے ایجاد سے ہوئی تھی وہ سب اوس کے محفوظ نہ رکھنے سے جاتی رہی اور کوئی شخص اس بات کا خیال نکرے کہ یہ ترقی اس قوم کی انکی شریعت کی برکت کے سبب سے ہے کیونکہ قانون سلطنت قواعد عقلیہ پہ مبنی ہین جنکی رعایت نبوی حاکم پر واجب ہوتی ہے پس اگر ان مین برکت الٰہی بھی شامل کیجاوے جیسا کہ ہماری شریعت مقدسہ محمدیہ کا حال ہے تو اس صورت مین اون قوانین کی مخالفت اور زیادہ تر نبوی تنزل کا باعث ہوگی اور عذاب اخروی اس سے علاوہ ہوگا اور جس شخص نے اہالیان یورپ کی تاریخین دیکھی ہین اور مسلمانونکی تاریخین دیکھی ہین اوسنے گویا ہماری اس رائے کو آنکھون سے دیکھا ہے —

اور کبھی بمقتضاء ضرورت یہ بات مناسب ہوتی ہے کہ سلطنت کے اختیارات ایک ہی شخص کو دیدئے جاوین اور سلطنت مین اوسکو خود مختار بنایا جاوے مگر یہ صرف چند روز کیواسطے ہوتا ہے اور اسمین بھی چند شرطین لگائی جاتی ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ رومیون کی سلطنت کے

اصول کے موافق جب کسی سلطنت پر کچھہ خطرہ ہوتا ہے خواہ وہ کسی
خارجی سبب سے ہو یا خاص سلطنت کی رعایا کے ہی سبب سے ہو اور اوس
خطرہ کا انسداد قانونی عمل درامد سے دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ قانونی
عمل درامد مین کونسل کے بہت سے لوگون کی رائین ہوتی ہین اور باہم انکے
اختلاف ہوتا ہے اور اختلاف کی حالت مین یہ ممکن نہین ہوتا کہ بلا وجہ
ایک کو ایک پر ترجیح دیدیجاوے پس اوس کونسل کی بحث و گفتگو مین
اسقدر عرصہ ہوجاتا ہے کہ یا تو فساد جم جاتا ہے اور یا ضرورت کا وقت
نکلجاتا ہے پس ایسی صورتون مین اختیارات شخصی سے زیادہ کام نکلتا ہے
چنانچہ جب ایسی صورت پیش آتی ہے تو مجلس سنا تو سلطنت جمہوریہ کے
کسی والی سے اس بات کی درخواست کرتی ہے کہ سلطنت کے اعیان مین
سے چند شخص ایسے منتخب کیے جاوین جنکو ہر قسم کے تصرف کا اختیار حاصل ہو
اور ایسے شخصون کے گروہ کا نام وکٹٹور ہے پس حسب درخواست وہ لوگ

ﮦ (سناتو) اس سے مراد مجلس سنت ہے جو فرانس مین تھی جیسے کہ لندن مین پارلیمنٹ کی مجلس ہے ۱۲ سید احمد
ﮦ یہ فقرہ بجز لفظ ہی یعنی ... وکٹٹیر بمعنی فرمانروا و حاکم اعلی و مختار کل یا ۱۲ سید احمد

منتخب کیے جاتے ہین اور سلطنت کو جملہ اختیارات اون کے تفویض
ہوتے ہین اور وہ اپنی رای سے جسکو قتل کے قابل دیکھین قتل کرسکتے ہین
اور جسکو قید کے قابل دیکھین قید کرسکتے ہین جسوقت چاہین حرب و
پیکار کی اجازت دیدیں جب چاہین صلح کرلین جسکو چاہین جلاوطن
کردین غرضکہ انکو ہرطرح کا اختیار حاصل ہوتا ہی اور انکے حکم کے نافذ ہونیمین
کسی کمیٹی یا کونسل کی رای کا اتفاق شرط نہین ہوتا البتہ صرف محاصل
سلطنت کے معاملات مین اس بات کی ضرورت ہوتی ہی کہ مجلس سنا تو
بھی اونکی راے سے اتفاق کرلے اور علاوہ اس معاملہ کے اور جملہ امور مین
تمام اہالیان سلطنت اس ڈکٹیٹوری کے حکم کو تابعدار ہوتی ہین مگر اس
قسم کو اختیارات حاصل رہنے کی مدت چھہ مہینے سے زیادہ نہین ہی گو جس سبب سے
ایسے اختیارات عطا کرنیکی ضرورت پڑتی ہی وہ باقی ہی کیون نہو اور اگر زیادہ
ضرورت معلوم ہوتی بھی ہے تو پھر از سر نو اونکو اجازت ملتی ہی اور اگر چھہ
مہینے سے کم مدت مین کام نکل جاوے تو وہ اختیارات مدت کے پوری ہونے سے پہلے

ٹوٹ بھی جاتے ہین اور جب وہ اختیارات جاتی رہتی ہین تو جن لوگون کو
اختیارات دیجاتی ہین اونسے دریافت کیا جاتا ہی کہ تمنے فلان شخص کو
قتل کیون کیا فلان موقع پر لڑائی کا حکم کیون دیا اور یہ استفسار ایک
عام مجمع مین ہوتا ہی پس اگر اونھون نے اپنی کاروائی کی وجہ معقول
بیان کی تو اونکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور اگر کوئی وجہ معقول نہ بیان کرسکے
تو اونکی بداعمالی کی سزا دیجاتی ہے مگر اس سزا مین یا تو دار السلطنت سے
نکال دیے جاتے ہین اور یا کوئی جرمانہ دینا پڑتا ہے مگر اس اخیر زمانہ مین
یورپ کے لوگ ڈکٹٹور ہر ایسی والی سلطنت کو کہنے لگے ہین جو مطلق العنان ہو
خواہ اوسکی مطلق العنانی کی کوئی مدت مقرر ہو یا نہو جیسے کہ مثلاً جنرل کرامول
انگلستان مین گذرا ہی اور نپولین اول فرانس مین گذرا ہی اور مثل اونکے
جو لوگ اس قسم کے ہوئے ہین کہ اونکی دانائی اور ہوشیاری کی شہرت تھی
اور جب کبھی خرابی کی سلطنت مین یہی مناسب معلوم ہوا کہ اونکو خود مختار
بنایا جاوے تو صرف اون لوگون کو بجائے ڈکٹٹور کے قائم کیا اور عوام الناس

یہ بات ظاہر کردی کہ انکے سبب سے سلطنت کی اصلاح ہوگی اور جو خطرات
سلطنت مین ہین وہ سب انکی تدبیر سے دفع ہوجاوینگے اور جو کچھ اسمین نقصان ہی
اوسکی اصلاح ہوجاویگی لیکن درحقیقت ایسے ایک شخص کو مطلق العنان بنانی
اور اختیارات اسکے ہاتھہ مین دینے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا بلکہ اس صورت مین یہی
جو شخص خود مختار بنایا جاتا ہے وہ اس بات کی درپردہ فکر کرلیتا ہے کہ یہہ
اختیارات شخصیہ ہمیشہ کیواسطے باقی رہین اور تدبیر اسکی یہ کرتا ہی کہ یا تو سلطنت
کی پریشانی کو بدستور باقی رکھتا ہی جسکے سبب سے اسکے اختیارات ہمیشہ باقی رہین
اور یا وہ اوس پریشانی کو اس خوبصورتی سے رفع کرتا ہی کہ سلطنت کے باشندے
اوسکی رای کو دیکھکر تعجب مین رہجاتے ہین اور اوسکی عزت و عظمت انکے
دلون مین جگہہ کرلیتی ہے جسکے سبب سے ہمیشہ اوسکا حکم اونپر نافذ رہتا ہے
اور جیسے قوانین کے اجرا کا وہ ارادہ کرے ویسے ہی قانون سلطنت مین
نافذ ہوجاتے ہین اور اون قوانین کے اجرا مین وہ اپنے حظ نفس کے رجحان کو
مضمر رکھتا ہی پس گو یہ اختیارات شخصیہ فی نفسہ بڑی بڑی خرابیونکو مستلزم ہین

لیکن جب سلطنت کی رحمت اور حفاظت کے لیے اسکی ضرورت ہو تو اس بات
کا مضائقہ بھی نہیں ہی کہ آزادی سلطنت کو چند روز کیواسطے موقوف
کر دیا جاوی چنانچہ حکیم مانٹسکیو فرانسیسی کا بھی یہ قول ہی کہ سلطنت کی آزادی
کی کامل کیفیت کے سننے سی بعض اوقات ہمکو یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آزادی
کو سست کر دیا جاوی اور میری دانست مین جبکہ اختیارات سلطنت ایک شخص
خاص کو کسی ضرورت لاحقہ کے سبب سے دیدی جاتی ہین تو اسکے واسطے بھی ایک مدت
کا تعین ہونا نہایت ضرور ہی اور جب وہ ضرورت باقی نہ رہی تو آزادی کو پھر بدستور
قائم کرنا واجب ہی چنانچہ اس باب مین اسنے نہایت عمدہ دلیلین بیان کی ہین
اور اوسنے یہ ثابت کیا ہی کہ سلطنت کے مقید بالقوانین رہنے مین عامہ خلائق
کی بہتری اور صلاح ہی اور اوسکی بدانتظامی اور قانون کے پابند نہونے مین سب کا
نقصان ہی اور میری ہمیشہ سی یہ رای ہی کہ قانونی پابندی اور انتظام فی زماننا
واجبات سی ہی اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ جس ملازم کو اپنی کارروائی مین
کسی کی باز پرس کا خوف نہوگا وہ کبھی امین اور خیر خواہ سلطنت و محب وطن

نہوگا اور گو وہ شخص بسبب اس بات کو کہ اوسکے دل مین انصاف کی محبت ہو
بالفعل معتمد علیہ ہو مگر باز پرس اور روک ٹوک نکرنیکا انجام یہی ہے کہ وہ پیچھے
باز پرس گوارا نکریگا اور اس سبب سے آخر کار خرابی لاحق ہوگی اسلیے کہ
تجربہ سے بھی ثابت ہوتا ہو کہ اکثر اہلکار اپنی ذاتی اغراض کو اغراض عامہ
خلائق پر مقدم رکھا کرتے ہین اور تسلیم کیا کہ ایک شخص خاص منصف مزاج ہے
مگر قاعدہ تو یہ ہے کہ سب لوگ بغیر نگرانی کے انصاف نہین کرتے علاوہ اسکے
یہ بات ہو کہ اگر کوئی فی الواقع منصف مزاج ہو تو اوسکو کسی کی باز پرس
سے کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا بلکہ اسکے حال کے مناسب یہی بات ہوگی
کہ اسکی کارروائی کا اندازہ کیا جاوے تاکہ اوسکے سبب سے اسکا انصاف
ظاہر ہو جاوے اور اسکی برائت بخوبی ثابت ہو جاوے۔ جو کچھ ہمنے اس
مقدمہ مین لکھا ہو وہ اہل دانش کو لیے کافی و وافی ہے اور ہر کام کی
توفیق خدا کے اختیار مین ہے۔

بیان
حالات سلطنتہائے
یورپ

پہلا حصہ

یورپ کی سلطنتون کے حالات کے بیان مین
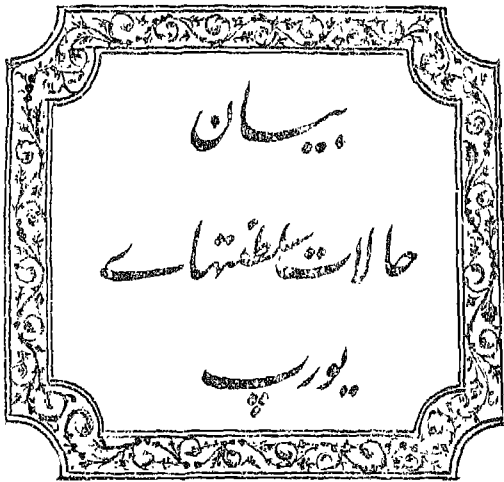
اس حصہ مین کئی باب ہین

پہلا باب

سلطنت علیہ عثمانیہ کے حالات مین

اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت علیہ عثمانیہ کی تاریخ مین

سلطنت عثمانیہ کا آغاز سلطان غیاث الدین سلجوقی کے عہد مین
ہوا اور ۶۹۹ھ چھ سو ننانوے ہجری مین اوسکی طرف خلافت منتقل ہوئی
چنانچہ جو شخص سب سے پہلے اس سلطنت پر قابض ہوا وہ سلطان عثمان
تھا جو اس سلطنت پر قابض ہونے سے پہلے ارض اناطولی کے کسی حصہ کا

امیر تھا اس سلطان عثمان نے سلطان غیاث الدین مذکور سے اس
بات کی اجازت لی کہ مین اس سلطنت پر حملہ کرون سلطان غیاث الدین
نے اوسکو اجازت دیدی چنانچہ اوسنے بعد اجازت کے اپنی تیغ کے زور سے
اوسکو فتح کر لیا اوسکے بعد سلطنت بڑھتی گئی اور فتوحات کثیرہ اوسکو
نصیب ہوتی گئین کہ اونکے سبب سے دائرہ مملکت کا نہایت وسیع ہو گیا
یہانتک کہ اوسکی وسعت اور خوبی کا شہرہ تمام زمانہ مین ہو گیا اور اوسکی
خوبیون اور اوصاف مین کتابین مرتب ہو گئین اور چونکہ یہ سلطنت حد سے
زیادہ مشہور ہے اس سبب سے ہم صرف اوسکے سلاطین کے نامون پر اکتفا کرتے ہین
اور جس زمانہ مین وہ بادشاہ پیدا ہوئے اور جس عہد مین وہ تخت نشین ہوئے
اور جب اونھون نے انتقال کیا اور جبتک اونھون نے سلطنت کی اور
جسقدر اونکی عمرین ہوئین یہ سب ہم مختصر طور پر ایک فہرست مین بیان
کرتے ہین اوسکے بعد ہم وہ باتین لکھینگے جو اس سلطنت مین عہد مین تھین
جیسے کہ ترقی آلات کی سیاست کے اصول اور اوسکی حکمرانی کا طریقہ اور اوسکے

آبادی اور رعایا کی شمار اور شمل اسکے جو اسکے ضمن مین بیان ہونگے
چنانچہ سلاطین سلطنت مذکور کے نامون کی فہرست یہ ہو۔

بادشاہون کے نام	تاریخ ولادت	سال جلوس	سال وفات	مدت سلطنت	عمر
سلطان غازی عثمان خان	۶۵۶	۶۹۹	۷۲۶	۲۷	۷۰
سلطان غازی اورخان خان	۶۸۰	۷۲۶	۷۶۱	۳۵	۸۱
سلطان غازی مراد خان	۷۲۶	۷۶۱	۷۹۱	۳۰	۶۵
سلطان غازی یلدرم بایزید خان	۷۶۱	۷۹۱	۸۰۵	۱۴	۴۳
سلطان محمد خان	۷۸۱	۸۱۶	۸۲۴	۸	۴۳
سلطان غازی مراد خان ثانی	۸۰۶	۸۲۴	۸۵۵	۳۱	۴۹
سلطان فاتح محمد خان	۸۳۵	۸۵۵	۸۸۶	۳۱	۵۱
سلطان غازی بایزید خان ثانی	۸۵۶	۸۸۶	۹۱۸	۳۲	۶۲
سلطان غازی سلیم خان	۸۷۴	۹۱۸	۹۲۶	۸	۵۲
سلطان غازی سلیمان خان	۹۰۱	۹۲۶	۹۷۴	۴۷	۷۴

بادشاہون کے نام	سن ولادت ہجری	سن جلوس ہجری	سن وفات ہجری	مدت سلطنت	عمر
سلطان غازی سلیم خان ثانی	۹۲۹	۹۷۴	۹۸۲	۸	۵۳
سلطان غازی مراد خان ثالث	۹۵۳	۹۸۲	۱۰۰۳	۲۱	۵۰
سلطان غازی محمد خان ثالث	۹۷۴	۱۰۰۳	۱۰۱۲	۹	۳۸
سلطان غازی احمد خان	۹۹۸	۱۰۱۲	۱۰۲۶	۱۴	۲۸
سلطان مصطفی خان ابن محمد خان	۱۰۰۱	۱۰۲۶	۰۰۰۰	۰۰ — ۳ شہر	۰۰
سلطان عثمان خان ثانی	۱۰۱۲	۱۰۲۷	۱۰۳۱	۴	۱۹
سلطان مصطفی خان مرتبہ دوم	۰۰۰۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱ — ۴ شہر	۳۱
سلطان غازی مراد خان رابع	۱۰۲۱	۱۰۳۲	۱۰۴۹	۱۷	۲۸ — ۴ شہر
سلطان ابراہیم خان	۱۰۲۴	۱۰۴۹	۱۰۵۸	۹	۳۴
سلطان غازی محمد خان رابع	۱۰۵۱	۱۰۵۸	۱۱۰۴	۴۰ — ۴ شہر	۵۳
سلطان سلیمان خان ثانی	۱۰۵۲	۱۰۹۹	۱۱۰۲	۳ — ۴ شہر	۵۱ — ۴ شہر
سلطان احمد خان ثانی	۱۰۵۲	۱۱۰۲	۱۱۰۶	۴ — ۴ شہر	۵۴

بادشاہوں کے نام	سال ولادت	سال جلوس	سال انتقال	مدت سلطنت	عمر
سلطان مصطفی خان ثانی	۱۰۷۴	۱۱۰۶	۱۱۱۵	۹	۴۱
سلطان غازی محمد خان ثالث	۱۰۸۳	۱۱۱۵	۱۱۴۳	۲۸	۶۰
سلطان غازی محمود خان	۱۱۰۸	۱۱۴۳	۱۱۶۸	۲۵	۶۰
سلطان عثمان خان ثالث	۱۱۱۰	۱۱۶۸	۱۱۷۱	۳	۶۰ – ۶ شہر
سلطان مصطفی خان ثالث	۱۱۲۹	۱۱۷۱	۱۱۸۷	۱۶	۵۸ – ۶ شہر
سلطان غازی عبد الحمید خان	۱۱۳۷	۱۱۸۷	۱۲۰۳	۱۶	۶۶
سلطان غازی سلیم خان ثالث	۱۱۷۵	۱۲۰۳	۱۲۲۳	۱۹	۴۸
سلطان مصطفی خان رابع	۱۱۹۳	۱۲۲۲	۱۲۲۳	۱	۳۰
سلطان غازی محمود خان ثانی	۱۱۹۹	۱۲۲۳	۱۲۵۵	۳۲	۵۵ – ۶ شہر
سلطان غازی عبد المجید خان	۱۲۳۸	۱۲۵۵	۱۲۷۷	۲۲ – ۶ شہر	۳۹

فصل دوسری

سلطنت عثمانیہ کے اصول قوانین میں

مقدمہ کتاب میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ جب سلطان عبد المجید خان
مرحوم و مغفور غازی نے سیاست سلطنت میں ایک نوع کا قصور دیکھا تو اونھون نے
سنہ ۱۲۵۵ ہجری میں احکام شریعت کی مطابقت سے چند قانون سلطنت کے
حسب حال اور نافع تجویز کیے اور ایک فرمان جو خط سلطانی سے مزین+ تھا
وہ عامہ سلطنت میں مشتہر کیا اوسکا مضمون یہ تھا کہ "یہ بات سب کو معلوم ہے
کہ ہماری سلطنت ہمیشہ سے احکام شرعیہ کے تابع رہی ہے اور اس میں
شریعت محمدیہ کے قوانین کی نہایت درجہ مراعات ہوتی رہی ہے چنانچہ اسی وجہ سے
ہماری سلطنت قوت و استحکام اور رفاہ عام اور آبادی شہر و دیہات میں
اعلیٰ درجہ کو پہونچ گئی تھی مگر ڈیڑھ سو برس سے اس سلطنت کی قدیمی قوت
اور آبادی میں کئی وجہ سے ایک طرح کا ضعف آگیا ہے جسکے سبب حدود شرعیہ
اور قوانین سلطنت کی پابندی نہیں رہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس سلطنت
میں احکام شرعیہ کی بموجب حکمرانی نہو وہ سلطنت زوال کی مستحق ہو جاتی ہے

+ یہ فرمان ترکی یعنی سلطانی اور یورپ میں خط شریف کے نام سے نامزد ہے ۱۲ سید احمد

پس اس سبب سے کہ جب سے ہم تخت سلطنت پر بیٹھے ہیں اوسی روز سے ہمکو یہ فکر لگی ہوئی ہے کہ ہم ملک کی آبادی اور رعایا کی رفاہ کی تدبیرین ایسی ایجاد کرین کہ اونکے ذریعہ سے بفضل ایزدی تھوڑے ہی عرصہ مین اصلی مقصود ہمارا حاصل ہو جاوے کیونکہ ہم اپنے ملک کی حالت اور اوسکی عمدہ زمین اور اوسکے باشندون کی استعداد اور قابلیت کے لحاظ سے اسکو ضروری سمجھتے ہین چنانچہ ہمکو یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ہم اپنی تجویز سے نئے قانون[۴] سلطنت کے لیے ایجاد کرین اور اس قانون مین احکام شرعیہ کی مراعات رکھین اور قانون کی ترتیب و ایجاد مین ہمکو اپنے خدا کی عنایت پر بھروسہ ہے اور سید المرسلین کے وسیلہ سے ہمکو اس مین کامیابی کی امید ہے اور منشا اون قوانین کے ایجاد کا صرف یہ ہے کہ بندگان خدا کی جان اور مال اور آبرو محفوظ رہے اور دوسرا منشا اوس قانون کا یہ ہے کہ صوبہائے سلطنت سے

---

۴ ایسی ایجاد کو علما و دقت نفی جو امورات سیاسی جاہل محض اور اصول شریعت سے جو امور دنیاوی اور سیاست مدن سے علاقہ رکھتی ہے بسبب تقلید روایات جزئیہ فقہیہ کے محض ناواقف تھے خلاف شرع سمجھ کر مخالفت کی تھی مگر وہ علما جو ان دونون باتون کو خوب سمجھتے تھے وہ اوسکو عین شریعت جانتے تھے ۱۲ سید احمد

جو خراج وغیرہ لیا جاوے اوسکے تعین کیواسطے ایک حد اور قاعدہ مقرر
ہو جاوے اور لشکر وغیرہ کی ضرورت کی حد معین ہو جاوے اسلیے کہ جان اور
عزت دونون انسان کی بہت عزیز چیزین ہین اگر انسان کو ان دونون
چیزون کی طرف سے کسی قسم کا خوف ہوتا ہے تو ناچار وہ ایسے حیلہ کی طرف
رجوع کرتا ہے جسکے سبب سے اوسکی دونون چیزین محفوظ رہین خواہ وہ حیلہ
کسی کے حق مین مضر ہو یا نافع ہو گو وہ انسان کیسا ہی صلح اور امین
کیون نہو اور ظاہر ہے کہ رعایا کا ایسا ہونا سلطنت کے حق مین مضر ہے اور
اگر انسان کو اپنی جان اور عزت کی طرف سے اطمینان ہو تو وہ حتی الامکان
رہ راست سے تجاوز نہین کرتا بلکہ جہان تک ہو سکتا ہے سلطنت کی خیر خواہی
مین بھی سعی کرتا رہتا ہے اور مال کی بھی یہ کیفیت ہے کہ اگر انسان کو اوسکی
طرف سے تردد ہو تو اوس سے سلطنت کے حقوق کی مراعات نہین ہو سکتی
اسلیے کہ اوسکے دل کو کسی وقت اپنے مال کی ہی فکر سے نجات نہین ملتی جو
سلطنت کے حقوق کی طرف دل لگا دے اور اگر اوسکو مال کی طرف سے

اطمینان ہوتا ہی تو پھر دین و دنیا جس کی طرف قصد کری دل لگا سکتا ہی
اور اپنی عیش و عشرت اور واقفیت کی طرف طبیعت متوجہ کر سکتا ہے
اور اس صورت مین اوسکو اپنی ملک کی محبت اور عزت کا بھی خیال آجاتا ہے
اور اس سبب سے پھر اوسکے کام بھی اوسی کے موافق ہو جاتی ہین اور تعین
خراج کا سبب یہ ہی کہ جسطرح پر سلطنت کو اپنے ممالک محروسہ کو محفوظ رکھنے
اور اپنی عزت کو قائم رکھنے مین لشکر کی مضبوطی اور قوت کی احتیاج ہوتی ہی
اسی طرح وہ اپنے تصرفات کیلیے مصارف ضروریہ کی محتاج ہوتی ہی اور اون
مصارف کیلیے بڑی انتہا روپیہ کی ضرورت پڑتی ہی پس یہ روپیہ اسی طرح حاصل
ہو سکتا ہی کہ جو اس سلطنت کی تابعدار سلطنتین ہین اون سے خراج لیا جاوے
اس سبب سے واجب ہوا کہ اس خراج کے وصول کرنیکے واسطے ایک خاص
طریقہ جو نہایت مستحسن ہو مقرر کیا جاوے اور گو خودمختاری کی حالت مین
اللہ کی عنایت سے ہمارے ممالک محروسہ محفوظ رہے ہین لیکن تاہم اوسمین
فی الجملہ آثار اختلال پیدا ہو گئے ہین کیونکہ جملہ مصالح ملکیہ اور سیاسات مدنیہ کے

اختیارات کا شخص واحد کو اختیار مین دیدینا خواہ مخواہ موجب اختلال
ہوتا ہی خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ وہ کسی بدطینت کو اختیار مین دیجاوین
اسلیے کہ ایسا شخص اپنے فائدہ اور آرام کو ہر چیز پر مقدم رکھتا ہی اور اوسکے
جسقدر کام ہوتے ہین سب ظلم اور جبر کے ساتھہ ہوتے ہین بایین لحاظ
واجب ہوا کہ ہم بہت جلد ایک ایسا قاعدہ تجویز کرین جس سے سلطنت کے
باشندون پر حسب حیثیت خراج لگایا جاوے اور کسی سے کسی کی ہستی سے بڑھکر
کوئی نہ لیسکے مگر اس سے پہلے ہم سلطنت کی اخراجات اور فوج کی خرچ کا اندازہ
کرلین تا کہ بقدر ضرورت سب پر برابر خراج پھیلا سکین اور اسی طرح
لشکر کا رکھنا بھی ضروریات سے ہی کیونکہ دین و سلطنت کی محافظت اسی پر
موقوف ہی پس سلطنت کی باشندون پر لازم ہی کہ وہ رعایا مین سے تھوڑے
سے لوگونکو فوج مین بھرتی ہونیکے واسطے دین اور چونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جو
طریقہ لشکر کی خدمت کا بالفعل سلطنت مین رائج ہے اور جو انتظام اسمین
بالفعل ہی اسکے سبب سے ملک کی زراعت اور تجارت کو نہایت نقصان پہونچتا ہی

اور توالد وتناسل کو بھی نہایت نقصان پہونچتا ہے جسکے سبب سے گویا
جان اور مال اور شرافت سب مین کمی ہوتی ہے کیونکہ جسقدر آدمی
موجود ہین اول تو اونکے شمار کا لحاظ نہین کیا جاتا اور بعضون سے
محصول حد سے زیادہ لیا جاتا ہے بعضون سے اونکے مقدور سے بہت کم لیا جاتا ہے
اور لشکر مین یہ خرابی ہے کہ سپاہی کو مدت العمر لشکر مین رہنا پڑتا ہے اسکے سبب
سے وہ توالد وتناسل سے محروم رہتا ہے اور اس قید کے سبب سے وہ اسقدر
تنگدل ہو جاتا ہے کہ اپنی خدمت متعلقہ کو بخوشدلی انجام نہین دیتا
پس ہمکو یہ بات نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جب سلطنت کو لشکر کی ضرورت
یقینی ٹھہری تو وہ ایک قانون ایسا ایجاد کرے جو سبکے حق مین یکسان ہو
اور سپاہیون کیواسطے قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ بدلی کے طور پر یکجای ایک
کے ایک آتا ہے اور پانچ برس سے زیادہ کوئی شخص لشکر مین نرہنے پاوے
پس انشاء اللہ العزیز ایسے قوانین کے سبب سے ملک کی آبادی اور قوت
اور آرام اور امن سب مین ترقی ہوگی اور اسی سبب سے ہم یہ حکم دیتے ہین

آئندہ سے کسی مجرم کے ساتھ کوئی ایسی سختی نکی جاوے جسکے سبب سے وہ تنگ
ہو کر اپنے آپ مر رہے یا زہر وغیرہ کھانے کی جرأت کرے بلکہ اوسپر سوائے
قانون شریعت کے اور کسی قسم کا حکم نہ لگایا جاوے اور کسی شخص کی ہتک عزت
نکیجاوے اور ہر شخص کو اطلاع دیجاوے کہ وہ اپنے ملک مین نہایت آزادی
اور خود مختاری کے ساتھ تصرف کرے اور جو شخص کوئی جرم کرے تو اوسکے
اور وارث اوسکی وراثت کے حقوق سے محروم نکیے جاوین کیونکہ وہ سب
اوس جرم سے بری ہوتے ہین اور یہ قاعدہ ہماری طرف سے جملہ رعایا کے
حق مین بغیر کسی استثنا کے یکسان ہے خواہ وہ مسلمان ہو خواہ کسی اور ملت کا ہو
اور امن کے مراتب کی تکمیل کیواسطے جسقدر عدالتون کے زیادہ کرنے کی
ضرورت انفصال مقدمات کے لحاظ سے ہوگی اوسیقدر عدالتین باتفاق
رای اکثر رعایا کے زیادہ کر دیجاوینگی اور ہمارے دربار کے وکلا کو چاہیے
کہ وہ کبھی کبھی مجلس احکام العدالت یعنی جوڈیشل کونسل مین حاضر ہو کر
جو باتین اونکے نزدیک رعایا کے حق مین مفید ہو اوسکو بغیر کسی خوف اور

مروت کو صاف صاف ظاہر کیا کرین اور جو معاملات انتظام لشکر سے متعلق ہین اونکا تصفیہ دارالشورائے عسکریہ مین ہوا کرے جو صدر لشکر کے مقام مین جمع ہو اور قوانین کی تجویز کے باب مین جب کسی بات پر لوگونکی رائے اتفاق کرے تو وہ رائے تحریری ذریعہ سے ہمارے روبرو پیش ہوا کرے تاکہ ہم اوسکو اپنے دستخطون سے مزین کر دیا کرین اور وہ ہمیشہ کے واسطے ایک دستورالعمل سمجھا جاوے اور چونکہ اس قسم کے قوانین کو جاری کرنے سے ہماری غرض صرف دین کی تقویت اور سلطنت کی قوت ہے اسلیے ہم اس منشور کو عہد و میثاق کے ساتھ موکد کرتے ہین اور ایک متبرک مقام مین جملہ علماء اور وکلاء کے سامنے قسم کھاتے ہین کہ آیندہ ہم کوئی ایسا کام نکرینگے جو مخالف اس عہد کے ہو اور ہمارے ساتھ اور سب لوگ بھی اس بات پر قسمین کھاوین اور اگر بعد اس معاہدہ اور قسمون کے کسی وزیر یا عالم سے کوئی امر عمداً خلاف معاہدہ یا حلف کے سرزد ہوگا تو اوسکو نہایت سخت سزا دیجاویگی اور اوسکے رتبہ یا علم و فضل کا کچھ لحاظ نکیا جاویگا

اور چونکہ ہمنے اپنے ملازمان سلطنت کیواسطے بڑی بڑی عہدی اور کافی وظیفی
مقرر کر دیے ہین اور آیندہ اور ہوجاوینگے اسلیے ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ
رشوت ستانی کا دروازہ بھی بند ہوجاوے اور رشوت کے متعلق ایک خاص
قانون عقل و نقل کی مطابقت سے ایسا بنایا جاوے کہ اوس مین رشوت خوارون
کیواسطے ایک خاص عقوبت مقرر ہو اور ہمکو یہ بات منظور ہے کہ جو انتظامات
اور قواعد ہمنے بالفعل تجویز کیے ہین جنکے سبب سے قدیمی جور و ستم کی طریقون کی
بیخ کنی ہوتی ہے وہ سب جگہ مشہور ہوجاوین اسلیے ہم چاہتے ہین کہ ایک ایک
نقل اس منشور سلطانی کی اون سلطنتون کے سفیرون کو دیجاوے جو
ہمارے ساتھ ربط و اتحاد رکھتے ہین اور ایک ایک نقل ہمارے ممالک محروسہ
مین رعایاے سلطنت کی اطلاع کیواسطے بھیجی جاوے اور جو شخص ہمارے
ان قوانین مین خلل اندازی کا ارادہ کرے جنکی بنا خاص مصالح شرعیہ پر ہے
اوس شخص پر اللہ کی لعنت اور ملائکہ اور بنی نوع انسان سبکی لعنت ہوگی
اور قیامت تک اوسکو فلاح نصیب ہوگی اور ہم اللہ جلشانہ سے دعا مانگتے ہین

کہ وہ اپنے بندون کو اس امر خیر کے جاری کرنے کی توفیق عطا فرماوے
اوسکے بعد ۱۲۷۲ہجری مین بماہ جمادی الثانی ایک ورد وسرا منشور
وزیر اعظم کے نام اون لوگون کے حقوق کے ثابت کرنے کے واسطے
جاری فرمایا جو مسلمان نہین تھے اوسکا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ ہر قسم اور
ہر ملت و مذہب کی رعایا گویا اللہ کی جانب سے ایک امانت ہے جو بادشاہ کو
سپرد کیجاتی ہے اس لحاظ سے واجب ہے کہ سب لوگ یکسان ایک عمدہ
حالت پر رہین اور سبکی نسبت عدل و احسان کیا جاوے اور جب ایک
ملک کے باشندون کے باہم اتحاد قلبی اور تالیف قلوب زیادہ ہو جاتا ہے
تو اوس ملک کی سلطنت کی قوت اور شوکت اور عزت بھی بڑھجاتی ہے
اور بہت بڑا ذریعہ تالیف قلوب کا باشندگان ملک کے لیے یہ ہے کہ جو لوگ
مسلمانون کے سوا اور مذہب کے ہین اون لوگون کو مسلمانون کے
ظلم و زیادتی سے ہر وقت محفوظ رکھین اور اونکے جان و مال کی ایسی ہی
حفاظت کیجاوے جیسی کہ مسلمانون کی کیجاوے چنانچہ اسی واسطے ہم

دربار عالی کے تحت فرمان انکی کمیٹیان مقرر کردی ہین تاکہ وہ اون لوگونکو
امور دینیہ کی نگرانی کرتی رہین اوسکے بعد اپنی تشویہ ہین یہ بات بیان کی
کہ مسلمانون کے سواے اور قومون کے دیندار لوگ کس قسم کا تصرف
دینی کرسکتے ہین پھر اس بات کا ذکر کیا کہ علی العموم سب لوگون کیواسطے
قانون اس باب مین مزاحم ہے کہ وہ کوئی کام ایسا کرین جسکے سبب سے
آدمی کی شرافت مین بٹا لگے اور ہر شخص کو اپنے معاملات دینی و دنیوی
مین قانوناً کامل آزادی حاصل ہے کوئی شخص رعایاے سلطنت مین سے
کسی کو اوسکے ارکان مذہبی کے ادا کرنے سے منع نہین کرسکتا اور نہ زبردستی
کوئی شخص کسی کا مذہب بدلوا سکتا ہے اوسکے بعد یہ ذکر کیا کہ جو نزاع مسلمانون
اور غیر مسلمانون کے درمیان ہون وہ ایسی مجلس مین فیصل ہوا کرین جسمین

+ چند سال ہوئے عہد وزارت علی پاشا مین جو ایک نہایت لائق وزیر اعظم سلطان عبد العزیز سلطان حال کا تھا ایک عیسائی پیشین ہوا کہ ایک یہودی مسلمان ہوگیا تھا چند روز بعد وہ پھر یہودی ہو گیا جاہل لوگون نے اوسکا قتل کرنا چاہا کیونکہ اونکے غلط خیال کے مطابق مرتد کی سزا بجز قتل کے اور کچھ نہین ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے اور شریعت محمد عربی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یہ مسئلہ نہین ہے علی پاشا نے بعد تحقیقات و بعد مباحثہ کے علماء سے اوسکو رہائی دی اور اوسکو اپنے فعل کا مختار رکھا اسلیے کہ شریعت حقہ محمدیہ مین مذہب کی نسبت کسیطرح کا جبر نہین ہوسکتا ۱۲ سید احمد

غیر مسلمان اور مسلمان دونون شریک ہون اور اگر دو شخص غیر مسلمان باہم کچھہ
جھگڑا کرین اور وہ اس بات پر رضی ہون کہ ہمارا قضیہ کوئی ہمارے ہی مذہب
کا پیشوا خانگی پنچایت مین فیصل کردے تو ہماری طرف سے اوسکو اجازت ہے
اسکے بعد کہا کہ قوانین سیاست اور قوانین تجارت منضبط کیے جاوین اور
جیلخانون کے حالات اور بدانتظامی کی اصلاح کیجاوے اور کوئی معاملہ
قیدیون کے ساتھ خلاف قانون نکیا جاوے اور کسی قیدی کو بدنی تکلیف
نہ دیجاوے اور ادای محاصل اور خدمت جنگی مین جملہ رعایاے سلطنت برابر
سمجھی جاوے اور اگر کوئی غیر مسلمان روپیہ دیدے یا اپنے عوض کسی شخص کو
تجویز کردے تو وہ جنگی خدمت سے معاف بھی ہوسکتا ہے اسکے بعد اسی منشور
مین ممالک کے شہرون کی حالات کی طرف توجہ فرماکر ارشاد کیا ہے کہ جملہ
رعایاے سلطنت کی آرام و آسایش کی نظر سے کچھہ روپیہ ہماری گورنمنٹ
خاص اسلیے عطا کریگی کہ ضرورت کے مقامات مین پختہ سڑکین طیار ہوجاوین
اوسکے بعد یہہ بیان فرمایا کہ جو مجلس مصالح ملکیہ پر نظر کرنیکے واسطے مقرر ہے

اوسکے ممبر بادشاہون کی ذات سے بھی منتخب ہوتے ہیں اور ممبرونکو
رہنے کی مدت اسمین صرف ایک برس ہی کوئی شخص سال بھر سے زیادہ
اسمین ممبر نہین رہ سکتا اور جو شخص اوس مجلس کا ممبر مقرر ہوگا اوس سے
اس بات کا حلف لیا جاویگا کہ کوئی بد دیانتی نکرنے پاوے اور ایمان کے
ساتھ جو بات حق ہو اوسکو ظاہر کرتا ہے اور سچی بات کو کہنے مین کسی کی
مروت یا خوف نکرے پھر فرمایا کہ آیندہ سے ہماری سلطنت کے راستے اور بندرین
کھول دی جاوین اور اذن عام دیا جاوے کہ ہماری سلطنت کی پیداوار
تجارت کیواسطے اور ملکونکو جاوے اور ملکون کی پیداوار ہماری ملک مین آوے اور تجارت
و زراعت کی جہانتک ممکن ہو ترقی کیجاوے اور ہماری رعایا سے سلطنت
جہانتک ہوسکے کسب ہنر اور تعلیم فنون کی جانب متوجہ ہو اور جہانتک
موقع لگے اس بات کی تلاش کرے کہ اسکے چلنے کا دنیا مین حتی الامکان
تہذیب و شائستگی پیدا ہو اسکے بعد اپنے فرمان کو اس قول پر ختم فرمایا
کہ اے ہماری سلطنت کے وزیر اعظم جو کچھ تم دیتے ہو اس ملکی فرمان مین ارشاد فرمایا ہے

اوسکی تعمیل اور تکمیل تمھاری ذمہ ہی اور تم ہی اس بات کی ذمہ دار ہو کہ
ہمارے اس فرمان عالی کا خاص ہماری دار السلطنت اور ہماری ممالک
مقبوضہ مین برابر اعلان کردو تاکہ لوگ اوسکے مطالب کو اچھی سے
جان لین پس تمپر واجب ہی کہ تم اوس کی تعمیل مین دل و جان سی کوشش
کرو اور جو باتین اوس مین بیان ہوئی ہین اونکو پورا پورا ادا کرو اور
ہماری اس مہر و دستخط پر اعتماد کرو" یہ خلاصہ ہی دونون فرمانون کا مگر چونکہ
وہ ایک غیر زبان سی یعنے ترکی سے ترجمہ ہوا ہی اس سبب سی یہ عذر اوسکی
مترجم کا کہ بعض مواقع پر ترکیب کی دقت پیش آئی ہے جو ہمیشہ ایسی صورت
مین ہوا کرتی ہے بھولا نجاویگا اور چونکہ یہ ترجمہ عربی سے اردو مین ہوا ہے
اسواسطے ضرور ہی کہ اس کتاب کا مترجم اسی عذر کو اپنی طرف سی بھی پیش کری

تیسری فصل

بیچ حالات وزراء سلطنت ٹرکی اور اونکی کونسلون ملکی اور جنگی کی

اول درجہ کی وزارت کا نام وہان صدارت عظمیٰ ہے (مرادف پرائم منسٹر

اور وہ سلطنت کی وزیر اعظم کی وزارت ہی چنانچہ یہ وزیر نائب السلطان ہوتا ہی اور اوسکے اختیارات سلطنت کی جملہ معاملات خواہ وہ کسی قسم کے ہون حاوی ہوتی ہین اور تمام عدالتین ملکی اور مالی اور داخلی اور خارجی اوسکے تحت حکومت اور جملہ وزرای سلطنت بھی اوسکی تابع فرمان ہوتی ہین خصوصاً جو وزرا مال کی محکمون اور عدالتہاے خارجیہ+ سے تعلق رکھتے ہین وہ اوسکے زیادہ تحت حکومت ہوتی ہین اور کوئی معاملہ سلطنت کا سلطان وقت بھی بغیر اطلاع اسکی طے نہین کرسکتا اور نہ کوئی معاملہ بلا وساطت اس وزیر کی حضور مین پیش ہوسکتا ہے اور اسکی ایک خاص فراتی کونسل ہے جسوقت اوسکو ضرورت ہوتی ہے اوس کونسل کے ممبرون کو جمع کرکے اون سی صلاح ومشورہ لیتا ہے اور جسقدر ملازم سلطنت ہین اون سب کا عزل ونصب بھی اوسی کے اختیار مین ہے جسکو چاہی برخاست کردی چنانچہ اسکی عدالت اور حکمرانی کا

+ عدالتہاے خارجیہ بعینہ مماثل فارن و پارلمنٹ کی ہین ۱۲ سید احمد

مقام الباب العالی کے نام سے مشہور ہے اور وہ ایک بڑا عالیشان محل ہے
جسکو ترکی زبان مین پاشا قپوسی کہتے ہین اس قصر عالی مین خاص
وزیر کی کونسل بھی جمع ہوتی ہے اور وہ حکام عدالت جنکو وزارت سے
تعلق ہے اور وزیر معاملات خارجیہ بھی بیٹھتے ہین پس گویا یہ مقام
جو باب العالی کہلاتا ہے اور دار الحکومت وزیر اعظم کا ہے سلطنت کے
جملہ احکام کا مرکز ہے جو معاملہ سلطنت کا ہوتا ہے اسکی انتہا بھی یہین
ہوتی ہے اور جو حکم سلطنت سے صادر ہوتا ہے وہ بھی خاص یہین سے صادر
ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہین خود حضرت سلطان بھی تشریف لا آتے ہین تاکہ
وہان جا کر کونسل کے مباحثہ اور انفصال مقدمات کا ملاحظہ کرین یا جو
مقدمات ایسے ہین کہ حسب ضابطہ سلطان کے روبرو اونکے پیش ہونے کی نوبت
نہین آتی اون مقدمات کو اپنے روبرو فیصل کراوین علاوہ اس کے
سال بھر مین ایک تبہ حسب معمول بھی تشریف لاتے ہین تاکہ اونکے سامنے
ایسے معاملات پیش ہون جو سال تمام مین طے ہو چکے ہین اور جب اون

معاملات کا ملاحظہ فرما لیتے ہین تو ارا کین سلطنت و عمائد دولت کی طرف
مخاطب ہو کر اونسے ایسی باتین کرتے ہین جس سے کارگذارون کے دل
خوش ہو جاتے ہین اور جس سے انکو اس سے بھی بہتر کام کرنے کی ترغیب
ہوتی ہے اور اس وزیر اعظم کے چند مشیر بڑی ذی رتبہ لوگون مین سے ہوتی ہین
جنکا کام یہ ہے کہ جو مقدمات وزیر اعظم کے حضور مین پیش ہونیکے لائق ہون
اونکو پہلے سے خلاصہ کر رکھین اور ترتیب دین چنانچہ جو مقدمات وزیر اعظم
کے حکم سے فیصل ہوتے ہین اونکی تین قسم ہین ایک تو وہ جن کو وہ بذات خود
بغیر کسی کے مشورہ کے فیصلہ کر سکتے ہین اور ایک وہ ہین جنکو وزیر اعظم اول بطور خود
دربار سلطانی مین پیش کرتے ہین اسکے بعد انفصال ہوتا ہے اور ایک وہ جو
اول ایک کونسل مشیرین مین پیش ہوتے ہین اور جب اوس کونسل سے انمین
ایک رائے قرار پا جاتی ہے تو اسکے بعد دیکھا جاتا ہے کہ آیا یہ قابل اسکے ہین کہ دربار
سلطانی مین پیش کیے جاوین یا نہین پس اگر وہ دربار سلطانی مین پیش ہونے
کے لائق ہوتے ہین تو وہان پیش کیے جاتے ہین اور اگر اس قابل نہین ہوتے

تو خود وزیر اعظم ہی اونکو قوانین سلطنت کے مطابق فیصل کر دیتا ہی
اور باقی وزرا اون کے عہدے سب ایسے ہین جنمین ایک وزیر اور ایک اوسکا مشیر اور
چند افسران فوج بقدر ضرورت ہی ہوتے ہین اور سواے وزارت خارجیہ کے
اور جسقدر وزیر ہین سب کے پاس ایک ایک ایسی کونسل ہے جسمین ایک شخص
افسر کونسل ہوتا ہی اور باقی ممبر اور کاتب وغیرہ ہوتے ہین اون کونسلون کا
کام یہ ہی کہ جب کوئی مقدمہ فکر و تامل کے لائق آجاوے تو وہ مجلس وزیر کی
ایما سے اوسمین غور و فکر کرتی ہے اور غور و فکر کے بعد جو راے قرار پاتی ہے
اوس راے کو لکھکر وزیر کے پاس بھیجدیتی ہین پس اگر وہ مقدمہ وزیر اعظم
کی پیشی کے لائق ہوتا ہے تو اوسکو یہ وزیر وہان بھیجدیتا ہے ورنہ خود
فیصل کرتا ہے اور اگر مقدمہ وزیر اعظم کے پاس جاتا ہے تو وزیر اعظم
اوسکو اوسکے صیغہ کی مجلس کے پاس بھیجدیتے ہین مثلاً حساب کا مقدمہ
ہو تو جو مجلس محاسبہ کے لیے مقرر ہو اوسکے پاس بھیجا جاتا ہے اور اگر اور کسی قسم
کا ہو تو اوسکی مجلس کے پاس اور وہ صیغہ کی مجلس یہ کام کرتی ہے کہ اگر

وہ مقدمہ اوسکے نزدیک صحیح ہے تو اپنا اتفاق راے لکھدیتے ہین اورجس
وزارت کے متعلق ہو وہان اوسکو بھیجدیتے ہین اور اگر کچھ اوسمین فریب
ہوتا ہے تو اوس مقدمہ کو فوجداری سپرد کردیتی ہے اور جس وزارت کا
وہ مقدمہ ہوتا ہے اوس وزارت کے وکلا اپنے مقدمہ کی جوابدہی کے
واسطے عدالت مین حاضر ہوکر حتی الامکان اپنی برأت ظاہر کرتے ہین اور وکیل سرکار
کیطرف سے رد وقدح کرتے ہین اوسکے بعد جیسا کہ روداد مقدمہ سے ثابت ہوتا ہے فیصلہ ہوجاتا ہے

چوتھی فصل

سلطنت کی جملہ کونسلون کے بیان مین

سلطنت کی کونسلون مین سے ایک کونسل خاص ہے اسمین ایک شخص
تو علما اسلام مین سے شریک ہوتا ہے جسکو شیخ الاسلام کہتے ہین اور
باقی جملہ وزرا ہوتے ہین اور بعض اور ذی رتبہ ملازم بھی ہوتے ہین مگر
وہی جو عمائد مین شمار کیے جاتے ہین اور اس کونسل کا صدر انجمن خاص
وزیر اعظم ہوتا ہے اور اسکا نام مجلس باب العالی بھی ہے اور مجلس الوکلا

ہے

بھی ہے چنانچہ یہ کونسل قانوناً ہفتہ میں دو مرتبہ منعقد ہوتی ہے اور اگر
کوئی امر ضروری ایسا پیش آوے جسمین اس مجلس کے انعقاد کی ضرورت
تو وزیر اعظم کو اختیار ہے کہ جب چاہے اوسکو منعقد کرے پس جو مقدمات
اس مجلس مین پیش ہوتے ہین وہ سلطنت کو بہت بڑے بڑے معاملات
ہوتے ہین اور جب ان معاملات کی نسبت بحث و مباحثہ کے بعد مجلس کی
کوئی راے قرار پاتی ہے تو وہ راے یا تو سلطان کے حضور مین اتفاق
راے کیواسطے پیش ہوتی ہے اور یا وزیر اعظم کے حکم سے اوسکا عمل درآمد
ہو جاتا ہے اور جو معاملات عظیمہ اس مجلس مین پیش ہوتے ہین منجملہ اونکے ایک
معاملہ محاصل سلطنت کا بھی ہے جو ہر سال بحث و مباحثہ اور قواعد دخل
و مخارج کے تقرر کی غرض سے پیش ہوتا ہے دوسری قانونی کونسل
جو قوانین عدالت کے تجویز کرنیکے واسطے مقرر ہے اس کونسل مین علاوہ
اور ارکین سلطنت ممبر ہوتے ہین اور مجلس خاص کا ایک ایسا ممبر جو رتبہ
وزارت رکھتا ہو اس کونسل کا ممبر مجلس ہوتا ہے اس کونسل کی تین شاخین

ہوتی ہین جسمین ایک شاخ مین تو خاص اون امور ملکیہ سے بحث ہوتی ہے
جو سیاست ملکیہ سے متعلق ہین اور دوسری مین قوانین جدیدہ کی تہذیب و ترمیم
سے بحث ہوتی ہے جو مشکلات کہ قوانین کے معنی سمجھنے مین پیش آتی ہین
اونکی تشریح کیجاتی ہے۔ اور تیسری شاخ کا یہ کام ہے کہ جو ملازم سلطنت کوئی
جرم کرے یا خیانت کرے اوسکی نسبت فکر و تامل کے ساتھ کوئی حکم دے
اور جو معاملات تمام ملک کی کونسلون سے صادر ہوتے ہین اونکی تحقیق و تفتیش
کرتی ہے اور بعد تحقیق و تفتیش کے مجرم کے حق مین ایسا حکم دے جو صرف
سلطان کی رائے پر موقوف ہو اور اگر کوئی بہت بڑا معاملہ پیش آجاتا ہے
تو یہ تینون شاخین ملکر پوری کونسل سے آپس مین تامل کرتی ہین تیسری
مجلس علماء شرع کی ہے اس مجلس مین دس متبحر عالم بمنزلہ ممبرون کے
اور ایک خاص ان سب پر افسر ہوتا ہے اور یہ لوگ صرف احکامات
شرعیہ کی تحقیق اور باریکیون کی تلاش کیا کرتے ہین چوتھی مجلس آٹھ
عالمون اور ایک مفتی سے مرکب ہے یہ لوگ سلطنت کیواسطے حکام کو

منتخب کیا کرتے ہین اور اونکی لیاقت و دیانت کا امتحان لیا کرتے ہین
پانچوین ایک کمیٹی ہے جسکا نام مجلس المعارف العمومیہ ہے جسکو انگریزی
مین ایجوکیشنل کونسل کہنا چاہیے اس مجلس مین بارہ نامی ممبر ہوتے ہین
اور ایک شخص امین بمنزلہ میر مجلس کے ہوتا ہے اس کمیٹی کے ذمہ صرف
یہ کام ہے کہ جسقدر مدرسے سواے فوجی مدرسون کے سلطنت مین ہین
اونکے انتظام اور ضروریات کی نگرانی رکھے اور جو مدرس یا طالب علم لائق و
فائق ہون اونکو پیش کرکے مدرسون مین حسب ضابطہ بھرتی کرادے اور جو مدرس
محنتی اور ہوشیار ہو اوسکی کارگزاری اور ہوشیاری کا حال دربار مین
عرض کرکے انعام و اکرام دلوادے تاکہ اسکے سبب سے اور لوگون کو بھی
علم کا شوق بڑھے اور وہ بھی اپنے کام پر زیادہ محنت کرین اور دوسرا کام اس
کمیٹی کا یہ ہے کہ طلبا کا امتحان لیتی رہے اور جو کتاب یا رسالہ طالب علم
تالیف کرین اوسکو دیکھ* لے اور اس بات کی نگرانی رکھے کہ وہ لوگ کوئی بات

* اس قاعدہ نے ملک کی ترقی کو نہایت نقصان پہونچایا ہے اور اسکے سبب لوگون کے خیالات پھیلنے اور

خلاف تہذیب اور اخلاق و دیانت کتاب مین نہ لکھنے پاوین اور اگر کوئی
لکھے تو وہ مشتہر نہونے پاوے چھٹی کونسل جنگی معاملات کی ہے اس مین
پندرہ آدمی ہوتے ہین اور ایک شخص امرا دولت مین سے اوسکا صدر انجمن
ہوتا ہے اس کونسل کا کام یہ ہے کہ جو معاملات جنگی ہین اونکی مصلحتین اور
برائی بھلائی دیکھتی رہے اور لشکر کے کھانے پینے اور وردی کی درستی اور
ہتیاروں وغیرہ کی محافظت رکھے اور جنگی صیغۂ وزارت کو متعلق جسقدر حساب
ہون اونکی نگرانی رکھے اور جو معاملات جنگ کو متعلق ہین اون مین سے بڑے بڑے
معاملات مین فکر و تامل کرتی رہے ساتوین کمیٹی توپخانہ کی ہے اس کمیٹی مین
سات آدمی شریک ہین اور ایک شخص امرا دولت مین سے اوسکا افسر ہے
اس کمیٹی کا کام یہ ہے کہ توپخانہ کے انتظام کو دیکھتی رہے اور بارود اور ہتیار وغیرہ
میگزین کی نگہداشت رکھے اور قلعون وغیرہ کو آراستہ رکھے اور جو حساب اس

اور ظاہر ہونے نہین پاتے البتہ مضامین فحش اور خلاف تہذیب کی روک کا چندان مضائقہ نہین ہے مگر اس
مجلس کے سبب ایسے امور بھی جو فی نفسہ نہایت عمدہ ہین مگر خلاف سلطنت اہل مجلس ہین وہ بھی ظاہر ہونے
نہین پاتے اور یہ امر ملک کے لیے بڑے نقصان کا باعث ہے ۱۲ سید احمد

صیغہ کے متعلق ہوا وسکو درست رکھے آٹھوین کمیٹی بحری معاملات کی متعلق ہے
اس مین گیارہ آدمی شریک ہین اس کمیٹی کا کام یہ ہے کہ معاملات بحری کو
دیکھتی بھالتی رہے نوین کمیٹی محاسبہ کی ہے اسمین بارہ شخص شریک ہین اور
ایک شخص اعلیٰ رتبہ کا اسکا افسر ہو اوسکا کام یہ ہے کہ جسقدر سررشتے سلطنت کی ہین
اون سب کے حسابات کو دیکھتی رہے اور جو قانون خاص حساب کے متعلق ہین
اوس سے تطبیق کرتی رہے دسوین کمیٹی تحقیقات کی ہے اس کمیٹی مین دس
آدمی شریک ہین اور ایک شخص اعلیٰ رتبہ کا اسکا افسر ہے اس کمیٹی کے
ممبرون مین تین ایسے شخص بھی منجملہ رعایاے سلطان کے جو مسلمان نہون ضرور
شریک ہوتے ہین گیارہوین کونسل قانونی ہے اسمین گیارہ شخص شریک ہوتے ہین
اور ایک شخص اعلیٰ درجہ کے ملازمون مین سے اوسکا افسر ہوتا ہے اور اس
کونسل مین سلطان کی رعایا عیسائی اور رومن کاتھلک اور یہودی مین سے
لوگ ممبر ہوتے ہین اس کونسل کے ذمہ یہ کام ہے کہ جو مقدمات خفیف
فوجداری کے ہون اونکو فیصل کیا کرے بارہوین کمیٹی شہر کے حالات کی

نگرانی کے واسطے ہی یعنے مینوسپل کمیٹی اس کمیٹی مین اٹھارہ شخص شریک ہین
اور ایک شخص ملازمان سلطنت مین سے اسکا میر مجلس ہے اس کمیٹی کو دو میم
صرف یہ کام ہے کہ جو امور شہر کے اصلاح سے متعلق ہین اونمین فکر و تامل
کرتی رہے اور اس کمیٹی کے تحت پانچ چھوٹی چھوٹی کمیٹیان اور ہین جنمین
پانچ پانچ ممبر اور ایک صدر انجمن ہے اور سب اسی کام کے ذمہ دار ہین
اور ایک صیغہ خاص اسواسطے مقرر ہے کہ جو معاملات تجارت وغیرہ کے
متعلق ہین وہان اونکی تحقیقات ہوتی رہے اس صیغہ مین ایک مفتی شریک ہے
اور افسر اسکا وزیر صیغہ تجارت ہی اس صیغہ کے متعلق تین کمیٹیان ہین انمین
سے اول کمیٹی کے ذمہ جسکے پانچ ممبر ہین یہ کام ہے کہ جو مقدمات معاملات
تجارت کے متعلق ہون اونکو فیصل کیا کرے دوسری کمیٹی کے چار ممبر ہین
اور تیسری کمیٹی کے تین ممبر ہین اور ان تینون کمیٹیون مین ایک ایک شخص
ملازمان عدالت سے انکا نگران حال رہتا ہے اور کام سبکا یہ ہے کہ جو مقدمات
تجارت کے رعایا ے سلطنت کے مابین ہون اونکو فیصل کر دے اور اگر کوئی

مقدمہ کسی ایسے شخص کا پیش آجاتا ہے جو سلطنت کی رعایا مین سے ہو تو
اوسکے انفصال مین ایک اجنبی شخص کو بھی شریک کر لیتے ہین اور ایک کمیٹی
معدنیات کی انتظام کیواسطے مقرر ہے اس کمیٹی مین چار شخص ہوتے ہین اور
ایک اعلی رتبہ کا آدمی امراء سلطنت مین سے اوسکا افسر ہوتا ہے اسکے ذمہ
صرف یہ کام ہے کہ جو معادن سلطنت کے معلوم ہین اونکے تو انتظام کی
نگران رہے اور جو معلوم نہین ہین اونکی تفتیش و تلاش کرتی ہے اور
ایک کمیٹی مصارف سلطنت کی نگران ہے اسمین چھ شخص شریک ہین اور
ایک کمیٹی سڑکون اور پلون اور سرکاری عمارتون کی نگرانی کے واسطے
مقرر ہے اسمین سات شخص ممبر ہوتے ہین اور ایک امیر الامرا اسکا افسر ہوتا ہے
اور ایک کمیٹی خاص اسواسطے مقرر ہے کہ جو روپیہ خاص سلطان کو صرف کیواسطے سلطنت سے
متعلق ہے اوسکی تدبیر کرتی رہے اور یہ کمیٹیان خاص دار الخلافت مین منعقد ہوا کرتی ہین

پانچوین فصل

سلطنت کی وسعت اور اوسکے باشندونکی تعداد کے بیان مین

جغرافیہ وغیرہ کے روسی سلطنت عثمانیہ یعنے ترکی کے باشندے قریب
چار کڑور کے ہین جنمین سے ایک کڑور سرسٹھہ لاکھہ تینتیس ہزار تو یورپ کے
باشندے ہین اور دو کڑور دس لاکھہ ایشیائی اور افریقی لوگ ہین اور یورپ
کے باشندون ہین سے اونچاس لاکھہ پچاس ہزار تو مسلمان ہین اور ایک کڑور
دس لاکھہ ستر ہزار گریک اور ارمن ہین اور چالیس ہزار نصاری رومن کیتھلک
اور ستر ہزار یہودی ہین اور ایشیائی اور افریقی لوگون ہین سے ایک کڑور
اکسٹھہ لاکھہ ستر ہزار تو مسلمان ہین اور اڑتالیس لاکھہ تیس ہزار گریک اور
ارمن اور یہودی وغیرہ ہین پس جملہ رعایا ہین سے مسلمان تو دو کڑور گیارہ
لاکھہ بیس ہزار ہین اور ایک کڑور سرسٹھہ لاکھہ دس ہزار دوسرے مذہب
کے لوگ ہین مگر جسقدر مسلمان لوگ تعداد مین زیادہ ہین اوسیقدر اور قومین
اسباب تمدن وغیرہ مین اونسے زیادہ ہین حالانکہ رعیت ہونیکے لحاظ سے
یہہ دونون قومین مساوی ہین اور علاوہ مساوات کے سلطنت کی جانب
سے ہمیشہ مسلمانون کو اونکی اصلاح کی ترغیب دیجاتی ہے اور اس بات کی

التجا کیجاتی ہے کہ تم بھی اپنے اسباب تمدن اور قومون کی طرح مہذب کرلو
اور ترقی مین انکے مساوی ہو جاؤ مگر مسلمان کچھ اوسکا خیال نہین کرتے
اور جب ہم مسلمانون کی اس حالت کو آنکھون سے دیکھتے ہین تو اب ہمکو
سلطان عبدالمجید خان کے فرمان کے مضامین پر عمل کرنے کی نہایت
ضرورت معلوم ہوتی ہے اور مسلمانون کی ترقی کے باب مین ہم اونکی راے
کو نہایت صائب سمجھتے ہین اور ہمکو اس بات کا بھی یقین کامل ہے کہ
کہ جو لوگ اپنی کج فہمی* سے مسلمانون کی ترقی کے ذریعون کو ناپسند کرتے ہین
اسکا سبب یہ ہے کہ اونکو اس تنزل کی مضرتین بالکل معلوم نہین ہین
اور وہ یہ نہین جانتے کہ جب انسان دو بلاؤن مین گھر جاتا ہے تو اونمین
سے ایک ہلکی بلا کا اختیار ہی کرنا پڑتا ہے - اب ہم یہان سے سلطنت
کے عرض وطول اور اوسکی مقدار مساحت کا حال بیان کرتے ہین

* ہندوستان کے مسلمانون کو اس مسلمان وزیر کی راے پر نہایت غور کرنا چاہیے اور اون لوگون پر جو اس مسلمان وزیر کی راے کے مطابق ہندوستان کے مسلمانون کی تہذیب و درستی امور تمدن مین کوشش کرتے ہین زبان طعنہ دراز کرنی نہین چاہیے ۱۲ سید احمد

چنانچہ اسکی کل مقبوضہ زمین باعتبار مساحت کے چار کروڑ پانچ لاکھ ستائیس ہزار
تین سو کیلو میتر ہے جسمین سے پانچ لاکھ بیالیس ہزار تین سو کیلو میتر تو
یورپ مین ہے اور باقی ایشیا اور افریقہ مین ہے (کیلو میتر ہزار میتر کا ہوتا ہے
اور ایک میتر ڈیڑہ ذراع ترکی سے عبارت ہے) اور سلطنت مذکور کی تقسیم
اسطرح پر ہے کہ اول تو سلطنت منقسم ہوتی ہے ایالت کی طرف اور ایالت
منقسم ہوتی ہے اعمال الویہ کی طرف اور وہ منقسم ہوتے ہین اوطان قضاة
کی طرف اور اوطان قضاة مین سے ہر ایک کو متعلق شہر بھی ہین اور دیہات بھی ہزار ہا اور
ہر ایالت کے صدر مقام مین ایک حاکم رہتا ہے اوسکو والی کہتے ہین وہ اپنے ہر ایک
کام مین سلطنت کا محکوم اور تابعدار ہوتا ہے اور جو قوانین سلطنت سے
جاری ہوتے ہین اون سبکو بلا عذر جاری کر دیتا ہے اور تحصیل محاصل اور
فوجون کے اجتماع وغیرہ مین ہر وقت سلطنت کا مددگار رہتا ہے اور علاوہ ان
خاص امور کے علی العموم جو باتین سلطنت کے مصالح سے متعلق ہوتی ہین
سبکا ذمہ دار ہوتا ہے اور سلطنت کی جانب سے وہ اس بات پر مامور ہوتا ہے کہ

کہ رعایا کی راحت و آرام و آسایش کی فکر کرے اور زراعت وغیرہ کی ترقی
مین کوشش کرتا رہے اور تجارت کی راہین وغیرہ صاف اور درست رکھے
اور جن امور سے صناعی اور دستکاری اور محنت کی کامون مین نقصان
پہونچتا ہو اون امور کو حتی الامکان رفع کرتا رہے اور نئی نئی سڑکین اور
پل وغیرہ خاص تجارت کی غرض سے بنواتا رہے اور جو بات مشورہ کے
قابل ہو اوسمین اپنی کونسل سے مشورہ لیکر کام کرے چنانچہ جو لوگ ملازمان
سلطنت مین سے اسکے متعلق ہوتے ہین اون سب کی طرف سے وہ جوابدہ
ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اسکو سلطنت سے اس بات کا اختیار ملتا ہے کہ وہ
اپنے ماتحت لوگون کی نگرانی رکھے اور بداعمالیون سے اونکو روکتا رہے
اور جسطرح مناسب سمجھے اونپر تنبیہ و تشدد کرے اور جو لوگ احکام شریعت کے
قائم رکھنے کیواسطے سلطنت سے مامور ہون ضرورت کیوقت اونکی اعانت
اور مدد کرے اور جو کوئی کونسل سلطنت کی جانب سے اس والی کی ماتحت
ہوتی ہے اوسکا کام یہ ہے کہ جو مقدمات خاص سکنائے سلطنت کے مابین

واقع ہون اونکو فیصل کیا کرے اور جو مصالح خاص ایالت کے متعلق ہون
اون مین فکر و تامل کرتی ہے چنانچہ اس کونسل مین ایک تو خاص دفتر دار
شریک ہوتا ہے جو سلطنت کی جانب سے معاملات محاصل کی نگرانی پر مامور
ہوتا ہے اور ایک قاضی شریک ہوتا ہے اور پندرہ شخص اور عائد مین سے اوسکے
ممبر ہوتے ہین اور یہ جملہ انتظام ایسے ہین کہ اہالیان یورپ مین سے جس شخص
نے اونکو سنا ہے دل سے پسند کیا ہے اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ بلاشبہ
یہ سب انتظام حکومت کے لائق ہین اور اعمال الویہ مین سے جو صدر مقام ہوتا ہے
وہان ایک نائب والی کا رہتا ہے اور اوسکے پاس بھی ایک کونسل وہین کے
باشندون کی ہوتی ہے اس نائب کو اپنے ضلع مین ایسا ہی اختیار حاصل ہوتا ہے
جیسا کہ والی کو اپنی حکومت مین ہوتا ہے لیکن والی مین اور اسمین یہ فرق ہے
کہ یہ نائب والی کے ماتحتون مین شمار کیا جاتا ہے اسیطرح اوطان قضاۃ
مین سے ہر وطن قضاۃ مین ایک مدبر ہوتا ہے اور اوسکے پاس بھی ایک
کونسل رہتی ہے اور اپنے مقام مین اوسکو بھی ایسے ہی اختیارات حاصل ہین

جیسے کہ نائب کو اپنے مقام میں حاصل ہوتے ہیں مگر یہ نائب کو زیر حکومت
سمجھا جاتا ہے اور انکے علاوہ ہر شہر میں ایک قوچہ باشی ہوتا ہے جسکو خود
اہالیان شہر ہی منتخب کر لیتے ہیں چنانچہ خاص شہر کی حکومت اسکے متعلق
ہوتی ہے اور قوچہ باشی کے سوا ہر شہر میں ایک کمیٹی انفصال جرائم کیواسطے
مقرر ہوتی ہے مگر یہ جرائم اون مقدمات کے علاوہ ہوتے ہیں جنکو حکام
عدالت فیصل کرتے ہیں پس اسلیے کمیٹی کا صرف یہ کام ہوتا ہے کہ مدعی کا
بیان سن لیا اور اوسکے دلائل کے دریافت کرنیکے بعد مقدمہ ترتیب دیکر
والی کے ذریعہ سے عدالت میں بھیجدیا اسطرح بڑے شہر میں ایک کمیٹی
تجارت کی ہوتی ہے اور وہ اون مقدمات کو فیصل کیا کرتی ہے جو خاص
رعایاے سلطنت کی بابین واقع ہوتے ہیں اور اگر کسی اجنبی کا مقدمہ ہوا
تو اس کمیٹی میں ایک اجنبی شخص بھی شریک کر لیا جاتا ہے چنانچہ تجارت
کے متعلق سلطنت میں باون کمیٹیاں ہیں اور جنگی کمیٹیون کا حال یہ ہے
کہ سلطنت کے بڑے لشکر کی چھہ قسمین ہین ہر قسم اون مین سے عرضی کہلاتی ہے

اور وہ ایک مشیر کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مشیر کے ماتحت ایک کمیٹی
ہوتی ہے جو لشکر کے مقدمات کا انفصال کرتی ہے اور اُسکے مصالح اور
تدابیر کی نگران رہتی ہے اور چند ایسے آدمی اعیان سلطنت مین سے جو
اپنی دیانت اور مروت اور شرافت مین مشہور ہوتے ہین اس کام کے لیے
منتخب کیے جاتے ہین کہ قوانین سلطنت کی تعمیل اور تمام مملکت کے احکام کی
عمل درآمد کو فورا ذرا دیکھتے بھالتے رہین اور اونکو اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے
کہ جسکو چاہین معزول کرین جسکو چاہین بحال کرین چاہین قید کرین چاہین
تنبیہ کرین پس انکی ایسی نگرانی سے یہ فائدے ہوتے ہین کہ ہر جگہہ کے
حکام بیدار رہتے ہین اور ہر شخص اپنے کام کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہے
اور چونکہ اونکی دیانت اور امانت کے سبب سے اونکا کوئی فیصلہ قابل مواخذہ
نہین ہوتا بلکہ سب معقول ہوتے ہین اور انکے فعل پر کسیکو مجال طعن نہین ہوتی
اس سبب سے اونکا رعب بھی زیادہ ہوتا ہے مگر درحقیقت ان تفتیش کرنیوالی لوگونکی ذمہ کا کام
بھی نہایت ہی مشکل ہے اور جس خدمت پر مامور ہوتی ہین اوس سے فائدہ بھی بہت کچھ ہے

چھٹی فصل

اس بات کے بیانمین کہ سلطنت عثمانیہ کو اپنی رعایا کی تہذیب اخلاق کا کیسا خیال ہے اور اس باب مین وہ کوشش کیسی کرتی ہے

جہان اس سلطنت مین اور قسم کی تہذیب کی باتین جاری ہین منجملہ اونکے رعایا کی تعلیم و تربیت کیواسطے ایک وسیع سررشتۂ تعلیم بھی ہے چنانچہ اس سررشتہ مین جملہ علوم و فنون کے مدرسے ہین مگر بہ نسبت اور علوم کے علوم ریاضیہ کا زیادہ رواج ہے حالانکہ یہ ایک ایسا فن ہے جسکو باوجود ضروری ہونے کے مسلمانون نے بالکل چھوڑ چھاڑ دیا تھا اور اسکی طرف سے غافل ہو گئے تھے مگر سلطنت عثمانیہ کی توجہ نے اسکو پھر رواج دیا ہے اور جو لوگ اسکے ماہر اور عالم ہین وہ اس سلطنت مین نہایت معزز اور لائق و فائق شمار کیے جاتے ہین اور سلطنت کی ایسی توجہ اور بیداری سے امید ہوتی ہے کہ شاید جو موتی اپنے کان سے نکل گئے ہین وہ پھر اپنے کان مین آجاوین کیونکہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ یہ جملہ علوم پہلے ان مسلمانون ہین ہی تھے

جو اب بی علم رہگئے ہین اور اسلام ہی درحقیقت اون علوم کا سرچشمہ تھا اور
دوسری بات رعایا کے رفاہ و فلاح کی اس سلطنت مین یہ ہے کہ سلطنت
کے باشندون کو اخبارات کے ملاحظہ کا زیادہ شوق ہے جنکے سبب سے
ہر شخص کو ہر روز اور ہر وقت حوادثات کی اطلاع حاصل ہوتی رہتی ہے اور
اسمین کچھ شبھہ نہین ہے کہ اخبارون کا شوق اور تامل سے دیکھنا شائستگی مین
بہت ہی کچھ مؤثر ہے چنانچہ یہ بات عقل اور تجربہ دونون سے ثابت ہوچکی ہے
عقل سے تو اسطرح ثابت ہوچکی ہے کہ جو لوگ اختراع اور ایجاد کی لیاقت
رکھتے ہین اور خصائل حمیدہ سے موصوف ہوتے ہین وہ تو ہر جگہہ کم ہوا کرتے ہین
اور عوام لوگ ہمیشہ زیادہ ہوتے ہین اور عوام کا دستور یہی ہے کہ وہ دوسرون
سے سنکر یا دیکھکر اپنا کام نکالتے ہین پس جب اونکو اخبارون کے ذریعہ سے
اور لوگون کے اختراع و ایجاد کی اطلاع ہوتی رہیگی اور ہر ایک قوم کے بناؤ
کی اونکو خبر ہوگی تو وہ بھی اوسکی پیروی کرینگے اور تجربہ سے اسطرحپر ثابت ہے
کہ انگریزون کی ترقی روزبہ کا اصلی سبب صرف یہی ہے کہ یہ لوگ اخبارون کے

دیکھنے بھالنے سے کسی آن خالی نہین رہتے چنانچہ جو نامی اخبار بالفعل خاص
دار الخلافت مذکورہ مین چھپتے ہین اون مین سے ایک تو تقویم الوقائع السلطنہ ہے
اور ایک جریدۃ الحوادث ہے اور ایک ترجمان الاحوال ہے اور یہ تینون
ترکی زبان مین ہین اور ایک الجوائب نامی ہے جو عربی زبان مین چھپتا ہی
ایک تصویر الافکار چھپتا ہے ایک مجموع الفنون نکلتا ہے ایک جریدۂ عسکری
ماہوار نکلتا ہے اور اسمین فنون عسکریہ بھی ہوتے ہین اور انکے سوا
خاص قسطنطنیہ مین اور بھی اخبار مختلف زبانون کے چھپتے ہین چنانچہ کوئی
زبان ارمن مین چھپتا ہے اور کوئی بلغار اور گریک اور فرانسیسی زبان مین چھپتا ہے
اور کوئی انگریزی مین چھپتا ہے اور انکے سوا اور بھی ہین۔ اب یہان
سے ہم مدرسون اور اونکے طلباء کی تعداد بیان کرتے ہین پس اول تو
مدرسہ حربی سلطانی ہے جو خاص مقام قسطنطنیہ مین قائم ہے اس مدرسہ
مین چارسو اٹھاون طلباء تعلیم پاتے ہین اور اونکو وہان جبر مقابلہ کامل
اور علم مثلث بالتکمیل اور ہیئت اور ہندسہ اور نقشہ کشی اور پیمایش اور حکمت

اور طبیعات اور علم حیوانات اور فرانسیسی زبان اور علم مناظر اور فنون حربیہ
وغیرہ سب کی تعلیم ہوتی ہے اور فنون حربیہ ہین سے توپ لگانا تلوار چلانا
لڑائی ہین جو سرنگین اور مورچالین اور دمدمہ وغیرہ بنائے ہوتے ہین اونکا
بنانا اور نشانہ لگانا جسکو اس ملک ہین چاندماری کہتے ہین اور گھوڑون پر
سوار ہونا اور قواعد کرنا اور مثل اسکے سب باتین سکھائی جاتی ہین جو فن حرب
سے علاقہ رکھتی ہین اور اوسکے علاوہ سترہ مدرسے اور ہین جنمین علوم عربیہ کی
صرف ونحو اور انشاء اور بیان اور تاریخ اور جغرافیہ اور منطق اور معانی حساب
وہندسہ اور علوم دینیہ وغیرہ پڑہائے جاتے ہین اور قوانین مالی اور دیگر قوانین
اور فرانسیسی زبان اور فارسی زبان اور جملہ فنون ریاضیہ کی بھی اونمین تعلیم ہوتی ہے
چنانچہ ان کل مدرسون ہین ایک ہزار آٹھ سو چھبیس طالب علم ہین اور ایک
مدرسہ دستور تعلیم کا ہے اوسمین بائیس شخص پڑھتے ہین اور چند مدرسے ایسے ہین
جنمین طلباء کو خدمات شاہی کی تعلیم ہوتی ہے غرضکہ بہر کیف سلطنت عثمانیہ
کے مدرسون کی حالت بر سر ترقی ہے اور جسقدر مدرسے کل سلطنت ہین ہین

اونکی تین قسمیں ہین ایک تو ابتدائی تعلیم کے مدرسے جو بشدیون کیواسطے
ہین اور دوسری قسم کے متوسط لوگون کی تعلیم کے واسطے ہین چنانچہ
سنہ ۱۸۷۸ع میں ابتدائی مدرسے تمام ممالک عثمانیہ میں پندرہ ہزار تھے اور
انمیں پانچ لاکھ چھ ہزار تین سو سولہ طلبا تھے اور انمیں سے بارہ ہزار
چار سو اٹھتر تو مسلمانون کے مدرسے ہین جنمیں تین لاکھ اٹھتر ہزار طالب علم
پڑھتے ہین اور باقی مدرسے اور رعایا کی اولاد کے واسطے ہین اور تمام
مدرسون میں مدرس اکثر مسلمان ہوتے ہین اور اطبا بھی وہان کے اکثر مسلمان ہین
اور اب ایک مدرسہ وہان اور جاری ہوا ہے جسکا نام دار الفنون ہے
جسمین فن کیمیا و ادبیات حکمیہ کی تعلیم ہوتی ہے اور منجملہ اور مقاصد علمیہ
کے اس سلطنت میں چند علمی جلسے ایسے ہوتے ہین جنمیں سے ایک تو خاص
کتب خانہ کے مقام میں منعقد ہوا کرتا ہے جہان مسلمانون اور انگریزون
کی جملہ تالیفات جمع رہتی ہے اور اس جلسہ کے علما سے لوگ طرح طرح کے
فنون مختلف زبانون میں سیکھتے ہین اور اسکے متعلق ایک ریڈنگ روم بھی ہے

جسمین اکثر اخبارات سلطنت جمع رہتے ہین اور ایک جلسہ علماء مدرسین کا ہی
اسکی دو قسمین ہین ایک تو وہ جو خاص ایک مدرسہ معین ہین جمع ہوتے ہین
اور لوگ اونسے علوم عقائد اور ریاضیات اور حساب و ہندسہ اور جغرافیہ اور
تاریخ وغیرہ سیکھتے ہین اور دوسری قسم وہ ہی جو ابھی تک چند وجوہ خاصہ کے
سبب سے ملتوی ہے مگر انشاء اللہ وہ بھی عنقریب جاری ہونیوالی ہے
اور ایک خوبی اس سلطنت کی خوبیون مین سے یہ ہے کہ اسکو ریلوے اور تار برقی
کے اجراء کا بہت کچھ خیال ہے چنانچہ ۱۲۸۲ ہجری تک اسمین چار سو چوبیس
کیلو میٹر ریلوے سڑک طیار ہو چکی تھی اور چودہ ہزار ایکسو پچیس کیلو میٹر تار لگچکا تھا

ساتوین فصل

سلطنت کی قوت عسکریہ اور قوت مالیہ کے بیان مین

صاحب قاموس السیاستہ کی تحریر کے موافق جسقدر چیزین اور مال سلطنت
مذکور مین باہر سے آتا ہے یا فروخت ہو کر جاتا ہے اوسکا سالانہ تخمینہ
بارہ کرور کا ہے مگر یہ کوئی سترہ برس سے ہوا ہے جبسے کہ سلطنت کے

انتظامات جدیدہ نے ترقی پائی ہے ورنہ کبھی ساڑھے چار کروڑ سے زیادہ
نہین ہوا اور ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ سلطنت ٹرکی کی انتظامات
نہایت عمدہ ہین جنکے سبب سے مملکت کی آمدنی اور اوسکی رعایا کی
رفاہیت مین دوگنی سے زیادہ ترقی حاصل ہوگئی ہے اور اس سبب سے
سلطان عبدالمجید خان کی اون امیدون کا بھی بخوبی ثبوت ہوتا ہے
جو اوسنے اپنی مملکت مین ان قوانین جدیدہ کے اجراء سے کی تھین جنکی
وہ سرزمین باعتبار اپنی قابلیت اور اپنے باشندون کی قابلیت کے یقیناً
مستحق تھی چنانچہ جو منشور بابت اجراء قوانین کے ہے اوس مین یہ بات
سب سے پہلے بیان ہوچکی ہے اور جسطرح سے اور امور مین ترقی ہوئی ہے
اسیطرح تجارت کے جہازون کی آمد یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی ہے
چنانچہ ۱۸۶۳ع مین جسقدر تجارت کے جہاز خاص قسطنطنیہ کے بندرگاہ
مین آئے اونکی تعداد چار ہزار آٹھ سو بائیس تھی ۔

نقشہ جہازون کی تعداد کا جو سنہ ۱۸۶۳ء مین بندرگاہ قسطنطنیہ مین داخل ہوئے۔

وزن بحساب ٹن	جہاز	اصناف جہاز
۸۵۸۰۳۴	۱۹۳۲۸	جہاز ترکی جھنڈہ کے
۶۲۱۵۸	۸۲۴	جہاز ایسے ملکونکی جھنڈونکی جو باج گزار ہین مگر اپنے ملک کی اندرونی انتظام مین خود مختار ہین
۹۲۰۱۹۲	۲۰۱۵۲	جملہ
۵۳۴۶۰۳۷	۲۰۶۷۰	غیر ملکون کے جہاز
۶۲۶۶۲۲۹	۴۰۸۲۲	جملہ

سالانہ مداخل سلطنت کا اور اوسکا خرچ جو سنہ ۱۸۶۱ء مین تھا

فرانک	
۳۰۵۰۹۱۸۷۵	جملہ مداخل
۳۰۰۵۰۷۵۰۰	جملہ خرچ

نقشہ بری لشکر کی قوت کا سنہ ۱۸۶۱ء مین

بوقت جنگ	بوقت صلح	اصناف لشکر
۱۱۷۳۶۰	۱۰۰۸۰۰	لشکر تربیب
۲۲۴۱۶	۱۷۲۸۰	خیالہ یعنے رسالہ
۷۸۰۰	۷۹۰۰	میدانی توپونکا
۵۲۰۰	۵۲۰۰	قلعہ کی توپون کا
۱۶۰۰	۱۶۰۰	انجنیر
۸۰۰۰	۸۰۰۰	کریٹ کا لشکر
۴۰۰۰	۴۰۰۰	غربی طرابلس کا لشکر
۱۲۸۶۸۰		رولیف کا لشکر
۱۰۰۰۰۰		ایسے ملکون کا لشکر جو باج گزار ہین مگر اپنے ملک کے اندرونی انتظام مین خود مختار ہین
۸۷۰۰۰		غیر مرتب لشکر
[illegible]	۱۴۳۶۸۰	جملہ

جن انتظامات کا ہمنے حال بیان کیا ہے اونکے سبب سے تھوڑے سے
عرصہ مین اس سلطنت کو اسقدر شوکت اور ترقی حاصل ہوگئی ہے کہ ان
انتظامات کے جاری ہونیسے پہلے ہرگز کسیکو اسکی توقع نہ تھی اور اگر کوئی
منصف چشم انصاف سے دیکھے تو ہرگز وہ اس سے انکار بھی نہین کر سکتا
بلکہ اگر بعض موانع نہون تو اس سے بھی زیادہ ترقی ہونی ممکن ہے اون
موانع مین سے سب سے بڑا مانع یہ ہے کہ غیر سلطنتین اس سلطنت کی غیر مذہب
رعایا کو بہکاتی رہتی ہین اور اونکو اس بات پہ برانگیختہ کرتی رہتی ہین کہ وہ
سلطنت کی قوانین سے سرتابی کرین اور ہرگز اونکو برضا قبول نکرین چنانچہ
اس قسم کی باتین ہم سب مقدمہ مین بیان کر چکے ہین۔ یہ ہمنے اپنی طاقت
کے موافق سلطنت عثمانیہ کے حالات اور انتظامات کا حال جمع کیا ہے
اور اسکے اجمال کا سبب یہ ہے کہ جن کتابون سے ہمنے انکو جمع کیا ہے وہ
اکثر انگریزی ہین اور انگریزی کتابون مین اسلامی سلطنتون کا حال مفصل
کیونکر ملسکتا ہے خصوصاً وہ حالات جو مداخل و مخارج اور قوت عسکری وغیرہ

سے تعلق رکھتے ہین مگر مسلمانون کی کتابون مین اسقدر بھی نہین ہے جسقدر
کہ ان کتابون مین لکھا ہے۔ اور یہ بات بھی اب جملہ اطراف مین مشہور
ہو گئی ہے کہ عزیز مصر اسمعیل پاشا نے ایک ایسی کونسل ترتیب دی ہے
جسمین کچھ شخص شریک ہین اور وہ شخص رعایا کی مرضی سے منتخب کیے گئے ہین
اور غرض اس کونسل کی ترتیب سے یہ ہے کہ وہ صرف امور داخلیہ مین فکر و
تامل کرتے رہین امور خارجیہ سے اونکو کچھ تعلق نہین ہے کیونکہ امور خارجیہ
کی خود سلطنت عثمانیہ ہی متکفل ہے پاشاء مصر کی تفویض مین صرف
امور داخلیہ ہین اور وہ بھی اس شرط سے کہ کبھی شریعت اسلامیہ کے مقاصد
سے انحراف نکرین اور قوانین سلطنت کو کسی حال مین نہ بھولین چنانچہ
جس نشور کے ذریعہ سے محمد علی پاشاء مصر کو مصر کی حکومت کا استحقاق
ہمیشہ کیواسطے اسکی بقاے نسل تک دیا گیا ہے اوس نشور مین سب
شرطین موجود ہین اور یہ بھی اسمین لکھا ہے کہ مصر کی آمدنی مین سے اسقدر
روپیہ ہمیشہ سلطنت عثمانیہ مین بطور خراج آتا ہے اور جب کوئی شخص

والی بنایا جاوے تو وہ پہلے دارالخلافت میں آوے اور مصر کے متعلق
اراضی میں سے بغیر اجازت سلطنت عثمانیہ کے کسی اجنبی کو ایک گز بھی
زمین نہ بیچاوے اور اسیطرح کی اور بہت سی شرطیں ہیں چنانچہ جس کونسل
مصریہ کا ہمنے ذکر کیا ہے وہ ۱۲۸۳ھ ہجری میں مقرر ہوئی تھی اور اس میں
شک نہیں ہے کہ اگر اس کونسل کے شرکا اپنے کام کو ایمان سے کریں
اور رعایا کو کونسل کے شرکار کا منتخب کرنا بھی آجاوے اور وہ اہل غرض کی باتوں
باتوں پر فریفتہ نہ ہو جاوے اور جب منتخب کرے اہل فضل و مروت اور ارباب
تجربہ کو منتخب کرے اور پاشاء مصر کی طبیعت بھی ہمیشہ ایسی ہی رہی اور جو
بات مشورہ سے قرار پاوے اوسپر مضبوطی کے ساتھ عمل کرتا رہے اور
جو باتیں اس باب میں پختگی کی ہیں اونکی دل سے مراعات کرتا رہے تو
رعایاے مصر کے حق میں بے انتہا فائدے ہونگے۔

دوسرا باب

سلطنت فرانس کی حالات مین اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت فرانس کی تاریخ مین

سلطنت فرانس کی تاریخ ٹھیک ٹھیک تو کلوبیس حقیقی میروویجی کے زمانہ
سے سمجھنی چاہیے جسنے خاندان میرویجیانیہ کی بنیاد ڈالی تھی کیونکہ جو حکایتین
سلطنت فرامون اور کلوڈیون اور میروویی اور شلڈریک وغیرہ کی مشہور ہین
وہ سب ایسی بے اصل ہین کہ اون مین سے ایک پر بھی اچھی طرح اعتماد
نہین ہو سکتا چنانچہ جب کلوبیس کی حکومت کا ابتدا ر زمانہ تھا تو ملک
غول کی بابت جسکو اب گال کہتے ہین قوم ویزیگوتھ اور المان اور

رومان اور بورغونڈ کے باہم جسکو الغالیا بھی کہتے ہین ایک بڑا نزاع ہوا
اور اس نزاع مین کلوبیس کی مدد کو قوم فرنچ کو جو خاص اوسی ملک کی
ایک قوم تھی ان سب قومون پر فتحیابی ہوئی اور ۴۸۶ع مین اسنے مقام
صواصون مین قوم رومان کے لشکر کو ایک ایسی ہزیمت فاش دی کہ پھر
وہ قوم سنبھل ہی نہ سکی اوسکے بعد اسنے ۴۹۶ع مین تولبیاک کی لڑائی
کے بعد قوم المان کو مطیع کر لیا اور قوم ویزیغوتھ کو ایسا دبایا کہ اونکے پاس
صرف ملک سپتیمانیا جو فرانس کے جنوب کا ایک بڑا حصہ ہے رہگیا اور
جسقدر ملک اس قوم کے پاس اور تھے وہ بھی اسنے ویلی کی لڑائی کے بعد
لے لیے جو ۵۰۷ع مین ہوئی تھی اور قوم بورغونڈ کی زور اور قوت کو ایسا
گھٹایا کہ کلوبیس کے بیٹون کے عہد سلطنت مین یعنی ۵۳۴ع مین اونکی سلطنت
کا نام و نشان تک باقی نہ رہا آخرکار جب کلوبیس کا انتقال ہوا تو ۵۱۱ع
مین ممالک مفتوحہ اسکے چارون بیٹون مین تقسیم ہوگئے اور اسکی سلطنت کے
چار ٹکڑے ہوگئے جنمین سے پہلی سلطنت کا دار الحکومت تو شہر پیرس مقرر ہوا

اور دوسرے کا شہر پاریس اور تیسرے کا صوا صون اور چوتھے کا اورلیان اسکے بعد سنہ ۵۹۰ء مین پھر یہ متفرق سلطنتین ایک ہوکر کلوتیر اول کے تحت فرمان ہوگئین اور چند ہی عرصہ پر پھر متفرق ہوئین اور اونکی یہ تفرقہ سنہ ۶۱۰ء سے لیکر سنہ ۶۱۳ عیسوی تک رہی اور اس تقسیم کے بعد آپس کی بہت سی لڑائیاں ہوئین جنکے سبب سے دوبارہ اس سلطنت کے چار ٹکڑے ہوئے اور چار ملک بنگئے جنمین سے ایک کا نام اوسترازیا اور دوسرے کا نام نوستریا اور تیسرے کا نام بورغونیا اور چوتھے کا نام اکویتانیا ہوا مگر ان چارون سلطنتون مین اوسترازیا اور نوستریا فائق رہین اور انکا رعب و دبدبہ اور نفاذ حکم سب پر بالا رہا اسکے بعد سنہ ۶۸۷ء مین اوسترازیا سب سے زیادہ ترقی پر ہوگئی اور اوسکا رعب بالا ہوگیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ یہ سلطنت اپنے قدیمی قواعد اور عادات کی پابند تھی اور رومانیون کے میل جول سے بچی رہتی تھی یہانتک کہ اوسکا رتبہ نوستریا پر بہت بڑھ گیا کیونکہ اوسترازیا مین سلطنت شخصیہ نہی تھی بلکہ یہ ایک قسم کی جمہوری حکومت

ہوگئی تھی اور جو لوگ اوس جمہوری سلطنت کا انتظام کرتے تھے وہ ڈیوک
کہلاتے تھے اور وہان کے سردار تھے اور یہی ڈیوک وسترازیا کے حاکم
تھے مدت تک یہی حال رہا یہانتک کہ یہ طبیفہ مارہ و بالی یعنے ناظر القصر
نوسٹریا کے بادشاہون پر مسلط ہوگئے اور یہ اوسوقت ہوا جبکہ اوسترازیا مین
جیسا کہ ابھی بیان ہوا سلطنت جمہوریہ امرا کے انتظام سے ہوگئی تھی جو امرا
نوسٹریا کو مانتے تھے اور وہی اصلی حکام مین سے تھے پھر بورغونیا نے بھی اوسکی
اطاعت قبول کرلی اور جب ۷۳۲ء مین اکویتانیا کو شارل مارتل نے اون
ہنگامون کے بعد جو عبد الرحمن واخل کے عہد امارت مین لشکر اندلس سے
اوسکو پیش آئی تھی عرب کی ہاتھ سے نکالا تو اکویتانیا نے بھی اوسترازیا کی
ہی اطاعت قبول کی پھر تھوڑی مدت کے بعد ایک شخص مار یعنی ناظر القصر
مین سے جسکا نام پیپان لبراف تھا خود بادشاہ ہوگیا اور سر پر تاج شاہی
رکھ لیا اور ۷۵۲ء مین تمام ملک کا بادشاہ بن بیٹھا اور یہ واقعہ اوس
زمانہ مین ہوا جبتک سلدریک ثالث جو خاندان میروونجیانیہ کا سب سے اخیر

بادشاہ تھا معزول ہوا اور سلاطین فرانس کا سلسلہ ثانیہ جسکو خاندان
کارلوونجیانیہ بھی کہتے ہین شروع ہوا اور اس عہد مین یہ سلطنت اس زور و قوت کو
پہونچی کہ اوسنے سوائے برطانیہ کے اکوتانیا اور سپٹیمانیا کو بھی اپنے تحت
فرمان کیا اور علاوہ انکے اور جملہ ممالک فرانس کو مجتمع کرکے ایک سلطنت
قائم کی یہ سلطنت مدت تک رہی اور اسکے رعب و دبدبہ اور سطوت کو یہ ترقی
ہوئی کہ اٹلی پر بھی اوسکا حکم نافذ ہو گیا اور لمبارڈیا کے بادشاہ کو بھی
پوپ اسٹیفنو ملک کنیسہ کا احترام کرنا پڑا اسیطرح شارلمان اوسکے بیٹے
کا زمانہ اس زمانہ کے بعد ہوا کیونکہ شارلمان کے عہد حکومت مین اسپین
شمالی اور اٹلی اور ساکسونیا اور باواریا اور آوار اور اہل ہنونیا بھی اسی سلطنت کے
تحت فرمان ہو گئین اور یہ ترقی سنہ ۷۶۸ عیسوی سے لیکر سنہ ۸۱۴ تک رہی
اور یہ سب سلطنتین ایک بڑی سلطنت کی زیر حکومت رہین جسکا نام شارلمان
نے سلطنت غربیہ متجددہ رکھا تھا اور سلطنت متجددہ اسکا نام اسلیے رکھا تھا
کہ رومیون کی سلطنت غربیہ جسکا نام و نشان بھی باقی نرہا تھا اسی زمانہ مین

دوبارہ سرسبز ہوئی تھی مگر یہ سلطنت صرف سنہ ۸۴۳ عیسوی تک ہی اس سے
زیادہ اسکی مدت نہوئی اور سنہ ۸۴۳ عیسوی کے بعد پھر اسکے تین ٹکڑے ہوئے
جو ہر ایک بجائے خود ایک مستقل سلطنت بنگئی جنمیں سے ایک کا نام فرانس
اور دوسری کا اٹلی اور تیسری کا جرمن ہوا مگر اس عرصہ میں کبھی اس سلطنت
کا تاج اٹلی میں ہوتا تھا اور کبھی کہیں ہوتا تھا یہانتک کہ انھیں قصے قضیوں
میں یہ تاج ایک ایسے گروہ کے پاس پہونچا جو خاندان کارلونجیانیہ میں
کے تھے چنانچہ انجام کار وہ تاج الیمان کے ہاتھ لگا اور اسی زمانہ سے یعنی
سنہ ۸۴۳ عیسوی سے خاندان کارلونجیانیہ کا تنزل شروع ہوا اور اس گروہ کی
جسکے ہاتھ سلطنت کا تاج آگیا تھا روز بروز قوت بڑھتی چلی اور وہ فرصت
کے منتظر رہے یہانتک کہ سنہ ۸۸۸ عیسوی میں انمیں سے ایک شخص جسکا نام
اودون تھا اس تاج کا مالک ہوا یہ شخص خاندان کابیت کا دادا تھا جسنے
خاندان کارلونجیانیہ کے ہاتھ سے اس سلطنت کو نکالا تھا اور خاندان کارلونجیانیہ
کی اولاد نے بھی اس زمانہ میں صرف سلطنت کا نام باقی رکھا تھا قوت بازو

نہ رہا تھا یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین وو نام کا تخت بھی جاتا رہا اور جو
تھوڑا سا ملک رہا سہا تھا وہ بھی ہاتھ سے نکل گیا اور خاندان کارلوونجیانیہ کا
نام نشان بھی نہ رہا مگر یہ نوبت ۹۸۷ء مین ملک ہوغ کابیت کے وقت
مین ہوئی تھی جس سے فرانس کے سلسلہ ثالثہ کی ابتدا سمجھی جاتی ہے
اور اس سلسلۂ ثالثہ کا نام خاندان کابیبانیہ ہے چنانچہ اس بادشاہ کے
زمانہ مین اس تمام سلطنت کا مرکز دوکا تو کلان رہا جو پہلے سے اس ہوغ
کابیت کے قبضہ مین تھی اور سلطنت کی قوت اور خوبی یوماً فیوماً زیادہ ہوتی
رہی اور اس ترقی کا اصل سبب صرف اس بادشاہ کی بیدار مغزی اور
ہوشیاری اور مدت مدید تک اوسکا باقی رہنا تھا اور دوسرا سبب یہ تھا
کہ اسنے ہر صوبہ مین ایک عمدہ کمیٹی منتظم مقرر کی تھی اور تیسرا سبب یہ تھا کہ ۹۸۷ء
سے لیکر ۱۱۰۹ء تک برابر مسلمانون اور عیسائیون مین جنگ و جدال کا
ہنگامہ رہا پس ان سب امور کے سبب سے اس سلطنت کو اپنی ترقی اور
قوت کا ایک بڑا موقع ملا اور ۱۱۰۸ء عیسوی سے لیکر ۱۲۲۶ء عیسوی تک

وہ بڑھتی ہی رہی چنانچہ سنہ ۱۲۰۲ع سے سنہ ۱۲۰۵ع تک قوم انگریز سے نورمانڈیا
اور انجو اور ایمان اور پواٹو کی بھی حکومت اسنے چھین لی اور غیان اور
غسکونیا کی حکومتیں پھر چمک گئی تھیں اور تاج شاہی پھر اونکو ملگیا تھا
اگر لوئیز لوجون اور اوسکی زوجہ لیونورہ واکوٹینا میں مفارقت نہوتی جو
کہ سنہ ۱۱۵۲ع میں ہوئی اسکے بعد لوئیز نہم نے جسکا نام جان لوئی تھا اور جسنے
مقام ٹونس میں انتقال کیا اس سلطنت کو سنبھالا اور نہایت اچھی طرح سے
حکمرانی کی چنانچہ اسکے عہد حکومت کی سنہ ۱۲۲۶ع سے ابتدا ہوئی اور سنہ ۱۲۷۰ع
تک اوسنے بادشاہت کی پس اس تمام عرصہ میں گو باعتبار ظاہر کے کچھ
ملک نہیں بڑھا مگر درحقیقت اوسنے تاج کو فخر دیدیا اور سلطنت کی قوت
اور اعتبار کو نہایت بلند پایہ پر پہونچا دیا اور ملک کی بنیاد کو ازبس مستحکم
کر دیا اسکے بعد فلپ سوم کا عہد سنہ ۱۲۷۰ع کے بعد سے شروع ہوا اور سنہ ۱۲۸۵ع
تک رہا پس اپنے عہد حکومت میں فلپ ثالث نے بھی سلطنت کی رونق اور
استحکام میں زیادتی ہی کی اور جسقدر جھگڑے ممالک آپس میں ہوئے تھے

جہان عیسائی حکومت تھی اون سب مین اسنے اپنا قدم جا اڑایا اور سب مین
مداخلت رکھی یہانتک کہ اسی کا حکم سب پہ بالا ہوگیا اور نابلی تک جو مملکت
اٹلی کے متعلق ہے اوسکا حکم جاری ہوگیا اسکے بعد فلیپ چہارم کا عہد شروع
ہوا جسکی ابتداء ۱۲۸۵ عیسوی سے ہوئی تھی اس فلیپ چہارم نے اون
ملکون کے واپس لینے کا ڈھنگ لگایا جو لوئیز کو سپرد کیے گئے تھے اور
اس باب مین اوسکی مزاحمت برخلاف تسلط پوپ وغیرہ پوری ہوگئی چنانچہ
اسنے اون لوگون کے تصرفات اور اختیارات باطل کرنے کے واسطے
یہ تدبیر نکالی کہ ایک مجلس مشورہ عمومیہ وہان مقرر کردی جسکے سبب سے
انکے اختیارات بالکل معطل ہوگئے اور وہ سب اس مجلس کے ہاتھ مین آگئے
چنانچہ مجالس مدنیہ کی ابتدا اسی بادشاہ کے زمانہ سے سمجھی جاتی ہے جنکا
نام مجالس پارلمان تھا مگر افسوس یہ ہے کہ اس بادشاہ کی وفات کے بعد
اسکی اولاد نے ناعاقبت اندیشی سے انھین لوگون کی طرف زیادہ توجہ
کی جو اعیان تھے اور اونکی قوت کو بڑہنے دیا اور ان لوگون کا دستور تھا

کہ جو قیدین اور قوانین انکی مطلب کی خلاف تھی اونھین سے وہ بحث
کرتے رہتے تھے اور فرصت کے منتظر رہتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ سنہ ۱۳۱۴ع
سے سنہ ۱۳۲۸ عیسوی تک انھون نے قوت حاصل کرلی اور دوبارہ اپنے
ممالک پر متصرف وقابض ہوگئی اور یہ سب فلیپ چہارم کی احمق اولاد
کی بدولت ہوا جو حکمرانی کے نشیب و فراز کو بالکل نجانتی تھی اور جسطرح
ان لوگون کی اعانت فلیپ کی اولاد سے ہوئی اسیطرح اون لوگون نے
بھی جو والوی کہلاتے تھے چوتھے فلیپ کی اولاد کی پیروی کی جسکے
سبب سے ان لوگون کو جو ملقب با عیان تھے قوت ہوتی گئی اور فرانس
کو ضعف ہوتا گیا پس انگریزون نے اسوقت کو غنیمت سمجھکر لڑائیان شروع
کردین اور یہ وہی لڑائیان ہین جو سو برس کی لڑائیان مشہور ہین اور اون
انگریزون کے ساتھ فلمنگ اور برٹونون بھی شریک ہوگئی چنانچہ یہ لڑائیان
سنہ ۱۳۳۶ع سے شروع ہوئین اور سنہ ۱۴۵۳ع تک ہوتی رہین اور جو قتل وقتال
سنہ ۱۳۴۷ع مین فلیپ ۶ والوی کے عہد مین ہوا تھا جسمین بمقام کریسی شروع

مغلوب ہوگئے تھے اور جو محاربہ بمقام پوائیٹی سنہ ۱۳۵۶ء مین جان ثانی کے
عہد مین ہوا تھا اور اوسکے سبب سے فرانس کی سلطنت مین جسقدر ضعف آیا اوسیقدر شارل
خامس کی سلطنت مین اسکو استحکام زیادہ ہوا اور شارل پنجم کی سلطنت کی
ترقی سنہ ۱۳۶۴ء سے شروع ہوئی تھی اور سنہ ۱۳۸۰ء تک باقی رہی بعد اسکے
شارل سادس کے عہد مین سنہ ۱۳۸۰ء سے ۱۴۲۲ء تک بسبب اوسکی
صغرسنی کے اور ایام بلوغ مین بسبب اوسکی مختل الحواس ہوجانے کے
پھر اس سلطنت کو تنزل شروع ہوا یہانتک کہ بسبب امرا کے دباؤ کے
اوسکا استیصال ہونے لگا کیونکہ وہ لوگ بہت سے تھے اور اونکی قوت
بھی زیادہ تھی اور ہمیشہ معاملات سیاست مین دست اندازی بھی اسی نیت
سے کرتے رہتے تھے کہ اوسکا تاج و تخت اپنے قبضہ مین آوے اور اونکو قوت
بیشتر سنہ ۱۳۶۱ء مین امرا بورگنڈیا مین ایسی کچھہ قوت آگئی کہ وہ بمنزلہ
حاکمان ملکی کے ہوگئے اور فرانس کی قوم کو ضعف پر ضعف ہوتا گیا
اور سب سے زیادہ کمزوری قوم فرانس کو اون صدمات کے سبب سے ہوئی

جنمین قوم بورغونڈا اور ارمنیاک کی خون کے نالے بہگئے اور دوسرا سخت صدمہ
سنہ ۱۴۱۵ عیسوی مین یہ ہوا کہ قوم انگریز نے مقام ازنکور مین انکو دبا لیا اور اکثر
بحری حکومتین فرانس کی چھین لین اسکے بعد سنہ ۱۴۲۹ع مین پہر فرانس کا
بخت بیدار ہوا اور طالع چمکا جبکہ جان دارک ایک لڑکی کسی کاشتکار کی
دومری نام گانون مین پیدا ہوئی اور اسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ
اللہ تعالی نے مجکو اسلیے پیدا کیا ہے کہ مین فرانس کو قوم انگریز کے ہاتہ سے
چہوڑاؤن چنانچہ وہ اسی خیال سے شاہ شارل سابع کے پاس شہر لوچ
مین پہونچی اور اسنے اپنے دل کا خیال اوس سے کہا اوس بادشاہ نے
اوسکی بات کو سچا جانکر اوسکی اطاعت کرنی شروع کی پس اوسکی تدبیرون
کی بدولت شہر اورلیان مین سے انگریزونکا محاصرہ اوٹھگیا اور وہ بادشا
ہ کو رکے لشکر کو نصرت و فیروزمندی کے ساتھ شہر ریمس تک لیگئی مگر آخر کار
مقام کومپیان مین محصور ہوکر پکڑی گئی اور لوگون نے اوسکو یہ سمجھکر آگ
مین جلا دیا کہ یہ عورت ساحرہ ہے پہر سنہ ۱۴۵۳ عیسوی مین تمام قوم انگریز

فرانس کی عملداری مین سے بڑی بڑی لڑائیون کے بعد نکالی گئی اور لوییز
یازدہم سب پر فتحیاب ہوا جسکے عہد کی ابتدا سنہ ۱۴۶۱ع سے ہوئی اور سنہ ۱۴۸۳ع
تک نہایت قوت اور مضبوطی کے ساتھ رہی اور اس سلطنت مین اور گیارہ
حکومتین ایسی بڑی بڑی جو اپنے حکم و تصرف مین مستقل تھین ملگئین اور
اون سبکے اوپر اس بادشاہ کا حکم نافذ رہا بعد اسکے سنہ ۱۴۹۴ع مین شارل ہشتم نے
جنگ اٹلی شروع کی اور چار برس یعنے سنہ ۱۴۹۸ع تک اوسکا ہنگامہ گرم رہا
یہانتک کہ لوییز دوازدہم کا زمانہ آگیا جسکا لقب ابی العامہ تھا اور لوییز دوازدہم
نے بھی اس لڑائی مین اپنی ہمت اور اپنا روپیہ اور آدمی بہت کچھ صرف کیے
اس بادشاہ کی ذاتی خوبیون مین سے ایک یہ بات تھی کہ یہ بادشاہ فرنسس
ثانی خاندان کا بیپانیہ مین سے تھا اور جس ملک کا وہ بادشاہ بنا تھا وہ ملک
اوسکے چچا کے بیٹے کا تھا جو فرع اول کا بیپانیہ مین سے تھا پس جب
اسکے چچازاد بھائی کا انتقال ہوا اور اوسکا ایک صغیر سن بیٹا سلطنت کا
وارث بنا اور امراء سلطنت کے ہاتھ مین سلطنت کا اختیار آیا تو اس بادشاہ

یعنے لوئیز ثانی کے دل مین یہ خیال گذرا کہ بسبب صغیر سن ہونے بادشاہ کے
انتظام سلطنت کا مستحکم نہین ہے بلکہ ڈانواڈول ہے ایک جوش اوٹھ سے
پیدا ہوئی پس اسنے ایک جماعت کو ہمراہ لیکر حملہ کر دیا اور بعد چند لڑائیون
کے وہ اوس حملہ مین اپنے چچازاد بھائی کے بیٹے کے لشکر مین قید ہوگیا
اور اون لوگون نے اسکو ایک قلعہ مین قید رکھا اور باوجود قید کی سنگینی
کے بھی اوسکے نگران رہے اور قید خانہ کے ایک تاریک گوشہ مین اوسکو
بند رکھا کہ کہین بھاگ نجاوے یہانتک کہ فرع اول کا سلسلہ منقطع ہوگیا
اور اسی کی سلطنت کی نوبت آئی چنانچہ جب اوس قید سے رہا ہوکر وہ
تخت سلطنت پہ بیٹھا اور تمام تصرفات ملکیہ کا مالک بنا تو لوگون نے اوس سے
کہا کہ جس گروہ نے تمکو تکلیفین دی ہین اور قید مین تمہارے اوپر تشدد کیا
اوس سے عوض لینا چاہیے اور اس معاملہ مین لوگون نے بہت سا اصرار کیا
تو اوسنے جواب دیا کہ فرانس کے بادشاہ کی عزت اور شرافت اس بات
کی مقتضی نہین ہے کہ وہ اوس بات کے انتقام لینے سے جو ڈیوک

دواوریان سے ہوئی ہے اپنی عزت کو گھٹائے پس انصاف کے ساتھ اسکی
اس جواب کی خوبی کو دیکھنا چاہیے اور اسکی عالی ہمت کو سوچنا چاہیے
کہ اوس سے کسقدر مروت و فتوت ٹپکتی ہے اور کسقدر اس بادشاہ کی
دانشمندی اصول سیاست مین ثابت ہوتی ہے جسنے لوگون کو خود اپنی
ذات کی دونون حیثیتون کا فرق بتا دیا جو کہ پہلے تاج و تخت کے ملنے
سے تھی اور جو کہ بادشاہ ہونے کے بعد ہوئی پس جو شخص ایسا دانا ہو وہ
بلاشبہ ابی العامہ کے لقب کا مستحق ہے اسکے بعد سنہ ۱۵۱۵ عیسوی مین بادشاہ
فرانسس اول مرنیان کی لڑائی مین سوئسیرہ پر فتحیاب ہوا پھر سنہ ۱۵۲۱ع
کی اوس لڑائی مین جو امپرر المانیا پانچوین شارل کے لشکر سے لڑا تھا
مقام بیکوک مین مغلوب ہوا اور پھر سنہ ۱۵۲۵ع مین ایک اور لڑائی مین جو
مقام پاویہ مین ہوئی مغلوب ہوکر قید ہوگیا اور اس بادشاہ سے اپنے
عہد سلطنت مین بجز اسکے اور کچھ نہو سکا کہ جہانتک ہوسکا امپرر پانچوین شارل
کے زور و قوت کی مدافعت کرتا رہا اوسکے بعد سنہ ۱۵۴۷ع مین ہنری دوم

اس ملک مین تین حکومتین اور بلائین اور اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد
آپس کی مذہبی لڑائیان شروع ہوگئین اور رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ
کی باہمی جھگڑون نے فرانس کو بالکل تباہ و برباد کردیا اور خاندان والوی
جسمین کا اخیر ہنری سوم تھا انھین لڑائیون مین برباد ہوا اور یہ قصے قضیے
سنہ ۱۵۶۲ع سے لیکر سنہ ۱۵۸۹ع تک رہے اسکے بعد ہنری چہارم سے ایک اور شاخ
شاہی خاندان کی شروع ہوئی جسکا نام بربون تھا اور اسی کے زمانہ مین
سنہ ۱۵۸۹ع سے سنہ ۱۵۹۸ع تک یہ آپس کی لڑائیان ختم ہوگئین اور جو کچھ نقصان
فرانس کو پہونچے تھے سنہ ۱۵۹۸ع سے سنہ ۱۶۱۰ع تک اون سبکی تلافی ہوگئی اور سامان
رفعت و شان کا بھی اوسکو میسر ہوگیا اوسکے بعد لوئیز سیزدہم کے عہد مین سنہ ۱۶۱۰
سے سنہ ۱۶۴۲ع تک وزیر کردینال رشیلیو نے سلطنت شخصیہ کا ڈھنگ ڈالا اور
لوئیز چہاردہم کے واسطے گویا اسکا راستہ نکال گیا اور فرقہ پروٹسٹنٹ کی کثرت
اور قوت کو بالکل توڑ گیا بلکہ اونکے نام و نشان کو مٹا گیا اور یہ وہی وزیر ہے
جسنے سلطنت فرانس کی عزت کو اور حکم کو اوس لڑائی مین سبسے بالا کردیا تھا

جسکا نام تیس برس کی لڑائی مشہور چلا آتا ہے اور جو سنہ ۱۶۱۸ع سے سنہ ۱۶۴۸ع
تک قائم رہی تھی اور جو عزت پہلے سلطنت نمسہ کو حاصل تھی وہ فرانس کو
اسی وزیر نے دلوائی تھی غرضکہ بموجب اون شرطون کے جو بمقام وسٹفالیا
سنہ ۱۶۴۸ع مین ہوئی تھین اور بموجب اون شرطون کے جو بمقام پیرینی سنہ ۱۶۵۹ع
مین ہوئی تھین سلطنت فرانس ہی تمام ممالک یورپ مین سب سے زبردست
سلطنت ہوگئی تھی مگر اوسی عرصہ مین یعنے لوئیز چہاردہم کے عہد مین تمام
یورپ کی سلطنتون نے اوسپر دندان طمع تیز کیے اور متفق ہوکر اوسپر حملے
کیے پس اس سلطنت نے سبکے حملون کو تین مرتبہ دفع کیا اور سنہ ۱۶۷۸ع مین
مقام نیم مین صلح ہونے سے اسکی قوت بہت زیادہ بڑہگئی اور پھر سنہ ۱۶۹۷ع مین
ریزویک کی صلح مین اسکا حال ایسا ہوگیا کہ نہ اسپر کوئی غالب تھا اور نہ
وہ کسی پر غالب تھی بسبب طول اون لڑائیون کے جو اسپانیہ کے ساتھ
اسکو لڑنی پڑین جنکو وارثہ اسپانیہ کہتے تھے مقام اوترخت کی صلح مین
جو سنہ ۱۷۱۳ع مین ہوئی وہ بہ نسبت اور سلطنتون کے کمزور ہوگئی اسکے بعد

لوئیز پانزدہم کے عہد سلطنت مین جو ۱۷۱۵ع سے ۱۷۷۴ع تک ہوا فرانس
کی حکومت لوران اور کورسیکہ پر بھی ہو گئی لیکن اس زمانہ مین کوئی منتظم و مدبر
سیاست کا نتھا کہ اوسکی سیاست باقاعدہ سمجھی جاتی اور پچھلے اگلون کی پیروی
کرنے کیونکہ وہ ۱۷۵۵ع سے ۱۷۶۳ع تک نمسہ کے فائدہ کے واسطے لڑتے رہے
اور ۱۷۶۸ع سے ۱۷۷۲ع تک پولینڈ کی تقسیم کا تعرض بالکل چھوڑ دیا اور جو
وقت اوسکا ۱۷۴۸ع سے ۱۷۵۵ع تک ہندوستان پر قبضہ کرنے مین صرف
ہوا تھا وہ بھی ضائع ہو گیا اور جسقدر مملکتین خارجیہ اوسکے قبضہ مین تھین
وہ بھی اوسکے ہاتھ مین نہین البتہ صرف اسکے باشندے اپنی قوم کی تعلیم و
تربیت کی فکر مین رہی چنانچہ انکی زبان تمام ملک یورپ مین مستعمل ہو گئی
جو تعلیم و تعلم مین نہایت مرغوب طبائع تھی اسکے بعد لوئیز شانزدہم کی سلطنت
کا زمانہ شروع ہوا اسکے عہد مین فرانس نے امریکہ کی اعانت سے انگریزون
سے اپنا انتقام لیا اور یہ ۱۷۷۴ع سے لیکر ۱۷۹۳ع تک ہوا اسکے بعد ۱۷۸۹ع
مین وہ ہنگامہ ہوا جسکی بدولت یہ لوئیز شانزدہم مقتول ہوا اور بجای اسکے

سنہ ۱۷۹۲ء مین سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ہر انسان کو اپنے حق کا اختیار
حاصل ہوا چنانچہ فرانس کے اس انقلاب کے زمانہ سے ایک نئی تاریخ قائم
ہو گئی جسمین رعایاے فرانس کو ایک غلامی کی حالت سے خودمختاری حاصل
ہو گئی اور یہ فرانس کا انقلاب مبدا تاریخ اسطرح پر ہوا جیسے انگریزون کا
ہنگامہ دولت مشترکہ کی تاریخ ہے۔ اب ہم یہان سے یہ بات بیان کرتے ہین
کہ یہ ہنگامہ جسکی بدولت یورپ مین ازادی پیدا ہوئی کسطرح سے ہوا
اور اس سے پہلے فرانس کے باشندون کی کیا حالت تھی اور بعد اس ازادی
کے اونکی کیا حالت ہوئی پہلے اس سے فرانس مین نہ تو کوئی ضابطہ
نظم سلطنت تھا اور نہ کوئی طریقہ انتظام سلطنت کا تھا بلکہ اسکی حالت اس
معاملہ مین بلاشبہ بہت بد تھی اور ایسی بد تھی کہ کسیطرح اوسکا تحمل رعایا سے
نہو سکتا تھا اور اسکی ملک ایسی متعدد حکومتون مین بٹی ہوئی تھی جو اپسمین
ایک دوسرے کی دشمن تھین اور جملہ معاملات مین کلیات پر نظر نہ تھی
بلکہ ہر شخص کے جزئیات احوال سے بحث ہوتی تھی کوئی قانون قاعدہ نتھا

اسی سبب سی جو لوگ بادشاہ یا ارکین دولت کے متوسلین مین سی ہوتی تھی وہ تو کہہ سنکر اپنی مراد کو پہونچتے تھے اور جو بیچارے ایسے تھے اونکو کوئی نہ پوچھتا تھا اور صناعتین اور پیشہ وری کے معاملات مین ہمیشہ صدہا قیدین اور جھگڑے ایسے لگے رہتے تھے جو کبھی جانے نہ پاتے تھے اور معاملات مذہبی اور مدنی اور لشکری ہمیشہ خاص ایک گروہ کے ہاتھ مین محدود رہتے تھے اور کسی شخص کو یہ مجال حاصل نتھی کہ وہ اپنے کسی پیشہ کو یا دستکاری کے کام کو بخیطر جاری کرسکے بلکہ اوسکو ایک خاص وقت مین بہت سی شرطون کے ساتھ روپیہ دیکر اجازت ملتی تھی اور بعض شہر ایسے تھے جنکو اداے محاصل اور ترتیب داخلی وغیرہ مین ایک خاص خصوصیت حاصل تھی اور جسقدر وظائف سلطنت سے لوگون کو ملتے تھے وہ ہمیشہ ایک شخص کے اختیار مین تھے اور اداے محاصل وغیرہ کی کل سختی اور دقت غربا پر تھی امرا کو کچھ بھی نہ دینا پڑتا تھا چنانچہ جو لوگ اعیان مین سی تھے اور اہل کنیسہ تھے ملک فرانس کی دو ثلث زمین صرف اونکے پاس تھی

جسکا کچھ بھی محصول وہ نہ دیتے تھے اور ایک ثلث تمام رعایا سے فرانس
کے پاس تھی اور اس رعایا کی تہائی مین ہی سے تو محاصل مملکت وصول
ہوتا تھا اور اسمین سے امرا اور اعیان دولت کے حقوق مقرر تھے اور انمین
سے دسوان حصہ کنیسہ کیواسطے مقرر تھا اور یہ غریب رعایا ملک کی محاصل
اور امرا کے حق حقوق کے علاوہ ان مصیبتون کی بھی برداشت کرتے تھے
کہ جب امرا سلطنت شکار کو تشریف لیجاتے تو صدہا کھیتیان تباہ کردین
روند ڈالین اور عوام کو شکار کرنے کی اجازت نہ تھی اور شکار کرنا خاص اعیان
کا حق قرار پایا تھا اور بعض مقامات مین شکار کے جانورون کی محافظت
اور پرورش رعایا کے ذمے تھی اور محاصل کی تحصیل کے واسطے کوئی قاعدہ
یا انتظام نہ تھا بلکہ یہ طریقہ تھا کہ تحصیل کے وقت لوگون کو پکڑ پکڑ کر زبردستی
وصول کرلیا اور جو لوگ اعیان مین سے تھے جب وہ اپنے مقررہ کے دینے
سے انکار کرتے تھے تو ان سے کچھ مزاحمت بھی نہوتی تھی بلکہ یہ ساری
خرابیان صرف بیچارے غربا کیواسطے تھین جنکی جان اور مال دونون کو

ایک مصیبت رہتی تھی جو کوئی دینے سے ذرا بھی انکار کرتا تھا تو فوراً مال
کا نیلام ہوتا تھا اور جان قید مین پھنستی تھی اور جو کچھ وہ بیچارے اپنا
خون پسینا ایک کرکے اپنے پیٹ کے لیے کماتے تھے وہ سب بڑے بڑے
لوگون کی عیش و آرام مین صرف ہوتا تھا اور ان لوگون سے کسی قدر کم مصیبت
مین بیچارے پیشہ ور رہتے تھے کیونکہ اونکے پاس کچھ ملک و دولت تو تھا ہی
نہین جو زمیندارون کی طرح اوسے محاصل پر مجبور کیے جاتے مگر جس قدر فائدے
کے وہ لوگ مستحق ہوتے تھے وہ فائدہ بھی اونکو حاصل نہوتا تھا کیونکہ اپنی صنعت
اور پیشہ وری سے وہ بیچارے کچھ ثروت یا شہرت بھی حاصل نکر سکتے تھے
اور بعض ملکون مین امرا ہی اپنے علاقہ مین حکومت کرتے تھے اور انفصال
خصومات مین حکام ہمیشہ دیر اور سستی کرتے تھے اور جو کوئی زیادہ دیتا تھا
اکثر اوسیکو فتح نصیب ہوتی تھی اور اکثر لوگ تو بسبب کثرت اخراجات کے
اپنے دعوے کو چھوڑ بیٹھے تھے اور اسیکو بہتر سمجھتے تھے اور فوجداری کے معاملات
مین جو تشدد غربا پر ہوتا تھا وہ امرا پر نہوتا تھا گویا شخصی آزادی کی رسم

اونکے حکاموں میں تھی ہی نہیں اور اہل مطابع کا یہ حال تھا کہ سلطنت
کی جانب سے محافظ اونپر مقرر رہتے تھے کسیکو یہ مجال تھی کہ کوئی خلاف
مرضی سلطنت کے کوئی بات چھاپ سکے غرضکہ سب معاملات ایسے ہی
تھے جسمیں عوام کو کسیطرح کا کچھ حق حاصل نتھا اور نہ کچھ اونکی عزت تھی
اور اسیطرح نہ سلطنت کی سختی اور تشدد کی کوئی حد تھی پس اوس زمانہ میں
فرانس کا حال بالکل آوارہ تھا کچھ قید یا انتظام نتھا اور نہ سلطنت مخالفوں
سے کچھ امن میں تھی اور سلطنت فرانس میں خیانت تو لوئیز پانزدہم کے
وقت سے شروع ہوئی اور اسکے انتظام اور تسلط میں لوئیز شانزدہم کے
وزیروں کی بدولت خلل پیدا ہوا اور سلطنت ہولانڈ اور پولانڈ کے
معاونت نکرنے سے اسکی عزت اور شرافت میں بھی فتور آگیا کیونکہ فرانس
میں اور ہولانڈ پولانڈ میں باہم معاہدہ معاونت کا تھا مگر جب ہولانڈ
اور پولانڈ پر اونکے دشمنوں نے ہجوم کیا تو فرانس نے اپنے معاہدہ کو
پورا نکیا پس ایسے ہی اسباب کے جمع ہونے سے تمام فرانس کی رعایا

حکومت کے برخلاف ہو گئی اور ایک جوش سے اونسنے اپنی مملکت کی پہلی
خراب اور ابتر حالت کو آزادی کی عمدہ اور شائستہ حالت سے بدل دیا
اور بجائے ایک شخص کے خودمختاری کے ایک عام قانون پر سلطنت
کا انتظام محدود کر دیا اور حکام کے ہاتھون کو اون قوانین کے ذریعہ
سے روک دیا اور سب لوگون کو حقوق انسانی مین مساوات کا مرتبہ دیا
چنانچہ اس عمدہ انقلاب کی بدولت جو صناعت پہلے محصور تھی وہ قید
ہو گئی اور جو خرابیان زراعت پر خواص کی زیادتیون کی بدولت آتی تھین
وہ سب رفع ہو گئین اور دسوان حصہ جو لوگ کنیسہ کا حق دیتے تھے وہ
بند ہو گیا اور تمام مملکت کا حال یکسان ہو گیا اور اسکی بدولت ایک عام
آزادی ملک مین پیدا ہو گئی جسکے سبب سے عوام الناس کی آنکھین
کھل گئین اور صدہا طرح کے فائدے حاصل ہوئے اور بجائے اسکے
کہ پہلے سلطنت مین قتل و قتال کی کثرت تھی اب طرح طرح کے فائدے
حاصل ہونے لگے چنانچہ سلطنت جمہوری کا حکم سلطنت فرانس مین

سنہ ۱۷۹۲ء کے ماہ ستمبر کی اکیسوین تاریخ سے نافذ ہوا اور سنہ ۱۸۰۴ء تک
وہی حکم باقی رہا اسکے بعد نپولین اول تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنے
دو برس مین غربی یورپ کو فرانس کا تابع کیا لیکن اوسنے سنہ ۱۸۱۲ء مین
اپنے لشکر کے نہایت چیدہ او منتخب لوگون کو اسپین اور روس کی لڑائی
مین غارت کر دیا اور سنہ ۱۸۱۴ء مین وہ تخت سلطنت سے اوتارا گیا اور
خاندان بوربون ملک پر متصرف ہوا اور فرانس پھر اپنی پورانی حدود
پر آگیا اس لوئیس ہیژدہم نے لوگون کے لیے قواعد نظم سلطنت مقرر کیے
اور اونکی جانب سے بطور پارلیمنٹ سلطنت مین وکلا مقرر کردیے تاکہ
وہ اونکے حقوق سے بحث کرین اور وہ اہل قوم مشہور تھے اسکے بعد
سنہ ۱۸۱۵ عیسوی مین دوبارہ نپولین ظاہر ہوا لیکن واٹرلو کی لڑائی کے
بعد امپراول کا بالکل زوال ہوگیا اور فرانس مین پھر لوئیس ہیژدہم آیا
اور اسوقت سے یہ ملک خاندان بوربون کی فرع اول کی تحت مین ہی
برابر سنہ ۱۸۳۰ عیسوی تک رہا پھر اس خاندان کی شاخ بھی اس سبب سے

کہ اونکا دل قانونی حکومت کی طرف مائل تھا ایک ہنگامہ مین برباد
ہوگئی اور اوسکے بدلے دوسری شاخ اوسی خاندان کی قابض ہوئی
جو خاندان اورلیان کے نام سے مشہور تھی اسکے بعد چوبیسوین فروری
۱۸۴۸ عیسوی مین دفعتہ ایک ہنگامہ ہوا جسمین سلطنت جمہوری ہوگئی
اور ۱۸۵۲ عیسوی مین پھر امپریر مقرر ہوگیا اور تخت سلطنت پر لوئی نیپولین
کے بٹھانے کے باب مین عام لوگون سے راے دریافت کی گئی تو
اٹھتر لاکھ چوبیس ہزار ایکسو نواسی آدمیون نے اوسکے بادشاہ ہونے پر
بالاتفاق راے دی اور دو لاکھ ترپن ہزار ایکسو پینتالیس نے مخالفت
کی مگر وہ بسبب کثرت راے کے تخت پر بیٹھ گیا پس اس نیپولین نے
اپنے کو نیپولین سوم مشہور کیا کیونکہ واٹرلو کی لڑائی کے بعد جب نیپولین
اول کے ہاتھ سے ملک گیا تو اوسکا بیٹا صغیر سن بادشاہ کیا گیا تھا
اور نیپولین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا تھا۔

دوسری فصل

فرانس کے بادشاہون کے نامون اور اونکی سلطنت کی مدت اور اسکی ابتدا انتہا کے بیان مین

اس سنہ سے	اس سنہ تک	بادشاہون کے نام اور اونکے خاندان
		پہلا خاندان میروِنجیانیہ کا
۴۲۰	۴۲۸	فارہمونڈ
۴۲۸	۴۴۸	کلوڈیون
۴۴۸	۴۵۸	میروی
۴۵۸	۴۸۱	پہلا شیلدریک
۴۸۱	۵۱۱	پہلا کلوس
۵۱۱	۵۲۴	کلودومیر اورلیان مین
۵۲۱	۵۳۴	پہلا تیبری ماٹس یعنے استرازیا مین جسکو آسٹریا کہتے ہین
۵۳۴	۵۴۸	پہلا تیودوبرٹ مقام مذکور مین
۵۴۸	۵۵۵	تیودوبالد مقام مذکور مین
۵۱۱	۵۵۸	پہلا شیلدبرٹ پاریس مین
۵۵۸	۵۶۱	پہلا کلوتیر ۵۵۵ء سے ۵۵۸ء تک صوبون مین پھر تمام فرانس مین
۵۶۱	۵۷۵	پہلا سیجبرٹ اوستراز یا مین
۵۷۵	۵۹۶	دوسرا شیلدبرٹ پہلے اسٹریا مین اور پھر استریا اور بورغونیا مین ۵۹۳ء سے بعد وفات غونتران کے جسکا ذکر آگے آتا ہے۔
۵۹۶	۶۱۲	دوسرا تیودوبرٹ اوستراز یا مین
۵۶۱	۵۶۷	پہلا کاریبرٹ پیرس مین۔
۵۶۱	۵۹۳	غونتران اورلیان اور بورغونیا مین

۵۹۶	۶۱۳	دوسرا تھیوڈیری پہلا اورینیان اور بورغونیا میں پھر اوسٹراژیا میں اور اوسٹراژیا پر ۶۱۲ء سے قابض ہوا دوسرے تھیوڈو برٹ کو جسکا ذکر ہو چکا۔
۵۶۸	۵۸۴	پہلا شیلپیرک پہلا کلوتیر کا بیٹا صرف سواسون میں ۵۶۱ء سے پھر اوس میں اور پیرس میں
۵۸۴	۶۲۸	دوسرا کلوتیر ۶۱۳ء تک صرف سواسون میں پھر تمام فرانس میں
۶۲۸	۶۳۱	دوسرا کاریبرٹ اکیتانیا میں
۶۲۸	۶۳۸	پہلا داغوبرٹ اوسٹراژیا میں ۶۲۲ء سے ۶۳۱ء تک پھر تمام فرانس میں
۶۳۸	۶۵۶	دوسرا سیجبرٹ اوسٹراژیا میں۔
۶۳۸	۶۵۶	دوسرا کلوویس نوسٹریا اور بورغونیا میں۔
۶۵۶	۶۷۰	تیسرا کلوتیر مقامات مذکور میں۔
۶۷۰	۶۷۳	دوسرا شیلدریک اوسٹراژیا میں ۶۶۰ء تک پھر تمام فرانس میں۔
۶۷۳	۶۷۹	دوسرا داغوبرٹ اوسٹراژیا میں
۶۷۹	۶۹۱	تیسرا تھیوڈیری نوسٹریا میں ۶۷۳ء سے ۶۷۹ء تک پھر تمام فرانس میں
۶۹۱	۶۹۵	تیسرا کلوویس
۶۹۵	۷۱۱	تیسرا شیلدبرٹ
۷۱۱	۷۱۵	تیسرا داغوبرٹ
۷۱۷	۷۱۹	چوتھا کلوتیر پہلے اوسٹراژیا میں ۷۱۸ء تک پھر تمام فرانس میں
۷۱۵	۷۲۰	دوسرا شیلپیرک نوسٹریا اور بورغونیا میں۔
۷۲۰	۷۳۷	چوتھا تھیوڈیری مقامات مذکور میں۔
۷۳۷	۷۴۲	پانچ برس تک تخت خالی رہا
۷۴۲	۷۵۲	تیسرا شیلدریک
		دوسرا خاندان کارلوونجیا نیہ
۶۹۶	۷۱۴	پاپن دوہرسٹال اوسٹراژیا میں
۷۱۴	۷۱۵	تھیوڈوالد
۷۱۵	۷۴۱	شارل مارٹل
۷۴۱	۷۴۷	کارلومان جسنے سلطنت چھوڑ دی

۷۵۲	۷۶۸	پاپن لبر فاتح کارلوبان کو ۷۵۲ء سے ۷۶۸ء تک سب پر مالک ہوا فرانس کا۔
۷۶۸	۷۷۱	کارلوبان جیسے پہلے سلطنت چھوڑ دی تھی۔
۷۶۸	۸۱۴	شارلمان یعنی شارل کبیر کارلوبان کو ۷۷۱ء سے ۸۱۴ء تک پھر تمام فرانس پر
۸۱۴	۸۴۰	پہلا لوئیز الملقب بالمیرین
۸۴۰	۸۷۷	شارل الملقب بالاصلع
۸۷۷	۸۷۹	دوسرا لوئیز الملقب بالتمتام
۸۷۹	۸۸۲	تیسرا لوئیز اور کارلوبان
۸۸۲	۸۸۴	کارلوبان اکیلا
۸۸۴	۸۸۷	شارل الملقب بالغلیظ اور یہی المانیا کا بھی امپریر تھا۔
۸۸۷	۸۹۸	اوڈیا اوڈون پہلا بادشاہ کاپیسیان میں کا۔
۸۹۸	۹۲۳	تیسرا شارل الملقب بالساذج بادشاہ قرار دیا گیا بیچ ۸۹۳ء کے شہر ریمس میں پھر نکالا گیا وہاں سے پھر غالب ہوا اوپر تمام فرانس کے بعد اودون کے۔
۹۲۲	۹۲۳	پہلا روبرت بھائی اودون کا بادشاہ قرار دیا گیا مع اصول میں
۹۲۳	۹۳۶	راوول کاپیسیون کے قرابت داروں میں سے۔
۹۳۶	۹۵۴	چوتھا لوئیز الملقب دوتر مار یعنی آنے والا دریا پار سے یہ اشارہ تھا اس بات کی طرف کہ اوسنے انگریزوں میں تربیت پائی تھی۔
۹۵۴	۹۸۶	لوتار
۹۸۶	۹۸۷	پانچواں لوئیز الملقب بالکسلان۔
		تیسرا خاندان کاپیسانیہ
۹۸۷	۹۹۶	ہوغ کاپات
۹۹۶	۱۰۳۱	دوسرا روبرت
۱۰۳۱	۱۰۶۰	پہلا ہنری
۱۰۶۰	۱۱۰۸	پہلا فلیپ
۱۱۰۸	۱۱۳۷	چھٹا لوئیز الملقب بالغلیظ
۱۱۳۷	۱۱۸۰	ساتواں لوئیز الملقب بالصغیر

۱۱۸۰	۱۲۲۳	دوسرا فلیپ اوغسٹ۔
۱۲۲۳	۱۲۲۶	آٹھوان لوئیز الملقب بالاسد
۱۲۲۶	۱۲۷۰	نوان لوئیز مشہور جان لوئی
		بڑی شاخ جو کہ فلیپی کے نام سے مشہور ہے
۱۲۷۰	۱۲۸۵	تیسرا فلیپ الملقب بالجسور
۱۲۸۵	۱۳۱۴	چوتھا فلیپ الملقب بالجمیل
۱۳۱۴	۱۳۱۶	دسوان لوئیز الملقب بمعجب بنفسہ
	۱۳۱۶	پہلا جان جو اپنے باپ کے بعد پیدا ہوا اور وہ بیٹا ہے دسوین لوئیز کا۔
۱۳۱۶	۱۳۲۲	پانچوان فلیپ ملقب بطویل اور وہ چچا ہے جان کا۔
۱۳۲۲	۱۳۲۸	چوتھا شارل ملقب بجمیل اور وہ بھی چچا ہے جان کا۔
		صنو مان جو فلیپی کی شاخ مین سے ہے جسکو والوی کہتے ہین اور وہ اولاد تیسرے فلیپ مین سے ہین بعد از الفلیپ چوتھے کے جو شارل دوالوی سے ہے
۱۳۲۸	۱۳۵۰	چھٹا فلیپ دو والوی بیٹا شارل مذکور کا
۱۳۵۰	۱۳۶۴	دوسرا جان ملقب بملیح جو انگریزون کے ملک مین مرا
۱۳۶۴	۱۳۸۰	پانچوان شارل ملقب بہ عاقل۔
		پہلی شاخ پانچوین شارل کی
۱۳۸۰	۱۴۲۲	چھٹا شارل ملقب بہ حبیب
۱۴۲۲	۱۴۶۱	ساتوان شارل ملقب بہ منصور
۱۴۶۱	۱۴۸۳	گیارہوان لوئیز
۱۴۸۳	۱۴۹۸	آٹھوان شارل
		پانچوین شارل کی دوسری شاخ جسکو والوی اورلیان کہتے ہین اور وہ اولاد ہے پانچوین شارل کی اوسکے دوسرے بیٹے سے جسکا نام لوئیز ڈیوک اورلیان تھا اولاد بکر جنکو اورلیان اورلیان کہتے ہین اور وہ

آغاز	اختتام	نام
		اولاد ہین شارل ڈیوک اورلیان بکر لوئیز کی
۱۴۹۸	۱۵۱۵	بارہوان لوئیز ملقب بہ ابی العامہ
		نسل صنو بکر کی جسکو اورلیان انغولام کہتے ہین بعد جان کونٹ والنغولام ثانی کی اولاد لوئیز اورلیان مذکور اور حفید شارل خامس کی۔
۱۵۱۵	۱۵۴۷	پہلا فرنسوی ملقب بہ ابی الآداب یعنے علوم الادب
۱۵۴۷	۱۵۵۹	دوسرا ہنری
۱۵۵۹	۱۵۶۰	دوسرا فرنسوی
۱۵۶۰	۱۵۷۴	نوان شارل
۱۵۷۴	۱۵۸۹	تیسرا ہنری جو قتل کیا گیا
		دوسری شاخ خاندان کا پاسیانیہ صنو شاخ فلیپی مین سے جسکو شاخ رابرتی یا بیت بوربون کہتے ہین اور وہ اولاد ہین رابرت دوکلارمون چھٹے کی اولاد جان لوی اور اخی فلیپ سوم کی۔
۱۵۸۹	۱۶۱۰	چوتھا ہنری دو بوربون
۱۶۱۰	۱۶۴۳	تیرہوان لوئیز ملقب بہ منصف
		نسل بکر کی بیت بوربون سے
۱۶۴۳	۱۷۱۵	چودہوان لوئیز ملقب بہ لوئیز کبیر
۱۷۱۵	۱۷۷۴	پندرہوان لوئیز ملقب بہ محبوب
۱۷۷۴	۱۷۹۲	سولھوان لوئیز جو معزول ہوا اگست ۱۷۹۲ع مین اور اوسکا سر کاٹا گیا نیا پیرس مین ۱۷۹۳ع مین مجلس نائبان کے حکم سے۔
		سترہوان لوئیز بیٹا سولھوین لوئیز کا مگر کچہ حکومت نہین کی
۱۷۹۲	۱۸۰۴	جمہوری سلطنت ماہ ستمبر سے
۱۷۹۲	۱۷۹۵	الاتفاق
۱۷۹۵	۱۷۹۹	الدیرکتوار

قنصلیہ یعنی کونسل جس میں تین قنصل یعنی کونسلیہ مقرر ہوئے اول ان میں سے پہلا کونسلیہ نیپولیین بونا پارٹ تھا اور کامباسارس دوسرا اور لیبرون تیسرا	۱۸۰۴	۱۷۹۹
امپریہ یعنی شاہنشاہیہ		
نیپولیین بونا پارٹ جو فرانس کے شاہنشاہی تخت پر بیٹھا اور نیپولیین اول امپرر فرانس کہلایا گیا —	۱۸۱۴	۱۸۰۴
العودۃ الاولیٰ		
اٹھارہواں لوئیز بھائی سولھویں لوئیز کا	۱۸۱۵	۱۸۱۴
دوبارہ مقرر ہونا امپریہ یعنی شاہنشاہی کا		
نیپولیین اول دوسری دفعہ تین مہینے اور ایک تہائی اور علم تاریخ میں اس زمانہ کا نام سو دن کی سلطنت ہے —	۱۸۱۵	
نیپولیین دوسرا اسکے باپ نے اسکے لیے تخت چھوڑ دیا تھا ۲۲ جون کو واٹرلو کی لڑائی کے بعد [illegible]		
العودۃ الثانیۃ		
اٹھارہواں لوئیز مذکورۂ بالا	۱۸۲۴	۱۸۱۵
دسواں شارل بھائی لوئیز کا جس نے ۲۹ جولائی کو اپنی سلطنت چھوڑ دی —	۱۸۳۰	۱۸۲۴
نسل [illegible] بوربون کی جسکو بوربون اورلیان کہتے ہیں اولاد فلیپ بھائی چودہویں لوئیز کی —		
پہلا لوئیز فلیپ ملکہ فرانس ۲۴ فروری ۱۸۴۸ کو سلطنت چھوڑی اور انگریزوں کی عملداری میں بمقام کلارمونٹ رہنا اختیار کیا اور ۲۶ اگست ۱۸۵۰ء کو اوسی جگہ مر گیا اسکو ملکہ فرانسیس کا لقب دیا گیا تھا کہ وہ [illegible] اسلیے کہ اصلی وارث سلطنت کا [illegible] زندہ موجود تھا [illegible]	۱۸۴۸	۱۸۳۰
	—	
دوبارہ سلطنت جمہوریہ جو ۲۴ فروری کو قائم ہوئی —	۱۸۵۲	۱۸۴۸
لوئیز نیپولیین بونا پارٹ جو دسویں دسمبر ۱۸۴۸ء کو سلطنت جمہوریہ کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا	۱۸۵۲	۱۸۴۸
امپریہ یا شاہنشاہیہ بار دوم		
لوئیز نیپولیین بونا پارٹ ۲ دسمبر کو تخت سلطنت پر بیٹھ گیا اور نیپولیین سوم امپرر فرانس اپنا لقب کیا		۱۸۵۲

تیسری فصل
مملکت فرانس کے بیان مین

مملکت فرانس غربی یورپ کی سلطنتون مین سے ایک سلطنت ہی جسکا موقع سات درجون اور نو دقیقون مین باعتبار طول غربی کے ہے اور پانچ درجون اور چھپن دقیقون مین باعتبار طول شرقی کی اور بیالیس درجون اور بیس دقیقون اور اکیاون درجون اور پانچ دقیقون کے درمیان مین باعتبار عرض شمالی کے ہی اور جانب شمال مین اسکی حد فاصل انگلستان سے بحر مانش[1] اور بوغاز کالی[2] ہے اور اوسکے بعد بلجیک[3] اور وکسنبورغ[4] اور صوبہاے سلطنت پروشیہ اور بویریا ہین جو دریاے رین کے کنارہ پر واقع ہے اور اوسکے شرق مین صوبہ باڈن[5] کا دوکا نو کلان اور سوئیسرہ[6] اور ایطالیہ[7] ہے اور جنوب مین بحر متوسط[8] جو ہمارے ملک یعنی ٹونس تک ہے

---

[1] مانش یعنے دریاے ماس جسکو میوز کہتے ہین ۱۲
[2] بوغاز کالی غالبًا اس سے لنگرگاہ کلی مراد ہے ۱۲
[3] بلجیک یعنی بلجیم ۱۲
[4] وکسنبورغ غالبًا لکسمبرگ مراد ہے ۱۲
[5] باڈن ایک صوبہ جرمنی کا ہے ۱۲
[6] سوئیسرہ یعنے سوئٹزرلینڈ ۱۲
[7] ایطالیا یعنے اٹلی ۱۲
[8] بحر متوسط یعنی میڈیٹرینین یعنے بحیرۂ روم ۱۲

اور اسپانیہ[1] اور غرب مین بحر محیط اطلانٹک[2] اسکی حد فاصل ہے اور اسکا
امتداد شمالی غربی حد سے جنوبی شرقی حد تک ایک ہزار چونسٹھ کیلومیٹر
اور جنوبی غربی حد سے شرقی شمالی حد تک نوسو چوبیس کیلومیٹر ہے
(رحوده الاول)
جسکی یکسر مقدار مساحت پانچسو [illegible] کا
مربع ہوتی ہے اور اسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین تین کرور
تہتر لاکھ چھیاسی ہزار ایکسو اکسٹھ تھی چنانچہ انمین سے خاص اسکی دار السلطنت
شہر پیرس مین چھبیس لاکھ چھیانوے ہزار ایکسو اکتالیس تھی اور فرانس
کے باشندون مین سے تین کرور ستاون لاکھ چونتیس ہزار چھہ سو سٹھ
نو کیتھلک کے مذہب کے ہین جنکا مقتدا پوپ ہے اور پانچ لاکھ اٹھ ہزار
دو سو پچاس پروٹسٹنٹ مذہب کے پیرو ہین اور ایک لاکھ چھہ ہزار
یہودی ہین اور باقی یعنے نو لاکھ چوراسی ہزار دو سو چوالیس مختلف
مذاہب کے لوگ ہین اور فرانس کے متعلقات مین سے چند جزیرے ہین

۱- اسپانیہ یعنے اسپین ۱۲
۲- اطلانٹک اوشن جسمین خلیج بسکی واقع ہے ۱۲

جنمین سے جزیرہ کورسکا اور جزائر پارس[1] جو بحر متوسط مین واقع ہین اور

جزیرہ ری اور اولیرون اور ویسان ہے جو بحر محیط مین واقع ہے اور

علاوہ ان جزیرون کے فرانس کے متعلق اور بھی چند بستیان ہین جو

موقع سات ... افریقہ مین گوشہ شمالی افریقہ پر

الجزائر ہے اور افریقہ کے گوشہ غربی مین شنیغال[2] و جزیرہ غورمی[3] ہے

اور اوسکی سمت شرقی مین جزیرہ صانت ماری[4] اور جزیرہ بوربون ہے

اور ان سب بستیون کے باشندون کی تعداد تین لاکھ اٹھارہ ہزار

چار سو پچیس ہے چنانچہ انہین سے جزیرون مین نواونتیس لاکھ ننانوے ہزار

ایک سو چھبیس ہین جنمین سے ستائیس لاکھ اٹھتر ہزار دو سو اکیاسی تو

مسلمان ہین اور ایک لاکھ پچاسی ہزار ایکسو نصاری کیتھلک ہین

اور چھ ہزار سات سو چھتیس پروٹسٹنٹ ہین اور اونتیس ہزار سات یہودی ہین

---

[1] جزائر پارس جنکو انگریزی مین ہیرلیس کہتے ہین جو شہر ٹوسون کے جنوب مین واقع ہین ۱۲
[2] شنیغال یعنے سنیگل ۱۲
[3] جزیرہ غورمی یعنے گوری جو کیپ ورڈ کے نیچے ہے ۱۲
[4] صانت ماری یعنے سینٹ میری ۱۲

اور مقدار وسعت زمین اون جزیرون کی باعتبار مساحت کے تین لاکھ
نوے ہزار کیلومیٹر ہے اور ایشیا مین سے خاص ہند مین فرانس کی سلطنت
کے متعلق ایک تو مقام پونڈیشری[۱] ہے اور ایک کاریکال اور ایک ماہی
اور ینام اور ایک شاندرنگور ہے اور کوشنشین[۲] مین مقام شایغون کے
اور ان سب مقامات کے باشندون کی تعداد تین لاکھ اونتیس ہزار آٹھ سو
اڑسٹھ ہے اور امریکا کی سرحد مین جزیرہ صان پیر اور جزیرہ میکلون اور جزیرہ
مارٹینیک اور جزیرہ غوادلوپ اور غیان فرانسیسی ہے اور ان سب مقامات
کے باشندے تین لاکھ تیرہ ہزار پانسو اڑسٹھ ہین اور بحر اوقیانوس مین
جزائر مرکیز اور تاہیتی ہین اور انکے باشندے ایک لاکھ اٹھتر ہزار نوسو
بیس ہین پس اس لحاظ سے فرانس کی پانچون قسم کی رعایا چار کڑور
چار لاکھ سولہ ہزار نوسو بیالیس آدمی ہین اور پہلے اس سے امریکا مین
سے لوزیانہ اور کانادہ اور صان ڈومینیک اور صان لوسی اور تاباغو

---

۱ پونڈیشری یعنی پانڈیچری ۱۲
۲ کوشنشین یعنی کوچین چینا ۱۲

اور ایشیا مین سے چند عمدہ مقام جنمین سے سب سے بہتر مقام سورت تھا سب
فرانس کے قبضہ مین تھے مگر یہ سب اوسکے ہاتھ سے نکل گئے اور اکثر
انمین سے نیپولین اول کی اون لڑائیون مین گئے جو انگریزون سے
ہوئی تھین اور اگر مملکت فرانس کی حدین باعتبار جغرافیہ طبعی کے
دیکھی جاوین تو اوسکے گوشہ شرقی اور جنوبی مین ایک سلسلہ ایسی پہاڑونکا
پھیلا ہے جنمین سے بعضے پہاڑ نہایت ہی بڑے ہین جیسے کہ جورا پہاڑ
اور جبال آلپ جو شرقی گوشہ پر اور شمال و مغرب کی مابین جبال ووسج ہے
اور جنوب سے مائل بشرق ربی الشمبانیا شرقیہ اور بورغونیا اور جبال فوریز
اور جبال اوارن اور ساوان ہین اور جنوبی طرف مین جبال پیرنی ہے
جو فرانس اور اسپین کے مابین حد فاصل ہے اور فرانس کی مملکت مین
چھہ وادی بہت بڑے بڑے ہین ایک انمین سے وادی رین اور میوز
جو ان دونون دریاؤن کے نام سے مشہور ہین مگر ان دونون کا منبع
فرانس مین نہین ہے اور وادی رون اور وادی غارون اور وادی لوار

اور وادی سان ہے اور اسمین دریا اور چشمے بہت سی ہین اور ان اودیون
ہین دریا بہتے ہین اور اونسے زمینین سیراب کیجاتی ہین اور آبپاشی ہوتی
اور کشتیان چلتی ہین اور چند خلیج نہایت پرکیفیت ہین جنمین نہایت
بڑی صناعی کی گئی ہے چنانچہ انمین سے ایک خلیج جنوبی فرانس کلہے
اور ایک وسط مین ہے اور ایک وادی رین اور رون کے درمیان مین ہے
اور ایک خلیج بورغونیا ہے اور ایک خلیج محاذی وادی لوار کی ہے اور
ایک خلیج سانتر ہے اور ایک خلیج ہے جو گذری ہے نانت سی بریسٹ تک
اور ایک عمدہ نہر ہے جو نیورت سے لیکر برابر روشال تک چلی گئی ہے
اور ایک نہر لوانغ اور بریار کی ہے اور فرانس مین متعدد سڑک ہاے
اعظم ہین جنمین جابجا کی معمولی سڑکین آملی ہین اور چھہ سڑکین نہایت
بڑی بڑی لوہے کی ایسی ہین جنکو اصل سڑکین سمجھتے ہین جیسے شہر پیرس
سی لیکہ مرسیلیا تک ہے اور علاوہ انکے اور بہت سی شاخین ان بڑی سڑکونکی ہین

۵۱ مرسیلیا یعنے مارسیل ۱۲

سنہ ۱۸۶۴ع تک لوہے کی جملہ تیار شدہ سڑکون کا طول تیرہ ہزار ستاون
کیلومیٹر تھا اور جو تیار ہو رہی تھین اونکا طول تین ہزار آٹھ سو بارہ کیلومیٹر
تھا اور وہان پتھر کے کوئلے کی بہت سی کانین ہین جنسے بڑی نہایت فائدہ
ہوتا ہے اور لوہے کی اور سیسے کی اور رال کی بھی بہت سی کانین ہین
مگر تانبے کی کانین قلیل ہین اور چاندی کی اوس سے بھی کم ہین اور سونا
تو اسقدر کم ہے کہ اوسکے نکالنے مین جو صرف ہوتا ہے اوسکو بھی کفایت
نہین کرتا اور اقسام اقسام کے پتھرون کی کانین جنمین سے نہایت شفاف
سنگ مرمر اور کڈان اور خارا اور چھاپہ کا پتھر اور اور اقسام کے پتھر جو مفید
ہین بہت کثرت سے نکلتے ہین اور چونہ اور مٹی جس سے شورہ اور کلی نکلتی ہے
اور مثل اسکے اور نمک کی جھیلین ہین اور زمینین اکثر عمدہ زراعت کے قابل ہین
جنمین کثرت سے غلہ وغیرہ کی زراعت ہوتی ہے اور وہان گھاس اکثر تو
خودرو ہوتی ہے اور کبھی کوئی خاص قسم کا چارہ بو یا بھی جاتا ہے اور
اس ملک مین باغ نہایت عمدہ عمدہ ہوتے ہین جنکا انگور مشہور ہے

اور باوجود اسقدر آبادی اور قدر و منزلت کی بہت سی زمینین غیر آباد بھی
پڑی ہوئی ہین مگر وہ اکثر جانب جنوب اور غرب مین بحر محیط کے کنارہ پر
واقع ہین اور غلہ کی قسم مین گیہون اور جو اور مٹر اور چنا وغیرہ سب چیزین
ہوتی ہین اور ایسی چیزین بھی بہت پیدا ہوتی ہین جنمین تیل نکلتا ہے اور
چقندر جس سے شکر نکالتے ہین اور انگور جنکی شراب بنتی ہے بکثرت
ہوتے ہین اور ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے ہین اور شہد کی مکھیان بھی
اکثر پالتے ہین اور طرح طرح کے پرند اور متعدد قسم کے چارپایہ جانور ہوتے ہین
جنسے کام لیا جاتا ہے اور اب چند برسون سے وہان ایک قسم کی بھیڑین
اسپین سے لاکر پالی جاتی ہین اور تبت کی دنبہ وسط ایشیا سے لاکر پالی جاتی ہین
جنکی اون نرمی مین حریر کے مانند ہے اور صنعت دستکاری وہان ایسی
ترقی پر ہے کہ وہان کے لوگ کسیکو اپنی برابر نہین گنتے مگر انگریزون کو
بعض بعض صنعتون مین اور اونی کپڑہ بنتے ہین اور مثل اوسکے جسکو انگریز
بکثرت اور کم لاگت پر بناتے ہین تسلیم کرتے ہین اور اسکے سوا اونی کپڑہ

اور حریرا اور کتان اور روئی اور چمڑہ کی چیزون کے بنانے مین اور چینی کے
کارخانے اور روغنی برتنون کی ساخت اور کانچ اور بلور کی چیزون کے
بنانے مین اور جو چیزین اس قسم کی ہوتی اون سب مین وہ اپنی نظیر
نہین رکھتے اور آلات دستکاری کے بنانے مین بھی وہ ایسے ہی مشغول ہین
اور جسطرح پر کہ اونکے فنون دستکاری کو ترقی ہے اسی طرح پر اونکی تجارت
کو بھی ترقی ہے اور جو چیزین اصلی تجارت کے طور پر وہان سے اور مقامات
کو جاتی ہین وہ روئی اور حریرا اور کتان اور اون وغیرہ کے کپڑے ہین
اور اکثر قسم کے روغن اور عرق اور شراب وغیرہ اور گھرون کے ضروری
سامان اور طرح طرح کے لباس اور ہتھیار اور کتابین اور چرمی چیزین ہین
اور جو چیزین تجارت کی فرانس مین آتی ہین اونمین روئی اور قہوہ اور
چینی اور نیل اور کوکو اور کتان کا سوت اور روغن طرح طرح کے
اور رال اور قشقہ تیسا اور چاندی سونا لوہا تانبا وغیرہ ہین پس جو کچھ
فرانس کے باشندون کو اپنی تجارت وغیرہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے

وہ بہت زیادہ ہوتا ہے جسمین سے بعض کی تفصیل آگے آویگی اور فرانس
کی قوم اور قومون سے بہت کم ملتی ہے گویا کہ تمام قوم ایک سی ہی ہے
باوجود اسکے جنوب کے رہنے والے شمال کے رہنے والون سے مشابہ نہین ہین
خصوصاً وہ لوگ جو بڑے بڑے شہرون سے باہر رہتے ہین اور ہمیشہ الپیان
کی پیشانی الزاس کی صورتون مین اور اون لوگون مین جو لوران اور
صور غال کی طرف برطانیہ اسفل کے میدان مین اور صور الباسک اور
جبال برینی مین رہتے ہین معلوم ہوتے ہین اور اصل فرانسیسیون کی قوم
اخلاط غال سے ہے جو ایک شاخ سالت اور کیمریس یا ماج اور ایبار یا الباسک
کی ہے اور پھر فینیقیون اور گریک اور رومیون سے ہین پھر فرنکس سے جنکا
ذکر اوپر ہو چکا ہے اور الالان اور غوت اور بورغوند اور سواف سے ہین
اور زبان فرانسیسی خوبی اور فصاحت اور دلچسپ ہونے مین سب سے اعلی ہے
یہانتک کہ اکثر اطراف یورپ مین اوسیکا استعمال ہوتا ہے اور دین کی
جانب سے تو فرانس والون نے گویا آنکھین بند کر لی ہین کسیکو کسی کی

مزاحمت دینی سے کچھ سروکار نہین ہے مگر البتہ اکثر فرانسیسی رومن کیتھلک مذہب رکھتے ہین —

چوتھی فصل

فرانس کے انتظام سیاست مین

سلطنت فرانس مین انتظام سیاست کی ابتدا تمام رعایا کے اوس اتفاق راے سے ہوئی ہے جو اکیسوین اور بائیسوین دسمبر ۱۸۵۱ع مین ہوا تھا اور اس انتظام کی بنا اوپر اوس معاہدہ کے ہی جسکا نام وہ کونسٹیٹیوشن یعنی قواعد نظم سلطنت کہتے ہین اور جو اونکو چودہوین نومبر ۱۸۵۲ع کو دیا گیا تھا اور وہ کئی شرطون پر اس تاریخ کے بعد جاری ہوا تھا اور اس معاہدہ کا اصل منشا یہ ہے کہ سلطنت جمہوریہ کے پریسیڈنٹ نے تمام لوگون سے صلاح و مشورہ لیکر اوس انتظام کو ایسے اصول پر قائم کیا تھا جنکا بیان آگے ہوگا چنانچہ اونھین اصول مین سے ایک تو یہ تھا کہ سلطنت جمہوریہ کا پریسیڈنٹ دس برس تک حکومت پر رہے پھر

اوس سے اختیار لے لیا جاوے دوسرے یہ کہ وزیرون سے پریسیڈنٹ
کے کامون کی جوابدہی لیجاوے تیسرے یہ کہ سلطنت جمہوری مرکب ہو
اون عمائد سے جو منتخب کیے گئے ہون اور وہ قوانین پیش کیا کرین اور جو
اعتراض اون قوانین پر سرگروہ وکلاء رعایا کی طرف سے ہوا کرین اونکو رفع
کیا کرین چوتھے اہل قمرہ یعنے مجلس وکلاء رعایا جیسا کہ انگریزی سلطنت مین
ہوز آف کامنز ہے وہ اون قوانین پر بحث کیا کرینگے جنکا جاری کرنا مقصود ہو
اور اس مجلس کے شرکا کو عام رعایا اپنی مرضی سے مقرر کیا کریگی پانچوین مجلس سنیٹ
یعنے مجلس عمائد ہے اسمین ایسے عمائد شریک ہوتے ہین جنکو سلطنت مین زیادہ
شہرت حاصل ہوتی ہے اور انہین پر اصول قوانین اور تمام آزادی کی
محافظت کا مدار ہوتا ہے چنانچہ کونسٹیٹیوشن یعنے طریقہ انتظام سلطنت کا
طور اس قاعدہ پر سنہ ۱۸۵۲ء مذکور مین ہوا اور حکمرانی کا یہ طریقہ مقرر ہوا کہ پریسیڈنٹ
یعنے جمہوری سلطنت کا پریسیڈنٹ ہمیشہ وزرا اور کونسل سلطنت اور مجلس
سنیٹ اور اہالیان قمرہ یعنے وکلاء رعایا کے اتفاق راے سے حکمرانی کرے

اور انتظام سیاست مین پریسیڈنٹ مذکور مجلس سنٹ اور وکلا رعایا سے
مشورہ لیا کرے چنانچہ اس کتاب کے شروع مین جو ہم یہ بات بیان
کرآئے ہین کہ اصول قوانین سیاست کی تجویز بغیر مشورہ ذی عزت اور
مستند لوگون کے نہین ہوتی اس سے ہماری یہی غرض تھی اسکے بعد ماہ
نومبر ۱۸۵۲ء مین اوسی مجلس سنٹ سے ایک تجویز ہوئی جسکے سبب سے
بادشاہت کی بنا قائم ہوئی اور اسیوقت سے لوئیز بونا پارٹ جو پہلی سلطنت
جمہوریہ فرانسیہ کا پریسیڈنٹ تھا امپرر یعنے شاہنشاہ فرانس ہوگیا
اور نپولین سوم اپنا نام رکھا چنانچہ اوسنے اپنے عہد مین اپنے حکمونکا
عنوان یہ تجویز کیا تھا (السلام من نابولیون امبراطور الفرنسیس بنعمۃ اللہ
وارادۃ الامۃ) اور اس نپولین کو اہالیان مملکت فرانس بات کا اختیار
دیا کہ وہ اس سلطنت کو اپنی نسل مین ہمیشہ کیواسطے قائم کرجاوے اور
جو کوئی اوسکی اولاد مین سے مرد ہو وہی بادشاہ فرانس سمجھا جاوے
اور اگر کسیوقت مین اسکی اولاد مین سے کوئی مرد نہ ہے تو اختیار ہے

کہ وہ کسیکو متبنی کرے مگر وہ بھی نپولین اول کے بھائیون کی اولاد مین سے ہو اور جو شخص متبنی کیا جاوے اوسکا تقرر مجلس سنٹ کی کاغذات مین ثبت کیا جاوے چنانچہ یہ سب تغیرات جو کونسٹیٹیوشن کے متعلق تھے عامہ رعایا کے روبرو پیش کیے گئے اور سبنے قبول کر لیے اوسیوقت سے پھر سلطنت کی ترتیب اسطرح پر ہوئی کہ خاص امپر تمام مملکت کا مختار ہوا اور اوسیکے ہاتھہ مین جملہ حل و عقد سلطنت دیے گئے اور تمام معاملات بحری و بری مین اوسکو اختیار کلی حاصل ہوا کہ جب چاہے لڑائی مشتہر کرے جو چاہے صلح مین شرطین اختیار کرے اور تمام معاہدات خواہ وہ صلح کے ہون یا تجارت وغیرہ کے ہون سب اوسیکے اختیار سے ہون اور بلا زمان سلطنت کیواسطے جو عہدے چاہے تجویز کردے اور قوانین سلطنت کی نفاذ کے واسطے جیسی ترتیب اوسکے نزدیک مناسب ہو وہ اختیار کرے اور اپنے نام سے احکام جاری کرے اور جن قوانین کا بنانا مناسب سمجھے اونکو مجلس وکلاء رعایا مین پیش کرے اور خواہ کسی قسم کا گناہ کسی سے ہوا ہو اور گو وہ

اُسکے حقوق خاصہ سے ہی کیون نہ تعلق رکھتا ہو اوسکے عفو کا بھی اوسکو
اختیار ہے اور جو قوانین مجلس سنٹ کی اتفاق سے تجویز ہون اونکو منظور
اور جاری کرے اور اگر اوسکو یہ بات مناسب معلوم ہو کہ خاص وطن یا مملکت
کے کسی حصہ مین سے بنظر کسی خاص مصلحت کی رعایا کی آزادی موقوف
کردیجاوے تو اوسکو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ جہان سے چاہے آزادی کو
موقوف کردے مگر اس امر کی اطلاع فوراً مجلس سنٹ کو کرے اور جو
شرطین وہ اور غیر سلطنتون سے تجارت کے معاملات مین کرے وہ
شرطین عامہ رعایا کے واسطے بھی سمجھی جاوین اور وہ رعایا کے حق مین
بمنزلہ قانون کے ہون اور جو امور عام مصلحتون اور عامہ خلائق کے
نفع کی غرض سے جاری کیے جاوین وہ سب اوسکے حکم یا اجازت سے
جاری ہون اور ہر ایک وزیر سے اوسکی خدمت متعلقہ سلطنت مین
جوابدہی لیجاویگی مگر جملہ وزرا سے یعنے مجلس وزرا سے جوابدہی نہین
لیجاویگی ایسی حالت مین جبکہ وہ جوابدہی ایسی عام سیاست سے متعلق ہو

جسکو خاص امپرر نے نافذ کیا ہو اور خاص کونسل مجلس دولت یعنی مجلس مشیران
سلطانی کا کام جسکا نام کونسل دیتا ہی یہ ہے کہ وہ صرف معاملات اور اختیارات
سلطنت میں رائے دیسکتی ہے مگر انکو باختیار خود ملتوی نہیں کرسکتی اور اس مجلس کے
شرکاء کو ہمیشہ امپرر جو اس مجلس کا رئیس بھی سمجھا جاتا ہی منتخب کیا کرے اور اسکو
اسبات کا بھی اختیار حاصل ہو کہ وہ جب چاہے کیسیکو بدل دے چنانچہ اس مجلس کا
کام چھہ قسم کا ہے اور وہ اسی مجلس کے ممبرون کے اون چھوٹے چھوٹے گروہونکی نگرانی
مین رہتا ہے جنکو خود امپرر اپنی راے سے مقرر کرتا ہے ایک تو اسکا یہ
کام ہے کہ جسقدر قوانین اور احکام جدید جاری ہون اور جو امور کہ غیر ملکون
سے متعلق ہون اون سب کی اصلاح اور تہذیب کرتی رہے اور ایک
یہ کام ہے کہ جو نزاع سلطنت کے ملازمون مین معاملات حکمرانی کی بابت ہو
اوسکو فیصل کردے اور ایک یہ کام ہے کہ جسقدر معاملات خاص داخلی
سلطنت کے ہین جیسے کہ تعلیم و تربیت عامہ اور مذہبی طریقون کی ترتیب
اور اجرا وغیرہ انکے مصالح اور تدبیرون کی نگرانی کرتی ہے اور ایک یہ کام ہے

کہ جسقدر معاملات عامہ رعایا سے متعلق ہین جیسے کہ تجارت اور زراعت
وغیرہ اوسکی نگرانی کرتی ہے اور ایک کام یہہ ہے کہ جملہ تدابیر لشکریہ کو خواہ
وہ بری ہون یا بحری انجام دے اور ایک کام جملہ آمدنی و خرچ کی نگرانی ہے
اور یہہ سب قسمین اس مجلس کی تحت حکومت بادشاہ یا اوسکے نائب کے
ہوتی ہین تاکہ وہ اون معاملات مین جو پیش ہوتے ہین تامل اور فکر کرین
اور جب یہہ مجلس منعقد ہوتی ہے تو اوسمین وزراء سلطنت بھی حاضر ہوتے ہین
اور اونکی راے اس مجلس مین قابل لحاظ ہوتی ہے اور مجلس سینٹ کی
حفاظت کرتی ہے قوانین سلطنت اور عام آزادی کی جیسا کہ ہمنے اوپر
بیان کیا اور اوسکو یہہ بھی اختیار ہے کہ جو امور وکلاء رعایا کی غیبت مین
واقع ہون اونکو بھی فیصل کرے اور اوسکو مقاصد قوانین کی تشریح کا اور جو حکم کہ
خلاف قانون ہو اوسکے منسوخ کرنیکا اختیار ہے اور اسیطرح اوسکو یہہ بھی
اختیار حاصل ہے کہ جس قانون کے اجرا پر وکلاء عامہ اتفاق کر لین اور
وہ کونسٹیٹیوشن کے اصول کے خلاف ہو تو اوسکو جاری نہونے دے

اور اگر کوئی شبہہ ہو دونون مین بادشاہ کی صلاح سے کسی قسم کے تصرف کی
ضرورت ہوا اور وہ تصرف اصول کے خلاف بھی نہو تو اوسکو آئین کی
تصرف کا اختیار ہے اور یہ مجلس سینٹ ایسی مجلس ہے کہ رعایا کی ہر قسم کی
شکایت اور عرض احوال کو سننے کی مجاز ہے اور بادشاہ کے حضور مین
اوسکی نسبت عرض کرسکتی ہے اور اسی مجلس کو اس بات کا اختیار حاصل ہے
کہ وہ بغیر حکم بادشاہ کے جیسا چاہے قانون ایجاد کرے کہ صرف بادشاہ
سے اذن لیلے اور اوسکی عام خوبی اوسپر ظاہر کردے چنانچہ یہ مجلس دو سو
ممبران سے مرکب ہوتی ہے اور اسمین عمائد ملک اور امراء سلطنت مین سے
وہ لوگ شریک ہوتے ہین جنکی عمر اٹھارہ برس کی ہو چکتی ہے اور جو
لوگ دنیا کے پیشوا سمجھے جاتے ہین وہ بھی شریک ہوتے ہین اور کردینال
اور بادشاہ زادے وہ لوگ جو اعلی رتبہ کے سردار لشکر ہوتے ہین اور
بحری سرداروں مین وہ لوگ جو رتبہ مارشال کو پہونچ جاتے ہین سب
اوسمین شریک ہوتے ہین اور یہ لوگ اس مجلس مین کسی خاص منظوری

یا جمہوریت سے مشترک نہیں ہوتے بلکہ اس رتبہ پر پہونچنے سے خود بخود اُنکو
یہ استحقاق حاصل ہوجاتا ہے اور علاوہ اُسکے اور جسقدر ممبر ہوتے ہیں پارلیمنٹ
سب اُنکو امپرر خود منتخب کرتا ہے اور اوس ممبر کیواسطے ایک وظیفہ اوسکی عمر بھر
کے واسطے مقرر ہوجاتا ہے اور اسیطرح امپرر اس مجلس کے پریسیڈنٹ
اول اور دوم کو بعینہ مجلس وکلا کیواسطے بھی خود منتخب کیا کرتا ہے اور اس
مجلس وکلا کے ممبر اون تمام قوانین کو بنظر تامل دیکھا کرتے ہیں جنکا
جاری کرنا منظور ہوتا ہے اور اون قوانین پر تعرض اور گفتگو کرتے ہیں
اور اسیطرح وہ معاملات محاصل اور خرچ میں بھی بحث کرتے ہیں اون
ممبروں کو ہمیشہ رعایا منتخب کرتی ہے پچیس ہزار آدمی جنکو کہ انتخاب کا
حق ہے وہ ایک شخص کو منتخب کرتے ہیں اور اگر اونکی تعداد میں انیس ہزار
سے زیادہ کا اضافہ ہوجاوے تو وہ ایک اور شخص کو بھی منتخب کرتے ہیں
وعلیٰ ہذا القیاس اور سلطنت کیجانب سے ملکوں کی تقسیم انتخاب کیلیے
حصوں پر ہوجاتی ہے جنکی بابت ایک ممبر مقرر ہوگا اور اگر کسی حصہ میں

تعداد معین سے زیادہ انتخاب کرنیوالے ہوتے ہیں تو ایک اور حصہ علیحدہ قائم کر دیتے ہیں اور اس تقسیم میں پھر پانچ برس کے بعد نظر ثانی اس غرض سے ہوتی ہے کہ اس عرصہ میں جو کچھ کمی بیشی منتخب کرنیوالون کی تعداد مین ہوئی ہو اوسکی اصلاح کر دیجاوے اور ان لوگون کی ممبری کی مدت چھ برس ہین اور مجلس وکلا کی نسبت خاص امپرر کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ اسباب سیاسی ہین سے کسی سبب سے مجلس وکلا کو معطل کرنا چاہے تو معطل کر دے مگر اسمین شرط یہ ہے کہ رعایا سے بجاے اسکے اور لوگون کے منتخب کرنیکی درخواست کرے اور چھ مہینے سے زیادہ عرصہ اسکے معطل رہنے پر نگذرے اور یہ بھی قاعدہ مقرر ہے کہ جو شخص سلطنت کا ملازم ہو وہ رعایا کی طرف سے مجلس وکلا کا ممبر نہین ہو سکتا اور جو شخص اکیس برس کی عمر کا ہو خواہ وہ کچھ ہی پیشہ کرتا ہو اوسکو انتخاب کرنیکا حق ہے بشرطیکہ وہ کسی ایسے جرم کا مجرم نہو چکا ہو جس سے اوسکی عزت اور اعتبار جاتا رہا ہو اور فاتر العقل بھی نہو اور جو شخص پچیس برس کی عمر کا ہو وہ مجلس وکلا مین شامل ہونیکو لیے

منتخب ہو سکتا ہے اور جن لوگوں کو انتخاب کا حق حاصل ہوتا ہے اونکے نام
ایک فہرست میں لکھے رہتے ہیں اور جو شخص منتخب کیا جاتا ہے پیشتر اوس سے ضرور ہے
کہ ووٹ دینے سے پہلے اوسکا نام معلوم ہو اور اس مجلس سنٹ اور مجلس
وکلا کے واسطے ایسا انتظام ہے جس سے دونوں کے متعلق کا تمام کام بخوبی
انجام پاتا ہے مثلاً ممبرون کو جدا جدا کام تقسیم ہو جاتے ہیں تاکہ جو دو اشخاص
اونکے متعلق پیش آتے ہیں قبل اسکے کہ وہ عام ممبرون کے سامنے پیش کئے جائیں
اونپر وہ بخوبی غور اور تامل کرلیں اور علی ہذا القیاس یہ بات بھی قرار پائی ہے
کہ دونوں مجلسون یعنے مجلس سنٹ اور مجلس وکلا کی بیٹھک کے واسطے کام
شروع کرنے کے وقت اوس عرضداشت پر جو مشورہ کے واسطے پیش ہوتی ہے ایک
ممبر کے اپنے ہاتھ سے لکھی جاتی ہے جو ایک اوس وقت دیجاتی ہے جبکہ مجلسون
کے جمع ہونے کا وقت آتا ہے اور جبکہ عرضداشت پیش ہوتی ہے تو
سلطنت کی طرف سے بھی دونوں مجلسون میں ایک ممبر نامزد ہوتا ہے کہ لوگ
آتے ہیں اور اوس عرضداشت کے مطالب کی تشریح کرتے ہیں اور

اور اس عرضداشت کا نام انکے یہان ایڈریس ہے اور اوس ایڈریس
مین ایسے اشارے اور کنایے ہوتے ہین جنمین اونکے مقاصد اور ضروریات
اور قابل اطلاع باتین سب آجاتی ہین مگر کوئی بات اوسمین حدود حقوق
قانونی سے خارج نہین ہوتی اور جو کچھ اس عرضداشت مین مندرج
ہوتی ہین وہ تمام سلطنت کی سیاست اور اوسکے حقوق داخلیہ اور خارجیہ
پر مشتمل ہوتی ہین کیونکہ سلطنت کی طرف سے تمام معاملات سیاست اس
مجلس کے سامنے پیش کیے جاتے ہین اور جو خط و کتابت کہ سلطنت کی
طرف سے غیر ملکون مین جاتی ہے اور جو غیر ملکون سے سلطنت مین آتی ہے
وہ سب ان دونون مجلسون مین پیش کیجاتی ہے اسیطرح وہ اپیل جو اونکے
کی جانب سے دیجاتی ہے اور جس پر دونون مجلسون کے کام جاری ہوتے ہین
وہ سب اسی قسم کے اشارہ کنایون اور معاملات سیاست کی باتون پر
مشتمل ہوتی ہے جنکے جوابون کی رعایت اوس ایڈریس مین کیجاتی ہے
چنانچہ یہ دونون مجلسین اوس عرضداشت کے لیے جو امیر کی

اسپیچ کے جواب میں ہوتی ہے ایک گروہ منتخب کرتے ہین جسکو سیونا کہتے ہین
اور جب کبھی اسپیچ کے مطلب سمجھنے مین کچھ اشتباہات ہوتا ہے تو خاص
سلطنت کی جانب سے کوئی شخص وہان حاضر ہوکر اوسکا ٹھیک ٹھیک
مطلب سمجھا جاتا ہے اور عرضداشت لکھنے والے اون تمام باتون کا جواب
دیتے ہین جنکا اسپیکر نے اپنے اسپیچ مین اشارہ کیا ہے خواہ تو وہ اوسکو
قبول او پسند کرتے ہین یا اوسکو کافی نہین سمجھتے یا اوس سے رضامند
نہین ہوتے اور جب اس عرضداشت کو وہ خاص منتخب شخص اپنی
راے سے لکھ چکتے ہین تو اوسکی نقلین جملہ ممبران مجلس کو دیجاتی ہین
اور اسکی بابت بحث ہوتی ہے اور ہر ممبر کی راے مین جو کچھ اوسمین تغیر و
تبدیل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ اوسکو بیان کرتا ہے اور میعاد اول
مین مجلس وکلاء عامہ پر اوسکی ترمیم منحصر ہوتی ہے پہلے تو مجلس وکلاء عامہ
کے سامنے مسودہ جواب کا ڈالدیا جاتا تھا اور وہ اوسکو بجنسہ جیسا کہ وہ
ہوتا تھا قبول و منظور کرتے تھے یا وہ اوسکے منظور کرنے سے انکار کرتے تھے

کہ پیٹہ انکو اجازت دی گئی ہے کہ اوسمین جسقدر چاہین تغیر و تبدیل کرین
اور وہ وزیر سلطنت جو معاملات داخلیہ سے تعلق نہین رکھتا ہے وہی اون
مجلسون کے مشورت ضرور باتون کو بجا لاتا ہے اور امور مذکورہ کے سوا سے اور
کسی معاملہ میں دخل نہین دیتا اور امور خاصہ کی تفتیش مین مجلس کا پریسیڈنٹ
اور اوسکا نائب اور سکرٹری اوسکے معاون ہوتے ہین اور یہ بات بھی معلوم
کرنیکے لائق ہے کہ قوانین مقررہ کی بموجب امور سیاست مین مباحثہ کرنیکا
اختیار مجلس قانون ساز عامہ اور مجلس سنٹ کو بجز دو وقت کے نہین ہوتا ایک تو
خاص اوسوقت جبکہ وہ مجلس سلطان کی اسپیچ کا جواب مرتب کرنے پہ
مشغول ہو اور دوسرے اوسوقت جبکہ وہ سلطنت کی مصارف مین فکر و تامل
کرنے مین مصروف ہوں بعد اسکے بموجب اوس فرمان کے جو ۱۹ نومبر
سنہ ۱۸۶۷ء کو جاری ہوا کل مجلسون کے ممبر وزرا سے اون باتون کی سوال
کرنے کے مجاز کیے گئے ہین جو زمانہ انعقاد مجلس مین پیش آوین مگر اونہین
شرط یہ ہے کہ جس بات مین کہ وہ بحث کرنا چاہتے ہین اوس مین پانچ ممبرونکی

یا اوس سے زیادہ کی راے متفق ہو جاوے اسکے بعد وہ معاملہ بذریعہ ایسی
تحریر کے جسمین بحث کا سب بھی بخوبی کھولا جاوے مجلس کے پریسیڈنٹ
کے روبرو پیش کیا جاوے اور وہ اوسکو سب قسم کی مجلسون کے روبرو
پیش کرے اور ایک نقل اوسکی وزیر سلطنت کو حوالہ کرے پس اگر مجلس
وکلا رعایہ جو نو قسم پر منقسم ہے اوسمین چار قسمین اتفاق کرین یا مجلس سنیٹ
جو پانچ قسمون پر منقسم ہے اوسمین سے دو قسمین اتفاق کرین تو پھر وہ معاملہ
عام معاملات مین شمار کیا جاتا ہے اور مجلس کے اجلاس عام مین پیش
کیا جاتا ہے تاکہ اوسپر درمیان اعتراض کرنیوالون اور جواب دینیوالونکے
بخوبی مباحثہ ہو اور جبکہ دونون فریق مین مباحثہ ہو لیتا ہے تو پھر یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ کون غالب ہے پس اگر مجلس کی کثرت راے اعتراض کرنیوالے
کی طرف ہوتی ہے تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ بات امپرر کے سامنے عرض
کیجاوے تاکہ اوسپر وہ غور کرکے جو اوسکے مناسب ہو وہ کرے اور اگر کثرت
راے اوسکے برخلاف ہوتی ہے تو جھگڑا ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے

کام مین لگ جاتے ہین مگر بہرکیف ان صورتون مین بہت سے فائدے
ہین اور اس فرمان کے جاری ہونے سے پہلے بادشاہ کے حقوق کی
حمایت کیہو الاصرف وزیر سلطنت اور صدر مجلس اور اوسکے ممبر ہوتے تھے
اور اس فرمان کی بموجب ہرایک وزیر اون اعتراضون کا جو اوسکے یا
کسی دوسرے کے کامون پر عائد ہوتے ہون اوس وزیر سلطنت کی اور
اوسکے ساتھیون کی مدد سے جو اوس کام کے لیے مقرر ہون اور مطابق
اوس حکم کے جو بادشاہ کی طرف سے صادر ہوا ہو جواب دیسکتا ہے
علاوہ ان مجلسون کے سلطنت کیواسطے ایک خاص مجلس ایسی بھی مقرر ہے
کہ سلطنت کی مداخل ومخارج کا حساب لکھتی رہے چنانچہ اس مجلس مین
چند ممبر ہوتے ہین اور اوسمین پریسیڈنٹ اور اونکے نائب ہوتے ہین
اور وہ سب امپرر کے تحت فرمان ہوتے ہین اور انکے واسطے تمام عمر کو
کچھ پنشن مقرر ہو جاتی ہے اور علاوہ حساب کے سلطنت کی مصارف اور
محاصل وغیرہ کے معاملات قوانین سلطنت سے منطبق بھی کرتے رہتے ہین

اور جو حکم اس مجلس کا اس باب مین صادر ہوتا ہے وہ نافذ سمجھا جاتا ہے
اور اسی مجلس کے حکم سے اون لوگون کو صافی نامہ ملتا ہے جو حساب کتاب
سے تعلق رکھتے ہین اور قواعد نظم سلطنت کی بموجب سلطنت مین ایک اور
مجلس عالی ہوتی ہے۔ اس مجلس مین رعایا کی بغاوت کو مقدمات
فیصل ہوا کرتے ہین خواہ وہ بغاوت حاکم خاص سے ہو یا سلطنت ہی
سے ہو اور باغی خواہ ایک شخص ہو یا کوئی جماعت ہو سبکے معاملات اسی
مجلس کے اجلاس مین طے ہوتے ہین اور علاوہ اسکے جو جرائم لوگون
سے رعایا کی راحت مین خلل اندازی کے واسطے ہوتے ہین وہ بھی اسی
مجلس مین طے ہوتے ہین اور جو حکم اس مجلس سے صادر ہوتا ہے وہ
ایسا ناطق ہوتا ہے کہ پھر اوسکو نہ مجلس کا سا بیون روک سکتی ہے اور
نہ کوئی اور شخص روک سکتا ہے چنانچہ اس مجلس کی دو قسمین ہین اور
ہر ایک قسم اسکی سات سات ممبرون سے مرکب ہی جو مجلس کا سا بیون
مین سے چن لیے جاتے ہین پس ایک قسم کے متعلق تو یہ کام ہے کہ وہ

دعوی اور اوسکی وجہ ثبوت اور گواہون کے بیان وغیرہ مین فکر و تامل
کرے اور اسکو ترتیب دیوے اور دوسری قسم کا یہ کام ہے کہ جب مقدمہ
مرتب ہوکر اسکے سامنے جاوے تو جوری کے اجلاس مین اوسکو فیصل کرد ے
اور جوری مین نو اسی ممبر ہوتے ہین جو مختلف صوبون کی کونسلون مین سے
منتخب کیے جاتے ہین مگر انفصال مقدمہ کیوقت انہین سے صرف چھتیس
حاضر ہوتے ہین اور وہ نواسی مین سے قرعہ ڈال کر منتخب ہوتے ہین اور
اس جوری کے لوگون مین کوئی وزیر سلطنت یا مجلس سنٹ اور مجلس وکلاء
عامہ اور مجلس مشیران سلطانی مین سے کوئی شریک نہین ہو سکتا گو کہ وہ صوبجات
کی کونسلون مین شریک ہون اور اسکا سبب یہ ہی کہ جو مقدمات اس مجلس
مین پیش ہوتے ہین وہ سب سیاست کی متعلق ہوتے ہین اور اگر اہل سیاست ہی
اسمین جوری ہون تو وہی حاکم اور وہی مدعی ہونگے اور وہ قواعد نظم سلطنت
جنکا نام کونسٹیٹوسیون ہے اور جو ۱۷۸۹ع مین مقرر ہوئی ہین وہ سب گویا
حقوق رعایا کی بنیاد ہین اور اون سب اصول کا خلاصہ یہ ہے کہ حکم کیوقت

مدعی اور مدعا علیہ کو برابر رکھنا اور ہر شخص کو اپنے کام مین مختار تسلیم کرنا اور کسی
خاص بات کی ایسی قید نہ لگانا جو حریت شخصیہ کی حد سے زیادہ ہو اور ہر ایک شخص
کی جان و مال و عزت کو علی العموم محفوظ رکھنا اور جو ظلم کہ اوسپر ہوا ہو اوسکی
مدافعت کا استحقاق ہونا اور چھاپہ خانون اور عام لوگون کی مجلسونکو آزادی
دینا اور تمام رعایا کے ارادہ کو تمام حکومت کی بنا سمجھنا اور سلطنت کے جملہ
معاملات مین رعایا کی مداخلت بواسطہ وکلاء رعایا کے جنکو وہ مقرر کرین
تسلیم کرنا اور محصولون کا مقرر کرنا اور اخراجات کے قاعدے تجویز کرنا اور
ہر ملازم سے اوسکے کام مین بازپرس رکھنا اور اختیار قانون بنانے کا
جدا ہونا اختیار تعمیل قانون سے یعنے جو لوگ قانون بناتے ہین وہی
اوسکے تعمیل کرنیوالے نہون اور جو لوگ انفصال خصومات کیواسطے حاکم
مقرر ہین اونکا معزول نہو سکنا اور انفصال جرائم کے وقت اہل جوری کا
حاضر ہونا اور احکام سیاست اور مقدمات جرائم کو معمولی گزٹ مین مشتہر کرنا
اور زبردستی اور سختی سے جرم کا اقرار نکرانا اور کسی پیشہ ورکو پیشہ سے نہ روکنا

اور غربا کے واسطے مدرسون کا مقرر کرنا۔

پانچوین فصل
وزارتون کے حالات مین

سلطنت فرانس کی مملکت مین دس وزیر رہتے ہین اور جو جس صیغہ کا وزیر ہوتا ہے اوسمین وہ ہر طرحکے تصرف کا امپرر کی طرف سے مجاز ہوتا ہے کیونکہ وہی لوگ اپنے کامون کے امپرر کو جواب دینے والے ہوتے ہین اور یہ سب وزیر مصالح ملکی پر غور کرنے کے لیے ہر ہفتہ مین کم سے کم دوبار امپرر کے تحت مین یا اوس شخص کے تحت مین جسکو امپرر نے اپنا نائب مقرر کیا ہو جمع ہوتے ہین چنانچہ ان سب وزرا مین ایک تو وزیر اعظم ہے جسکو وزیر سلطنت بھی کہتے ہین پس یہ وزیر بادشاہ اور جملہ کونسلون کے درمیان مین ایک واسطہ ہوتا ہے اسیکے وسیلہ سے بادشاہی احکام کونسلون کو پہونچتے ہین اور اسیکے ذریعہ سے کونسلون کے معروضات بادشاہ کے حضور مین پیش ہوتے ہین اور جو امور سلطنت کی تصرفات کی بابت مجلس سنیٹ

اور مجلس وکلاء عامہ مین پیش ہوتے ہین اون سب پر بہی وزیر یشمول
پریسیڈنٹ مجلس مشیران سلطانی کے یشمول اوس شخص کے جسکو
امپیر مجلس مشیران سلطانی مین سے مقرر کرے مباحثہ کرتا ہے اور بہی
وزیر یشمول بادشاہ کے اور وزیرون کے کامون کے متعلق امور مین اور
اون مجلسون کے پریسیڈنٹون کے کامون مین اور ممبران مجلس سنٹ اور
مجلس مشیران سلطانی کے کامون مین اور جو حکم کہ مجلسون کے کہولنے
یا بند کرنے کے باب مین ہوتے ہین نگرانی کرتا ہے اور علاوہ اسکے
ہر ایسے کام کو جو کسی خاص وزیر سے وزراء مین سے متعلق نہین ہین انجام
دیتا ہے غرض کہ تمام ممالک یورپ مین جنکی بنا قوانین پر ہے یہ بات
واجب سمجھی گئی ہے کہ تمام امور سلطنت کو خواہ وہ سیاست داخلیہ سے متعلق
ہون خواہ خارجیہ سے وزیر مع بادشاہ کے جاری کرے مثلاً غیر سلطنتون
سے عہدنامے اور عہدہ دارون کا مقرر کرنا یا موقوف کرنا اور قوانین کو
جاری کرنا اور احکامون کو مرتب کرنا اور اسی قسم کی سب باتین بادشاہ کی

اجازت سے وزیر کرتا ہے تاکہ وزیر کا جاری کرنا اس بات کی سند ہو کہ
اوسکو اوس بات کا علم تھا اور وہ امر قانون کے موافق بھی تھا خصوصاً
ایسی باتین جو وزیرون سے پوچھی جاتی ہین وہ اسی وزیر اعظم کی تجویز سے
بتائی جاتی ہین اسی وزیر کے کامون مین سے اوس گفتگو کا لکھنا اور اوسکا
محفوظ رکھنا بھی ہے جو مجلس وزراء مین ہوتی ہے اور اسی وزیر کے متعلق یہ کام
بھی ہے کہ جو لوگ اور صیغون کی وزارت پر مقرر ہونے کے لائق ہین
اونکو تقرری کے لیے منتخب کر کے بادشاہ کی منظوری کے واسطے
پیش کرے اور اس وزارت کے کام کی تقسیم تین قسمون پر ہے
اور ہر ایک قسم مین بقدر ضرورت کے اہلکار مقرر رہتے ہین دوسرا
وزیر از نام وزیر احکام و امورات مذہبی ملقب ہے اوسکے متعلق
یہہ کام ہین کہ جو قوانین سلطنت سے جاری ہون یا جو شرطین سلطنت
مین منعقد ہون یا کسی قسم کے معمولی احکام نافذ ہون اون
سب کو مسجل بمہر سلطنت کر دیا کرے اور جو لوگ عدالتون اور محکمون مین

حاکم مقرر ہونے کے لائق ہوتے ہین اونکو منتخب کرکر بادشاہ کی منظوری
کے لیے پیش کرنا اور اونکو اونکے لائق کامون پر مقرر کرنا اسی وزیر کے
متعلق ہے اور یہ وزیر حکام عدالت سے انتظام کی درستی اور اصلاح کی
بابت خط کتابت کرتا رہتا ہے اور وہ اونکو اس بات کا حکم کرتا ہے کہ وہ
اپنے حدود پر قائم رہین اور اوسکے اختیار مین ہے غور کرنا گواہون کی حالت
پر اور اون لوگون کی حالت پر جو احکام سزا سے علاقہ رکھتے ہین اور اسیکے
ذمہ ہے قوانین جدیدہ کا مشتہر کرنا اور مملکت کے چھاپہ خانون پر نظر رکھنا
اور جن لوگون کے لیے حکم سزا صادر ہوا اگر اونکے لیے معافی سزا یا تخفیف سزا
بادشاہ سے چاہی جاتی ہے تو اوسکی درخواست اسی وزیر سے کیجاتی ہے
اور جو لوگ رعایا ے سلطنت فرانس مین داخل ہونا چاہتے ہین یا اگر فرانسیسی
کسی دوسری سلطنت مین جاکر نوکری کرنی چاہتے ہین تو بھی اسی وزیر
سے درخواست کرتے ہین کیونکہ یورپ کی سلطنت مین ایک یہ قاعدہ
بھی مقرر ہے کہ جو شخص اوسکی قوم کا کسی دوسری سلطنت مین بغیر اجازت

سلطنت کی نوکری کرے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اوسنے اوس ملک کی رعایا
ہونے کے جو حقوق تھے اور اوس سلطنت کی حمایت کا جو اوسکو استحقاق
تھا وہ اوسنے کھو دیا اور امورات مذہبی بہن اوس وزیر سے یہ خدمت
متعلق ہے کہ پوپ سے اور بڑے بڑے علماء دین سے جو فرانس میں ہین
مذہبی امور مین خط وکتابت کرتا ہے اور گرجاؤن کی اور اور مذہبی عمارتونکی
نگہبانی کرتا ہے اور جو احکام کہ اس باب مین دیتا ہے وہ بادشاہ کی اجازت
سے جاری کرتا ہے اور اس وزارت کی تقسیم چھہ حصون پر ہے اور ہر ایک
حصہ پر ایک افسر مقرر ہے جو اس وزیر کا مشیر ہوتا ہی اور تیسیرا وزیر از نام وزیر
امور خارجیہ ملقب ہی اسکا کام یہ ہے مرتب کرنا شرطون عہدناموں کا اور تجارت
کا غیر سلطنتون سے ایسے طور سے جو کہ لائق شان قوم فرانس کے اور اونکی
فائدون کے ہو اور اسی وزیر کے متعلق یہ بھی ہے کہ جو لوگ غیر سلطنتون
مین اول درجہ کے یا دوسرے درجہ کے یا تیسرے درجہ کے سفیر یعنے امباسڈر یا کونسل اور
یا اونکے نائب مقرر ہونے کے لائق ہین اور جو لوگ کہ وزارت سے

وظیفہ پانے کے مستحق ہین خواہ وہ ملک فرانس مین رہتے ہون یا اور کسی
ملک مین اونکو منتخب کرکے بادشاہ کے حضور مین منظوری کیلیے پیش کرے
اور شرائط صلح اور معاہدون اور تجارت اور ملازمین کے معاملات کے
معمولی کاغذات پر بشمول بادشاہ کے تصدیق کرنا بھی اسی وزیر کا کام ہے
اور جو لوگ نائب سلطنت ہین اونکو اس بات کی ہدایت کرتا رہتا ہے کہ جن
کامون کے لیے بمقتضاے سیاست سلطنت وہ مقرر ہین اونھین حدود
پر قائم رہین اور جو شرطین کسی معاملہ مین دوسری سلطنت سے ہون اور
اون کاغذات کی جنمین کہ حدود مملکت ثبت ہین محافظت رکھے اور اس
وزارت کی پانچ شاخین ہین اور ہر ایک شاخ پر ایک افسر ہے جو اس وزیر کا شریک
ہوتا ہے چوتھا وزیر معاملات داخلیہ کا ہے اوسکا کام یہ ہے کہ جسقدر قوانین
عامہ رعایا کی راحت و آرام سے تعلق رکھتے ہین اونکو جاری کرے اور تمام
انتظام سلطنت کو جو داخلی ہین اونکی نگہداشت رکھے اور جسقدر حکومتین
سلطنت کی متعلق ہین اونکی نگرانی کرے اور جسقدر صوبے شہر اور مقامات

ایسے ہین جنہین کم سے کم تین ہزار آدمی بھی رہتے ہین اون سبکے لیے عاملون
اور حاکمون کو اور جسقدر ملازم اوسکی وزارت سے تعلق رکھتے ہون اون
سبکو منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری کے واسطے پیش کیا کرے اور اوسی
وزیر سے وکلا رعایا کے انتخاب کی نگرانی اور قانون کے موافق اوسکی
تعمیل ہونی متعلق ہے اور تار برقی کے امورات اور جیلخانون اور شفاخانون
اور محتاج خانون کی نگرانی سب اوسی کے متعلق ہے اور شہر کی محافظت
کے بندوبست اور پانچوین سال تمام سلطنت کی مردم شماری اور عام
مطبعون کی خبرداری خصوصاً اون مطبعون کی جنہین معمولی جرنل نکلتے ہین
سب اوسی کے متعلق ہے غرضکہ عام معمولی کاروبار ملکتون کے اور اور
مقامون کے جو اوسکی وزارت سے علاقہ رکھتے ہین اوسی کی طرف سے
بمنظوری بادشاہ جاری ہوتے ہین اس وزارت کی گیارہ شاخین ہین
ہر ایک شاخ ایک مشیر کی تحت نگرانی رہتی ہے پانچوین وزارت مال کی ہے
اس وزیر مال کے متعلق یہ کام ہین کہ جسقدر قوانین صیغہ مال سے تعلق رکھتے ہین

اون سب کو بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کرے اور سلطنت کی محاصل
و مخارج کی ہر سال ایک حد مقرر کیا کرے اور سلطنت پر جو قرض ہین اونکا
سود اور جن قرضون کی ادا کرنے کی میعاد معین ہے اونکو ادا کیا کرے
اور جو لوگ لشکر مین سے خدمت سرکاری کے لائق نہ ہین یا ملکی حاکمون مین
سے کوئی ایسا ہوا ور اون لوگون کے لیے جنسے کوئی نہایت مفید اور عمدہ
کام ہوا ہو وظیفہ تجویز کرے اسلیے کہ یورپ کی سلطنتون کے قواعد مین یہ
بات داخل ہے کہ جس شخص نے تیس برس تک سلطنت کی خدمت کسی عہدہ
جنگی یا ملکی پر کرلی ہو اوسکے لیے موافق اوس مرتبہ کے جسپر وہ پہونچا ہو
اوسکی عمر بھر کو وظیفہ مقرر ہوتا ہے اور اسیطرح اوس شخص کے لیے بھی اوسکی
عمر بھر کے واسطے وظیفہ مقرر کرتے ہین جس سے کوئی مفید خدمت ہوئی ہو
اگر بادشاہ چاہے اور وکلا مجلس منظور کرلین تو کبھی وارث کو بھی یہ وظیفہ
وراثت مین ملجاتا ہے اور یہی وزیر مال کے کامون مین سے اون بنکون
اور صرافہ کی کوٹھیون پر نگرانی کرنی ہے جو سلطنت کے حکم سے مقرر ہوئی ہین یا

اور جو معاہدہ غیر سلطنتون سے ڈاک کو جاری رکھنے مین ہین وہ بھی اسی وزیر
سے علاقہ رکھتے ہین غرضکہ تمام مالی کام اس وزیر سے متعلق ہین اور جو لوگ
اسکی وزارت کو ملازم ہین اونکو اور محصول وصول کرنے اور محصول لینے والونکو
منتخب کر کے بادشاہ کی منظوری کے لیے پیش کیا کرے پس تمام کام متعلق
اس وزارت کے بادشاہ کی منظوری سے یہی وزیر جاری کرتا ہے اس وزارت
کی ستر شاخین ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے ماتحت ہے چھٹا وزیر جنگی
سر رشتہ کا ہے اس وزیر کا کام یہ ہے کہ جسقدر لشکر بری ہے اوسکی تعداد
مقرر کرے اور جسقدر معاملات حرب کو متعلق ہین جیسے قواعد اور وردی
اور ہتھیار اور چھاونیان اور قلعے اور لشکری مدرسے اور شفاخانے اور
لشکری عدالتین اور لشکری جیلخانے اسی وزیر سے علاقہ رکھتے ہین چنانچہ
تمام لشکر کا کوچ اور مقام صلح اور جنگ کے وقت مین اوسی کے حکم سے ہوتا ہے
اور تمام لشکر کو اوسکے حکم کی اطاعت کرنی لازم ہے اور جو شخص کچھ روپیہ دیکر
اپنی تئین فوج مین بھرتی ہونے سے بچانا یا فوج کی ملازمت سے علیحدہ ہونا چاہے

اوس سے روپیہ کی مقدار معین لینے کا اسکو اختیار حاصل ہوتا ہے اور لشکر
کے عہدہ دارون مین سے جو لوگ جس عہدہ کے لائق ہین اور جو لوگ
کہ اوسکی وزارت سے متعلق ہین اور جو لوگ کہ کسی قسم کا لشکری کام انجام
کرتے ہین اور اونکو اس وزارت سے تعلق ہے اون سبکو منتخب کر کر بادشاہ
کی منظوری کیلیے پیش کرتا ہے غرضکہ اس وزارت کے تمام متعلق کام
بادشاہ کی منظوری سے یہی وزیر جاری کرتا ہے اور اس وزارت کی نو
شاخین ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے متعلق ہے اور چونکہ فرانس کا لشکر
آجکل ہمارے وقت مین تمام لشکرون مین سے زیادہ نامور* ہے اسلیے
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو باتین اوسکی شہرت کا باعث ہین اونکو
بھی ہم یہان بیان کرین وہ باتین یہ ہین کہ فرانس کے قانون کے موافق
جنگی خدمت تمام رعایاے فرانس پر واجب ہے اور اس باب مین جملہ
سکان یکسان سمجھے جاتے ہین چنانچہ جو حد قانوناً مقرر ہے جب کسی شخص عمر

* جس زمانہ مین کہ یہ کتاب لکھی گئی درحقیقت فرانسیسی فوج ایسی ہی نام آور تھی مگر اوسکے بعد جو لڑائی فرانس اور جرمنی سے ہوئی اوسمین فرانس کی فوج کے نام آوری بالکل برباد ہوگئی اور اب سب سے نام آور فوج جرمن کی گنی جاتی ہے ۱۲

کی عمر اوس حد کو پہونچیگی فوراً وہ حاضر ہوگا اور اور لوگون کے ساتھہ
اوسکے نام کا قرعہ ڈالا جاویگا اگر قرعہ اوسکے نام کا نکلا تو وہ لشکر مین
بھرتی کیا جاویگا مگر اوس صورت مین کہ اسکے واسطے کوئی قانونی عذر
مانع ہو اور لشکر کی خدمت کیواسطے ایک حد معین ہے اور فرانس کی
فوج کے قواعد مین سے یہہ ہے کہ کوئی شخص لشکر مین بغیر استحقاق خاص
کے سردار نہین ہوسکتا اور وہ استحقاق یہہ ہے کہ یا تو اوسنے اون تمام
فنون کو جو جنگ کے متعلق ہین جنگی مدرسون مین بخوبی سیکھا ہو اور بعد
کامل تعلیم پانے کے فن سپہ گری کے کامل لوگون نے اوسکی عمدہ تعلیم کی
تصدیق کی ہو تو وہ مدرسہ سے نکلکر اول اول ایک چھوٹی خدمت پر مامور
ہوجاتا ہے اور اسکے بعد جیسی اوسکی لیاقت ہو ویسی ہی اوسکی ترقی کیجاتی ہے
اور دوسری بات یہہ ہے کہ کم سے کم چھہ مہینے سپاہیون مین نوکری کر لی او سوقت
اوسکی ترقی سپاہی سے اوپر کے درجہ پر قواعد معینہ کے بموجب کیجاتی ہے
اور وہ قواعد یہہ ہین کہ کوئی انباشی شاوش کے درجہ پر اوسوقت تک ترقی

نہین پاتا جبتک کہ چھہ مہینے اور کام نکیا ہو اور اسیطرح شاوش جب تک
دو برس کام نہ کرے ملازم کے عہدہ پر ترقی نہین پاسکتا اور ملازم کے
عہدہ سے ملازم اول کے عہدہ پر بھی بغیر دو برس کی خدمت کے ترقی
نہین پاسکتا اور ملازم اول یوزباشی کا عہدہ نہین پاسکتا جب تک
کہ دو برس اوسکا کام نکرے اور یوزباشی کو بینباشی کا عہدہ نہین ملتا
جبتک کہ چار برس خدمت نکرے اور بینباشی کو قائم مقامی کا عہدہ نہین
ملسکتا جب تک کہ تین برس اوس کام کو انجام نہ دے لے اور قائم مقام
امیر الالاے کا رتبہ نہین پاسکتا جبتک کہ دو برس کام نکرلے اور امیر الای
کو امیر لوا کا عہدہ اوسوقت تک نہین ملسکتا جبتک وہ تین برس
اپنی خدمت کو انجام نہ دے لے اور امیر لواء کو امیر الامرا کا عہدہ نہین
ملسکتا جبتک وہ خدمت متعلقہ کو تین برس نکرلے اور امیر الامرا کو مارشال
کا (یعنے مشیر لشکر) رتبہ نہین ملتا جب تک کہ وہ تھوڑے سے لشکر پر کسی
لڑائی مین افسری کا کام نہ کرلیا ہو اور یہ سب تین ایک درجہ سے دوسرے

درجہ پر ترقی کرنے کی اوس زمانہ کے لیے ہین جب کہ لڑائی کا زمانہ نہو اور
باہر کی آبادیون مین وہ لشکر متعین نہو اور لڑائی کے زمانہ مین اور اسیطرح
وہ لشکر جو بیرونی آبادیون مین متعین ہون مثلاً جزائر وغیرہ مین اونکی ترقی
کیواسطے نصف ہی مدت کافی ہوتی ہے یعنے جس شخص نے ایک برس خدمت
کی ہے اوسکے لیے وہ ایک برس دو برس گنا جائیگا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ جس شخص سے میدان کارزار مین کوئی کارنمایان بن پڑتا ہے تو اوسکو بغیر لحاظ
مدت مذکورۂ بالا کے اعلی درجہ کی ترقی دیجاتی ہے اور ہمنے لشکر کے عہدون
مین بلوک ابین اور باش شاوش اور صاغ قول آغاسی اور آئی ابین
کا ذکر نہین کیا کیونکہ بلوک ابین تو بمنزلۂ انباشی کے ہوتا ہے اور باش شاوش
مثل شاوش کے ہوتا ہے اور صاغ قول آغاسی بمنزلۂ یوزباشی کے ہوتا ہے
اور آئی ابین بمنزلۂ بینباشی کے ہوتا ہے اور اونکو ادنی رتبہ سے اعلی رتبہ پر
رفتہ رفتہ ترقی ملتی ہے چنانچہ بینباشی کو رتبہ امیر الایی کا
نہین ملتا جبتک کہ قائم مقام کے عہدہ پر نہ پہونچ لیا ہو گو وہ

لڑائی کے میدان ہی مین کیون نہو اور اوس سے کیسی ہی عمدہ خدمت
کیون نہ بن پڑی ہو اور اندازہ استحقاق لشکری درجون کا بینباشی کے
عہدے سے پہلے دو ثلث تو باعتبار قدامت کو اور ایک باعتبار انتخاب
کے یعنے جو اپنے ہمسرون مین باعتبار فنون لشکریہ کے واقفیت اور لیاقت
کے مقدم ہو اور بینباشی کے درجہ کے واسطے نصف باعتبار واقفکاری
فنون سپہ گری کے اور نصف باعتبار قدامت کی اندازہ کیا جاتا ہے مگر
قائمقام کے درجہ سے اوپر درجون مین ترقی کرنے کے لیے کسی چیز کا اعتبار
نہین کیا جاتا بجز کامل واقف کاری فنون سپہ گری کے اور یہ قاعدہ
مقرر ہے کہ ہمیشہ وزیر صیغہ جنگ سال بھر کے بعد چند امرا سلطنت کو لشکر
کی چھاؤنیون مین اس غرض سے بھیجدیتا ہے کہ وہ وہان جاکر اوسکی حالت
کو دیکھین اور اونکی تعلیم اور فسران لشکر کی خصلت اور قواعد اور وردی
اور ہتھیارون کی حالت اور اسی قسم کی سب باتین جنکا دریافت کرنا ضرور ہے
دریافت کرین چنانچہ یہ امرا جنگی وزیر کو تمام امور کی جنکو اونھون نے دیکھا ہے

کیفیت لکھتے ہین اور جن افسرونکو مستحق ترقی پاتے ہین اونکے نام اپنی
کیفیت ہین لکھدیتے ہین اور جب یہ لوگ واپس آتے ہین تو دفتر
وزارت جنگ مین ایک مجلس منعقد ہوتی ہے اور اوسمین یہ تمام کیفیتین
پیش ہوتی ہین تاکہ اون سب کیفیتون پر خصوصًا افسرون کی ترقی کے باب
مین غور کیجاوے کیونکہ ہر ایک امیر کی کیفیت مین جو لوگ کہ استحقاق ترقی
کا رکھتے ہین اونکے نام اول اور دوم اور سوم کرکے لکھے ہوتے ہین اسلیے
ضرور ہوتا ہے کہ اون سبکے نام بترتیب نمبر ایک فہرست مین قائم کیے جاوین
تاکہ کل فوج کے مستحقین کا استحقاق بترتیب معلوم ہو اور یہ فہرست وزیر جنگ
کے سامنے پیش کیجاتی ہے اور ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص جو اون عہدون پر
ہو اور اس فہرست مین اوسکا نام نہ لکھا ہو اوران فہرست والون سے
پہلے ترقی پاجاوے مگر اس صورت مین کہ اوس سے کوئی نہایت عمدہ خدمت
جو قانونًا معتبر ہو ظہور مین آئی ہو اور اونکے لشکر مین یہ بھی قاعدہ جاری ہے
کہ جو شخص ایک مدت معینہ تک جنگی خدمت انجام دے یا قبل ختم ہونے

اوس مدت کی لشکری خدمت کی لائق نہیں تو اُسکو جین حیات کے واسطے
سلطنت سے وظیفہ عطا ہوتا ہے جو اونکے قوانین مین معین ہے اور
کبھی اوسکے انتقال کے بعد اوس وظیفہ کا تیسرا حصہ اوسکی جورو کو بھی
عطا ہوتا ہے اور لوگون کو سلطنت فرانس پر اس بات کا نہایت اعتبار ہے
کہ جو لوگ سلطنت کی خدمت مین مرجاتے ہین خصوصاً لشکری خدمت
مین تو اونکے یتیم بچون کی خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی سلطنت کی طرف سے
بخوبی پرورش اور تربیت ہوگی چنانچہ اونکے لڑکے و لڑکیون کی تعلیم و تربیت
کے واسطے خاص ایک مقام معین ہے جو خاص امپرر کی نگرانی مین
رہتا ہے اور ایک اور مکان عظیم الشان سلطنت کی طرف سے اون
لوگون کے رہنے کے لیے مقرر ہے جو لشکری خدمت کے انجام دینے مین
نکمے ہوگئے ہین اور اوس مکان مین اونکے کھانے پینے اور رہنے سہنے
کا نہایت ہی عمدہ اور عجیب انتظام ہے اور اونکی خدمت کے لیے مرد اور
عورتین بقدر ضرورت نوکر ہین یہان تک کہ جس شخص کے دونون ہاتھ

کئے ہوئے ہین اوسکے لیے ایک عورت متعین ہے جو ہمیشہ اوسکے پاس
حاضر رہتی ہے جو اوسکو اپنے ہاتھ سے کھلاتی اور پانی پلاتی ہے اور
ایک باغ بھی نہایت پُر فضا لگا ہوا ہے جسمین اون لوگون کی تفرج کے لیے
طرح بطرح کے درخت لگے ہوئے ہین اور جو لوگ چلنے پھرنے کے لائق نہین ہین
اونکے واسطے چھوٹی چھوٹی ہاتھ گاڑیان ہین جنمین سوار ہوکر وہ باغ کی
ہوا کھاتے ہیں اور اونکے لیے نوکر معین ہین جو اون گاڑیونکو
کھینچ کر باغ مین پھراتے ہین غرضکہ ایسی ہی باتین ہین جنکو سنکر آدمی انسر
کے لشکر کی خوبی اور عزت کو جو تمام ملکون کے لشکر و نکے لیے پیشوا ہے معلوم
کر سکتے ہین اور ساتوان وزیر بحری ہے اوسکی ذات سے یہ کام متعلق ہین
کہ وہ جہازون کی نگرانی کرتا ہے اور بحری لشکر کی حد ضرورت سلطنت
کے موافق مقرر کرے اور بری لشکر جو بحری لشکر کا بھی کام دینے کے لیے
طیار ہوتا ہے اوسکی بھی حد مقرر کرے اور فرانس کے نشانون کی کشتیان
جو آتی جاتی ہین اونکی تعداد بھی قرار دے اور جو لوگ یا جو مقامات بحری

علاوہ جزائر کے فرانس کے تابع ہون اونکی نگرانی کرے اور تمام مہمات
بحری مثلاً بحری لشکر کی قواعد اور وردی اور ہتھیار اور لوہا اور سب
سامان جہاز بنانے کا غرضکہ جو سامان بحری قوت سے علاقہ رکھتے ہین
اون سب کا انتظام اسی وزیر سے متعلق ہے اور بحری لشکر کے شفاخانون
اور جیلخانون کا اور جو لوگ فوجی کام ہین لنگڑے لولے ہو گئے ہین
اونکے رہنے کے مکانات کا انتظام بھی اسی وزیر سے علاقہ رکھتا ہے چنانچہ
بحری لشکر جنگ و صلح اور تعمیل حکم ہین اسی وزیر کا محکوم اور تابع ہوتا ہے
اور جو لوگ اوسکی وزارت سے متعلق ہوتے ہین اور بحری لشکر کے جسقدر
افسر ہوتے ہین اون سبکو منتخب کر کے بادشاہ کی منظوری کے لیے یہی
وزیر پیش کرتا ہے اور تمام کام جو اس وزیر کے عہدہ سے علاقہ رکھتے ہین
اور جسقدر امور کہ بحری لشکر سے متعلق ہین اونکی ترقی اور ترتیب مثل
بری لشکر کے بادشاہ کی راے کے اتفاق سے یہی وزیر سرانجام دیتا ہے
اور اس وزارت کی بارہ شاخین ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے تحت حکم

رہتی ہے آٹھوان وزیر معارف ہی جس سے تمام سررشتون کا انتظام
متعلق ہے اوسکے متعلق یہہ خدمتین ہین کہ جسقدر مدرسے سلطنت کے
متعلق ہین سوا ے جنگی مدرسون کے سبکے انتظام کو درست رکھے اور اونکو
درس کی کیفیت مرتب کرے اور کارپردازان سررشتہ تعلیم اور اون تمام
لوگون کو جو اوسکی وزارت سے تعلق رکھتے ہین منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری
کے لیے پیش کیا کرے غرضکہ تمام کام متعلق اس وزارت کو منظوری
بادشاہی وزیر انجام دیتا ہے اور اس وزارت کی آٹھہ شاخین ہین
ہر ایک شاخ ایک مشیر کو ماتحت ہے نوان وزیر صیغہ فلاحت اور تجارت
اور صناعت کا ہے اور جو کام اس قسم کے معاملات سے تعلق رکھتے ہین
وہ سب اسکی نگرانی مین رہتے ہین اس وزیر کا یہ کام ہے کہ جو تدبیرین
زراعت اور تجارت کی ترقی کی ہین جہان تک ہوسکے اونمین کوشش کرے
اور اعانت دے اور جسقدر فنون دستکاری کے ہین اونکے رائج کرنیمین
سعی کرتا ہے اور جس تدبیر سے ان کامون مین آسانی ہو اور اسکے موانع

رفع ہون اوس تدبیر کو سوچے چنانچہ جسقدر مدرسہ فن فلاحت کی تعلیم
کے واسطے مقرر ہین وہ سب اسکے تحت نظر رہتے ہین اور جو کمپنیان اہل فن
کی اس قسم کے فنون ہین ترقی کی راے دیتی ہین اور ایسے معاملات
ہین غور کرتی ہین ان سب کا انتظام اسی سے متعلق ہے اور جو قاعدے
اس باب ہین نافع ہوتے ہین وہ ہر سال اسی وزیر کی معرفت رعایا ہین
مشتہر کیے جاتے ہین تاکہ اونکو ہمیشہ ملکہ حاصل ہوتا رہے اور جسقدر مدرسے
گھوڑون کی علاج کے سلطنت ہین ہین اور جو کام سڑکون کی درستی اور
پلون کا بنانا اور جنگلون کی صفائی کے ہین اور کشتیون کے چلنے ہین
آسانی کرنے کی جو تدبیرین ہین اور جنگلون کے متعلق جو کام ہین اور جو
سررشتہ ریلوے کے ہین خواہ وہ خاص سلطنت کے ہون خواہ کمپنیون کے
ہون سب اسکے تحت حکومت رہتے ہین تاکہ وہ سب اپنی اچھی اور معمولی حالت
پر رہین اور جسقدر ملازم اس وزارت کے متعلق ہین اون سبکو مقرر کرکے
بادشاہ کی منظوری کے لیے پیش کرنا ہے اور تمام کام متعلق اس وزارت کے

منظوری بادشاہ بھی وزیر انجام دیتا ہے اور اس وزارت کی پندرہ شاخیں
ہیں ہر ایک شاخ ایک مشیر کے ماتحت ہوتی ہے دسوان وزیر خاص شاہی
محل کے متعلق امور انجام دیتا ہے اور جسقدر رسالانہ روپیہ سلطنت سے بادشاہ
کے ذاتی اخراجات کیلیے معین ہے وہ سب اسکی معرفت خرچ ہوتا ہے
اور تھیٹروں کا انتظام جو ایک قسم کی مجالس ملاہی ہین اور جنمین کبھی بادشاہ
یا کوئی خاندان شاہی مین سے تماشا دیکھنے کو جاتا ہے اسی وزیر سے علاقہ
رکھتا ہے اور اگر ان جلسون کا نام مجالس تہذیب الاخلاق رکھا جائے
تو کچھ نازیبا نہین ہے کیونکہ ان جلسون مین وہ باتین انسان آنکھون سے
دیکھتا ہے جو گذشتہ زمانون مین ہوئی تھین اسلیے کہ اون جلسون مین اکثر
پہلے لوگون کی نقلین اور اونکی بول چال اور اونکے لباس کی

یورپ کے لوگون مین اس بات مین نہایت اختلاف ہے کہ ان تھیٹرون سے تہذیب اخلاق کا فائدہ ہوتا ہے
یا برعکس اوسکے نتیجہ ہوتا ہے مگر اصل یہ ہے کہ کوئی بات دنیا مین ایسی نہین ہے کہ کچھ نہ کچھ برائی اوسکے ساتھ
نہو تھیٹرون سے جبکہ اون مین اخلاقی مجلسین مزاح کے ساتھ ہوتی ہین ایسا عمدہ اثر دلپر ہوتا ہے کہ بیان
نہین ہوسکتا اور جبکہ اونمین صرف ہنسی ٹھٹھول کی نقلین ہوتی ہین تو بجز دل خوش ہونیکے اور کوئی فائدہ نہین ہوتا
بلکہ بعضی دفعہ اخلاق کے بھی برخلاف ہوتا ہے بہرحال ہندوستان مین جو مجلسین ناچ رنگ کی ہوتی ہین اونسے
بجز بداخلاقی اور آوارہ پن کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا تو اونسے یہ تھیٹرون کی مجلسین کروڑہا درجہ بہتر ہین ۱۲ سید احمد

مختلف وضع کا جو بسبب اختلاف زمانہ کے بدلتی گئی ہے تماشا ہوا کرتا ہے
مگر یہ تماشا اونکا اکثر ہنسی مذاق کے پیرایہ مین ہوا کرتا ہے اور اسیواسطے
ان جلسون مین بادشاہ اور امراء تماشا دیکھنے کو آتے ہین اور جو مقامات
تولید حیوانات کیواسطے مقرر ہین وہ بھی سب اسیکے زیر فرمان ہوتے ہین
اور فرانس کے متعلق ہر حکومت مین ایک مقام اس غرض سے مقرر ہے
جسمین ہر طرح کا عمدہ گھوڑا اور عمدہ جانور پیدا ہو اور جہان تک ممکن
ہوتا ہے وہان اچھے اچھے جانور اور مقامات سے منگوا کر جمع کیے جاتے ہین
اور جب اون سے نسل بڑھتی ہے تو اوسکو فروخت کرتے ہین مگر یہ
فروخت کچھہ تجارت اور نفع کی غرض سے نہین ہوتی بلکہ صرف اسواسطے
کہ مملکت فرانس مین اسکی عمدہ نسل کو ترقی ہو اور آبادی مملکت کی زیادہ ہو
اور ان دسون وزارتون مین ایک ایک کونسل مقرر ہوتی ہے جسکے
ممبرون اور امراء کو اسپر خود منتخب کرتا ہے اور یہ کونسل ہر ایک شہر کے مشورہ
اور صلاح کے واسطے ہوتی ہے۔

چھٹی فصل

مملکت فرانس کی قسمتوں کے حکام کے بیان میں

فرانس کی سلطنت نواسی قسمتوں پر منقسم ہے اور ہر ایک قسمت کو وہ لوگ
دیپرٹمان کہتے ہیں اور یہ قسمتیں تین سو ستر ضلعوں پر منقسم ہیں جنکو مصنف
نے وطن کبیر کی لفظ سے تعبیر کیا ہے اور اہل فرانس اوسکو اروندیسمان
کہتے ہیں اور یہ ضلعے دو ہزار نو سو اڑتیس پرگنوں پر منقسم ہیں جنکو مصنف
نے وطن صغیر کرکے تعبیر کیا ہے اور فرانسیس کانتون کہتے ہیں اور یہ
پرگنے سینتیس ہزار پانسو دس محالوں پر مشتمل ہیں جنکو وہ کوموں کہتے ہیں
اور جنمیں شہر اور بڑے بڑے قصبے ہوتے ہیں لیکن بعضی دفعہ کئی محال
کو ملاکر ایک محال قرار دے لیتے ہیں اور محال میں ایک محصل ہوتا ہے
جو وہان کے امورات کو انجام دیتا ہے جبکہ یہ تقسیم معلوم ہو گئی تو اب
یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ ہر قسمت کے صدر مقام میں ایک حاکم ہوتا ہے
جسکو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے اور قوانین سلطنت کا جاری کرنا اور احکام سلطنت

کی تعمیل اور اوسکے نیک و بد کی نگرانی سب اوسی کے ذمہ ہوتی ہے او
محصول کی تحصیل پر مدد کرنا اور فوج کی بھرتی مین جو لوگ بموجب قانون
فرانس کے داخل کیے جاتے ہین اونکا داخل کرنا اور وکلاء عامہ کے منتخب
کرنے کے لیے جو مجلسین ہوتی ہین اونکی نگرانی کرنا اور اوس قسمت کے
رہنے والون کی آرام اور آسایش کی نگہبانی کرنا اور تمام کلیات پر نظر
رکھنا اوسکا کام ہے اور اپنی قسمت کی اور جسقدر حصہ ملک کا اوسکی تفویض
مین ہوتا ہے اوسکے معاملات فلاحت اور تجارت اور ہر قسم کی دستکاری
اور جملہ قسم کے علوم و فنون کی ترقی کی نگرانی اوسکے ذمہ ہوتی ہے اور جو
باتین ان معاملات مین مخل ہون اونکی رفع کرنے کی تدبیرین کیا کرتا ہے
اور اپنی قسمت مین سڑکون اور پلون اور شفاخانون کا بنانا اور اون سب
کی حفاظت وزیر امور داخلیہ کی اجازت سے وہی کرتا ہے کیونکہ تمام امور متعلق
انتظام قسمت وزیر امور داخلیہ سے ہی علاقہ رکھتے ہین اگرچہ اور وزیر بھی
اونسے خاص کامون مین اپنے طور پر خط و کتابت کرتے ہین اور وہ بھی

کسی ایسے معاملہ مین جو اونکی وزارت سے متعلق ہوتا ہے اور ہر ایک
قسمت کو حاکم کے پاس اوسکے ماتحت ایک کمیٹی ہوتی ہے جسکو بادشاہ
مقرر کرتا ہے اور وہ قسمتون کے حاکمون کی کمیٹیان کہلاتی ہین اور ان
کمیٹیون کا کام یہ ہے کہ جو امورات حکومت قسمت کو متعلق پیش آتے ہین
اونمین غور و تامل کرتے ہین مثلاً جو محصول لوگون پر مقرر کیا گیا ہو اوسکی
سختی کا کوئی عذر پیش کرے مگر یہ کمیٹی محالون کے امور کی شکایت کو نہین
سنتی کیونکہ وہ اس کمیٹی سے علاقہ نہین رکھتے مگر جو جھگڑے کہ اون لوگون
کے ہوتے ہین جو انتظام اور عام مصلحت کے لیے مقرر ہین اور اون لوگون مین
جنھون نے باتفاق باہمی کچھ شرطون کے ساتھ کوئی کارخانہ کیا ہو
اون شرطون مین سے کسی شرط کی بابت جھگڑہ ہو یا وہ لوگ کسی حاکم سے
کسی ایسے ہرجہ یا فائدہ کے خواہان ہون جو اوس حاکم کی کارروائی کے
سبب سے ہوا ہو اور مثل اسکے جتنی باتین کہ انتظام سے علاقہ رکھتی ہین وہ سب
ان کمیٹیون سے متعلق ہوتی ہین مگر جو تنازعہ کہ خاص خاص شخصون مین

واقع ہوتے ہین اونکا علاقہ اس کمیٹی سے معین ہے کیونکہ وہ حکام کو سامنے
رجوع کیے جاتے ہین اور جسقدر کہ بڑے بڑے محال ہین اونہین بھی حاکم
قسمت کا ایک نائب ہتا ہے اور اوس نائب کو بادشاہ مقرر کرتا ہے
اور جسطرح کہ قسمتون کے حاکم مقرر ہوتے ہین اوسی طرح یہ محالون مین
نائب بھی مقرر ہوتے ہین اور وہ تمام کام اپنے محال مین حسب منظوری
قسمت کو حاکم کے انجام دیتا ہے اور ہر صدر قسمت مین ایک اور کمیٹی ہے
اور اوسکے ممبر اوس تعداد سے ہوتے ہین جتنے کہ محال اوس قسمت مین
ہوتے ہین اور اون ممبرون کو ہر محال کے باشندے نو برس کی میعاد
کے لیے منتخب کرتے ہین اور اونھین ممبرون مین سے اوس کمیٹی کا ایک کو
پریسیڈنٹ اور ایک کو نائب پریسیڈنٹ بادشاہ نامزد کر دیتا ہے اور یہہ
قسمتون کی کمیٹیان کہلاتی ہین اور اونہین سے ہر تیسری برس ایک تہائی
ممبر تبدیل ہو جاتے ہین اور اونکے متعلق یہ کام ہے کہ مجلس وکلاء عامہ
نے جو کچھ محصول قرار دیا ہے اوسکو محالات کی لوگو نپر باعتبار اونکے

پیشون کے تفریق کردین اور عام رفاہ کے کامون کے انجام کے لیے
جتنی مدت خدمت کرنے کے سواے فوجی خدمت کے ہرشخص کو چاہیے
اوسکو معین کرین اور جو سلطنت کی عام خدمتون کے واسطے سواے جنگی
خدمتون کی ہرشخص کے لیے ایک حد معین کردیتے ہین اور جو شخص یہ چاہے
کہ مجکو فوجی خدمت یعنی فوج مین بھرتی ہونے سے معاف کردو اور مجھ سے
کسیقدر روپیہ لے لو تو اس روپیہ کی مقدار بھی یہی مجلس مقرر کرتی ہے
اور جو کام جدید جاری کیے جاوین جیسے کہ سڑکون کا نکالنا اور شفاخانو نکا
مقرر کرنا اور دریاؤن کا پل بنانا اور مثل اسکے جو کام ہون اون سب مین
اور جو روپیہ ایسے کامون مین صرف ہوتا ہے اوسپر مجلس نظر کرتی ہے
اسلیے کہ سلطنت فرانس مین یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر شاہی سڑکین ملک کی
سرحد تک پہونچتی ہین اونکی طیاری اور مرمت اور اونمین کے پلون وغیرہ
بنانے کے اخراجات تو سلطنت کے ذمہ ہوتے ہین اور جو سڑکین کہ محالون
سے قسمت تک یا شہرون سے شہرون تک جاتی ہین یا شاہی سڑکون مین

ملتی ہین وہ سب اون قسمتون کے خرچ سے ملتی ہین اور جسقدر روپیہ اس
کام مین درکار ہوتا ہے اور میعاد ان کامون کے بجا لانے کی اور مثل
اسکے اور باتین جو اصلاح کی ہین اونکو بھی کمیٹی مقرر کرتی ہے اور مضر
چیزون کے دور کرنے مین بھی یہ کمیٹی رائے دیتی ہے اور جو روپیہ کہ ان
کامون کے لیے معین ہوتا ہے اور اوس مقام کے افسر یا اور کسی سے
جس سے کہ اوس روپیہ کا خرچ متعلق ہے یہ کمیٹی حساب لیتی اور جانچتی ہے
اور جو محصول کہ املاک سے واسطے رفاہ عام کے کامون کے لیا جاتا ہے
اور اوسکی تشخیص کرنیکے لیے امین مقرر کیے جاتے ہین یہ کمیٹی اونکی بھی
مدد کرتی ہے یہ بھی اس مجلس کو اختیار ہے کہ جس بات کو وہ اپنے نزدیک
مصلحت دیکھے اوسکو وزیر صیغۂ داخلیہ کے حضور مین عرض کردے اور اس
کمیٹی کو ہر سال اوسوقت پر جو بادشاہ کی طرف سے مقرر ہو جمع ہونا ضرور ہوتا ہے
اور حکام بھی اوسوقت اوس کمیٹی مین موجود ہوتے ہین تاکہ وہ اسکے
مباحثے سنین اور انکی رایون پر نظر کرین مگر جب کمیٹی کا اجلاس خاص

اوس حساب و کتاب کی پرتال کے واسطے ہوتا ہے جو قسمت سے تعلق
رکھتا ہے تو اس اجلاس مین حکام نہین آسکتے اور اسی قسم کی ایک کمیٹی
بڑے بڑے محالون مین بھی ہوتی ہے اور اس کمیٹی کے ممبرون کو وہین
کے رہنے والے چھہ برس کے واسطے منتخب کرتے ہین اور انھین ممبرون
مین سے بادشاہ ایک کو پریسیڈنٹ اور ایک کو اوسکا نائب مقرر کردیتا ہے
اور ہر تیسری برس اسکے نصف ممبر بدلے جاتے ہین مگر اجلاس اسکا سال
بھر مین دو مرتبہ ہوتا ہے اور تقرر وقت اجلاس کا سلطنت کی جانب
سے ہوتا ہے اور کام اس کمیٹی کا یہ ہے کہ جو محصول محالون پر قسمت کی
کمیٹی مقرر کرتی ہے اوس محصول کو محالون کے باشندون پر باعتبار پیشہ
کے تفریق کرتی ہے اور جو شکایتین سنگینی محصول کی جو اونپر لگایا ہے
وہان کے رہنے والے باشہرون کے رہنے والے کرتے ہین اوسپر بھی غور
کرتی ہے اور جسطرح کہ قسمت کمیٹی قسمت کی امورات رفاہ عام مین راے
دیتی ہے اسی طرح یہہ کمیٹی محالات کی معاملات رفاہ عام مین راے دیتی ہے

اور نائبان حکام بھی اس کمیٹی مین جب کہ اوسکا اجلاس ہوتا ہے آتے ہین
مگر جسوقت کہ راے لیجاتی ہے اوسمین اونکی کچھ مداخلت نہین ہوتی اور نہ
اوسوقت وہ کچھ بول سکتے ہین اور جن شہرون اور قصبون مین جن مین کہ
تین ہزار یا اوس سے زیادہ آدمیون کی آبادی ہوتی ہے اونمین بادشاہ
کسی شخص کو رئیس مقرر کرتا ہے اور جہان کی آبادی اس سے کم ہوتی ہے
تو وہان حکام اپنی تجویز سے کوئی رئیس مقرر کر دیتے ہین جنکا کام یہ ہے کہ
اون کامون کے مصالح پر نظر رکھتے ہین اور وہان کے رہنے والونکی آسایش
کی فکر کرتے ہین اور مرنے والون کی اور پیدا ہونے والون کی تعداد کو
منضبط کرتے ہین اور امورات نکاح بھی انہین سے متعلق ہین اور وکلاء عام
کے انتخاب مین بھی وہ رئیس نگرانی کرتے ہین تاکہ قانون کے مطابق وہ انتخاب ہو
اور علاوہ اسکے اونکے لیے اور بھی خاص قاعدے مقرر ہین اور اعلان قوانین اور اونکے
اجرا مین گویا وہ نائب حکام کے ہوتے ہین خواہ وہ قانون عام ہو خواہ خاص اور محالونکے
ایسے ملازم جنکے مقرر کرنیکا کسی قانون مین ذکر نہین ہے جیسے محرر اور محافظ دفتر اور معمار اور چوکیدار

اور شل اونکوان سبکا تقرر اونکے اختیار مین ہی فرانس کے ہر شہر مین ایک اور کمیٹی شہر
کے نام سے مقرر ہوتی ہے اور وہ رئیس شہر یا اوسکے نائب کی تحت انتظام
رہتی ہے اور اوسکے ممبر پانچ برس کے لیے شہر کے رہنے والے منتخب کرتے ہین
اوسکا کام یہہ ہے کہ جو انتظام املاک وغیرہ کے بنظر مصالح شہر کے وہان
کے رئیس نے تجویز کیے ہون اونکا انتظام کرے اور شہر کے لوگون مین
چراگاہین تقسیم کردے اور جسقدر لکڑی شہر کے باشندے کو سال بھر مین
دیجانی چاہیے اوسکی مقدار معین کردے اور اہل شہر کی تفریح کے مقام
مقرر کرے اور جو معاملات شہر کی حدود وغیرہ سے متعلق ہین اونمین راے
دیتی ہے تاکہ یہہ معلوم ہو کہ کس کس جگہہ راستے بنانے ضرور ہین اور جو کوئی
بات شہر مین بنظر مصلحت جدید تجویز کیجاوے اوسکو متعین کردے اور
محتاج خانون کے لیے جو معین ہے اوسکا انتظام کرے اور جو احکام
اوس شہر کی نسبت حاکم قسمت کی جانب سے صادر ہون اونمین راے دے
غرضکہ اسکو ایسے جملہ امور مین مداخلت ہے جو شہر کی مصلحتون سے متعلق ہین

مگر حاکم قسمت کو اون صورتون مین جنکا قانون مین ذکر ہے دو مہینے کے
لیے ان کمیٹیون کے معطل کر دینے کا بھی اختیار ہے البتہ وزیر صیغۂ داخلیہ
سال بھر کے واسطے اونکو معطل کر سکتا ہے اور بادشاہ کو اختیار ہے کہ
برابر پانچ برس تک معطل رکھے ولیکن ان تینون صورتون مین سے ہر ایک
صورت مین بجاے اس کمیٹی کے کوئی اور کمیٹی اوسکا کام انجام دینے کیواسطے
مقرر کر دیجاتی ہے اور جو شہر تین ہزار آدمیون کی آبادی سے کم کے ہین
اون مین حاکم قسمت کی جانب سے اس کمیٹی کا تقرر ہوتا ہے اور جو شہر تین ہزار
آدمیون کی بستی کے ہین اون مین اس کمیٹی کا تقرر بادشاہ کی طرف سے
ہوتا ہے اور جب مدت تعطل تمام ہوتی ہے تو اوسکے واسطے از سر نو ممبر
منتخب کیے جاتے ہین اور معطل کرنیکا باعث کوئی ایسی ہی بے ضابطگی
ہوتی ہے جو خلاف قانون سمجھی جاتی ہے جیسے کہ اونکی مداخلت کسی ایسی
چیز مین جسمین مداخلت کرنیکا اونکو اختیار نہین ہے اور منع کرنے پر بھی اوس سے
باز نہین آتے اور قسمتون کی ہر ایک صدر مقام مین ایک تحویلدار ماتحت وزیر مالگ

مقرر ہوتا ہے جو تمام محاصل سلطنت کو اپنے تحت مین رکھتا ہے اور اسیطرح ہر محال مین صدر تحویلدار کے ماتحت ایک تحویلدار ہوتا ہے اور اس تحویلدار کے ماتحت شہرون اور قصبون مین بھی تحویلدار ہوتے ہین غرضکہ اسی قسم کے انتظامات ہین اور یہ سب انتظامات ایسے عمدہ ہین کہ انمین کسی شخص کو بیجا عمل درآمد کی سرمو مجال نہین ہے اور معاملات محاصل مین کسیطرحکا اختیار نہین ہے جسکے سبب سے وہ کچھ خلاف دیانت کام کرسکین اور اسی انتظام کے سبب سے انکو تحویلدارون سے اس بازپرس کا موقع آسانی سے ملسکتا ہے جسمین سلطنت اور رعیت دونون کے حقوق کی حفاظت کا حال معلوم ہوتا ہے اور یہی مقصود اعظم ہے۔

ساتوین فصل

سلطنت فرانس کے لشکر کی اقسام کے بیان مین

سلطنت فرانس کے لشکر مین سات کمپو ہین اور ہر ایک کمپو ایک ایلنبالی کے تحت حکم ہے چھہ کمپو تو انمین سے خاص مملکت فرانس مین رہتے ہین

اور ساتوان کمپو جزایرہ مین ہے اور جو چھ خاص فرانس مین رہتے ہین اون
سب کی اکیس صدر چھاونیان ہین ہر ایک صدر چھاونی ایک امیرامرا
کے تحت حکم رہتی ہے اور ان صدر چھاونیون کے نیچے نواسی چھاونیان
ہین اور یہ ہر ایک چھاونی ایک امیرلوا کے تحت حکومت رہتی ہے
اور جو کمپو جزائر سے متعلق ہے اوسکی بھی صدر چھاونیان تین ہین اور ہر ایک
چھاونی ایک امیر امرا کے تحت حکومت ہے اور ان چھاونیون کے نیچے
پندرہ چھاونیان ہین اور یہ ہر ایک چھاونی ایک امیر لوا کے تحت مین
رہتی ہے اور سلطنت فرانس کی عملداری مین پانچ بندرگاہین جنگی ہین
چنانچہ اونمین سے چار تو بحر محیط کے کنارون پر ہین جنکے نام شربورغ اور
برست اور لوریان اور روشفور ہین اور پانچوین بحر رومی کے کنارہ پر ہے
جسکا نام طولون ہے۔

آٹھوین فصل

سلطنت فرانس کے اون حاکمون کا

بیان مین جو تصفیہ مقدمات کا کرتے ہین

جسقدر واردا تین آپس مین رہنے والون کے درمیان مین ہو سکتی ہین
اونکو اہل فرانس نے نو قسمون پر تقسیم کیا ہے پہلی قسم کا نام جرائم قابل سیاست ہے
جیسے کہ بغاوت اور بادشاہ کی ذات پر کچھہ بدی پہونچانے کا ارادہ اور ملک
کی بدخواہی کرنا اور مثل انکے جن امور کا کہ ضرر عام ہے سب شامل ہین
مگر اس قسم کے مقدمات کی نسبت ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ ایک مجلس حاکمونکی
بشمول اجلاس جوری کے اونکو فیصل کیا کرتی ہے دوسری قسم کے وہ جرائم
ہین جو نوکرون سے اونکے متعلق خدمت مین سرزد ہوتے ہین جنکا ارتکاب
وہ بزعم اپنے عہدہ کے کرسکتے ہین نہ اپنے ذاتی افعال سے پس ان مقدمات
کو جو اعلی عہدہ دار ہین وہی فیصل کرتے ہین جیسے وزیر یا اور ملکی عہدہ دار
مثلاً حاکمان قسمت یہانتک حکام قسمت کی ماتحت کمیٹیان بھی اپنے اپنے
ماتحت اہلکارون کے مقدمات فیصل کرتی ہین اور یہ حکم خواہ حاکم قسمت کا ہو
یا اوسکے ماتحت کمیٹی کا وہ ایک حکم سیاستی سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ایک آقا کا

اپنے ملازم کی نسبت بعین آقا کے حق کو ترجیح دیجاوے اور جو نقصان کہ
ملازم کے اوس طریقہ سے آقا کو ہوا ہو وہ رفع ہو اور جو یہ بات ثابت ہو
کہ اوسنے کوئی جرم قابل سزاے بدنی کیا ہے تو وہ مقدمہ اوس محکمہ مین
منتقل ہوجاتا ہے جو جرائم کی تجویز کے لیے مقرر ہے تیسری قسم کے وہ امور
شخصیہ ہین کہ گو وہ ملازمین سے صادر ہوتے ہین مگر اونکو آنکی خدمت متعلقہ
سے کچھہ سروکار نہین ہے تاہم یہ مقدمات بھی حاکمون کے اجلاس سے فیصل
کیے جاتے ہین مگر اون حاکمون کو مدعا علیہ کے طلب کرنے کا اختیار
بغیر مجلس مشیران سلطانی کی اجازت کے نہین ہوتا چوتھی قسم فوج کے لوگون
کے مقدمات کی ہے جو جنگی اجلاسون سے فیصل ہوتے ہین پانچوین وہ
سنگین جرم ہین جو باشندگان سلطنت سے سرزد ہوتے ہین اور جنکی سزا بھی
نہایت سخت ہے جیسے کہ قتل یا قید سخت اور بڑی میعاد کی قید یا جلاوطنی
اور علی ہذا القیاس تو ان مقدمات کو اعلی درجہ کے حکام فوجداری بشرکت
جوری جسکا بیان ہم آگے کرینگے فیصل کرتے ہین چھٹے وہ خفیف جرائم ہین

جنکی زیادہ سے زیادہ سزا پانچ برس کی قید ہے پس ان مقدمات کو
حکام فوجداری فیصل کرتے ہین ساتوین وہ مقدمات مالیہ ہین جنکی حد
غایت درجہ دوسو فرنک ہو اوران مقدمات کو حکام صلح یعنے ثالث فیصل
کرتے ہین آٹھوین وہ مقدمات مالیہ جو دوسو فرنک سے زیادہ ہون اور
مقدمات ارضی وغیرہ اورارث اورازدواج وغیرہ کے ہین اوران ہبکا
انفصال معمولی عدالتون ہین ہوتا ہے نوین تجارت کے معاملات ہین خواہ
بری ہو یا بحری اوران مقدمات کا تصفیہ مجالس تجارت ہین ہوتا ہے
چنانچہ ان سبکی تفصیل آیندہ فصل ہین آویگی اورجو لوگ ان مجلسون کے ممبر
یا رئیس ہوتے ہین اون سب کا وظیفہ سلطنت سے حین حیات کیواسطے
مقرر ہوتا ہے اور بادشاہ کو اونکے تقرر کا تو اختیار حاصل ہوتا ہے مگر عزل
کا اختیار نہین ہوتا مگر خاص اس صورت ہین جبکہ کسی ایسی مجلس سے جسکے
وہ ماتحت ہون اونکی نسبت کوئی حکم صادر ہوجاوے۔

نوین فصل

سلطنت فرانس کے حکام کے اجلاسون کی ترتیب کے بیان مین

مملکت فرانس کے ہر کومون یعنے ہر محال مین جہان کہ رئیس مقرر ہوتا ہے
وہان ایک اور بھی حاکم ہوتا ہے جسکو حاکم ضلع کہتے ہین اور اس حاکم کی
دو شخص نائب ہوتے ہین جو اوسکی غیر حاضری مین اوسکے قائم مقام
سمجھے جاتے ہین اور یہ سب بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوتے ہین اور ان لوگونکا
وظیفہ ہمیشہ کے واسطے نہین ہوتا بلکہ اپنے عہدہ سے علیحدہ بھی ہوسکتے ہین انکے
متعلق یہ کام ہین کہ جو مقدمات مالیہ خفیف ہون اونکا تصفیہ متخاصمین کے
باہم بطریق پنچایت کرودیا کرین اور جو حکم ایسے حکام کے عدالت سی صادر ہون
اوسکی دو قسمین ہین ایک تو وہ حکم جو بمجرد صدور حکم قطعی ہے یعنے اوسکا
جاری ہونا مجلس تحقیق کی منظوری پر منحصر نہین ہے اور یہ حکم ایسے مقدمونسے
علاقہ رکھتے ہین جنکی تعداد دعوی سو فرنک یا اوس سے کم ہوا ور دوسرے
وہ حکم ہین جنکا جاری ہونا مجلس تحقیق کی منظوری پر منحصر ہے اور وہ ایسے

مقدمات سے متعلق ہین جنکی تعداد سو فرنک سے زیادہ دو سو فرنک تک ہے
اور اسیطرح اون مقدمون کا فیصلہ کرنا بھی انسے متعلق ہے جنکی تعداد دعوی
ہزار یا ہزار سے کم ہے بشرطیکہ وہ ایسے مقدمہ ہون کہ اگر اوسیوقت نہ رجوع
کیے جاوین تو پھر دعوی بیفائدہ ہوگا اور اونکے روبرو فوجداری کے مقدمات
بھی اون لوگون کے رجوع کیے جاتے ہین جو اونکے علاقہ مین رہتے ہون
تاکہ وہ اون مقدمات کی وجہ ثبوت اور کیفیت لکھین اور کبھی حکام اعلی بھی بلحاظ
اونکی جای سکونت کے جرائم کا حال دریافت کرنے کو بولا لیتے ہین اور وہ بشمول
حاکم فوجداری کے اون خفیف مقدمات پر بھی نظر رکھتے ہین جو وہان کے
رہنے والون مین واقع ہوتے ہین مثلاً کسی کی کھیتی اور باغون پر دست برد
کرتے ہین یا تفریح گاہون کے جن درختون کا کاٹنا منع ہے اون کے
کاٹ لیتے ہین اور مثل انکے پس دیکھنا چاہیے کہ یہ کیسی نافع ترتیب ہے کہ مقدمات
خفیفہ کچھہ طول نہین پکڑتے مگر حاکم ضلع کو بہ نسبت اور حاکمون کے زیادہ
ذی مروت اور دانشمند ہونا لازم ہے کیونکہ وہ صرف تنہا حکم دیتا ہے اور اوسکو

حاکم کا اکثر مقدمات مین اپیل نہین ہوتا اور ہر ایک بڑے محال مین ایک
کمیٹی خفیف مقدمات مالیہ کے تصفیہ کیواسطے بھی ہوتی ہے اور اگر معاملات
تجارت کی تصفیہ کیواسطے وہان کوئی مجلس نہو تو پھر وہ معاملات بھی اسی
مجلس مین فیصل ہوتے ہین چنانچہ اس مجلس مین ایک تو افسر اعلی ہوتا ہے
اور چند دوسرے درجہ کے افسر ہوتے ہین اور سات سے لیکر بارہ تک
اوسمین ممبر اور چار سے چھہ تک معاون ہوتے ہین پس جن مجلسون مین
سات ممبر اور چار معاون ہون تو وہ دو قسمون پر منقسم ہو جاتی ہین اور
جنمین بارہ ممبر ہون اور چھہ معاون تو وہ تین قسمون پر منقسم ہو جاتی ہین
اسطرح پر کہ ہر ایک قسم مین تین ممبرون سے کم نہون اور ہر ایک کی متعلق جداگانہ معاملات
ہوتی ہین اور مشکل مقدمات کے فیصلہ کیلیے یہ سب قسمین جمع ہو جاتی ہین اور جن
مقدمات کی تعداد دعوی ایک ہزار فرنک تک ہوتی ہے اور اون [illegible]
اور مکانون کے مقدمات مین جنکی سالانہ آمدنی ساٹھہ فرنک تک ہے
اس مجلس کے فیصلہ سے اپیل نہین ہوتا اور اوسکے سوا جو شخص کہ مقدمہ [illegible]

وہ مجلس تحقیق مین مرافع کرے اور ان مجلسون کو یہ بھی اختیار ہوتا ہے کہ
حکام ضلع سے جو احکام صادر ہون انہین سے اپنی حد اختیار کے مقدمات کی
تحقیقات کرین اور جو مقدمات خفیفہ فوجداری کے اونکے محالون مین سرزد
ہون اونکو فیصل کردین اور مجرم کو ایک مدت معینہ تک قید کرسکین جو
پانچ روز کی میعاد تک ہو یا جرمانہ جو پندرہ فرانک سے زیادہ نہو کردین اور
قسمتون کے صدر مقامون مین ایک مجلس جنایات یعنے ایسی مجلس جو جرائم
فوجداری کی تجویز کرتی ہے مقرر ہوتی ہے اس مجلس کا افسر وہ شخص ہوتا ہے
جسکو مجلس تحقیق جو اس قسمت مین ہو مقرر کردیتی ہے اور تین ممبر وہ ہوتے ہین
جو مجلس تحقیق مین سے لیے جاتے ہین اور یا کسی دوسری مجلس مین سے
لیے جاتے ہین مگر کسی دوسری مجلس مین سے اوسوقت لیے جاتے ہین جبکہ
اوس قسمت مین مجلس تحقیق نہو اور علاوہ اونکے بارہ ممبر اور اعیان مملکت
اور عمائد مین سے اسمین شریک ہوتے ہین اور ان ممبرون کو جوری کہتے ہین
اسلیے کہ فرانس مین دستور ہے کہ ہر سال متعدد اشخاص کو اوس ملک کے

رہنے والون مین سے قانونی شرائط کے موافق منتخب کر لیتے ہین جو جوری

کے نام سے کہلاتے ہین اور اونھین مین سے کم سے کم بارہ شخص اس

مجلس مین حاضر ہوتے ہین اور فرانس مین ان مقدمات کی کارروائی اسطرح

ہوتی ہے کہ وکیل عمومی جسکو مصنف نے محتسب کے نام سے لکھا ہے اور ہندوستان

کے اعتبار سے اوسکو وکیل سرکار کہنا چاہیے مدعا علیہ پر اپنا دعوی پیش کرتا ہے

اور اوسکے دلائل بیان کرتا ہے کیونکہ مقدمات فوجداری مین وہی بمنزلہ

مدعی کے سمجھا جاتا ہے تو اوسوقت وکیل مدعا علیہ اوسکی دلیلون کی تردید

بیان کرتا ہے اور جو حاکم اعلی ہے وہ استفسارات کرتا ہے اور گواہ سنتا ہے

اور مثل اسکے اور تحقیقات پوری کر لیتا ہے اوسکے بعد جوری کی طرف

متوجہ ہوتا ہے اور اوس مقدمہ مین اونکی رائے دریافت کرتا ہے پس جوری

ایک علیحدہ مکان مین چلی جاتی ہے اور آپس مین بحث و مباحثہ کرکے

غلبۂ رای سے جو بات قرار پاتی ہے اوسکو سردار جوری حاکم کے روبرو

بیان کر دیتا ہے کیونکہ جوری کو مقدار سزا کے تعین کا کچھ اختیار نہین ہے

بلکہ وہ صرف دعوی کا ثبوت اور مدعی علیہ کے ایسے عذر پر غور کرتے ہین
جسکے سبب سے تخفیف سزا ہو سکتی ہے یا نہین کیونکہ اہل فرانس کے نزدیک
بنظر بواعث جرم کے سزا کے درجہ مختلف ہین مثلاً ایک شخص کسی
شخص کو ایک مدت سے مصمم قصد کر کے اور اپنے دل مین ارادہ
ٹھان کے قتل کر ڈالے اور ایک شخص کسیکو اتفاقیہ اسطرح پر قتل کرے
کہ دوسرے نے اوسپر کچھ ظلم و زیادتی کی اور اوسنے اوسکو دفعتہً قتل کر ڈالا
تو ان دونون صورتون مین فرق ہے اور اسیطرح بہت سے عذر ایسے ہین
جنکے سبب سے سزا مین تخفیف ہوتی ہے جب جوری کسیکی رہائی کا حکم دیتی ہین
تو اوسکا جاری ہونا مجلس تحقیق کی موافقت راے پر منحصر نہین ہوتا البتہ کبھی
مجلس اعلی قانون کے معنی سمجھنے کی اہل جوری کو ہدایت کر دیا کرتی ہے
اور اگر جوری کسی پر جرم ثابت قرار دیتی ہے تو مجلس جنایات اوسکو جو قانون
کی رو سے سزا ہے وہ دیدیتی ہے اور اگر جوری نے مدعا علیہ کو بری کیا تو
اوسی وقت مدعا علیہ چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو مقدمات کہ سلطنت کے جرائم کے

ہوتے ہین جیسے بادشاہ کی ذات کو نقصان پہونچانے کے لیے حملہ کرنا
یا عام آسایش ملک مین خلل ڈالنا یا مثل اسکے جو مقدمات ہین اونکو یہ مجلس
فیصلہ نہین کرتی بلکہ انکے انفصال کے لیے ایک اور مجلس مقرر ہے جسکا
ذکر ہم اوپر کر چکے ہین مصنف بطور اپنی راے کے اس مقام پہ لکھتا ہے کہ اگرچہ
ان مجالس انفصال مقدمات کی شرکا اور نیز اونکے افسر اعلی کے لیے مملکت
یورپ مین عمر بھر کے لیے وظیفہ مقرر ہے تو بھی ایسا ہونا وہان کے رہنے والون
کے لیے اگر امرا اونپر ظلم کرنا چاہین تو اونکے حقوق کی حفاظت کے لیے کوئی
وجہ کافی طمانیت کی نہین ہے کیونکہ اس مدت العمر کے وظیفہ کے بھروسہ کے
سبب سے جو موقع رعایا کے دبانے اور زیادتی کرنے کا تھا وہ اونکے ہاتھ
سے نہین جاتا کیونکہ اون لوگون کی ترقی چھوٹے درجہ سے اعلی درجہ پر
اونہین امرا کے ہاتھ مین ہے اور اسی سبب سے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ
لوگ مقدمات مین اون امرا کی مرضی کے موافق حکم دینے پر مائل ہوتے ہین
اور اس نقصان کے رفع کرنیکو یہ بات قرار دی گئی ہے کہ مجرم قرار دینا

یا جرم سے بری کرنا صرف جوری کا کام ہے جسکو مدعا یا خود اپنی مرضی سے
منتخب کرتی ہے اور قانون کے مطابق سزا دینا اگر جوری نے مجرم قرار دیا ہو
اور گواہون کا بولانا اور اونسے سوالات کرنے اور سوائے اسکے اور جو کام
مثل مرتب کرنیکا ہے وہی حکام مجلس اور سردار مجلس کا کام ہے اور مملکت فرانس
مین اٹھائین مجلسین ہین اون سبکا نام وہان کوزڈاپل ہے چنانچہ ان
مجلسون مین سے ہر ایک مجلس مین ایک ایک تو ریس اعلی ہوتا ہے
اور علاوہ اسکے اور چند اوسکے ماتحت ہوتے ہین اور اکثر اوقات ان مجلسون
کی تین قسمون پر تقسیم ہوتی ہے ایک قسم تو اون احکام سزائے خفیف کی
تحقیقات کو لیے ہے جو بلا شرکت جوری صادر کیے جاتے ہین اور دوسری
قسم اون مقدمات کی تحقیقات کرتی ہے جو مجالس عرفیہ سے اور مجالس
تجارت وغیرہ سے فیصل ہوتے ہین اور تیسری قسم دعوون پر اور انکی لیاقت پر
غور کرتی ہے کہ مدعا علیہ کو مجلس مجوز جرائم مین سپرد کرنا چاہیے یا نہین کیونکہ
دعوی جرم کا اولاً محتسب کے سامنے پیش ہوتا ہے اور وہ بعد پورا کرنے کارروائی

اوسکی رپورٹ مجلس کی قسم مذکورہ کے سامنے کرتا ہے اور ہر ایک مجلس
یعنے محکمہ مین ایک محتسب عمومی یعنے وکیل سرکار ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ
دو وکیل اوسکی مدد کے لیے اور ہوتے ہین اور وہ تمام مقدمات مین خصوصاً
مقدمات فوجداری مین قانون کا حق قائم رکھنے مین مباحثہ کرتے ہین
اور جسقدر بڑے بڑے شہر ہین اون سب مین ایک ایک مجلس مقاصد
تجارت کیواسطے مقرر ہے اور جو لوگ اس مجلس کے ممبر ہوتے ہین اون کو
تجارت پیشہ لوگ منتخب کیا کرتے ہین اور اونکے تقرر کی مدت صرف دو برس
کی ہوتی ہے اور چونکہ تمام مجلسین بادشاہ کے نام سے تمام مقدمات مین
حکم دیتی ہین اسلیے بمنزلہ نائب السلطان کے ہوتی ہین اس سبب سے
ضرور ہے کہ انتخاب کے وقت اوسکے ممبرون کے نام بادشاہ کے حضور مین
بیان کیے جاوین اور بادشاہ کو اوسنے اطلاع دیجاوے کیونکہ اون
ممبرون اور اونکے رئیسون اور مجلسون کے حکام کا بادشاہ مالک ہوتا ہے
اور جسقدر مجلسین تجارت کی ہوتی ہین اونمین سواے سردار مجلس کے

زیادہ سے زیادہ چودہ ممبر ہوتے ہین اور کم سے کم دو ہوتے ہین اور ہر مجلس
مین بقدر حاجت اہلکار ہوتے ہین اور ان مجلسون مین جسقدر
مقدمات فیصل ہوتے ہین وہ سب وہ ہوتے ہین جو اہل تجارت کے
باہم واقع ہوتے ہین اور اس قسم کے ہوتے ہین جیسے کہ آپس کی کمپنی قائم
کرنے کے قاعدے یا مال کا ایک وقت مقرر پر فروخت کرنا یا باہم شرکت
کا معاہدہ کرنا ہے یا جو اسکی مثل اور ہون اور تجارت سے علاقہ رکھتے ہون
اور فرانس کی دارالسلطنت مین ایک مجلس اعلی ہے کہ تمام احکام جو مجلسون سے
صادر ہوتے ہین خواہ معمولی مقدمات مین ہون خواہ جرائم سے متعلق ہون
اور خواہ تجارت سے اوس مجلس تک جاکر ختم ہو جاتے ہین اور یہ مجلس اس
بات پر کچھ غور نہین کرتی کہ جو واقعات اوس مقدمہ مین ہین وہ ثابت ہین
یا غیر ثابت بلکہ اون مجلسون کی کارروائی پر نظر کرتی ہے کہ اونکی کارروائی
قانون کے مطابق ہوئی ہے یا نہین اور جو حکم کہ اونھون نے دیا ہے
وہ بمقتضاے قانون ہے یا نہین اور جس حکم مین وہ مجلس کچھ نقصان

سمجھتی ہے اوسکو منسوخ کر دیتی ہے اور مقدمہ کو از سر نو نظر ثانی کے لیے اوس
مجلس یعنے محکمہ مین بھیجدیتی ہے جسنے کہ اوسکو فیصل کیا ہوتا ہے اور اگر
وہ مجلس اوس رای سے اتفاق کرتی ہے تو وہ معاملہ پھر واپس ہو کر مجلس اعلی
مین آتا ہے اور مجلس اعلی نظر ثانی کر بعد غلبۂ رای سے حکم اخیر صادر کر دیتی ہے اور یہ حکم
مجالس حکام کے واسطے واجب التعمیل اور اوسی قسم کے مقدمات مین بطور
شرح گنا جاتا ہے اور اس مجلس اعلی کو تمام شہر کا ر مجالس حکام پر پکوست اور
نگرانی ہوتی ہے تا کہ ایک دوسری اطاعت مین ہین اور جو عمدہ اخلاق حاکمونکو
ہونے چاہئین اونکا لحاظ رکھین اور جو باتین حاکمون کو نکرنی چاہئین
اونسے پرہیز کرین اور اوسکے اختیار مین ہے کہ جس مجلس کے حاکم کو چاہے
اوسکی رپورٹ وزیر احکام کے پاس بھیجے تا کہ وہ اوسکی تحقیقات کرے
اور اس مجلس اعلی مین ایک تو اعلی درجہ کا حاکم ہوتا ہے اور تین دوسرے
درجہ کے حاکم ہوتے ہین اور پینتالیس اور حاکم ہوتے ہین جنکو بادشاہ
حین حیات کیواسطے وظیفہ تجویز کر کے مقرر کرتا ہے اور اسکے کام تین قسم کے

ہوتے ہین ایک تو وہ کہ جو لوگ مجالس ماتحت کو احکام سے ناراض ہون
اونکے دعوون کو سنین اور اس بات کی تمیز کرین کہ کونسا اونمین سے منظور
کرنے کے لائق ہے اور کونسا نامنظور کرنے کے قابل ہے اور اونمین سے
جسکو منظوری کے قابل سمجھے اوسکو اس مجلس اعلی کے اوس قسم کے پاس
بھیجدے جسکا ذکر آگے آتا ہے دوسری قسم اس مجلس اعلی کی وہ ہے جو اون
احکام کی تحقیق کرتی ہے جو مجلس مجوز جرائم سے صادر ہوئی ہون اور تیسری وہ
کہ جو احکام مجالس عرفیہ اور مجالس تجارت سی سرزد ہون اونکی تحقیق کرے
اور اس مجلس مین بھی ایک محتسب عمومی یعنے وکیل سرکار ہوتا ہے اور اوسکے
ساتھہ دو اور وکیل ہوتے ہین تاکہ مسائل قانونی مین اوسکے ساتھہ بحث کرین

دسوین فصل

فرانس کی لشکری مجلسون کے بیان مین

لشکری مجلسون کے دو درجہ ہین ایک تو وہ ہین جو جنگی مقدمات کو ابتداً
فیصل کرتی ہین اور اس قسم کی مجلسین ہشتیس ہین اور دوسری وہ جو کہ ان

مذکورۂ بالا مجلسون کے احکام صادرہ کی تحقیقات کرتی ہین اور یہ آٹھ مجلسین جو
اور ہر ایک انمین سے ایک رئیس اور چھہ ممبرون سے مرکب ہوتی ہی جنکو امرا لشکر
مقرر کر دیتے ہین مگر یہ اوسوقت تک ہوتا ہے جبکہ رتبہ مدعا علیہ کا قائم مقام
کا رتبہ ہو یا اوس سے کم ہو اور اگر رتبہ اوسکا امیر الاے کا ہو یا اس سے
بھی فائق مارشال کا رتبہ ہو جو فوج کے بڑے رتبون مین سے ہے تو اوسوقت رئیس مجلس
اور ممبرون کا تقرر وزیر صیغہ جنگ کے حضور سے ہوتا ہے اور ہر ایک مجلس مین
ایک وکیل عمومی یعنے وکیل سرکار ہوتا ہے اور دو ایک اوسکے معاون ہوتے ہین
جو قانونی اعتراضون کی مدافعت کیا کرتے ہین اور دو یا اور لکھنے کے واسطے
اہلکار ہوتے ہین اور ان سبکو وزیر صیغہ جنگ مقرر کرتا ہے —

گیارھوین فصل

مجالس مذکورہ کی ترتیب کے بیان مین

جب رتبہ مدعا علیہ کا باشش شاوش ہوتا ہے یا اوس سے کم ہوتا ہے تو
اوسوقت رئیس مجلس امیر الاے کیا جاتا ہے یا قائم مقام کیا جاتا ہے اور رئیس

اوس مجلس کے بینباشیا اور الاے ابین اور یوزباشی ملازمہ اول او ملازمہ
ثانی اور شاوش ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا ملازمہ ثانیا ہوتا ہے تو ترتیب تو
وہی ہوتا ہے جو اول صورت مین تھا مگر ممبر اوسکے بینباشیا اور الای ابین اور تین
یوزباشیہ اور ملازمہ اول اور ملازمہ ثانی ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا ملازمہ
اول ہو تو ترتیب تو وہی ہوتے ہین جنکا ذکر ہوا اور ممبر بینباشیہ اور الای ابین
اور تین یوزباشیا اور ملازمین ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا یوزباشیا ہوتا ہے
تو ترتیب مجلس امیر الای ہوتا ہے اور ممبر مجلس ایک تو قائم مقام اور تین بینباشیہ
یا تین الاے ابین اور تین یوزباشیہ ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا بینباشیہ
ہوتا ہے یا الای ابین ہوتا ہے تو ترتیب مجلس امیر لواء ہوتا ہے اور ممبر امیر الاے
اور دو قائم مقام اور دو بینباشی ہوتے ہین اور اگر رتبہ مدعا علیہ کا قائم مقام
کا ہوتا ہے تو ترتیب امیر لواء ہوتا ہے اور ممبر چار تو امیر الاے ہوتے ہین اور دو
قائم مقام ہوتے ہین اور اگر اوسکا رتبہ امیر الاے کا ہو تو ترتیب امیر الامراء ہوتا ہے
اور ممبر چار امیر لواء اور دو امیر الای ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا امیر لواء ہو تو

رئیس ماریشال ہوتا ہے اور ممبر چار امیر الامرا اور دو امیر لوا ہوتے ہین
اور اگر رئیس اوسکا امیر الامرا ہو تو رئیس ماریشال ہوتا ہے اور ممبر
دو ماریشال اور چار امیر الامرا اور اگر رئیس ماریشال ہو تو رئیس ایک
ماریشال ہوتا ہے اور ممبر بھی تین ماریشال اور تین امیر الامرا ہوتے ہین
اور رئیس اور ممبرون کے بنانے مین جو ترکیب اس مجلس کی بیان کی گئی
وہی ترکیب مجلس تحقیق کی ہوتی ہے۔

بارھوین فصل

اون محاصل کے بیان مین جو سلطنت فرانس کو زمین اور نباتات اور معادن اور حیوانات اور تجارت اور صنائع کے ذریعون سے وصول ہوتے ہین

سالانہ آمدنی زمین اور مکانون کے محصول کی		٣٠٥٠٠٣٤٠٠٠ فرانک
متعدد قسم کے اسباب کی قیمت جو فرانس مین بنائے جاتے ہین جسکے بنانے مین ساٹھہ لاکھہ آدمی مصروف رہتے ہین۔		٥٠٠٠٠٠٠٠٠ فرانک

فرانک	نباتات کی آمدنی
۲۱۶۰۰۰۰۰۰۰	مختلف غلون کی قیمت
۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰	بطاطہ کی قیمت
۱۲۰۰۰۰۰۰	قسطل کی قیمت
۸۰۰۰۰۰۰۰	دخان کی قیمت
۱۴۵۰۰۰۰۰۰	کتان اور قنب کی قیمت
۳۸۰۰۰۰۰۰	چقندر کی قیمت
۵۰۰۰۰۰۰۰	کتان کے بیج اور اور روغن دار بیجون کی قیمت سواے زیتون کے
۱۰۰۰۰۰۰۰	رنگ کرنیوالی چیزون کی قیمت
۹۵۰۰۰۰	ہلیون کے بیج کی قیمت جو نباتات مین سے ہے جس سے بیر کا خمیر اوٹھایا جاتا ہے
۷۵۰۰۰۰۰۰۰	گھاس کی آمدنی جو بوئی جاتی ہے یا رکھائی جاتی ہے
۱۴۰۰۰۰۰۰۰	بیر کی قیمت جسکو جفتہ کسر ہیم اور بیر الشعیر کہتے ہین
۵۵۰۰۰۰۰۰۰	انگور کی قیمت
۱۲۵۰۰۰۰۰۰	باغون کے پھلون کی قیمت
۶۰۰۰۰۰۰۰	توت کے پھل اور پتون کا محاصل
۳۰۰۰۰۰۰۰	روغن زیتون کی قیمت
۲۲۸۰۰۰۰۰۰۰	حیوانات کی پیداوار کی قیمت

۳۰۰۰۰۰۰۰۰	لکڑی کی قیمت کا محاصل
۶۰۰۰۰۰۰	شہد کی قیمت کا محاصل
۹۱۰۰۰۰۰۰	حریر کی قیمت کا محاصل
۱۵۰۰۰۰۰۰۰	پرند اور مرغیون وغیرہ اور انکے انڈون کی قیمت کا محاصل
۱۰۰۰۰۰۰	صحرائی شکار کی قیمت کا محاصل
۳۰۰۰۰۰۰۰	دریائی شکار کی قیمت کا محاصل
۷۳۱۵۹۵۰۰۰	میزان

فرانک	معادن کی پیداوار کا محاصل
۱۷۰۰۰۰۰۰۰	لوہے اور فولاد کی قیمت
۱۷۰۰۰۰۰۰۰	چاندی اور پیتل اور جست وغیرہ کی قیمت
۴۶۰۰۰۰۰۰۰	پتھر کے کوئلہ کی قیمت
۵۷۰۰۰۰۰۰۰	سنگ رخام اور مرمر وغیرہ پتھرون کی قیمت
۲۹۰۰۰۰۰۰۰	میزان

فرانک	
۵۲۳۲۶۰۸۳۳	آہنی سڑکون کی آمدنی سنہ ۱۸۶۷ عیسوی مین اور ۷۱۰۷۳۵۸۹۹ مسافرون نے اوسمین سفر کیا اور ۲۹۷۹۳۰۰۰۰ ٹن اسباب لدا۔

فرانک	آمدنی تار برقی
۳۳۰۵۹۹۳	ملک کی اندرونی آمدنی سنہ ۱۸۶۴ء مین
۲۶۳۱۹۱۱	دوسرے ملک مین جو چیزین گئین یا دوسرے ملک سے جو چیزین آئین
۵۹۳۷۹۰۴	میزان

راس	حیوانات موجودہ فرانس کی تعداد
۲۹۸۳۹۶۶	گھوڑے
۳۲۷۷۲۰	خچر
۳۹۸۱۴۹	گدہے
۱۴۱۹۷۳۶۰	گاے
۳۳۲۸۱۵۹۲	بھیڑ
۷۲۶۸۰۸۱	بکری
۵۸۴۵۶۸۶۸	میزان

فرانک	
۴۰۵۰۰۰۰۰	فرانس کے پرندون مرغی وغیرہ کی قیمت

قیمت اون اسبابون کی جو داخل ہوئے فرانس مین اور جو فرانس سے باہر گئے سنہ ۱۸۵۹ء مین

قیمت اسباب جو باہر گیا	قیمت اسباب جو فرانس مین آیا	
۳۶۱۴۰۰۰۰۰	۲۱۵۶۰۰۰۰۰	انگریزی
۳۶۱۴۰۰۰۰	۸۶۴۰۰۰۰۰	مضافات انگریزی
۱۸۰۰۰۰۰۰۰	۱۸۸۸۰۰۰۰۰	امریکہ کی سلطنت متحدہ کا
۱۵۶۶۰۰۰۰۰	۱۲۳۶۰۰۰۰۰	بلجیک یعنے بلجیم کا
۸۳۲۰۰۰۰۰	۱۹۰۴۰۰۰۰۰	سردانیا اور مونکو کا

	قیمت اسباب جو فرانس میں آیا	قیمت اسباب جو باہر گیا
روئے زمین کا...	۶۱۲۰۰۰۰۰	۱۴۵۵۰۰۰۰۰
پرالتزک کا	۶۲۳۶۰۰۰۰۰	۳۶۱۳۰۰۰۰۰
روس کا	۵۲۳۰۰۰۰۰	۳۰۸۰۰۰۰۰
اسپانیہ یعنے اندلس کا	۴۶۱۰۰۰۰۰	۱۱۱۶۰۰۰۰۰
اسپانیہ کے مضافات کا	۹۶۰۰۰۰۰	۳۳۳۶۰۰۰۰۰
سویسرہ کا	۳۴۹۰۰۰۰۰	۹۵۲۰۰۰۰۰
نابلی اور صقلیہ کا	۳۰۰۰۰۰۰۰	۳۵۵۰۰۰۰۰
ہولانڈ کا	۲۳۰۰۰۰۰۰	۲۴۳۰۰۰۰۰
ہولانڈ کے مضافات کا	۸۶۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
افریقہ کے کنارون کی عجائب چیزین	۳۰۸۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
غرنہ	۱۶۳۰۰۰۰۰	۳۱۲۰۰۰۰۰
امریکہ مین مملکت بلاطہ کا	۱۶۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰
سویڈ اور نوروبج	۲۱۵۰۰۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰
برازیل	۱۲۵۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰۰
ہایتی	۱۰۱۰۰۰۰۰	۳۸۰۰۰۰۰۰
مصر	۹۱۰۰۰۰۰	۱۳۵۰۰۰۰۰
ٹونس اور طرابلس اور اوسکی مغربی حد	۹۱۰۰۰۰۰	۵۵۰۰۰۰۰
افریقہ کے مختلف شہر	۳۱۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰
امریکہ مین کابیرو	۹۱۰۰۰۰۰	۱۹۳۰۰۰۰۰
مکسیکو	۶۱۰۰۰۰۰	۱۱۵۰۰۰۰۰

تعداد اون جہازون کی جو فرانس مین آئے اور فرانس سے گئے

مالکان جہاز	جہاز جو داخل ہوئے: وزن بحساب ٹن	جہاز جو داخل ہوئے: تعداد جہاز	جہاز جو فرانس سے گئے: وزن بحساب ٹن	جہاز جو فرانس سے گئے: تعداد جہاز
فرانسیسیون کے جہاز	۱۳۴۵۸۷۲	۸۲۰۱	۱۹۰۷۸۹۷	۱۲۳۷۴
اجنبیون کے جہاز	۱۶۶۰۰۹۷	۱۱۰۰۴	۲۶۵۸۷۷۶	۱۶۴۴۸
میزان	۳۰۰۵۹۶۹	۱۹۲۰۵	۴۵۶۶۶۷۳	۲۸۸۲۲
بیشی داخل کی خارج سے	۴۵۶۶۶۷۳	۲۸۸۲۲		
میزان	۷۵۷۲۶۴۲	۴۸۰۲۷		

مردم شماری مملکت فرانس کی

	تعداد مردم
مردم شماری مملکت فرانس کی جو سنہ ۱۷۰۰ء مین ہوئی تھی	۱۹۶۶۹۳۲۰
سنہ ۱۷۶۲ء مین ہوئی	۲۱۰۰۰۰۰۰
سنہ ۱۷۸۵ء مین ہوئی	۲۴۸۰۰۰۰۰
سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوئی	۲۷۳۴۹۰۰۰
سنہ ۱۸۲۱ء مین ہوئی	۳۰۴۶۱۸۷۵
سنہ ۱۸۴۱ء مین ہوئی	۳۴۲۳۰۰۰۰
سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوئی	۳۷۳۸۶۱۶۱

واضح ہو کہ زیادتی مردم شماری کی آبادی اور دولت کی ترقی سے اور ان اجنبی لوگون کے سبب ہوئی ہے جو فرانس والون کی حمایت مین اونکے عدل اور انصاف کی وجہ سے آگئے کچھ اس سبب سے نہین ہوئی کہ فرانس مین نئے ملک شامل ہو گئے ہون کیونکہ سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۶۱ء تک کوئی ملک اسمین نہین بڑھایا گیا۔

فرانس کے کاروباری لوگون کی تعداد

تعداد	کاروباریون کے اقسام
۲۰۳۵۱۶۲۸	کھیتی کرنیوالے
۲۰۹۴۳۴۱	ملاکہ کے سامان کاریگری کے لوگ
۷۸۱۰۱۴۴	کاریگر
۳۹۹۱۰۲۶	ذی علم مدرسون اور نویسندون وغیرہ مین سے
۷۳۵۵۰۵	خادم
۷۸۰۹۵۴	اور قسم کے لوگ
۳۵۷۶۳۶۲۸	میزان

تیرھوین فصل

فرانس کی سلطنت کی آمدنی اور خرچ اور قرضہ جات سپہ اور اوسکی بحری اور بری قوت کے بیان مین

آمدنی سلطنت فرانس کی ۱۸۶۶ء مین جو وصول کی گئی بموجب معمولی حساب کو جسپر کلا مجلس عامہ نے اتفاق رای کیا

فرانک	اقسام آمدنی
۵۰۳۸۵۲۶۳۳	محصول مکانات واراضی اور دروازون اور کھڑکیونکا
۴۲۳۷۶۰۲۱۶	محصول دستاویزون اور چھاپہ اور آمدنی املاک سلطنت سے
۳۹۹۲۱۵۰۰	آمدنی تفریح گاہون اور شکار ماہی کی۔

آمدنی کمارک اور نمک کی	۱۳۱۶۴۳۰۰۰
محصول اسبابون اور کہانے کی چیزون وغیرہ پر	۵۳۹۵۱۰۰۰
آمدنی پوسطہ	۲۹۳۳۳۰۰۰
خزینہ دون کی آمدنی	۱۸۸۰۰۰۰۰
وظیفہ دارون وغیرہ کے روزینہ کی بچت	۱۴۳۱۹۰۰۰
آمدنی اقسام طاریہ کی	۸۱۰۳۵۵۱۵
محصول معینہ شکر	۱۳۴۹۹۰۰۰۰
محصول معینہ پینے کی چیزونپر	۳۰۳۶۰۹۰۰۰
آمدنی دخان	۲۲۰۳۶۶۰۰۰
آمدنی بارود کی	۱۴۱۸۳۰۰۰
آمدنی مکتبون کی	۲۸۳۶۵۰۰
محصول معینہ گھوڑون اور بگھیونپر	۳۶۰۰۰۰۰
سلطنت پر جو قرضہ ہے اوسکے کاغذات خریدنے کے لیے زر معینہ	۱۶۶۵۳۶۹۸۱
سڑک آہنی کے حصون کی آمدنی	۳۰۰۰۰۰۰۰
قیمت اراضی	۳۵۰۰۰۰۰
سلطنت چین سے زر مطلوبہ کی چوتھی قسط	۶۰۰۰۰۰۰
تفریح گاہون دون مین جو کچہ فروخت ہوئی	۱۲۰۰۰۰۰۰
لکڑی کی قیمت	۳۰۰۰۰۰۰
میزان	۲۱۱۰۴۳۶۳۴۵
منہائی خرچ جسکا بیان آگے آتا ہے۔	۲۱۰۵۰۹۳۱۲۴
باقی	۵۳۴۳۲۲۱

فرنک	خرچ سلطنت فرانس کا
۲۶۵۰۰۰۰۰	امپر یعنی شاہنشاہ فرانس اور اوسکے خاندان کا وظیفہ
۹۴۰۴۰۰۰	مجلس عائد اور مجلس وکلا عامہ کے وظیفہ اور خرچ
۹۲۰۹۲۸۰	زیادتی وظیفون نیشان الافتخار کی
۳۸۵۹۳۷۵۴۷	سود قرضۂ دائمی
۱۱۸۰۲۲۷۴۵	واسطے خرید کاغذات قرضہ کے
۶۰۳۰۸۶۱۷	سود قرضہ موعودہ وغیرہ
۷۶۶۰۷۹۳۱	وظیفہ حین حیاتی
۲۵۵۹۵۹۰۰	وزارت دولت کے لیے
۳۳۱۶۷۶۱۰	وزارت احکام کے لیے
۱۲۵۳۴۲۰۰	وزارت بیرونی کے لیے
۱۷۹۵۵۲۰۰۶	وزارت عمالی کے لیے
۲۶۴۷۲۵۲۲	وزارت مال کے لیے
۳۷۷۱۷۳۰۴۰	وزارت جنگ کے لیے
۱۹۴۴۳۵۳۳	اون ملازمون وغیرہ کے لیے جو جزائر میں متعین ہین
۱۶۷۲۴۲۳۳۲	وزارت بحری اور عمال خارجیہ کے لیے
۷۵۸۲۰۲۵۶	وزارت تعلیم اور امور مذہبی کے لیے
۱۳۵۸۶۵۱۵۳	وزارت فلاحت اور تجارت اور مصالح عامہ کے لیے
۲۳۳۴۵۱۲۴۸	اخراجات نگرانی دخان اور معادن کو
۱۳۲۷۸۵۲۰۳	واسطے فراہمی مال اور خرچ کاغذات سلطنت کا اور مثل اسکے
۲۰۹۵۰۹۳۱۲۴	میزان خرچ
۹۸۴۰۰۰۰۰۰۰	میزان قرضہ

اور یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے کہ یورپ کی تمام سلطنتوں پر قرض جو کثرت
سے رہتا ہے اوسکا سبب کچھہ نہین ہے کہ اون سلطنتوں مین کچھہ
اس بات کا انتظام نہو یا جس کام کے لیے جو خرچ مقرر ہو جاوے اوسکا
پورا اندازہ نہو سکے یا اوسکے ملازم خائن اور دغاباز ہون بلکہ اوسکا اصلی
سبب یہ ہے کہ ان تمام سلطنتون مین حسب قرارداد قانون ہر سال کا بجٹ
یعنی پیشگی تفصیل وار علحدہ شعبہ شعبہ کا وکلاء رعایا کے سامنے منظوری کے
واسطے پیش ہوتا ہے اور وہ لوگ تمام مصارف کو بنظر غور دیکھہ بھال کر
اور وزیرون سے رد و قدح کرکے ایک مقدار معین کر دیتے ہین جو رعایا جی
سلطنت سے اوس سنہ مین واجب الوصول ہو جاتی ہے چنانچہ اسیواسطے
محاصل اور خرچ کا قانون وہان ہر سال نیا ہوتا ہے پس جب کبھی کوئی
خرچ سلطنت کو ذمہ اتفاقی آپڑتا ہے مثلاً اون لوگون کو لڑکر ہٹا دینے کا
جو ملک پر چڑھائی کا ارادہ کرین یا کسی دوسرے ملک پر چڑھائی کرنیکا
خرچ ہو جو بنظر مصلحت سلطنت یا امورات تجارت جیسے کہ قریم کی لڑائی مین

سلطنت فرانس نے تنہا قریب بلین پونڈ فرنک کو خرچ کیا تھا یا کسی قسم کی
مصلحت ملک کا ہو یا رستون کی درستی یا خلیجون اور بندرگاہون کی
اصلاح کا ہو یا جنگی جہازون کی درستی کا ہو یا لشکر کے ہتھیارون کے
تبدیل ہونے مین ہو جو بسبب نئی قسم کے ہتھیار ایجاد ہو جانیکے کرنی پڑے
جنمین بہت سا روپیہ صرف ہوتا ہے اور اوس روپیہ کا وصول کرنا رعایا
سے کسیطرح ممکن نہو اور اگر وصول کیا جاوے تو رعایا کی تباہی کا خیال ہے
پس ایسی صورت مین سلطنت وکلا کی مجلس سے قرض لینے کی اجازت
لیتی ہے اور قرض لینے کا سبب اور خوبی اور فائدہ سب بیان کر دیتی ہے
اور مجلس مذکور اوسکے سبب کو نہایت فکر و تامل کے ساتھہ سوچ لیتی ہے
اور وزرا کے حضور مین اوسکا مباحثہ ہو لیتا ہے پس اگر مجلس کی کثرت
راے سے اوس قرض کا لینا مناسب ہوتا ہے تو مجلس قرض لینے کی
اجازت دیتی ہے اور اوسوقت سلطنت تمام لوگون کو اوس قرض کی تعداد
اور اوسکا سود اور وقت ادا اور قسطون کی تفصیل کی اطلاع دیتی ہے اس

اشتہار کے بعد لوگ سلطنت کو قرض دینا قبول کر لیتے ہین اور اپنے روپیہ
سے قرض دیتے ہین کیونکہ اونکو اپنی سلطنت کی عدل گستری اور خوش انتظامی
پر پوری بھروسہ ہوتا ہے اور وہ جانتے ہین کہ جس بات کا سلطنت نے ذمہ کر لیا
بلا شبہہ اوسکو پورا کریگی کیونکہ جبتک خوش تدبیری اور خوش انتظامی اور امانت
پر یقین نہو کوئی اپنا روپیہ نہین دیسکتا اور بسبب اسکے کہ حساب کی مجلسین
سلطنت کے حساب کو بغور و تامل جانچتی اور پڑتالتی رہتی ہین تو ان سب
باتون پر کافی بھروسہ ہوتا ہے اور جبکہ اونکو قرض لینے مین عام اور خاص
دونون طرح کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ قرض دینے والے اوسی ملک کے ہوتے ہین
تو حقیقت مین یہ قرض دینا مثل فائدہ مند کامون کے ایک کام کے ہے یا
مثل اور جایدادون کے ایک قسم کی جایداد ہے اور اس حالت مین جو محصول
کہ سال بھر مین لینا پڑتا ہے وہ بجز اس قرض کے سود کے ہر سال اور کچھ
اضافہ نہین ہوتا مثلاً اگر ایک پدم فرنکا قرض لیا جاوے فیصدی پانچ فرنکا
سالانہ سود پر تو ہر سال محصول مین جو رعایا سے لیا جاوے پچاس لاکھ فرنک کی

زیادتی کرنی پڑیگی پس اسطرح سلطنت کو اور مالک الونکو انتظام سلطنت اور
سوداگری مین قسمین یعنی دو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ سامان آبادی ملک کا آسان ہوجاتا ہے
اور مالک الونکو محصول او اگر تین سو پچاس لاکھ کی کچھ زیادہ منگنی نہین معلوم ہوتی
مگر جو سود کہ قرضخواہونکو زر قرضہ پر دیا جاتا ہے وہ ہر ایک سلطنت مین باعتبار
انتظام سلطنت اور اوسکی خوش معاملگی اور حسن انتظام کو و مثل اوسکے چند باتونسے
قرضخواہونکو علاقہ رہتا ہے مختلف ہوتا ہے پس جو سلطنتین اس قسم کی ہین اونکو
قرض دینے والے کم شرح سود پر قرض دیتے ہین جیسے کہ انگریزون اور فرانسیسیون
کی سلطنت ہے کیونکہ انگریز فیصدی ڈھائی فرنکا سے ساڑھے تین فرنکا سالانہ
اور فرانس کی سلطنت فیصدی ساڑھے چار سے پانچ فرنکا سالانہ تک قرضخواہونکو
سود دیتی ہے خواہ وہ قرضخواہ اوسی ملک کے رہنے والے ہون خواہ غیر ملک
کے رہنے والے ہون کیونکہ اونکی خوش معاملگی اور حسن انتظام زر قرضہ
کے لیے بمنزلہ ضمانت کے ہے اور بعض سلطنتین ایسی ہین کہ جو زر قرضہ پر
فیصدی چھہ اور بعضے فیصدی سات اور بعضے فیصدی دس سالانہ

سود

سود دیتی ہین اور بعض ایسی ہین کہ اونکو قرض ملنے کی توقع ہی نہین ہے کیونکہ معاملہ خراب ہو گیا ہے اور اونکا اعتبار قرض دینے والون کی آنکھ مین نہین رہا پس ہر سلطنت کی قرضہ کی شرح سود اونکے حسن انتظام اور خوش معاملگی کی نشانی ہے پس اس بیان سے یورپ کی سلطنتون پر بہت سا قرض ہونیکے سبب اور اوسکے فائدے بخوبی ظاہر ہو گئے۔

سلطنت فرانس کی فوج بری ۱۸۶۱ء مین

مجموعہ	پیادہ فوج	سوار	[illegible]	امرا اور فیالات	اقسام لشکر کی
				۱۱	مارشالات
				۹۰	امیران امرا تحت السلاح
				۶۰	جنکا ذکر پیدا ک مین ہوچکا
				۱۸۰	امیران الویہ تحت السلاح
۵۳۳				۱۶۲	جنکا ذکر پیدا ک مین ہوچکا
				۴۱۰	فیالات اتاما بور الجیش
۹۶۶				۳۵۶	جنکا ذکر ہوچکا فقط دو مین

اقسام لشکری	امرا اور فیسیالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اون میں سے جنکا ذکر شوراشی انباشتیہ کو قاعون میں ہوچکا۔			۳۶۵	۳۶۵
فیسیالات بیدا کے میں	۶۶۲			
فیسیالات اوارت اور اطبار میں	۳۶۴۵			
فیسیالات حکام لشکری کی مجلسون میں	۴۳۸۹			۸۶۹۶
پیادون کا لشکر			۵۱۵۰۳۶	۵۱۵۰۳۶
سوارون کا لشکر		۱۰۰۴۲۱		۱۰۰۴۲۱
توپخانہ کا لشکر		۶۶۰۰۷		۶۶۰۰۷
انجنیر		۱۵۴۴۳		۱۵۴۴۳
جندرمریہ اور رسالہ واسطے حفاظت شہر کے ہو		۲۴۱۶۳		۲۴۱۶۳
کاریگران لشکر			۲۴۵۶۱	۲۴۵۶۱
لشکری مکتب کے شاگرد			۳۶۶۱	۲۹۶۱
میزان	۱۰۱۸۶	۲۰۵۸۴۳	۵۸۳۹۲۴	۶۵۱۹۵۳

اب آخر زمانہ مین سلطنت ذی مجلس و کلاء عامہ سے ایک نئے قانون کی بنا ہنگی خواہش کی جس سے لڑائی کیوقت تعداد کل لشکر کی ۲۲ لاکھ ہو جسپر وکلاء عامہ ہنوز بحث کر رہے

سلطنت فرانس کی فوج بحری سنہ ۱۸۶۶ء

[illegible]	امراء البحر و قبطانات	اقسام فوج بحری
	۲	امیرال بجاے مارشال
	۱۷	نائب امیرال بجاے امیرامرا تحت السلاح
	۱۴	اون مین سے جنکا ذکر یداک مین ہوچکا
	۳۰	کنتر امیرال بجاے امیرلوا
۸۳	۳۰	جنکا ذکر یداک مین ہوا
	۱۳۰	قبطانات اجفان بجاے امراء الالایات
۴	۲۷۰	قبطانات فراقط بجاے قائم مقامون کے
۸۲۵	—	یوزباشیہ
۱۲۰۰		انیس اور سیبیران اور شاگردان مکتب بحری
۹۲۲		انجنیر اور مصور اور شاگردان مکتب اوارت
۹۴۲		اطباء اور ممبران مجالس الحکم
۳۵۵۴		سیگر مین والے اور کاریگر
۳۳۱۴		لشکر بحری
۲۴۷۹۷		لشکر بری مع عملہ
۶۵۵۶۳	۴۸۳	میزان

فرانس کی فوج بحری کے جدول کا تتمہ ۱۸۶۶ء

کل جہازات اور انکی قسمون کے انواع	مراکب شراعی	دخانی جہاز جنمین ۱۰۵۲۶۷ گھوڑونکی قوت ہی		مجموع توپون	اسلحہ اور اوزار جہازات	قسمین بحریہ اور جہازون کی
		دو اور اوسے زیادہ مستعمل والی	[illegible]			
				۶۵۵۶۴	۴۸۹۳	میزان جدول اول
۳۹	۱	۳۶	۲			اجفان
۷۲	۱۸	۳۷	۱۷			فراقط
۴۰	۸	۲۴	۸			قرابط
۱۲	۱۲					ابرکہ
۹۷		۹۷				افسیزو
۷۳	۶۲	۱۱				مراکب خفاف
۷۹	۳۰	۴۹				باربرداری کے جہاز
۲۷		۲۷				بطریہ عوامہ
۵۲		۵۲				شالوب کوتیر یعنے قوارب
۴			۴			چھوٹے جہاز واسطے حراست سواحل کے۔
۴۹۵	۱۳۱	۳۰۶	۵۸	۶۵۵۶۳	۴۸۹۳	میزان

فرانس کے تجارتی جہازون کی تعداد		
وزن بحساب ٹن	تعداد جہازونکی	اقسام جہازون کی
۹۱۰۷۲۹	۱۴۷۳۸	مراکب قلاع
۷۳۲۶۷	۳۲۷	دخانی جہاز
۹۸۳۹۹۶	۱۵۰۶۵	میزان

آمدنی شہر پیرس کی مجلس یعنے میونسپل کمیٹی کی جس سے ہماری مراد ایک مقدار معینہ ہر واسطے مصالح شہر پیرس کے تا کہ معلوم ہو کہ کسطرح اونکی آبادی بڑھتی ہے —

فرنک	
۸۱۸۳۰۵	تھی آمدنی مجلس مذکور کی سنہ ۱۷۹۸ع مین
۱۲۵۳۰۷۴۰	اور ہوئی سنہ ۱۸۱۰ع مین
۳۴۳۳۶۹۱۸	اور سنہ ۱۸۱۱ع مین
۴۱۶۵۴۳۶۰	سنہ ۱۸۲۱ع مین
۵۰۰۸۴۱۲۸	سنہ ۱۸۳۱ع مین
۶۰۴۹۴۰۵۸	سنہ ۱۸۵۱ع مین
۱۰۸۲۵۱۸۹۸	سنہ ۱۸۵۹ع مین
۲۰۲۵۵۴۰۹۲	اور سنہ ۱۸۶۰ع مین اور داخل ہوئی اسی سنہ مین آمدنی طاریہ
۱۵۱۴۰۸۹۴۲	سنہ ۱۸۶۴ع مین
۲۱۸۱۵۸۹۰۵	سنہ ۱۸۶۶ع مین

پس جو شخص تامل کے ساتھہ اس آمدنی کی سالانہ ترقی کو دیکھے وہ معلوم
کر سکتا ہے کہ جسقدر آمدنی صرف اس ایک شہر کی ہے اسقدر بعض سلطنتون
کی بھی نہوگی اور کوئی یہہ سمجھے کہ اسقدر کثرت آمدنی کی محصول کی سنگینی سے
ہوتی ہے کیونکہ اونکا خود محصول مقرر کرنیکا یہہ قاعدہ کہ اوس سے اصل کو
جس سے محصول لیا جاتا ہے کچھہ نقصان نہ پہونچے محصول کی سنگینی کا
بڑا مانع ہے بلکہ اسکا بہت بڑا سبب اوس مقام کی آبادی اور اوسکے باشندونکی
فارغ البالی اور خوشحالی ہے اور یہہ مثل مشہور ہے کہ بہت سے تھوڑا تھوڑا لینے سے بھی بہت جمع ہو جاتا ہے
جو تفصیل ہمنے سلطنت کی آمدنی اور اوسکی رعایا کی ثروت کی لکھی ہے وہ
ایسے لوگون کی نظر مین بہت ہی کچھہ زیادہ معلوم ہوگی جنکو سلاطین سابقہ
کے حالات اور ثروت کی خبر نہین ہے حالانکہ جو کچھہ مقریزی نے اپنی کتاب
خطط مین سلطنت مصر کے محاصل وغیرہ کی کیفیت فراعنہ کے عہد اور خلفا
کے زمانہ کی لکھی ہے یا جو بھی مقریزی نے اسی کتاب مین اور اسیطرح ابن بطوطہ نے ہندوستان
کے بادشاہون کی لکھی ہے یا جو کچھہ ابن خلدون نے سلاطین عباسیہ کی بغداد کی

سلطنت کی محاصل کا حال لکھا ہے یا سلطنت اندلس کا حال لکھا ہے یا جو کچھ
اور بڑے بڑے مورخین نے اسی قسم کے حالات لکھے ہین جنکا تھوڑا بہت
ذکر ہم مقدمہ کتاب مین کر چکے ہین اگر ان سبکو کوئی شخص نظر غور سے دیکھے
تو جو کچھ ہمنے یورپ کی قومون کی نسبت لکھا ہے اسکی صحت اوسپر صاف
کھل جاوے علاوہ اسکے اہالیان یورپ کو اسباب ثروت اور دولت
جسقدر میسر ہوئے ہین وہ اون لوگون مین سے کسیکو میسر نہین ہوئے تھے
جنکا اوپر ذکر ہوا مثلاً ایک ملک سے دوسرے ملک مین دخانی جہازون
یا ریل کے ذریعے سے یا اور وسیلون سے سفر کرنا یا جیسے آلات صنعت و
دستکاری کے انکو میسر ہین یا جیسی کمپنیان انکے عہد مین تجارت کی ہین
اور بنک مقرر ہین اور مثل اسکے اور بہت باتین تمدن کی شائستگی اور تہذیب
کی ہین جنکی تفصیل اوپر ہو چکی ہے ایسی باتین پہلے کسیکو نصیب نہین ہوئین
اور جو شخص اس امر کو غلط سمجھے اوسکو ہم وہی جواب دینگے جو جواب ایسے
منکرون کو ابن خلدون نے دیا ہے اوسنے جس موقع پر سلاطین اسلام

کی آمدنی کا حال بیان کیا ہے وہان اس خوف سے کہ مبادا اوسکو کوئی مبالغہ
سمجھے یہ کہا ہے کہ جس شخص نے جو بات آنکھ سے نہین دیکھی یا جسکی مثل
اوسنے اور کچھ نہین دیکھا وہ اپنے حوصلہ کی پستی کی سبب سے امور ممکنات کا
انکار نکرے کیونکہ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جب اوسکو بڑے بڑے عقلمند سُنتے ہین
تو وہ بھی ایک دفعہ انکار کر جاتے ہین حالانکہ یہ کچھ خوبی کی بات نہین ہے
کیونکہ آبادی اور ترقی کے حالات تو ہمیشہ مختلف رہے ہین اور جس کسی
شخص نے ادنی درجہ کی یا اوسط درجہ کی کیفیت دریافت کی ہو کیا ضرور ہے
کہ اوسنے سب کچھ ہی دریافت کر لیا ہو چنانچہ جب بنی عباسیہ اور بنی امیہ
اور عبیدیین کی سلطنت کے صحیح صحیح حالات کو اس زمانہ کی کسی سلطنت کے ساتھ
مقابلہ کرتے ہین تو ہمکو بہت کچھ فرق معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ انکی اصلی قوت
اور کثرت آبادی سے انکو کچھ نسبت نہین اور جسقدر باتین ہین سب اصلی
قوت اور کثرت آبادی پر موقوف ہین اور ہم کسی طرح اون امور کا انکار
نہین کر سکتے کیونکہ انمین سے بعض تو ہماری نسبت متواتر کا حکم رکھتے ہین

اور بعض اب تک مشاہد ہین کیونکہ انکے بقیہ آثار کا مشاہدہ بھی دلیل کافی ہی
اور جو لوگ انکار کرین اونکی نصیحت کیواسطے ہم ایک عجیب حکایت بیان
کرتے ہین جس سے وہ اپنے انکار سے باز آوینگے سلطان ابی عثمان کی
عہد مین جو بنی مرین کے بادشاہون مین سے تھا ایک شخص بیجنا کے
رئیسون مین سے ملک مغرب مین آیا اسکا نام ابن بطوطہ تھا جو مشرقی
ملکون مین بیس برس کامل سفر کرکے آیا تھا اور عراق اور یمن اور ہند
کی بھی خوب سیر کی تھی اور سلطان محمد شاہ کے عہد سلطنت مین خاص دہلی
مین بھی آیا تھا اور فیروز جو کے پاس بھی گیا تھا اور اوسنے اپنی عملداری
مین اوسکو مالکی مذہب کا قاضی کردیا اوسکے بعد جب وہ ملک مغرب مین
پہونچا اور سلطان ابی عثمان سے ملاقات کی تو اپنے حالات سفر
اور اون عجائبات کا جو اوسنے ملکون مین دیکھی تھین ذکر کیا کرتا تھا
مگر ان سب باتون مین زیادہ تر ہندوستان کے بادشاہون کی کثرت
دولت کا بیان کیا کرتا تھا اور ایسی ایسی باتین بیان کرتا تھا جس سے

سننے والون کو حیرت ہوتی تھی یہانتک کہ لوگون نے اسکو جھوٹا سمجھا اور
واقعی حالات سے انکار کیا اور مین سلطان ابی عنان کے وزیر آبا منذر
فارس ابن ودرار سے ملا اور اوسکے سامنے بیان کیا کہ ابن بطوطہ نے جو
حالات سلطنت ہند کے بیان کیے ہین لوگ اونکو غلط سمجھتے ہین اوس وزیر
نے یہ بات سنکر مجکو جواب دیا کہ خبردار تم ایسی باتون کو غلط نہ سمجھنا جس
چیز کو انسان آنکھ سے نہ دیکھے اور اوس سے انکار کرے تو اوسکی مثل
بعینہ اوس وزیر کے لڑکے کی ہے جسنے اپنے باپ کے ساتھہ تمام عمر
قید خانہ مین پرورش پائی تھی اور اوسکا قصہ یہ ہے کہ کسی وزیر کو بادشاہ
نے ناخوش ہو کر قید خانہ مین بھیجدیا تھا اوسکا بیٹا بھی اوسکے پاس رہتا تھا
جب اوس لڑکے کو کچھ ہوش آیا تو اوسنے گوشت کو دیکھکر باپ سے پوچھا
کہ بابا جان یہ کیا چیز ہے وزیر نے کہا کہ یہ بکری کا گوشت ہے اوسنے کہا
کہ بکری کیسی ہوتی ہے اوسکے باپ نے کہا کہ بکری ایسی ہوتی ہے جب
وہ بیان کر چکا تو اوسکے لڑکے نے کہا کہ شاید وہ چوہے کی صورت ہوتی ہوگی

وزیر نے کہا کہ نہین یہان بکرے سے اور چوہے سے کیا نسبت ہے
اور اسی طرح اونٹ کی اور بیل کے گوشت کا بھی حال پوچھکر یہی کہتا تھا
کیونکہ اوسنے قید خانہ مین بجز چوہون کے اور کوئی جانور نہ دیکھا تھا
تو وہ سب جانورون کو چوہے کی مثل سمجھتا تھا اسی طرح جو لوگ عجائبات
اور اور حالات سے واقف نہین ہین وہ ہمیشہ ایک عجیب بات کو سنکر
یقین نہین لایا کرتے حالانکہ انسان کو چاہیے کہ ہر ایک امر کو اصول
کو نظر غور سے دیکھے اور ممکن اور محال مین تمیز کرے اور جس بات کو
قابل تسلیم دیکھے اوسکو تسلیم کرے جسکو عقل تجویز نکرے اوس سے
انکار کرے اور ہمارا مطلب ممکن سے وہ ممکن نہین ہے جو صرف تجویز عقلی
ممکن ہے بلکہ ہماری مراد اس سے ممکن بامکان وقوعی ہے کیونکہ ہم
اول ایک شئے کو دیکھتے ہین پھر اوس شئے کی قوت اور عظمت
اور مقدار پر نظر کرتے ہین اور ان امور پر نظر کرنے کے بعد اوس سے
ایک ممکن نتیجہ نکالتے ہین اور جبکو اس نتیجہ کے خلاف دیکھتے ہین

اوسکو ممتنع خیال کرتے ہین۔

تیسرا باب

انگریزی سلطنت کے بیان مین

اور اس مین چند فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت انگریزی کی تاریخ کے بیان مین

یولیوس قیصر یعنے جولیس سیزر کے عہد سے پہلے کے واقعات کا کچھ
ایسا پتا نہین چلتا جسکے سبب سے اوسوقت تک کی ٹھیک ٹھیک تاریخ
معلوم ہو جاوے البتہ یولیوس مذکور کے عہد سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ
یولیوس حضرت عیسی علیہ السلام سے پچپن برس پہلے دو مرتبہ اپنا
لشکر لیکر اس جزیرہ مین آیا اور آخرکار اسکو فتح کیا اور حضرت عیسی
سے تیتالیس برس بعد پھر اسپر کلودکو اپنے بزرگون کے مانند ملکونکو

فتح کرنیکا خیال آیا اور جو لوگ اوسکے ورثا مین سے تھے وہ بھی اوسی کے
پیرو ہوئے چنانچہ سنہ ۷۸ اور سنہ ۸۵ء مین رومانیون کا لشکر اغریکلا[1] کے
تحت حکم ہوکر اس جزیرہ کی طرف چلا یہان تک کہ غرامبیان کے پہاڑون تک
پہونچ گیا جس سے اسکوسیا علحدہ ہوتا ہے مگر یہ تمام جزیرہ انکے تحت تصرف
نہوا اسکے بعد سنہ ۴۱۱ء مین امپیرر ہونوریوس مقام برٹینیا[2] سے نکلا اور اہل
برٹینیا کو ایسے حالات مین تنہا چھوڑا کہ وہ قوم پکٹس کے حملے سے محفوظ
نہ رہ سکتے تھے پس انھون نے قوم ساکسون[3] سے جو کہ شمالی المانیا مین
آتی تھی فریاد کی اور یہ سنہ ۴۴۹ء کا ذکر ہے چنانچہ سنہ ۴۴۹ء مین اس قوم نے
اونکی معاونت کی جسکے سبب سے انگریزون مین چار مملکتین قائم ہوگئین
ایک تو ایسکس اور دوسری وسکس اور تیسری سسکس اور چوتھی کنٹ[4] مگر یہ

[1] اغریکلا یعنے جولیس اگریکلا ۱۲

[2] برٹینیا یعنے برطانیہ ۱۲

[3] ساکسون یعنے سیکسن ۱۲

[4] کنٹ یعنے کینٹ ۱۲

کیفیت ۴۵۵ء سے لیکر ۵۲۷ء تک رہی اور اوسکے بعد قوم انغل[1] یہان
آئی اور اسنے ۵۴۲ء سے لیکر ۵۸۴ء تک تین اور نئی مملکتین قایم کین
جنمین سے ایک کا نام ایسٹنغلیا[2] اور دوسری کا مرسیا اور تیسری کا ڈیرئی برنیسیا
تھا اوسکے بعد ۸۲۷ء مین تینون سلطنتین اغبرٹ[3] والی ایسکس کے تحت
حکومت مین متحد ہوگئین اوسکے بعد ۸۳۵ء مین قوم ڈنمارک نے انگریزون
سے لڑنے کا قصد کیا یہانتک کہ انجام کار اونکو خراب کردیا اسکے بعد
۸۷۱ء سے لیکر ۹۰۱ء تک الفرڈ اعظم انگلستان کا بادشاہ اس قوم پر
غالب آیا جسکے سبب سے مجبوری اس قوم کو صلح کرنی پڑی مگر پھر ۹۸۱ء
مین انگلستان پر وہی قوم ڈنمارک غالب ہوگئی اور اوسنے اپنے بادشاہ
سوینون[4] کو ۱۰۱۳ء مین انگلستان کے تخت پر بٹھلا دیا اور اوسکے بعد سے
۱۰۴۱ء تک اس تخت پر اصلی خاندان قابض نہوسکا بعد اسکے ۱۰۶۶ء

[1] انغل یعنے اینگل ۱۲
[2] ایسٹنغلیا یعنے ایسٹ اینگلیا ۱۲
[3] اغبرٹ یعنے اگبرٹ
[4] سوینون یعنے سوینن ۱۲

ڈیوک نارمنڈی ولیم اول اس ملک پر قابض ہو گیا اور گروہ پلنٹجنٹ[1]
کی بنیاد سنہ ۱۱۵۴ع میں گویا اسی کے وقت سے پڑی اور اس گروہ کا نام
فرانس میں کونٹ انجو تھا چنانچہ وہ لوگ ننہال کی جانب سے اسی ولیم
کی اولاد میں سے تھے چنانچہ اس گروہ میں کا سب سے پہلا شخص ہنری ثانی ہے
غرضکہ سنہ ۱۴۸۵ع تک یہی گروہ اوس سلطنت پر قابض رہا اور اس اثنا میں
سب سے بڑے واقعات یہ ہوئے کہ فرانس کی پانچ بڑی بڑی سلطنتیں
ہنری دوم کے بادشاہ ہونے میں اور اوسکی لڑائیوں میں جو سنہ ۱۱۶۲ع سے
لیکر سنہ ۱۱۸۹ع تک تو اس بکٹ سے ہوتی رہیں انگریزوں سے متفق ہو گئیں
اور سنہ ۱۱۷۱ع میں ارلانڈ[2] فتح ہوا اور سنہ ۱۱۹۵ع سے رشارڈ کور ڈلیون اور فرانس
سے بہت سی لڑائیاں ہوئیں اور سنہ ۱۱۹۹ع تک وہ لڑائیاں برابر ہوتی رہیں
اسکے بعد سنہ ۱۲۱۵ع میں عہدنامہ اعظم جسکو ماگنا کارٹا کہتے ہیں اور جو بنیاد ہے

[1] پلنٹجنٹ یعنے پلینٹیجنٹ ۱۲

[2] ارلانڈ یعنے ایرلینڈ ۱۲

انگریزی نظام سلطنت کی عمل مین آیا اور ۱۲۶۵ء سے ہنری ثالث کے
واسطے سیمون ڈومونفورٹ کونسٹابلیشر قائم ہوئی اور ۱۲۹۶ عیسوی سے
مملکت اسکاٹ لنڈ کی جسکو اسکوشیا بھی کہتے ہین فتح شروع ہوئی جس کا
ہنگامہ ۱۳۱۴ء تک رہا اسکے بعد ۱۳۳۷ء سے فرنس کی لڑائیان شروع
ہوئین جو سو برس سے زیادہ ۱۴۵۳ عیسوی تک جاری رہین پھر اسکی
لڑائیان دو خاندانون یعنی یورک اور لانکسٹر مین ہوئین جو وار و ف ر ٹن[1]
کی لڑائیون سے موسوم ہین جنمین ۱۴۵۵ء سے ۱۴۸۵ء تک خاندان
ملکیہ کی سلطنت جاتی رہی اور اسی وقت مین تخت سلطنت پر خاندان تُودور
بیٹھا جو بیٹھے کی دوسری شاخ سے نکلا تھا چنانچہ اسکے زمانہ مین سلطنت
کو عروج حاصل ہوا اور اسی نے مذہب کیتھلک کو مذہب پروٹسٹنٹ سے
بدلا اور اس تبدیل مذہب مین ہنری ہشتم نے اور اڈورڈ ششم نے اور
ملکہ الزبتھ نے بھی اسکی تائید کی چنانچہ یقصہ ۱۵۳۳ء سے لیکر ۱۶۰۳ء تک

[1] وار و ف ر ٹن یعنے دو گلاب کی لڑائیان ۱۲

رہا اسکے بعد اسی سنہ مین ملکہ الیزبت نے اپنا جانشین جاک[1] اول کو چھوڑا
جسکے وقت سے انگلستان مین خاندان سٹوارڈ شروع ہوا اور اسی نے
سلطنت انگلنڈ اور اسکوسیا یعنی اسکاٹلنڈ اور ارلانڈ یعنی ائرلنڈ
کو ایک سلطنت مین جمع کر کے اوسکا برتانیہ اعظم نام رکھا اسکے بعد اوسکے
بیٹے شارل اول یعنی چارلس اول نے تھوڑے دنون بعد اپنے عہد مین
یہ ارادہ کیا کہ پہلے قواعد کو توڑ کر سلطنت شخصیہ کا نقشہ جمانا چاہیے پس
اسکے ایسے فاسد ارادہ کے سبب سے مجلس پارلمان یعنی پارلیمنٹ مین
اور اسمین جنگ و جدل کی نوبت پہونچی اور آخر کار رعایا کی اعانت سے
مجلس فتحیاب ہوئی اور شارل کو اس مجلس نے مقید کر کے سنہ ۱۶۴۹ء مین
بدخواہ ملک قرار دیکر اوسکے قتل کا حکم دیا چنانچہ اوسی وقت سے یہ سلطنت
جمہوریہ ہوگئی اور جنرل کرامول نے سرانجام سلطنت کو اپنے اختیار
مین لیا اور سنہ ۱۶۵۸ء تک جبتک وہ زندہ رہا بلقب حامی ملک ملقب ہو

---

[1] جاک یعنی جیمس ۱۲

وہی سردار رہا اسکے بعد سنہ ۱۶۶۰ع مین پھر خاندان اسٹوارڈ واپس آیا اور
سلطنت پر قابض ہو گیا مگر سنہ ۱۶۸۸ع مین جاک دوم کی لغو باتون کے
سبب سے ایک شورش ملک مین پیدا ہوئی اور دوبارہ اس خاندان
کے ہاتھہ سے سلطنت بالکل نکل گئی اور ولیم تیسرا جو خاندان اورانج مین
سے جاک ثانی کا داماد تھا انگلنڈ کے تخت پر بیٹھہ گیا اور اسی شورش کے
سبب سے انگلنڈ مین قانونی سلطنت کی بنا قائم ہو گئی اور کونسٹیٹیوشن
کے قائم کرنے مین سب سے پہلے انگلنڈ نے ابتدا کی جسکے سبب سے
ہر ایک شخص کی آزادی اور تمام احکام کا عدل کے ساتھہ ہونا اور عزل
ونصب حکام کا انصاف کے ساتھہ ہونا اور محصول کا محدود ہونا اور
کسب ہنر کی قدر ہونا اور سلطنت کی حالات کی نگہداشت ہونا مستحکم ہو گیا
اور رعایا کو پارلیمنٹ مین سلطنت کی تصرفات کی بابت بحث وگفتگو کی
مجال حاصل ہوئی اور ہمنے جو یہ کہا ہے کہ یہ سب باتین مذکورہ مستحکم ہو گئین
اسکا سبب یہ ہے کہ اوس شورش سے پہلے بھی یہ سب باتین انگلنڈ مین تھین

سے بطور ورثہ کے باپون سے بیٹون کو چلی آتی تھین پس اس شورشر
نے اوس مین کچھ زیادتی نہین کی بلکہ اونکو مستحکم اور مضبوط کر دیا پس آج
سے کہہ سکتے ہین کہ انگلستان کی سلطنت مین رعایا کے حقوق کی حفاظت
کے قانون تیرھوین قرن مین ٹھیک جاری ہوئے اور انگریزی
قوم کی ایک خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ معاملات سیاست وحکمرانی مین نہایت
درجہ کی واقفیت رکھتی تھی اور اس بات کی لیاقت اسکو بخوبی حاصل تھی
کہ جو امور سلطنت کی آزادی کو برقرار رکھین اونکی حمایت کرسکتی تھی اور
جو باتین آزادی کی بقا کے واسطے درکار تھین اونپر بخوبی عمل کرتی تھی
چنانچہ اسی قسم کی لیاقت کی بدولت اون لوگون نے مجلس پارلیمنٹ
قائم کی جو اون معاملات مین جنکا وقوع بادشاہ اور رعیت کے درمیان ہوتا ہو
مباحثہ کیا کرتی ہے اور اوس زمانہ سے لیکر آج تک وہ اوسی کیفیت سے
جس طرح کہ قائم ہوئی تھی قائم ہے ہنری ششم کے عہد مین فرتسکو کنشایہ[1] نے

---

[1] فرتسکو کنشایہ تحقیق نہین ہوا کہ یہ کس لفظ کا معرب ہے ۱۲

یہ کہا تھا کہ سلطنت کی دو قسمین ہین ایک تو وہ ہے جو شخص واحد کی رامی
سے چلتی ہو اور دوسری وہ ہے جو مقید بقوانین ہو اور ان دونون سلطنتون
مین فرق یہ ہے کہ پہلی سلطنت مین تو بادشاہ خود اپنے آپ رعایا پر حکومت
کرتا ہے اور جسقدر وہ محصول مناسب سمجھتا ہے اوسیقدر محصول جاری
کر دیتا ہے بغیر اسکے کہ رعایا کے مقدور اور اونکی رضامندی سے کچھ بحث
ہووے اور دوسری قسم کی سلطنت مین کوئی کام بغیر قاعدہ اور بغیر مرضی
رعایا کے نہین ہوتا اور کہا جاتا ہے کہ یہ شورش جو انگلنڈ مین ہوئی اسکی
جڑ پہلی ہی قرنون مین پیدا ہو چکی تھی اور اوسکی قوت کو قدیم زمانہ کی وضع
اور حالات نے جو سیاست ممالک سے علاقہ رکھتی تھی اور مذہب مین اوس
تبدیلی کے واقع ہونے نے ظاہر کر دیا جو سولھوین قرن مین ہوئی تھی جسطرح
کہ ۱۶۸۸عیسوی مین ولیم ثالث کی بہت سی شورش ہوئی تھی جسکے بعد
وہی ولیم ثالث تخت نشین ہوا تھا اور اوسکی بدطینتی نے اوس شورش
کو بڑی مدد دی تھی یہ بدطینتی اوسکی بالکل ویسی ہی تھی جیسی جاک ثانی مین

تھی جسکی جگہ وہ تخت نشین ہوا تھا جسکو نہ امور سلطنت مین کچھ بصیرت تھی
اور نہ اسکو کچھ خوف تھا چنانچہ اسیوجہ سے ایسی آزادی اور ہنگامون مین
لارڈون کی مجلس یعنے ہوس آف لارڈس اور وکلاء رعایا یعنے ہوس
آف کامنز بھی شریک ہوئے اور اسی نے اونکو اور تمام رعایا کو بادشاہ کی اطاعت
سے منحرف ہونے پر برانگیختہ کیا اور اسی وقت سے معاملات سیاست مین
ہر قسم کی خوش انتظامی اور خوبی اور اوسکے اندرونی امورات مین استحکام
اور مضبوطی پیدا ہوگئی اور اوسکی بحری قوت بہت بڑھگئی اور یوماً فیوماً اسکی
مملکت کی وسعت بڑھتی گئی اور اطراف وجوانب کی بہت سی آبادیان
اوسکے تحت وتصرف مین ہوتی گئین اسکے بعد ۱۷۰۲ء مین ملکہ جینی جاک
ثانی کے بیٹے اس سلطنت کی تخت نشین ہوئی اور جب اوسکا انتقال ہوگیا
تو رعایا سلطنت نے ۱۷۱۴ء عیسوی مین خاندان ہانوفر مین سے ایک شخص
کو اس سلطنت کا تخت نشین کیا اور آج تک وہی خاندان اوسپر قابض
ومتصرف ہے چنانچہ اس خاندان کے پانچ بادشاہون نے اس تخت پر

حکمرانی کی اور آج کل جو بادشاہ وہان حکمران ہے وہ ملکہ وکٹوریہ دام اقبالہا
ہین پس ان اخیر بادشاہون کے عہد مین ۱۷۶۰ عیسوی مین کینیڈا
واقع ملک امریکہ فتح ہوا اور یہ فتح پوری ہوئی ۱۷۶۳ع کی لڑائی مین
اور ۱۷۷۴ عیسوی سے ۱۷۸۳ عیسوی تک تمام سلطنت امریکہ انگریزون
کے ہاتھ سے نکل گئی اور ۱۷۵۷ عیسوی مین سلطنت ہند اسکے ہاتھ آئی
جسکی جنگ و جدال کا قصہ ۱۸۱۶ عیسوی تک ختم ہوا اور جو لڑائیان
نیپولین اول سے اور فرانس سے ۱۷۹۳ عیسوی سے شروع ہوئی تھین وہ بھی
۱۸۱۵ عیسوی مین انجام کو پہونچین اور ۱۸۳۲ عیسوی سے اس سلطنت
کی سیاست جدید طریقہ سے جسطرح کہ فرقون کے نائب پسند کرین جاری
کی گئی اسی سبب سے اسکے جدید زمانہ کی تاریخ جارج چہارم کے عہد سے
شمار کیجاتی ہے اب ہم یہان سے انگلستان کے بادشاہون کے نام
مع اونکے عہد حکومت کی تاریخ کے بیان کرتے ہین —

انگلنڈ کے بادشاہون کے نام مع سال جلوس

پہلا خاندان ساکسونیا یعنے سیکسن

سنہ	
۸۲۷	اغبرت یعنے اگبرٹ
۸۳۶	اثلولف یعنے اتھل الف
۸۵۸	اثلبلد یعنے اتھل بالڈ
۸۶۰	اثلبرت یعنے اتھل برت
۸۶۶	اثلرید یعنے اتھل رڈ
۸۷۱	الفرد الکبیر
۹۰۰	پہلا ادوارد
۹۲۵	اثلستان یعنے اتھل ستن
۹۴۱	پہلا ادموند یعنے ایڈمنڈ
۹۴۶	ادرد یعنے ال درد
۹۵۵	ادوی
۹۵۶	ادغر یعنے ایڈگر جسکا لقب پسیفک یعنے سلیم ہے۔
۹۷۵	سینٹ ادوارد جسکا لقب مرٹیر یعنے شہید
۹۷۸	دوسرا اثلرید یعنے اتھل رڈ دوم

دوسرا خاندان سیکسن اور ڈنمارک

سنہ	
۱۰۱۳	ڈنمارک والا سوینون یعنے سون۔
۱۰۱۴	اثلرید یعنے اتھل رڈ جسکا اوپر ذکر ہوا
۱۰۱۶	دوسرا ادموند یعنے ایڈمنڈ جسکا لقب سیکسنی ہے
۱۰۱۷	ڈنمارک والا کانوت الکبیر یعنے کینوٹ کلان
۱۰۳۶	ڈنمارک والا پہلا ہارولد یعنے ہرلیڈ
۱۰۳۹	ڈنمارک والا ہاردی کانوت یعنے ہاردی کینوٹ

۱۰۴۱	ادوارد والکونفسور یعنے ایڈورڈ کین فیسر سیکسنی
۱۰۶۶	ہارولڈ ثانی یعنے دوسرا ہیرالڈ

تیسرا خاندان نورمندیونکا

۱۰۶۶	پہلا ولیم جسکا لقب فتحمند ہے
۱۰۸۷	دوسرا ولیم جسکا لقب اشقر تھا
۱۱۰۰	ہنری اول جسکا نام بوکلیرک تھا
۱۱۳۵	ستیفن دہ ویلوی یعنے سٹیون

چوتھا خاندان جنس انجو یا پلنتجنات ہین سے

۱۱۵۴	ہنری دوم
۱۱۸۹	پہلا ریشارد ملقب بکئیر دیون یعنے پہلا رچرڈ جسکا لقب شیر دل تھا اور یہ وہی ہے جو بیت المقدس کے چھنا لینے کے واسطے سلطان صلاح الدین بن ایوب سے لڑا تھا
۱۱۹۹	جان سانتیر اسکو بغیر زمین والا اس لیے کہتے تھے کہ اوسکے باپ دادا کے پاس کچھہ ملکیت نتھی
۱۲۱۶	تیسرا ہنری
۱۲۷۲	پہلا ادوارڈ
۱۳۰۷	دوسرا ادوارڈ
۱۳۲۷	تیسرا ادوارد
۱۳۷۷	ریشارڈ ثانی یعنے دوسرا رچرڈ
۱۳۹۹	چوتھا ہنری
۱۴۱۳	پانچواں ہنری
۱۴۲۲	چھٹا ہنری
۱۴۶۱	چوتھا ادوارد
۱۴۸۳	پانچواں ادوارد
۱۴۸۳	ریشارڈ ثالث یعنے تیسرا رچرڈ

خاندان پانچوان بیت تو دور یعنے تو ڈرون کے گھرانے مین سے

۱۴۸۵	ساتوان ہنری جسکا نام رچمنڈ تھا
۱۵۰۹	آٹھوان ہنری
۱۵۴۷	چھٹا ادوارڈ
۱۵۵۳	جان غزی یعنے لیڈی جین گری
۱۵۵۳	ماریا یعنے ملکہ میری
۱۵۵۸	ملکہ الزبت

چھٹا خاندان اسٹوارٹ کے گھرانے مین سے

۱۶۰۳	جاک الاول یعنے پہلا جیمس
۱۶۲۵	شارل الاول یعنے پہلا چارلس

خالی زمانہ جسمین چارلس قید رہا اور قتل ہوا سنہ ۱۶۴۹ عیسوی سے سنہ ۱۶۵۲ عیسوی تک

۱۶۵۲	اولور کرومول پریسیڈنٹ سلطنت جمہوریہ
۱۶۵۸	ریشار و کرومول یعنے رچرڈ کرومول بیٹا اوسکا
۱۶۶۰	شارل ثانی یعنے دوسرا چارلس
۱۶۸۵	جاک ثانی یعنے دوسرا جیمس

ساتوان خاندان اورانج اور اسٹوارٹ کے گھرانے مین سے

۱۶۸۹	تیسرا ولیم اورانج کے گھرانے کا اور میری اوسکی زوجہ اسٹوارٹ کے گھرانے کی
۱۷۰۲	حنی

آٹھوان خاندان ہانوفر کے گھرانے مین سے

۱۷۱۴	پہلا جارج
۱۷۲۷	دوسرا جارج
۱۷۶۰	تیسرا جارج
۱۸۲۰	چوتھا جارج
۱۸۳۰	چوتھا ولیم
۱۸۳۷	ملکہ وکٹوریہ ملکہ بزمانہ دوام سلطنتہا

فرانس اور سپانیہ کے اور جانب غرب مین بوغاز صان جورج اور

بحر آئرلانڈ ہے اور انگلستان باون کونٹیون مین منقسم ہے جن مین بارہ

کونٹیان گال قوم کی ریاست کی ہین اور اسکے باشندون کی تعداد

سنہ ۱۸۶۱ء مین دو کرور ایکسٹھ ہزار سات سو چھبیس تھی انگلستان مین

پہاڑ بہت کم ہین البتہ گال کی ریاستون مین اور شمال کی جانب

مین پہاڑ ہین مگر وہ کچھ ایسے عظیم الشان پہاڑ نہین ہین کیونکہ سب سے

بڑا پہاڑ وہان سنوڈون ہے مگر وہ بارہ سو میٹر سے زیادہ بلند نہین ہے

البتہ وہان دریا بہت زیادہ ہین مگر چھوٹے چھوٹے ہین سب مین بڑے

دریا ٹیمس اور سیورن اور ہمبر ہے اور یہ پچھلا ٹرنٹ اور اوز

دریاؤن سے نکلا ہے یعنی یہ دونون دریا ہمبر کے موہانے مین

گرتے ہین اور اوس سے کم ٹوئڈ اور مرسی اور ایون اور ٹیس اور

---

۱۳ سینٹ جارج چینل یا آبنائے سینٹ جارج ۱۲

۱۵ آئرش چینل بحر آئرلینڈ ۱۲ ۵۲ ٹیمز ۱۲ ۵۳ سورن ۱۲

۵۴ ہمبر ۱۲ ۵۵ آوز ۱۲

ڈمی اور ہین اور دروانت ہے اور گوشۂ شمال مین بھی چند چھوٹے
چھوٹے دریا بہتے ہین اور آمدرفت کی آسانی کے لیے مصنوعی خلیج بھی
جنہین چار اصلی ہین اور ہر ایک اپنے شہر کے نام سے منسوب ہے اور
وہ شہر یہ ہین لیفر پول یعنے لیورپول اور مانشستر یعنے منچسٹر اور لندرہ
یعنے لندن اور برمنغم یعنے برمنگھم اور انگلستان نہایت شاداب اور
سرسبز باردمزاج کی ولایت ہی اور اوسمین طرح طرح کے پھل پھول اور
اناج اور گھاسین وغیرہ پیدا ہوتی ہین اور بہسلون بھی پیدا ہوتی ہے
جس سے پیر بناتی ہین اور اور بھی نباتات پیدا ہوتے ہین جن سے آٹا
بن سکتا ہے اور بعض ایسی چیزین پیدا ہوتی ہین جنسے تیل نکالا جاتا ہے
مگر انگور اس سرزمین مین نہین ہوتا اور چراگاہین وہان کی نہایت
عمدہ ہوتی ہین اسی سبب سے وہان کے گھوڑے اور تمام اقسام کے
مویشی بہت عمدہ اور قوی ہوتے ہین اور اوسکے اکثر اطراف مین شکار
بڑی کثرت سے ملتا ہے اور اوسکے گوشۂ غربی مین کنوئین بکثرت تمام ہین

اور کھیتی نہایت عمدہ ہوتی ہے اور پتھر کے کویلہ کی کانین اور لوہا
نہایت افراط سے ملتا ہے اور اسی طرح تانبا اور سیسا اور جست وغیرہ
بہت ہوتا ہے اور صناعت اور دستکاری وہان ایسی شائع ہو کہ دوسرے
کسی ملک مین اوسکی مثل نہین ہے خصوصاً ریشمی اور سوتی اور اونی
کپڑون اور اور سب قسم کے کپڑے کے بنانے اور حریر اور صوف
اور کتان کے بنّے اور روئی کے کاتنے اور اوسکے رنگ کرنے اور کانون
مین سے نکالنے اور ہتھیار بنانے اور روزمرہ کام مین آنیوالی لوہے
کی کلون کے طیار کرنے اور گھڑیون کے بنانے اور چمڑے کے رنگنے
اور ملمع کرنے اور کلون سے کپڑون کے دہونے مین نہایت اعلی
درجہ کی صنعتین ایجاد کی ہین اور انگلستان مین بہت سی معمولی سڑکین
طیار ہین اور ریلوے سڑک بھی وہان برابر پھیلی ہوئی ہے چنانچہ
۱۸۶۵ء تک جسقدر ریلوے سڑک تیار ہوچکی تھی اوسکی مقدار ۱۳ ہزار
سات سو اٹھتر کیلومیٹر تھی اور تار برقی تمام اطراف انگلستان مین

پھیلا ہوا ہے مگر ہمکو اسکے طول کا حساب نہین معلوم ہوا کہ وہ کسقدر ہے
اور تجارت داخلی اور خارجی کا وہان ایسا رواج ہے کہ اوسکی کچھ حد
نہین ہے یہانتک کہ تمام دنیا سے تجارت کرتے ہین اور مملکت سکوسیا
یعنے اسکاٹلنڈ بھی ایسی خوشنما اور عمدہ مملکت ہے کہ دیکھنے والے کی نظر اور
روح تازہ ہوجاتی ہے اور ایک طرف اوسکی دوسری طرف کی مشابہ
نہین ہے گوشہ شمالی اسکا بسبب کثرت پہاڑون کے دشوار گذار
ہوگیا ہے اور گوشہ جنوبی اسکا نہایت سرسبز اور کثیر الثمرات ہے اور
اوسکے بیچون بیچ مین ہوکر ایک سلسلہ پہاڑون کا گرامپیان پہاڑون کا
گذرا ہے اور اوسکا غربی کنارہ متعدد جزیرون سے ملا ہوا ہے اسطرح
کہ سمندر کا پانی اونمین گھس آیا ہے اور پہاڑون کی جڑ تک پہونچ گیا ہے
اور اسی سبب سے اسطرف بہت سی غولف اور باچی موجود رہتی ہین جنکو ہم
جون اور وخلہ کہتے ہین اور اتھار مملکت مین دریا اور چھوٹی خلیج بہت سی
ہین اور اونمین ایک بڑا خلیج ہے جسکو کلیدونیان کہتے ہین جو جنوب شمالی

اور بحر ارلانڈہ کو ملاتی ہے مزاج اس اقلیم کا بھی بارد ہے اور اسکے
پہاڑون مین لوہے اور سیسے اور پتھر کے کوئلے کی کانین بہت نکلتی ہین
اور طرح طرح کے پتھر اور بلور اور بحیرہ پانی اور مثل اسکے بہت سی معدنیات
ہین اور وہان کھیتی کا کارخانہ نہایت عمدہ اور انتظام کے ساتھ ہے
وہان کی چراگاہین نہایت وسیع اور پر زور ہین چنانچہ اسوجہ سے چوپائے
جانور خصوصا گاو بھیڑ بہت ہوتے ہین اور اونکی اون نہایت عمدہ اور
پاکیزہ ملائم ہوتی ہے اور اہل سکوسیا باعتبار صناعی اور دستکاری کے اور
خصوصا اون فلاحت مین فائق ہین یہ مملکت ۳۳ کونٹیون پر منقسم ہے
اس مملکت کی باشندون کے شمار سنہ ۱۸۶۱ عیسوی تک تیس لاکھ اکسٹھ ہزار
دو سو پچاس تھے اور مملکت آیرلنڈ پس وہ انگلنڈ کی جانب غرب مین
واقع ہے اور آیرلنڈ اور انگلنڈ کے درمیان بوغاز صان جورج او بحر
آیرلنڈ فاصل ہے اور باعتبار طول کے مساحت اسکی شمال سے جنوب
مین چار سو پچاس کیلومیتر ہے اور عرض مین دو سو اسی کیلومیتر ہے

اور یکسر سطح اسکا چوراسی ہزار دو سو پینتیس کیلومیٹر مربع ہے اور سنہ ۱۸۶۱ع
تک اسکے باشندون کی تعداد ستاون لاکھ چونسٹھ ہزار پانسو تینتالیس
تھی اور یہ مملکت چار صوبون پر منقسم ہے اور ان صوبون مین تبس۳۲
کونٹیان ہین زمین اسکی اکثر اطراف مین وسیع ہے اور اسمین ندیان
بہت ہین اور تین بڑی خلیج ہین جنمین ایک خلیج تو خلیج اعظم کے نام سے
مشہور ہے اور دوسری خلیج ملکی خلیج کے نام سے اور تیسری خلیج میورے
کے نام سے مشہور ہے اور وہان چھوٹے چھوٹے دریا بکثرت تمام ہین
اور اونکے کنارے جابجا عمدہ اور مستحکم اور بلند ہین خصوصاً گوشۂ شمال و
غرب مین اور اسوجہ سے اس مملکت مین جہازون کے لنگرگاہ کا نہایت
عمدہ موقع ہے اور اوسکی چراگاہین نہایت عمدہ اور سیراب ہین مزاج
اس اقلیم کا معتدل ہے لیکن سریع التغیر اور بڑے اناجون مین وہان
جو اور فوان پیدا ہوتے ہین اور فوان ایک قسم کا اناج ہے جو خاص
دواب کے کھانے کا ہوتا ہے اور کتان اور پطاطا بھی بہت ہوتا ہے

اور قسم کم اور وہان حیوانات بہت قسم کے ہوتے ہین گھوڑا وہان کا
تانگن نہایت عمدہ ہوتا ہے اور بھیڑ اور سور وہان بکثرت ہوتا ہے
اور چاندی اور سونے اور تانبے اور سیسے اور پتھر کے کوئلے اور جست
اور گندھک کی کانین وہان بہت ملتی ہین البتہ صناعت اور دستکاری
وہان ایسی نہین ہے جیسی کہ ترقی کے ساتھ اور ملکون مین ہے اور
وہان روئی اور کتان اور اور چیزین پیدا ہوتی ہین اور جو جزیرے
اس مملکت مین ہین انمین سے جزیرہ وینت اور جزیرہ مان اور انگلسی
برطانیہ سے ملے ہوئے ہین اور علاوہ انکے اور جزائر مجتمع ہین مثل
جزایر ابریڈ اور جزایر اورکاڈ اور جزایر شیتلانڈ وغیرہ اور تمام رقبہ
ان جزیرون کا ایک ہزار چھبیس کیلومیتر مربع ہے اور ان جزیرون
کے سکان کی تعداد سالـ۱۸۷۱ع تک ایک لاکھ تنتالیس ہزار سات سو
اناسی تھی اور تمام مملکت کا کسر رقبہ تین لاکھ پندرہ ہزار نوسو بیالیس
کیلومیتر ہے اور تمام مملکت کے باشندون کی تعداد سالـ۱۸۸۱ع میں جسکی تمام

دو کروڑ نو لاکھ اکیس ہزار دو سو اٹھانوے تھی اور دار السلطنت
اوسکا مقام لندن ہے جسمین بموجب شمار سنہ مذکور کے اٹھائیس لاکھ
تین ہزار چوبیس آدمی ہین اور انگریزی سلطنت کے قبضہ مین علاوہ
جزایر برٹانیا کے اور متعدد جزیرے اور آبادیان ہین چنانچہ منجملہ اونکے
یورپ مین ایک جزیرہ ہیلگو لانڈ بحر شمال مین ہے اور جزایر جرسی
اور غرنسی بحر المانش مین واقع ہین اور اسپین مین جبل طارق ہے
اور ایک جزیرہ مالطہ اور غوزو بحر روم مین ہے اور ان سب جزایر کے
باشندون کی تعداد تین لاکھ ستاسی ہزار پانسو تیئیس ہے اور ایشیا
مین ہندوستان اکثر حصہ دریاے فانج[*] کے غرب سے اوسی کے
قبضۂ اقتدار مین ہے اور جزیرہ سیلان یعنے لنکا اور فانج کی جانب
شرق ملک آسام اور اراکان اور اور ملک بھی انگریزون کی عملداری مین ہین

[*] دریاے فانج سے غالباً دریاے ستلج مراد ہے لیکن یہ پرانی حد انگریزی عملداری کی تھی اسلیے
بجاے دریاے فانج کے دریاے اٹک پڑھنا چاہیے اور بجاے اکثر حصہ ہندوستان کے
کل ہندوستان پڑھنا چاہیے ۱۲

اور چین مین جزیرہ ہنکو نغ یعنے ہانگ کانگ اور اوسکا شہر بھی اسیکا ہی
اور جزیرہ عرب مین شہر عدن اسی کے قبضہ مین ہے اور بوغاز مین
باب المندب اور جزیرۂ پریم بھی اسی کے پاس ہے اور ان سب مقامات
کے باشندون کی تعداد یعنے انگریزی ممالک کے باشندون کی
جو ایشیا مین ہے اٹھارہ کرور اکہتر لاکھ ستائیس ہزار آٹھسو چھپتر ہے
چنانچہ منجملہ اسکے خاص ہندوستان مین اٹھارہ کرور تیرہ لاکھ ستر ہزار
آٹھسو پندرہ ہین مگر اسمین سے جو لوگ خاص سلطنت انگریزی کے
تحت حکم ہین وہ تیرہ کرور تین لاکھ اٹھہ ہزار پانسو اڑسٹھہ ہین
اور باقی آدمی جو تخمینا چار کرور نناوے لاکھ اڑتالیس ہزار دوسو ستترہ
ہین وہ راجون اور نوابون کی حکومت مین ہین اور ان راجون اور
نوابون کو اپنی اپنی سلطنت مین کامل اختیارات حاصل ہین مگر سرکار
انگریزی کو سالانہ خراج ادا کرتے ہین اور خاص افریقہ مین بھی
کچھہ مقامات سینیغال اور غنی مین اور جزائر موریس اور ممالک آلان اور

جزیرہ اسانسیون اور آبادی ہای راس الرجاد الصالح یعنے کیپ آف گڈ ہوپ اور مراکز جزیرہ مدغسکار بین سلطنت انگریزی بین داخل ہین اور افریقہ بین جسقدر انگریزی سلطنت ہی اوسکے باشندون کی تعداد نولاکھہ چودہ ہزار تین سو چونسٹھہ ہے اور کچھ ملک سلطنت انگریزی کا امریکہ بین ہے جسکو بیتا نیا جدیدہ کہتے ہین جسمین کانڈا یعنے کینیڈا اور برنزویک جدید اور سکوسیا جدید اور لابرادور اور جزیرۃ الارض الجدید شامل ہین اور چند اور شہر اون مقامون کے غرب بین واقع ہین اور سلطنت انگریزی کے قبضہ بین قطب شمالی کی طرف بھی زمینین اور جزیرے ہین اور جزایر انتیل صغار اور جزیرہ جامایک اور غیبان انگریزیہ اور جزایر باجالان بھی انگریزی حکومت بین داخل ہین اوران سب جزایر کے باشندون کی تعداد جو امریکا بین واقع ہین تینتیس لاکھہ ننانوے ہزار پانسو تریسٹھہ ہے اور اوقیانیہ بین بھی جو اوقیانوس یعنے بحیط کے جزیرے ہین اور استریلیا کا شرقی کنارہ اور اور متعدد جگہہ

اوسکے غربی کنارہ مین اور جزیرہ تزمانیا اور جزائر نیوزیلینڈ جسکو
زیلانده جدید کہتے ہین اور جزایر نورفولاک مین بھی انگریزی سلطنت ہے
اوران سب جزایر کے باشندون کی تعداد تیرہ لاکھ اٹھاون ہزار
تین سو اکیاسی ہے اور افریقہ کے جنوب مین بھی سلطنت انگریزی کی
بہت سی مملکتین جدید ہین جیسے شہر لاغوس جسپر ۱۸۶۱ء مین قبضہ ہوا ہے
اور رویڈا اور چند چھوٹے جزیرے اور بھی ہین اور گو انمین سے بعض مقامات
ایسے ہین جو فی نفسہ کچھ فائدہ کے نہین ہین مگر اس لحاظ سے وہ قدر کے
قابل ہین کہ لڑائی کے لیے نہایت عمدہ مورچون کی جگہہ ہے اور ضرورت
کے وقت جنگی جہازون کے لیے نہایت عمدہ امن کی جگہہ ہے کہ انگریزون
کے جنگی جہاز مع لشکر کے ان مقامون کے سبب سے ہر چہار طرف
بآسانی جاسکتے ہین پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ ۱۸۶۱ عیسوی تک تمام
روے زمین پر جسقدر انگریزی رعایا ہے اوسکی تعداد بائیس کروڑ تین لاکھ
آٹھہ ہزار نوسو چوالیس تھی اور یہ تعداد تمام کرہ معلومہ کے باشندون کی

پانچوین حصہ سی کچہ زیادہ ہے

تیسری فصل

سلطنت انگریزی کے طریق سیاست کی بیان مین

لارڈ ویروغم یعنی لارڈ بروہم نے لکھا ہے کہ انگریزی طریقہ انتظام سلطنت کی ترکیب مین اون جملہ امور کی رعایت کی گئی ہے جن سے کسی سلطنت کے اصول خالی نہین ہو سکتے کیونکہ فی نفسہ سلطنت کی تین قسمین ہین یا تو سلطنت شخصیہ جسکا مالک اور حکمران شخص واحد ہو اور یا وہ سلطنت جسکے تمام اختیار بالکل ارکین اور عمائد کے ہاتھ مین ہون اور یا وہ سلطنت جسکے اصول حکمرانی عامہ رعایا کے ہاتھ مین ہون اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ان تین قسم کی سلطنت مین سے کوئی ایسی نہین ہے جو رعایا کے حقوق کی حفاظت اور سلطنت کی خوبی کے لیے کافی ہو لیکن انگریزی طریقۂ انتظام سلطنت نے بنا سلطنت کو اون دو عمدہ اصول پر مبنی کیا جو یورپ کی تمام مملکتون مین موجود ہین اور وہ یہ ہین کہ چند مجلسین جنکو ان

اختیارات مین مستقل ہون بادشاہ کی طرف سے بطور نائب مقرر ہون مگر
اونکے احکام بغیر موافقت راے بادشاہ کے نافذ ہون اور طریقۂ انتظام
سلطنت انگریزی مین جو قوت اور ضعف پیش آتا ہے اونکی عادتون کے
اختلاف اور تبدیل اوقات سے ہوتا ہے اسلیے کہ ایسی حالت مین طریقۂ
انتظام سلطنت مین اونکے نزدیک کوئی امر سیاست متفق علیہ نہین ہوتا
اور در اصل وہ طریقۂ انتظام غور کامل سے اور قواعد علمی کی رو سے
جاری نہین ہوتا جیسا کہ اہل فرانس کرتے ہین بلکہ وہ نتیجہ ہوتا ہے حالات
اور عادات کے لحاظ کا جسکی طرف ہمنے اشارہ کیا ہے دوک دیان
فرانسیسی کا قول ہے کہ انگریزی سلطنت کی طریقۂ انتظام تمام قوانین
قدیمہ اور جدیدہ کا جامع ہے اور جو ایک قسم کی دقت سے خالی نہین ہے
کیونکہ کبھی آئین وحکم مخالف ایک مقدمہ مین ایسے پائے جاتے ہین
کہ ایک نیا حکم بغیر باطل کرنے پہلے حکم کے صادر ہوتا ہے اور وہ پہلا حکم
بلحاظ حمیت قومی اور تمدن کے اونکی عادات قدیمہ کی رعایت کو ساتھ

چھوڑ دیا جاتا ہے اور آغاز اس کونسٹیٹوسیون یعنے طریقہ انتظام سلطنت
انگریزی کا قوم ہارونات کیوقت سے ہے جسنے ۱۹ جون ۱۲۱۵ع مین
پادشاہ جان سانتیر کے روبرو ایک بڑا عہدنامہ پیش کیا تھا اور جسکی صحت
اور اجرا کو اوس بادشاہ پر لازم ٹھہرایا تھا اوسکی دوسری فصل مین بادشاہ
موصوف کا یہ اقرار ہے کہ جسقدر انگریزی مملکت مین ہماری رعایا ہے اوسکو
ہماری طرف سے اور ہمارے وارثون کی طرف سے اون امور مین جنکی ہم
آیندہ تفصیل کرینگے دائمی آزادی کا حق حاصل ہے اور اوسکی چودہوین
فصل مین عام مجلس بنانے کا اقرار ہے جو لوگون پر محصول کا ادا کرنا تجویز
کیا کرے اور یہ بھی بادشاہ کا اقرار ہے کہ اوس مجلس کے بنانے کے لیے
ہم مذہب کے پیشواؤن اور اونکے ماتحتون اور پادریون کو جو خانقاہون
کے سردار ہین اور کونٹون کو اور بڑے بڑے بارنٹون کو بذریعہ اپنے
خطوط خاص کے بلا دینگے اور عمال سلطنت کو جو ہمارے تابع ہین اونکو
اونکے افسرون کے ذریعہ سے طلب کرینگے اور پندرہوین فصل مین

باوشاہ کا یہ اقرار ہے کہ جب ہم شہر لندن کی قدیمی آزادی کی حفاظت
کا بندوبست کرینگے تو ایسا ہی عمل ورامد اوسوقت کرینگے اور پانچوین
فصل مین باوشاہ کا یہ اقرار ہے کہ مجلس احکام عمومیہ کو آیندہ سے
ہمارے ساتھ ساتھ پھرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے بلکہ اوسکو اپنے
موقع معین مین قیام رکھنا چاہیے اور فصل بیسوین مین بادشاہ کا یہ
اقرار ہے کہ جو لوگ اون سرداروں کی زمین سے لگان اداکرتے ہین
جو اوس زمین سے اور جو کچھ کہ اوسپر ہے مالک ہین اونسے کوئی مالی ڈانڈ
صرف اونکی کسی بڑی یا چھوٹی بے اعتدالی پر نہ لیا جاویگا مگر بحالت
مجرم ہونے کے لیکن اگر مجرم کے پاس اوسکی ضرورت معاش سے
زیادہ نہو تو بھی اوسپر ڈانڈ نہ ڈالا جاویگا اور اگر کوئی جرم بازار کی سوداگری
سے متعلق ہو تو اونپر ایسا ڈانڈ نہ ڈالا جاویگا جس سے اونکا راس المال
تلف ہو جاوے اور اونکا کاروبار بند ہو جاوے اور اوسکی چھبیسوین
فصل مین پادشاہ کا یہ اقرار ہے کہ کاشتکاروں پر خواہ وہ خاص

اراضی خالصہ سلطانی کے کاشتکار ہون خواہ اور مالکان زمین کے
کاشتکار ہون تو بحالت مجرم ہونیکے اونپر ایسا سخت جرمانہ جو اونکی طاقت
سے باہر ہو نکیا جاویگا اور وہ زمین کی کاشت سے محروم نکیے جاوینگے
اور کوئی ڈانڈ اونپر لازم نہ آویگا جب تک بارہ آدمی اونکے ہمسایونمین سے
اوسپر گواہی ندین اور اوسکی اٹھیسوین فصل مین بادشاہ کا یہ اقرار ہے
کہ کسیکو پادریون مین سے اور کھٹون مین سے یا اونکے سوا اور کسیکو
عمال سلطنت مین سے یہ اختیار نہین ہے کہ گھوڑے یا اور بار برداری
کی چیزین ہمارا اسباب ڈہونیکو بغیر اجرت دیے بطور بیگار کے پکڑے
اور اوسکی تینتالیسوین فصل مین بادشاہ کا یہ اقرار ہے کہ تمام سلطنت
مین باٹ اور پیمانہ اور گز ایک مقدار کا ہو اور وہ مقدار وہی ہے جو
اب لندن مین موجود ہے اور فصل اڑتالیسوین مین بادشاہ کا یہہ
یہ اقرار ہے کہ کوئی شخص نہ گرفتار کیا جاویگا اور نہ قید کیا جاویگا اور نہ اوسکی
کوئی چیز جسکا وہ مالک ہو لیجاویگی اور نہ اوسکی عادتون اور آزادی میں خلل ڈالا جاویگا

اور نہ قوانین کی حفاظت سے محروم کیا جاویگا اور نہ زمین سے نکالا جاویگا اور کسی طرح سے ایسی بات اوسکے ساتھہ نہین کیجاویگی جو اوسکی آزادی کی منافی ہو اور ہمکو اوسپر کچہ اختیار نہو گا اور نہ ہم اوسکے قید کا حکم دینگے جب تک کہ ہمارے مملکت کے قانون کے موافق جسکو مجلس نے مقرر کیا ہے اوسکی نسبت حکم صادر نہو اور اوسکی اونچاسوین فصل مین بادشاہ نے اقرار کیا ہے کہ ہم کسی کے حق کو نہین روکین گے اور نہ اوسکے معاوضہ مین کچھہ حاصل کرینگے اور ہم اپنے اس حکم کو جاری رکھین گے اور اوسکی باون فصل مین بادشاہ نے اقرار کیا ہے کہ ہماری مملکت مین سے جو کوئی سفر کرنا چاہے یا ہماری مملکت کو چھوڑنا چاہے تو اوسکو اختیار ہے اور اگر کوئی پھر ہماری مملکت مین آنا چاہے تو اوسکو بھی بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے اجازت ہے خواہ وہ سفر اوسکا بری ہو یا بحری مگر جب وہ ہمارے ہان آوے تو اوسپر ہماری اطاعت واجب ہو اور سنہ ۱۲۵۸ع مین ایک اور بڑا عہدنامہ قانونی قرار پایا جسکا نام تقریر اکسفورڈ ہے اور یہ اکسفورڈ

ایک شہر ہے انگلستان مین اور یہ عہدنامہ قانونی جماعت بارنون کے
حضور سے جسمین چوبیس شخص شریک تھے بمقام لندن مین مجلس پارلیمنٹ
کے اول اجلاس مین تجویز ہوا جسمین بہت سے امور ہین منجملہ اونکے یہ ہین
کہ بارنٹ ہی ہر سال واسطے انفصال مقدمات کے حاکم مقرر ہونگے جسطرح
کہ ناظر خزانہ یعنے لارڈ ایکسچکر یعنے لارڈ چینسلر جو سردار اور حاکمون کا اور
شاہ سلطنت کا ہوتا ہے اور اونکے سوا اور لوگ متعلق سلطنت مقرر ہوتے ہین
اور اونھین کی نگہبانی مین بادشاہی محل رہین اور مجلس پارلیمنٹ سال بھر
مین تین مرتبہ فروری اور جون اور اکتوبر مین جمع ہوا کرے اور کونسل
بارہ بارنون سے ہمیشہ کے لیے مرکب کیا جاوے جو پارلیمنٹ مین حاضر ہوکر
جملہ امور مین شاہی مجلس سے مباحثہ کیا کرے اور چار شخص کفالیر یہ پرکونی
اس غرض سے مقرر ہون کہ جو شکایتین رعایا کی جانب سے اعیان دولت
کی نسبت ہون یا اور ملازمان سلطنت کی نسبت ہون اونکو سنین اور
اون شکایتون کو پارلیمنٹ کے اول اجلاس مین پیش کرین اور ۱۲۶۲ع مین

جو اول جلسہ پارلیمنٹ کا ہوا تھا وہ کامل جلسہ تھا اسلیے کہ اوسمین صرف
اعیان دولت و عمائد ہی شریک نتھے بلکہ وکلا رکونٹی اور وکلا رایالات ہی
دیہات کی بھی اسمین موجود تھے چنانچہ ماکولی مورخ نے اس جلسہ کو قوم انگلشیہ
کے کمال اور اونمین ظاہر ہونے اون اخلاق کا زمانہ تعبیر کیا ہے جو
اوسیوقت سے اونکے ساتھ مخصوص اور محفوظ ہین اسی سبب سے آبا و
اجداد اونکے شمار کیے گئے ہین باشندے جزیرہ کے ظاہر اور باطن مین یعنے
جسطرح کہ وہ اورون سے ظاہر مین ممتاز ہین اسی طرح وہ اپنی عادتون اور سیاست
مین بھی ممتاز ہین اور اوسیوقت سے اس قوم مین ترقی اصول انتظام سلطنت
کی شروع ہوئی اور پھر اسکے بعد اوسمین بہت سی اصلاح ہوتی گئی غرضکہ
جو حالت اس قوم کی ہے اور جسطرح پر وہ اپنی زندگی بسر کرتی ہے وہ
بہرکیف اون قومون کی حالت سے بدرجہا بہتر ہے جو اس سے پہلے گذر گئین
اور اسی زمانہ سے اس قوم مین مجلس کومون یعنے مجلس وکلاء مملکت مقرر ہوئی
جسکو تمام قومون نے مقرر کرلیا ہے اور اڈورڈ ثالث کی عہد مین وہ دو مجلسین

علیحدہ ہو گئیں جو اس سے پہلے ایکساتھہ جمع ہوا کرتی تھیں اور رچرڈ ثانی
کے عہد سے وکلا رعایا کو یہ اختیار حاصل ہوا کہ سلطنت کی آمدنی اور
خرچ میں غور و فکر کیا کریں اور ہنری چہارم کے زمانہ میں وہ شرط ظاہر ہوئی
جو ۱۴۱۱ع میں منعقد ہوئی تھی کہ بادشاہ کو بغیر اتفاق اوس مجلس ہو بد
کے جسکے شرکا پارلیمنٹ میں قوانین انتظام سلطنت کی محافظت اور مراعات
کی بابت حلف کیا کرتے ہیں کسی قسم کے تصرف کا اختیار نرہا اور پھر جبکہ
ورد تین کی لڑائی ہوئی تو خاندان ٹوڈور خودمختار کے زمانہ میں مجلس
پارلیمنٹ کا تسلط گھٹ گیا یہانتک کہ وہ اپنا باقی رہنا غنیمت سمجھی اسٹوارٹ
کے عہد حکومت میں پھر مجلس پارلیمنٹ کی شان بڑہگئی اور اپنی اوس
پستی کی حالت سے جو اوسکو ایک مدت مدید تک لاحق رہی تھی بالکل نکل گئی
اور جو قصے قضیے اور بڑے بڑے جھگڑے تصرفات شخصیہ کی بنیاد توڑنے
کے واسطے ہوتے تھے وہ اس مجلس کی دوبارہ تقویت کے باعث ہو گئے
اسکے بعد جب یہ تخت سلطنت گینول کے ہاتہ میں آیا تو اوسنے مجلس پارلیمنٹ کو

سنہ ۱۶۵۳ء مین توڑ دیا مگر شارل ثانی کے عہد مین پارلیمنٹ کی شان و
شوکت پھر ویسی ہی ہوگئی اسکے بعد جاک یعنے جیمس ثانی کے عہد مین
دوبارہ ایک لڑائی سلطنت ملکیہ اور مجلس پارلیمنٹ کے مابین ہوئی جسکے سبب
سے سنہ ۱۶۸۸ء مین بادشاہ کا اختیار جاتا رہا اور پارلیمنٹ نے تاج سلطنت
ولیم دورانج کو دیدیا اور ۲۴ فروری سنہ ۱۶۸۹ء مین دوبارہ کونسٹیٹیوشن
یعنے طریقۂ انتظام سلطنت انگریزی کی مع اوسکی تمام شرطون کے بنیاد
قائم ہوگئی جو ابتک بجنسہ قائم ہے اور اوسکی اصلی شرطین یہ ہین کہ جبتک
پارلیمنٹ بھی متفق الراے نہو صرف سلطنت کی تجویز انتظامات مین مستند
نہوگی اور کوئی محصول خاص بادشاہ کے لیے یا ملک کی مصلحت کے لیے
بغیر موافقت پارلیمنٹ کے مقرر نہوگا رعایا مین سے ہر شخص اس بات کا
مجاز ہوگا کہ وہ بادشاہ کے حضور مین خود حاضر ہوکر اپنا عرض حال کرسکے اور
اور عرض حال سے کوئی امر مانع نہو اور فوج کا بھرتی کرنا اور اوسکا کسی
کام پر متعین کرنا بغیر اتفاق راے پارلیمنٹ کے جائز نہوگا اور رعایا خود

اپنی مرضی سے پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ایسی آزادی کے ساتھ جسپر
کسی قسم کی مزاحمت نہو کیا کریگی اور جو امور کہ پیش آوین اونپر رعایا کو جو
مباحثہ کی آزادی ہے وہ معطل نہوگی اور کسی پر جھگڑے کے طے ہونے تک
ضمانت مین مال کا رکھنا لازم نہوگا اور اوسپر کوئی جرمانہ اوسکی حد طاقت سے
زیادہ نکیا جاویگا کسی شخص کو ایسی سخت سزا جو معمولی نہین ہے نہین دیجاویگی
اور جو لوگ ارباب حکم و اختیار مقرر ہون اونکے نام مع اونکے اختیارات
کے جو اونکو ہون عام لوگون کی اطلاع کے واسطے بخوبی مشتہر کیے جاوینگے
اور جو لوگ فوجداری مقدمات مین مجرمون کو سزا دینے کا اختیار رکھتے ہون
وہ لوگ اصحاب ثروت و عزت ہون اور پارلیمنٹ ہمیشہ جمع ہوتا ہے تاکہ
جس چیز کی شکایت کیجاوے اوسکی اصلاح ہو اور قوانین مین سے جو چیز
تغیر و تبدل کے لائق ہو وہ متغیر و تبدل کیجاوے اور باقی بدستور بغیر
کسی خلل کے قائم اور بحال رہین جیسا کہ قانون وراثت سلطنت مین بہت سی
شرطین حسب تفصیل ذیل ہین یعنے جسنے مذہب رومن کیتھلک اختیار کیا ہو

یا جسنے رومن کیتھلک مذہب والا شوہر کیا ہو یا رومن کیتھلک والی جورو
کی ہو تو اوسکا حق سلطنت ساقط ہوجاتا ہے اور نہ وہ کبھی تخت وتاج
کا مالک ہوسکتا ہے نہ اوسکا وارث اور نہ اوسکے ہاتھ مین انتظام سلطنت
کا اختیار رہ سکتا ہے اور اگر ایسا واقع ہو تو وہ اوتار دیا جاویگا اور رعایا
کے ذمہ سے اوسکی اطاعت کا فرض اوسیوقت سے ساقط ہو جاویگا اور
سلطنت کا تاج منتقل ہو کر کسی قریب وارث پہ چلا جاویگا مگر پھر ایک
تھوڑے سے عرصہ کے بعد مجلس نے قانون کو کسیقدر ترمیم کیا اور سلطنت
کو ہر سال مسلح لشکر رکھنے کی اجازت دی ملکہ حنہ کے عہد مین پارلیمنٹ
نے ہنوور کے خاندان کو بادشاہت کیلیے قبول کر کے یہ باتین تجویز کین
کہ جو شخص آیندہ سے سلطنت انگریزی کے تاج وتخت کا وارث ہو اوسپر
واجب ہے کہ وہ انگلش چرچ کے اعتقادون کو اون شرطون کے موافق
قبول کرلے جو قوانین مین قرار پاچکی ہین اور اگر تاج وتخت ایسے شخص
کے پاس جاوے جو انگلستان مین پیدا نہوا ہو تو قوم انگریزین سے

جو لوگ اوسکے تاج و تخت کی طرف رجوع نکرین وہ لوگ اپنی جاجیداد او
زمین سے بغیر اتفاق پارلیمنٹ کی خارج نہونگے اور جو شخص اس تاج کا وارث
ہوا اوسکو انگلنڈ اور آیرلنڈ اور سکوسیا کی حدود سے باہر جانیکا اختیار
بدون اجازت اہالیان شورہ کے نہوگا اور تمام معاملات سلطنت
مجلس سلطانی کے سامنے جو مجلس خاص کے نام سے موسوم ہے پیش
کیے جاوینگے جو امر کہ پیش آیا ہے اوسکے انفصال کے لیے گفتگو کیجاویگی
جسپر اون ممبرون کے دستخط ہونگے جو اوس مجلس مین شریک ہین اور
جو شخص کہ انگلستان اور اسکاٹلنڈ اور آیرلند اور حکومت انگریزی کے
شہرون سے باہر پیدا ہوا ہے وہ کسی طرح خاص شاہی مجلس کا ممبر نہین
ہوسکتا اور نہ اون دونون مجلسون کا ممبر ہوسکتا ہے جبکا اوپر ذکر ہوا
اگرچہ اوسنے انگریزی قوم مین داخل ہونے کا عہد کیا ہو کسی استحقاق سے
خواہ بادشاہ کی عنایت سے مگر اوس حالت مین جبکہ اوسکی ما اور باپ
دونون مین سے ایک بھی قوم انگریز سے ہوا اور پارلیمنٹ کی شکایت پر

کوئی شخص نہ کوئی رتبہ پاسکتا ہے اور نہ کسی وظیفہ ملکی یا فوجی کا امانت دار ہوسکتا ہے اور نہ وہ زمینین جو تخت وتاج سے متعلق ہین کسیکو ہبہ یا بخشش ہوسکتی ہین اور نہ کوئی شخص اس کے فرمان سے نفع اوٹھاسکتا ہے گوکہ اوسپر اوس سردار نے مہر کی ہو جو مہر کرنے کی خدمت کا سب سے بڑا افسر ہو اور انھین باتون اور معارضون اور ترتیبون کے سبب اور اون قوانین کے سبب جنکا ذکر آگے آویگا قوت سلطنت کی بادشاہ اور پارلیمنٹ مین منقسم ہوگئی ہے۔

چوتھی فصل

اختیار اجرای قوانین کے بیان مین

انگریزی سلطنت مین اجرائے قوانین کا اختیار بادشاہ کے ہاتھ مین ہوتا ہے چنانچہ بواسطہ اپنے وزراء کے وہی اوسکو نافذ کرتا ہے اور تاج سلطنت برطانیہ عظمے بوراثت وارثون کے پاس آتا ہے اور سلسلہ وار خاندان مین نسلاً بعد نسل اکبر اولاد کو ملتا چلا آتا ہے یعنے

باپ کے بعد بڑا بیٹا وارث ہوتا ہے اور بیٹے ہوتے لڑکی کو
نہیں ملتا گو لڑکا چھوٹا ہی کیون نہو مگر بشرطیکہ وہ درجہ واحد مین ہون
مثلاً ایک بہن بڑی ہو اور بھائی چھوٹا ہو تو بھائی کو ہی ملتا ہے اور
انگلستان کا بادشاہ ہمیشہ بلقب ربی ملقب ہوتا ہے اور اوسکے منشور پر
یہ پیشانی لکھی جاتی ہے کہ ساتھ فضل اور احسان خدا کے فلان شخص بادشاہ
سلطنت متفقہ برطانیہ عظمے اور آیرلنڈ کا حامی اس عقیدہ کا اور بحیثیت
رئیس کنیسہ ہونیکے ارباب دین کو منتخب کرتا ہے اور شفعت کے افسرون کے
جمع ہونیکا حکم دیتا ہے اور بحیثیت رئیس مملکت ہونیکے وزرا کے تقرر اور
افواج بحری اور بری مین وظیفون کے عطا کرنے اور لوگون کو خطاب
عطا کرنیکا اور درجہ مقرر کرنیکا اور سوا اسکے اسی قسم کے اور امور کا جو
شہر اور فوج سے علاقہ رکھتے ہین اوسکو اختیار ہوتا ہے اور جس شخص کو
کوئی دوسرا بادشاہ کسی قسم کا تمغہ یا انعام وغیرہ عطا کرے تو اوسکے
قبول کرنیکی اجازت اسی کے اختیار مین ہوتی ہے اور اپنی سلطنت سے

سفیرون کے بھیجنے اور اور سلطنتون کے سفیرون کے منظور کرنیکا اختیار
بھی اسکو ہوتا ہے اور جو کام دشوار پیش آوے اوسمین تمام اہالیان مملکت
سے استعانت کی درخواست کرسکتا ہے اور لڑائی کرنے اور صلح کرنیکا بھی
اوسیکو اختیار ہوتا ہے اور سکہ اوسیکے نام سے چلتا ہے اور انگریزی رعیت
مین داخل ہونیکا فرمان دیتا ہے اور مجرمون کو معاف کرنیکا مجاز ہوتا ہے
اور ان سب امور مین اگرچہ باعتبار اپنے اصلی استحقاق کے بادشاہ ہی سبکچھ
کرسکتا ہے مگر بغیر خواہش وزراء کے نہین کرتا کیونکہ پارلیمنٹ مین امور سلطنت
کی بابت بازپرس وزرا سے ہی ہوتی ہے اسواسطے بادشاہ کسی کام کو بغیر
مشورہ وزراء کے نہین کرتا اور وزرا کا حال یہہ ہے کہ جبتک اونکی کاروائی
کو اکثر ممبران ہوس آف کامنز یعنے دیوان عام پسند نکرین اور اون سے
متفق الراے نہون اوسوقت تک وہ اپنے عہدہ پر نہین رہ سکتے چنانچہ
وزرا سے بازپرس ہونیکے یہی معنے ہین اور دیوان عام کی موافقت اور
ناموافقت کے یہہ معنے ہین کہ جملہ معاملات داخلیہ اور خارجیہ اوس کے

ممبرون کے سامنے پیش کیے جاتے ہین اور اونکا پیش ہونا حقوق دیوان
عام مین سے ہے اور اونکو اس بات کا اختیار حاصل ہوتا ہے کہ جس بات
مین اونکو شبہہ ہو اوسکو وزرا سے دریافت کرین اور اوسپر اعتراض کرین
اور جب وہ کوئی اعتراض کرتے ہین تو وزرا اوسکا جواب دیتے ہین او
پھر باہم اوس امر کی رد و قدح مین مباحثہ ہوتا ہے پس اگر سوال و جواب
غور ہونیکے بعد اکثر ممبرون کی راے اوس اعتراض سے موافق ہوتی ہے
جو وزرا کی کارروائی امورات سلطنت پر وارد ہوتا ہے تو بادشاہ کو بجز ان
دو باتون کے اور کوئی چارہ باقی نہین رہتا کہ یا تو وہ وزرا کو بدل دیتا ہے
اور یا ہوس آف کامنز کو بند کر دیتا ہے اس شرط پر کہ دوبارہ رعایا کی طرف سے
ہوس آف کامنز کے ممبرون کا انتخاب کیا جاوے پس اگر وہ لوگ بجاے
ان ممبرون کے نئی ممبر نرم مزاج اور ایسے کہ جنکی راے سلطنت کی راے سے
موافق ہو منتخب کرتے ہین تو انکے اس انتخاب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ
وہ اوس وزرا کی کارروائی سے راضی ہین پس وہ وزیر بدستور اپنی اپنی جگہ پر

قائم رہتے ہین اور اگر اونھون نے اونھین پہلے ممبرون کو پھر منتخب کیا یا اونکے
سوا ایسون کو منتخب کیا جو پہلون ہی کے مانند وزرا کی کارروائی پر معارضہ
کرنیوالے ہین تو اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ وزرا کی کارروائی سے
ناخوش ہین اوسوقت واجب ہوتا ہے کہ وزرا اپنے عہدون سے علیحدہ ہو جاوین
اور ہوس آف کامنز کو اس بات کا بھی حق ہے کہ کسی ایک وزیر پر بسبب
اگر کوئی وجہ پاوے تو بددیانتی کا دعوی کرے اور ایسے مقدمات کا فیصلہ
ہوس آف لارڈز سے کیا جاتا ہے اور ہوس آف کامنز کو یہ بھی اختیار ہے
کہ اگر بادشاہ نے اپنے نزدیک مصلحت سمجھکر کوئی لڑائی تجویز کی ہو اور ہوس
آف کامنز کی راے مین اوس سے رعایا کا کچھ فائدہ نہو تو اوس لڑائی کو
واسطے روپیہ یا لشکر دینے سے انکار کرے کیونکہ محصولون کا مقرر کرنا اور
فوج کے متعلق اور جنگی امور سب ایسے ہین کہ اونکا بندوبست ہر سال
ہوا کرتا ہے اور ضرور ہے کہ ہر سال اونکے لیے کوئی قاعدہ مقرر کیا جایا کرے
پس انھین قاعدون کے سبب سے انگریزون کی قوم کو شہرت اور اونکے

ملک کی آبادی اور انواع طرح کے تمدن کی خوبی حاصل ہوتی ہے جس کے
سبب سے اونکا جزیرہ بمنزلہ ایک آباد اور سرسبز باغ کے ہوگیا ہے حالانکہ
ابتدائے دریامین یہ جزیرہ ایک غیر آباد اور اوجڑ مقام تھا اور کل دنیا کے
باشندون کے پانچوین حصہ سے زیادہ اوسمین آباد ہوگئے ہین جیسا کہ
اون لوگون پہ علانیہ روشن ہے جو کہ جغرافیہ سے واقف ہین اور وزیرون
کے منتخب کیے جانے کا یہ دستور ہے کہ اونکو بادشاہ ہوس آف کامنز اور
ہوس آف لارڈز کے ممبرون مین سے منتخب کرتا ہے اور یہ انتخاب اسطرح
پہ ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبرون کی کثرت رائے جس گروہ کی رائے سے
متفق ہوتی ہے اوس گروہ کا جو رئیس ہے وہ منتخب ہوکر معین ہوتا ہے
اور وہی شخص وزیر اعظم کے نام سے ملقب کیا جاتا ہے اور وہ شخص باقی
وزیرون کو اپنے گروہ کے معززین سے منتخب کرکے واسطے منظوری کے بادشاہ
سے عرض کرتا ہے پھر اگر بادشاہ اونکو منظور نہین کرتا تو یہ وزیر وزارت
کے قبول کرنیسے انکار کردیتا ہے اسلیے کہ اگر کوئی اعتراض کسی وزیر کی

کارروائی پر ہو تو وہ سب پر عاید ہو کیونکہ اون سبکے ذمہ پر ہے کہ نہایت
عمدگی سے کاروبار انجام ہو پس اگر بادشاہ اونکو منظور نکرے تو ضرور ہے
کہ وزیر اعظم وزارت قبول کرنیسے انکار کرے کیونکہ جبتک اوسکو اپنے
ساتھیون پر کامل وثوق نہو تو وہ کام انجام نہین کر سکتا اور مملکت
انگریزی مین سیاست مملکت پر بحث کرنے والے دو گروہ ہین ہوئیگ یعنے
وِگ اور ٹوری پہلا گروہ تو آزادی کا پہیلنا چاہتا ہے اور دوسرا گروہ قدیم
اصول کا برقرار رہنا چاہتا ہے پس وزرا اور اونکے سوا تمام منتخب
اہل خدمت انہین گروہون مین سے کسی ایک گروہ کے بغیر شرکت
دوسرے گروہ کے لوگون سے ہوتے ہین اور جبکہ پارلیمنٹ کے روبرو
کسی معاملہ سیاست کے سبب سے وزارت موجودہ وزیرون کی گر پڑتی ہے
یا ہوس آف کامنز اور ہوس آف لارڈز مین اختلاف پڑتا ہے اور
قرعہ اندازی یعنے ووٹ لینے سے اون وزیرون کی کارروائی سے
ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور وزیر اعظم اپنی خدمت کو چھوڑ دیتا ہے تو

اوسکا استعفا دینا تمام اوسکے رفیقون کے استعفے کو بھی مستلزم ہوتا ہے اور وزارت مین مفصلۂ ذیل ارکان ہوتے ہین وزیر خزانہ جسکو وزیر مال بھی کہتے ہین اور اکثر یہی وزیر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے اوسکے بعد وزیر مجلس خاص اور پھر لارڈ چینسلر اعظم اور چینسلر اشیکیی اور وزیر امور داخلیہ وزیر امور خارجیہ اور وزیر آبادیہاے خارجیہ اور وزیر جنگ اور وزیر ہند اور ان نو وزیرون مین سے ہر ایک کے ماتحت متعدد عہدہ دار ہوتے ہین اور سالانہ وظیفہ وزرا کا پچاس ہزار فرنک سے لیکر باختلاف مراتب ڈہائی لاکھ فرنک تک ہی اور جملہ وزرا امورات داخلیہ مملکت مین اور امورات خارجیہ مملکت مین جسکا تعلق اور سلطنتون سے ہی تحت حکم بادشاہ کام کرتے ہین مگر جو قاعدے پارلیمنٹ کے مقرر ہین اونسے تجاوز نہین کرتے۔

پانچوین فصل

اون احکام کے استنباط کے بیان مین

جو بطور قانون قرار پائے ہین

بلاد انگریزیہ مین احکام قانونیہ کا استنباط بادشاہ اور پارلیمنٹ کے اختیار سے ہوتا ہے اور پارلیمنٹ سے مراد لارڈون کی مجلس یعنے ہوس آف لارڈز اور مجلس وکلا رعایا یا ہوس آف کامنز ہے اور دونون مجلسون کا اجتماع بادشاہ کے حکم سے ہوتا ہے اور سال بھر مین اونکے اجتماع کا زمانہ بھی بادشاہ ہی مقرر کر دیتا ہے اور پارلیمنٹ کی دونون مجلسون کے ممبر اجلاس کیوقت خواہ کیسی ہی گفتگو کرین کچھ اون سے مواخذہ نہین ہوتا جیسے مطبع والون سے اونکی کسی تحریر پر جو وہ اپنے کاغذون مین چھاپتے ہین مواخذہ نہین ہوتا اور پارلیمنٹ کے ہر ایک ممبر کو اختیار ہے کہ جس امر مین جو کچھ کہنا چاہے پارلیمنٹ کے اجلاس مین بیان کرے اور پارلیمنٹ کو اجلاس کا برخاست ہونا بھی بادشاہ کی اجازت سے ہوتا ہے اور جو کچھ مباحثہ پارلیمنٹ مین ہوتا ہے وہ سو بسو اخبارون مین چھپکر مشتہر ہوتا ہے اور ہوس آف لارڈز

اہل کنیسہ سے اور نوابون یعنے امراسے مرکب ہوتی ہے اور اس سبب
سے اس مجلس مین دو گروہ پیدا ہوجاتے ہین ایک روحانی گروہ اور
دوسرا دنیاوی گروہ پہلا گروہ اساقفہ شہر کنٹوربری اور شہر یورک کا اور
چوبیس انگریزی اسقفون کے سردارون سے اور آیرلنڈ کے اسقفون کے
اور اوسکے تین اور اسقفون کے ایک سردار سے مرکب ہوتا ہے اور
دوسرا گروہ مملکت کو خاندانی امرا سے جو اوس گروہ مین شمار کیے جاتے ہین
اور امراء انگریزی سے جو اسکاٹلنڈ کے ملائے جانیسے پہلے موجود تھے اور
اور امراء برطانیہ اعظم سے جو بعد ملائے جانے آیرلنڈ کے موجود تھے
اور چند اسکاٹلنڈ اور آیرلنڈ کے لارڈون سے پارلیمنٹ مرکب ہوتا ہے
پس ہوس آف لارڈز مین اسکاٹلینڈ کی طرف سے سولہ لارڈ ہوتے ہین
جنکو اوس ملک کی لارڈ اونکی زندگی بھر کے لیے پارلیمنٹ مین رہنے کے
واسطے منتخب کرتے ہین اور یہ لارڈ ممبران نیابت کہلاتے ہین اور
لارڈون کا رتبہ بعضونکو تو خاندانی ہوتا ہے اور بعضون کو بادشاہ

کی طرف سے عنایت ہوتا ہے جنکا خاندانی ہوتا ہے اوسکا مستحق بڑا بیٹا
ہوتا ہے اور ایسے ممبر ہوس آف لارڈز کے جنکو صرف بادشاہ نے
اونکی زندگی بھر کے لیے مقرر کیا ہو اب کوئی نہیں ہین مگر بادشاہ جب
چاہے اور جسکو چاہے بغیر کسی تعداد معین کے انگریزون مین سے کرسکتا ہے
مگر اسکاٹلنڈ کے ممبرون مین ایسا نہین کرسکتا اور آیرلنڈ کے ممبرون مین
بھی جبتک کہ تین ممبر خارج نہو جاوین کسیکو ممبر نہین کرسکتا اور ممبران
ہوس آف لارڈز جبتک کہ اونکی عمر اکیس برس کی نہو لے ہوس آف لارڈز
مین اجلاس نہین کرسکتے اور اونکے لیے یہ خصوصیت ہے کہ اگر اون مین
سے کوئی سلطنت کی نسبت کچھ بددیانتی کرے یا فرمانبرداری سے خارج ہو
تو اور کوئی بجز مجلس ہوس آف لارڈز کے اوسکی نسبت کچھ حکم نہین دیسکتا
اور لارڈ کسی حاکم کے سامنے گواہی کے وقت حلف نہین کرتے صرف
یہ کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون جیسا کہ میری عزت اور میری ذاتی شرافت
کا مقتضی ہے اور کوئی لارڈ بغیر حکم پارلیمنٹ کے اپنے رتبہ سے معزول

نہیں کیا جاسکتا اور ہوس آف لارڈز کے ممبر کو مجلس میں اگر وہ اوس
مجلس میں موجود ہو راے دینے کا اختیار ہے اور یہ بھی اوسکو اختیار ہے کہ اپنی
راے لکھکر اور اوسپر دستخط کر کر کسی ممبر کے ہاتھ جو اوسی کے مانند ہو ہوس
آف لارڈز کی مجلس میں بھیجدے اور ممبران ہوس آف لارڈز کی خصوصیات
سے یہ بھی ہے کہ جو راے قرعہ اندازی یعنے ووٹ لینے کے بعد کثرت
راے ممبران سے قرار پاوے تو جس شخص کی راے اوسکے مخالف ہو اوسکو
اختیار ہے کہ اوس مجلس کے دفتر میں اپنی راے اوسکے برخلاف مع دلائل
مخالفت کے لکھکر اپنے دستخط کر دے اور یہ بات نہایت عمدہ ہے کیونکہ
اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ کس شخص کی راے سے مملکت کو نقصان
پہونچا ہے اور لارڈون کی خصوصیات سے یہ بات بھی ہے کہ وہ کسی قرضہ
کے مطالبہ میں جو اونپر ہو روکے نہیں جاسکتے اور اگر کسی ملازم کی نسبت
مجلس وکلا کی طرف سے کوئی دعوی ہوتا ہے تو اوسکا فیصلہ ہوس آف
لارڈز سے کیا جاتا ہے اور وہ حکم اخیر سمجھا جاتا ہے پس ۱۸۶۵ عیسوی میں

لارڈون کی مجلس کے ممبر چار سو چھپن تھے اور انکا انقسام انگلنڈ اور ویلز
جسکو فرانسیسی بین غال یعنے گال کہتے ہین اور اسکاٹلنڈ اور آیرلنڈ کی
طرف سے اوس تفصیل کی بموجب تھا جسکی کیفیت مندرجۂ ذیل جدولون
سے بوجہ احسن معلوم ہوسکتی ہے۔

ہوس آف لارڈز کے ممبرون کی تفصیل

عدد	
۴	ممبران خاندان ملکیہ
۲۰	ڈیوک
۱۱۱	کونٹ
۲۴	اہل اساقفہ جنکو سطارنہ بھی کہتے ہین۔
۱۶	ممبران اسکاٹلنڈ
۲	ارشفاک یعنے رؤسار اساقفہ
۱۹	مرکیز
۲۲	وائیکونٹ
۲۰۷	بارنٹ
۲۸	ممبران ایرلنڈ
۴	رؤسار اساقفہ انہین سے دو ایرلنڈ کے اور دو اسکاٹلنڈ کے۔
۴۵۶	میزان

اور مجلس عامہ رعایا کے وکلا کی ہے جسکو مجلس ثانی یعنے ہوس آف
کامنز کہتے ہین اسمین اطراف و جوانب کے وہ منتخب لوگ ہوتے ہین جو رعایا
کے حق و حقوق کے متکفل ہوتے ہین مدت انکی سات برس ہے بعد سات
برس کے انکے بجاے اور اسی قسم کے لوگ بھرتی ہو جاتے ہین اور خواہ
یہی دوبارہ بھرتی ہو جاتے ہین اور اس مجلس کے حسن انتظام کی صورت
اوس قانون کے مطابق ہے جو ۱۸۳۲ع مین تجویز ہوا تھا ان لوگون کی
منتخب کرنیکا حق ہر کوٹھی اور شہر اور قریہ مین اوس شخص کو حاصل ہے
جو اکیس برس کی عمر رکھتا ہو اور حقوق مدنیہ مین اوسکو تصرف ہو اور سالانہ
آمدنی جایداد کی ڈھائی سو فرانک سے کم نہو اور اگر پیشہ ورون کے پیشہ کی
آمدنی اسقدر ہو تو وہ قابل اعتبار نہین ہوتی اور ہر حالت مین وجاہت
معتبر ہوتی ہے اور یہ انتخاب علانیہ ہوتا ہے اور قرعہ یعنے ووٹ دینے
مین ممبران مالکیہ کو کچھ مداخلت نہین کیونکہ وہ غیر شخصون کو منتخب نہین
کرسکتی اور یہ لازم اجنبی شخص کو اور اوسکو جو سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو اور اوس

شخص کو جسپر جرم حلف دروغی حاکم کے سامنے ثابت ہوگیا ہو یا اوسنے
اوس سال مین خیرات کا روپیہ جو اوس صندوق مین ڈالا جاتا ہو
ہوکر جا کے باہر رکھا گیا ہو وصول کیا ہو اور اوس شخص کو جو آمدنی کمارک کی
یا مثل اوسکے اور آمدنی کو مون کی وصول کرتا ہو اور اوسکو جو اخبارون
کے چھاپنے پر مامور ہو اور کسی ملازم سلطنت کو اور اون لوگونکو جو انتظام
کے لیے مقرر ہین اور ایسے کسی شخص کو جسپر یہ بات ثابت ہوئی ہو کہ اوسکو
اس سے پہلے انتخاب مین کچھ دہوکا دہی کی تہی منتخب کرنیمین مداخلت
نہین ہوتی یہ سب باتین منتخب کرنیوالون کی ذات سے تعلق رکھتی ہین
اور جو لوگ کہ رعایا کی طرف سے پارلیمنٹ مین جانیکے لیے منتخب ہوتے ہین
اونکے لیے یہ شرطین ہین کہ وہ اکیس برس کی عمر سے کم نہون اور سلطنت
کے باشندون مین سے ہون اجنبی نہون اور مجلسون عالیہ کے حکام
مین سے نہون اور نہ مجلس کونسل اور مجلس پولیس کے حکام مین سے
ہون اور نہ اون وکلا مین سے ہون جو مجلس تحقیق مین کام کرتے ہین

اور نہ انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے رومن کیتھلک کنیسہ کے لوگون مین سے
ہون اور نہ وہ منجملہ اون اشخاص کے ہون جنکے نکال دینے کا سلطنت
سے حکم ہوچکا ہو یا اونکے ذمہ کوئی جرم یا نافرمانی ثابت ہوچکی ہو اور نہ
وہ لوگ جو کوٹھی اور شہرون اور قصبون مین ملازمت سے تعلق رکھتے ہون
اونھین مقامون مین جنہین کہ وہ عہدہ دار ہین منتخب ہوسکتے ہین اور اسیطرح
جو لوگ اون محصولون کے وصول کرنے پر جو ۱۸۵۲ء کے بعد مقرر
ہوئے ہین مامور ہون منتخب نہین کیے جاسکتے اور وہ لوگ بھی جو سلطنت کی
طرف سے زمین رکھتے ہین جو ۱۸۱۷ء کے بعد قرار پائی ہین اور وہ شخص بھی جنکو
سلطنت سے بطور معیشت کچھ وظیفہ ملتا ہو اور وہ شخص جو اون لوگونکی طرف سے
جولشکر کے کامونپر مامور ہین یا اوسکی طرف سے جسپر سلطنت کی طرف سے
کوئی چیز لازم ہے وکیل ہو اور وہ شخص جو عمال شرف سے ہو اور شرف
اونکی زبان مین خطہ معروف کا لقب ہے منتخب نہین ہوسکتا اور یہ لوگ
جو رعایا کی طرف سے ہوس آف کامنز کے ممبر مقرر ہوتے ہین وہ اول ہی

جلسہ مین اپنا رئیس مقرر کر لیتے ہین اور جسقدر معارضے قوانین کے متعلق ہو سکتے ہین وہ سب دونون مجلسون کے حضور مین بغیر کسی تفاوت کے پیش ہو سکتے ہین مگر قاعدہ یون ٹھہرا ہوا ہے کہ اول اس دوسری مجلس یعنے ہوس آف کامنز مین پیش ہوتے ہین اور اونکے پیش ہونیکے بعد اوس مجلس کو اختیار ہوتا ہے کہ خواہ وہ اوسکو بجنسہ قبول کر لے یا جو اپنے نزدیک اوسکو مناسب معلوم ہو وہ کمی بیشی کر دے یا اوسکو بالکل واپس کر دے مگر جو باتین کہ امراسے علاقہ رکھتی ہین وہ اس سے مستثنیٰ ہین کیونکہ وہ باتین ہوس آف لارڈز مین پیش ہوتی ہین اور یہ ایک بندھی ہوئی رسم ہے کہ ممبران ہوس آف کامنز اوسمین کچھ تغیر و تبدل نہین کر سکتے اور جس بات کو سالانہ محصول سے علاقہ ہے وہ ہمیشہ اولا ہوس آف کامنز مین پیش ہوتی ہے اور وہین اوسپر اولا ووٹ لیا جاتا ہے اوسکے بعد ہوس آف لارڈز مین پیش ہوتی ہے اور وہ اوسکو منظور کر لیتے ہین یا بجنسہ واپس کر دیتے ہین اور ممبران ہوس آف لارڈز کو اختیار ہے کہ جو بات جسوقت

مجلس مین کہنی چاہین کہین لیکن ممبران ہوس آف کامنز کو ضرور ہے کہ اول
اوس پیش کرنیکی اجازت لی لین اور جو امور عامہ رعایا کے فائدہ کیواسطے
ہوتے ہین وہ اکثر سلطنت کی جانب سے پیش کیے جاتے ہین اور ہوس آف
لارڈز مین ووٹ لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اوسکے ممبر زبان سے ہان یا ناہ
کہدیتے ہین اور اکثر ممبر اپنا ووٹ لکھکر بذریعہ دوسرے شخص کے جو اوسکی
جانب سے ہو بھیجدیتے ہین جیسے کہ ہمنے اوپر بھی ذکر کیا اور ہوس آف کامنز مین
ووٹ دینے کے لیے بذات خود حاضر ہونا اور ہان یا ناہ کہنا ضرور ہے
اور جب کوئی امر جو پیش ہوا ہے دونون مجلسون مین منظور ہو جاتا ہے تو
وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوتا ہے اور یا تو بادشاہ بذاتہ خود اوس پر
غور کرتا ہے یا اوسپر غور کرنے کے لیے لارڈون کی ایک کونسل بطور اپنے
نائب کے مقرر کرتا ہے اور جب بادشاہ اوسکو جاری کر دیتا ہے تو وہ
ایک قانون ہو جاتا ہے جسپر عمل درامد ہوتا ہے اور ۱۸۶۵ عیسوی مین
وکلا رعایا یعنے ممبران ہوس آف کامنز کی تعداد چھہ سو اٹھاون تھی

اوراوسکی ترکیب حسب تفصیل ذیل تھی۔

تفصیل ترکیب ممبران ہوس آف کامنز

ملکون کے نام	کونٹیون کی طرف سے ممبر	شہرون اور قریون کی طرف سے ممبر	میزان
انگلستان	۱۶۲	۳۳۸	۵۰۰
آیرلینڈ	۳۰	۲۳	۵۳
اسکاٹلینڈ	۶۴	۴۱	۱۰۵
میزان	۲۵۶	۴۰۲	۶۵۸

چھٹی فصل

عام آزادی کے بیان مین

اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ رعایاے انگریزی کو جو اپنی طرف سے پارلیمنٹ مین اپنے نائب یا وکیل یعنے ممبر مقرر کرنیکا استحقاق حاصل ہے اور جو لوگ صاحب ریاست ہین اور اونکے سوا جو لوگ کہ ملک سے علاقہ رکھتے ہین اونکو فی الجملہ اختیارات حاصل ہین اور پارلیمنٹ بھی چونکہ ہمیشہ رفاہ عام پر نظر رکھتا ہے اور اسکے مباحثے بغیر کسی روک ٹوک کے

مشتہر ہوتے ہین اس سبب سے اسکی آزادی نہایت مستحکم ہوگئی ہے
اور اس آزادی کے سبب سے تمام کام اوسکے نہایت عمدہ ہوگئے ہین
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہان کے اعلی اور ذی رتبہ آدمی اور اوسط درجہ
کے لوگ بھی ہر قسم کے معاملات مین مداخلت رکھتے ہین اور جو لوگ کہ
سلطنت کے کارکن ہین اونکے حالات کو وہ ہر وقت دیکھتے بھالتے
رہتے ہین اور ملازمان سلطنت کی تجویز کرنے مین انکی راے پر نہایت
درجہ کا اعتبار ہے اور جو لوگ اہل حرفہ اور پیشہ ور ہین اونکو یہ اختیار
حاصل ہے کہ اگر وہ کچھ پارلیمنٹ مین عرض کرنا چاہین تو فوراً بے روک
ٹوک کے عرض کر سکتے ہین اور کوئی کام سلطنت سے بغیر اجازت وزیر
کے نہین ہوتا اور جو کچھ کہ اوسکا نتیجہ ہو اوسکا ذمہ دار ہمیشہ وزیر رہتا ہے
اور اسی طرح تمام عہدہ دار اپنے کامون کی بھلائی برائی کے ذمہ دار ہوتے ہین
یہانتک کہ ادنی عہدہ دار سے اعلی عہدہ دار تک کو خیال ہوتا ہے کہ ایک
ادنی آدمی بھی اوسکے خراب کامون کی پارلیمنٹ تک شکایت کر سکتا ہے

اور وہ شکایت پارلیمنٹ ہی کی اجازت پر موقوف ہوتی ہے اور یہ طریقہ
ذمہ داری کا ایسا عمدہ ہے کہ رعایا کے حقوق کی محافظت کیواسطے اس سے
بہتر اور کوئی طریقہ نہین معلوم ہوتا اور ایک خاص خوبی اوس سلطنت
کی یہ ہے کہ اسکی عامہ رعایا کو اپنے طور پر عام جلسے کرنے سے اور ان
جلسون مین سلطنت کی کارروائی پر نکتہ چینی کرنے سے کچھ امتناع نہین ہے
اور جیسا کہ لارڈ بروہم نے کہا ہے کہ ایسا کرنے مین اونکو کسی قسم کا اندیشہ
نہین ہے چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لاکھون آدمی ایک جگہ سلطنت کی
کسی امر پر بحث و مباحثہ کرنے اور اوسپر دلیلین قائم کرنے کے لیے بغیر
روک ٹوک کے جمع ہوتے ہین اور جب کوئی بات اونکے نزدیک باتفاق
راے کے مسلم ہو جاتی ہے تو اوسکو سلطنت کی اور پارلیمنٹ کے حضور مین
پیش کرتے ہین مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر وہ لوگ معقولیت سے اور
قوانین کے حدود سے تجاوز کرنے لگتے ہین اور ایسی اجازت کو غنیمت
سمجھکر لوگون کی راحت و آرام مین ہتھیارون سے خلل ڈالنے کا ارادہ

کرتے ہین یا جو لوگ کہ اونکی راے سے موافق نہین ہین اون پر تشدد
کرتے ہین یا اسی قسم کی اور باتون کو کرنا چاہتے ہین تو اوسوقت اونکو
روکنا واجب ہوتا ہے اور جس شہر اور ضلع مین ایسا ہوتا ہے وہان کا
خاص حاکم جلسہ مین جاکر اونسے کہدیتا ہے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے
کہ تم لوگ اس موقع پر جمع نہو متفرق ہوکر اپنے اپنے گھرون کو یا جہان
کہ تم کام کرتے ہو چلے جاؤ اور تابعداری کرو اوس حکم کی جو بادشاہ جارج
کے سنہ اول جلوس مین بلوائی مجمعون کے بند کرنیکو صادر ہوا ہے اور
خدا ملک کی نگہبانی کریگا پس اگر بعد اس حکم کے بھی ایک گھنٹہ مین وہ
لوگ متفرق نہین ہوتے تو پھر اوسوقت حاکم کو اس بات کا اختیار
حاصل ہوتا ہے کہ وہ اونکے متفرق کرنے کی کوئی حاکمانہ تدبیر کرے اور
زور و قوت سے متفرق کردے مگر ایسا بہت کم اتفاق ہوتا ہے اور
وہان کی رعایا کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی رایون کو چھپوادے
اور تمام شہرون مین فوراً مشتہر کردے اور کسی جرنل کے چھاپنے اور کسی

کتاب کی تالیف کرنے مین گو وہ کسی غرض سے ہو اونکو اجازت لینے کی
کچھ حاجت نہین ہے مگر اتنی بات بطور ذمہ داری کے ضرور ہے کہ مصنف
اپنا نام اور لقب اور اپنا مسکن ظاہر کر دے تاکہ جب کبھی معلوم ہو کہ اوسکے
لکھنے والے نے اون حدون سے جو اڈیٹر کے لیے مقرر ہین تجاوز کیا ہے
اور اغراض شخصیہ کی طرف مائل ہو گیا ہے یا سلطنت کی نافرمانی کیطرف
تحریص کی ہے یا ایسکے مانند اور کچھ کیا ہے تو اوس سے مواخذہ کیا جا سکے
پھر اس شخصی آزادی کا مقرر ہونا کسی مرتبہ کی خصوصیت سے بدون لحاظ
اوس شخص کے حق کے جو تمام محکمون سے شاکی ہے نہین ہے بلکہ یہ
ممکن ہے کہ ہر حاکم پر جسنے اوس شخص کے آزادی کو روکا ہو جس سے
کافی ذمہ داری اوسطرح کی ادا کی ہو جسکا اوپر ذکر ہوا نہایت سخت
حکم صادر ہو اور انگریزی قانون نے ایک اور طمانیت خاص لوگونکو
یہ عطا کر رکھی ہے کہ اونکے مقدمات مین بواسطہ جوری کے حکم صادر
کیا جاتا ہے اور یہ جوری اوسی طرح کی ہوتی ہے جسکا ذکر ہم فرانس کے

حالات کے ضمن مین کرچکے ہین پس یہ جو کچھ ہمنے کہا یہ تو انگریزی سلطنت
کے طریقۂ سیاست کا اجمالی بیان تھا اب ہم اسکی تفصیل کو لارڈ بروہم صاحب
کی اوس راے کے بیان کرنیکے بعد ختم کرینگے جسمین اونھون نے یہہ
بیان کیا ہے کہ انگریزی کونسٹیٹوسیون یعنے طریقۂ انتظام سلطنت مین
سلطنت شخصیہ اور سلطنت رؤساء اور سلطنت جمہوری تینون قسم کے
سلطنتون کے فوائد ہین شوکت اور قوت تو اوسکو پہلی قسم کی سلطنت
کی سی ہے اور ثبات اور استحکام دوسری قسم کی سلطنت کا بسبب اوسکے
طریقون اور قانون کے اوسکو حاصل ہے اور آزادی تیسری قسم کی سلطنت
کی کیونکہ تمام قوم بذریعہ اپنے نایبون یا وکیلون کے یعنے ممبران ہوس
آف کامنز کے اپنے ملک کی تمام انتظامات مین اور سلطنت سے باز پرس
کرنے مین مداخلت رکھتی ہے اور جو لوگ اونکے ملک کی کارروائی کرتے ہین
اونکے نزدیک اونکا بہت بڑا رتبہ ہے اور عہدہ داران سلطنت کے
انتخاب مین اونکی راے کا بہت بڑا اعتبار ہے اور جو لوگ اونمین ذی وجاہت

ہین وہ عام لوگونکو ایسی بات سے روک سکتے ہین جو باشندون کے آرام و
آسایش مین خلل ڈالتی ہو اور اسی طرح بادشاہ مملکت کی نسبت رائے ظاہر
کرسکتا ہے اسطرحپر کہ اون مجلسون کی کارروائی مین جنکا اوپر ذکر ہوا کچھ
نقصان نپڑے اور انگریزی قوم کی خوبیون مین سے ایک یہ خوبی ہے
کہ اسکے ہان مقدمات کی تصفیہ کیواسطے مستقل عدالتین اور اونکے حاکم
مقرر ہین اور اون عدالتونکا کوئی حاکم پارلیمنٹ اور قومی جھگڑون مین
داخل ہونے کا مجاز نہین ہے اور گورنمنٹ انگریزی باعتبار انتظام ملکی
کے چند ریاستون مین منقسم ہے اور ہر ریاست کو ایک کونٹی کہتے ہین یعنے
ریاست کونٹ اور باعتبار نظم و نسخ حکمیہ انتظامیہ کے اور طرحکی قسمون پر
منقسم ہے اور ہر ایک ان تینون انتظامون مین سے ایک دوسرے
سے علیحدہ ہے عہدہ داران کونٹی یہ ہوتے ہین لارڈ نائب اور شرف
اور حکام صلح اور گورنر اور وہ حکام صلح سے رتبہ اور اختیار مین کم ہوتے ہین
لارڈ نائب کونٹی مین منتظم سپاہ کا ہوتا ہے اور اوسکا بحال اور برطرف کرنا

خاص بادشاہ کی اختیار مین ہوتا ہے اور یہ ایک ضابطہ ہو گیا ہے
کہ لارڈ نائب اوس گروہ مین سے انتخاب کیا جاتا ہے جو پییرز کہلاتے ہین
یعنے امرا اور وہ اسی کونٹی کے رہنے والے لارڈ ہوتے ہین اور اس عہدہ دار
کو کچھ تنخواہ بعوض اوسکی خدمت کی نہین ملتی اور یہ عہدہ دار خود ایک شخص
یا دو شخصون کو اپنی مدد کے لیے چن لیتا ہے اور اس عہدہ دار اور اوسکے
مددگارون کے مجموعہ کا نام نائبان کونٹی ہوتا ہے اور یہ عہدہ دار پاسبان
مقرر کرتا ہے جو اوسکی نظامت کی سپاہی کہے جاتے ہین اور اسکے ذمہ
کونٹی کے رہنے والون کی حفاظت اور آسایش ہوتی ہے اور یہ عہدہ دار
لارڈ چینسلر اعظم کے سامنے حاکمون کے مقرر ہونیکی اور محکمون کی دفترون
کی حفاظت کا عہدہ دارون کے مقرر ہونیکے لیے اون لوگون کی جو اوسکے
مستحق ہین رپورٹ کرتا ہے اور شرف کونٹی کے اول ملکی عہدہ دار کا
عہدہ ہے اور اوسکو کونٹی کا حاکم اون تین شخصون مین سے ایک کو
جنکو حکام محکمہ جات کلان اور ملک کی ذی وجاہت اشخاص ہر برس

منتخب کرتے ہین مقرر کرتا ہے اور وہ ایک مقام مین ایک برس سے
زیادہ عہدہ پر نہین رہتا اور اگرچہ اوسکو یہ کام مفت کرنا پڑتا ہے لیکن
جبکہ وہ منتخب ہو جاتا ہے تو اوسکے قبول کرنیسے انکار نہین کر سکتا اور اوسکا
کام ہے وہان کے رہنے والونکی آسایش اور آرام کی خبرداری رکھنا اور
قوانین کو جاری کرنا اور اہل جوری کو جمع کرنا جو مدعا علیہ پر جرم کے
ثبوت یا عدم ثبوت کی راے دیتے ہین اور اسی طرح وہ اوس مجمع کا افسر
ہوتا ہے جو مجمع کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنیکے لیے جمع ہوتا ہے اور ایکے
ذمہ قیدخانون کی بھی نگہبانی ہوتی ہے اور اوسکے ماتحت اوسکا
معین اور نائب اور حکم جاری کرنیکے مددگار اور قیدخانون کے پاسبان
ہوتے ہین اور اگر کچھ ضرورت پڑی تو وہ ہر ایک شخص سے جسکی عمر
پندرہ برس سے زیادہ ہے اگر چاہے تو مدد لے سکتا ہے مگر پیرز
یعنی امرا کے گروہ سے ایسی مدد نہین لے سکتا کیونکہ وہ ایسے کامون
سے معاف ہین حاکم ضلع جسکو مجسٹریٹ یعنی قاضی کہتے ہین اوسکی

اوسکی تقرری کی رپورٹ نائب کونٹی کرتا ہے اور لارڈ چینسلر اعظم
کے حکم سے مقرر ہوتا ہے اور وہ شخص اون لوگون مین سے جو صاحب الملاک
اور جایداد ہین اور لوگون مین ذی وجاہت ہین منتخب ہوتا ہے اور
کبھی اہل کنیسہ مین سے بھی منتخب ہوتا ہے بشرطیکہ اوسکی آمدنی املاک
سالانہ ایک سو اسٹرلین یعنے سو گنی یعنے دو ہزار پانسو فرنک فی سال ہو اور
اوسکا کام لوگون مین حکومت کرنے کا اور انتظام کو اچھا رکھنے کا ہے
اور بعوض اپنی خدمت کی کچھ تنخواہ نہین پاتا اور صرف ضابطہ ہے
کہ یہ لوگ نہ بدلے جاتے ہین اور نہ موقوف ہوتے ہین کیونکہ قانون
مین کوئی حکم اسکے متعلق نہین ہے اور کسیکو اونکے اوپر اختیار نہین ہے
اور نہ انکی کچھ تعداد محدود ہے اور سال بھر مین بنظر انتظام جو وقت
مقرر ہین سب عہدہ دار باہم جمع ہو جاتے ہین اور یہ مجلس دو قسم کی ہے
بڑی اور چھوٹی بڑی مجلس ہر تیسرے مہینے یعنے سال بھر مین چار دفعہ
ہوتی ہے اور اوس وقت بہت سے حکام ضلع جمع ہو جاتے ہین اور اگر

دو سے کم ہون تو وہ کام نہین کر سکتے اور اون دونون کے اتفاق سے احکام جاری
ہوتے ہین اور حکام ضلع اپنے اوپر ایک رئیس ٹھہر لیتے ہین اور وہ بھی
بے دامون کام کرتا ہے اور اونکے ماتحت ایک عہدہ دار ہوتا ہے جو
کلارد پی یعنے ضابط ضلع کہلاتا ہے اور وہ اونکے احکام کو جاری کرتا ہے
اور اوسکو لارڈ نائب مقرر کرتا ہے اور وہ اکثر افو کاتیہ کے اعیان مین
سے منتخب ہوتا ہے اور اونکے کامون مین سے یہ ہے کہ وہ کسی شخص کو
مقرر کرتے ہین جو کوٹھی کے متعلق مال لیتا ہے اور دیتا ہے اور خاص
محصولون کا مقرر کرنا اور عہدہ دارون کو نامزد کرنا بھی اونھین سے
متعلق ہے اور کوٹھیون کا انتظام اون کامون سے جو آیندہ بیان
کیے جاتے ہین متعلق ہے یعنے جرائم خفیفہ کے جیلخانون کو درستی سے
رکھنا اور پاسبانون کو اور نظامت کی سپاہیون کو اور محافظون کو اونکے
کامون پر مامور کرنا اور پلون کا بنانا اور سڑکون کا درست رکھنا اور
محتاجون کے رہنے کی جگہ بنانا اور اونکی حفاظت کرنا اور مروجہ

اوزان کی حفاظت کرنا اور ان سب کامون کا خرچ اون محصولون سے
جو کوٹھی پر لگائے جاتے ہین اور اون جرمانون سے جو نظامت مین
لیے جاتے ہین اور اوس روپیہ سے جو پاگل خانون کے لیے مقرر ہے
لیا جاتا ہو اور گورنر وہ حاکم ابتدائی کارروائی کا ہوتا ہے اور اوسکا کام
تمام مقدمات مین وجہ ثبوت جمع کرنے کا اور حقوق عام کے لیے پیروی
کرنے کا ہوتا ہے اور آسانی کے لیے کوٹھی کا انتظام کئی قسم کی حکومتون پر
منقسم ہوتا ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور حکام ضلع ہر مہینہ مین ایک دفعہ
یا اوس سے زیادہ جیسی کہ مقتضائے حالات ہو اصلی اور چھوٹی مجلسون کے
افسر ہوتے ہین اور انگلستان باعتبار احکام جرائم کے سات حلقون مین
منقسم ہے اور ہر حلقہ مین سال بھر مین ایک مہینہ تک محکمہ تجویز جرائم کا
اجلاس ہوتا ہے اور اوس محکمہ کا نام محکمۂ وایر سایر کہا جاتا ہے اور کوٹھی
باعتبار نظامت کے چند حصون پر منقسم ہوتی ہے جسکی کارروائی کی انتہا
حکام ضلع تک ہی اور ہر حصہ کی افسری پر نظامت کے اہلکارون مین سے

ایک ناظر ہوتا ہے جو تمام ضابطون کے پورا ہونے پر نظر رکھتا ہے علاوہ
اسکے ہر ایک کونٹی چند حصون پر منقسم ہوتی ہے اور اوسکا نام ہنڈرڈس
رکھا جاتا ہے جسکے معنے سئو کے ہین اور اونکا افسر چیف کانسٹبل ہوتا ہے
جسکو حکام ضلع جب کہ وہ اجلاس کے لیے جمع ہوتے ہین مقرر
کرتے ہین اور اونکے کام حکام ضلع کے ماتحت ہوتے ہین اور وہ حکام
ضلع کے احکام کو جاری کرتے ہین اور کچھ محصول بھی جمع کرتے ہین۔

شہر اور قصبے

انگریزی مین بورو ایسے قصبہ کو کہتے ہین جسکی طرف سے کوئی ممبر
پارلیمنٹ مین جاتا ہے یا امورات نظامت مین کسی ذاتی خصوصیت
کے سبب سے احکام کونٹی کے ماتحت نہین ہوتا اور بعض ایسے قصبے
جنمین معطران یعنے کنیسہ کے سردار موجود ہوتے ہین اسی قسم مین ہین
اور اونکا نام سٹی یعنے شہر ہے اور قصبہ اور شہر مین اونکے لیے مجلسین
مقرر ہوتی ہین جنمین شیخ یعنے سردار اور الڈرمین یعنے نائبان شیخ

اور ممبر اوسی شہر و قصبہ کے ذی وجاہت آدمیون مین سے ہوتی ہین اور
اہالیان اوس مجلس کے تین برس تک رہتے ہین اور ایک ثلث اونمین
سے ہر برس تبدیل ہوتا رہتا ہے اور نائبان رئیس کو اون مجلسون کے
ممبر مقرر کرتے ہین اور وہ چھہ برس تک اپنا کام کرتے ہین اور اونمین سے
ایک نصف ہر برس مین تبدیل ہوتے رہتے ہین اور وہ ہر کام مین رئیس
کے مددگار ہوتے ہین اور یہ مجلس ہر برس اپنے رئیس کو ممبرون مین سے
یا رئیس کے مددگارون مین سے مقرر کرلیتی ہے اور رئیس کا یہ کام ہے
کہ وہ اوس مجمع کی سرداری کرتا ہے جسکو نائب واسطے جلسہ کے مقرر
کرتے ہین بشرطیکہ وہ قصبہ ایسے قصبون مین سے نہو جو کونٹی کی ریاست
مین ہین اور وہ ممبران مجلس کے منتخب کرنیکے وقت بھی افسر مجلس کا
ہوتا ہے اور بشمول اپنے مددگارون کے اون لوگون کے نامون کی
فہرست پر غور کرتا ہے جنکو اوس قصبہ مین انتخاب کرنے کا حق ہے
اور اپنی خدمت کو سال مین اور اوسکے دوسرے سال مین مثل حاکم صلح

کے کام کرتا ہے اور اوسکا اسطرح پر خدمت کرنا بغیر معاوضہ کی ہوتا ہی
اور اسی مجلس کے کامون سے انتظام اوس جایداد کا جو قصبہ سے متعلق ہے
اور اوسکی آمدنیون کا انضباط اور قصبہ کے امورات پر غور کرنا اور قیدخانون
اور شفاخانون کا دیکھنا اور انتظام نظاست کے لوگون کا اور اون
جھگڑون کا قصبہ کے حاکم صلح کی مدد سے فیصل کرنا جو نظاست کے
لوگون اور وہان کے رہنے والون مین واقع ہون متعلق ہے اور بار واس
ایک قسم مذہبی حلقہ کی ہے اور تقسیم مذہبیا اور سیاستا انگریزون کے
شہرون مین ہر طرف مستعمل ہوا ہے اور انتظام حدت بار واس کا ایک مجلس
سے ہوتا ہے جو ہر شخص جنپر ملف سے مرکب ہوتی ہے اور اسکے انتظام کے
لوازمات مین سے کنیسون کی اور قبرستانون کی اور رستون کی حفاظت
اور محتاجون کی اور نظاراست کو لوگون کی اعانت اور جو پیدا ہو یا مرے
اوسکا شمار کرنا ہوتا ہے پس جو لوگ کہ ان مختلف خدمتون پر مامور ہوتے ہین
وہ کنیسون کے وکیل اور مرغلیر اور قبرستان اور رستون کے نگہبان

اور فقیرون کے اولیا اور پولس کے منتظم ہوتے ہین اور اون سب کو

مجلس عمومیہ جسکا ذکر ہوا مقرر کرتی ہے۔

ساتوین فصل

انتظام احکام کی تشریح مین

انگلستان مین ملک فرانس وغیرہ کے مانند کوئی خاص وزارت احکام کی

نہین ہے اور اوسکے احکام بھی کچھ کسی کتاب مین یا کسی طرح کی قیدون

مین محصور نہین ہین اور جو لوگ بانیان سلطنت مین سے ہین اگر وہ

اپنے تصرفات حکمیہ کے خلاف عمل کرین تو انکے لیے بھی کوئی خاص

احکام نہین ہین اور جن معاملات کا تعلق ہے فرانس مین مجلس ریاست

اور مجلس سلطنت سے ہے انگریزی مملکت مین اون معاملات کا تعلق مجلس

عالیہ سے جسکے مجموع کو مجلس ملکی کہتے ہین اور ہلی محکمون سے اور اگر کچھ حساب

کی متعلق معاملہ ہو تو وہ مجلس اکیبی سے متعلق ہے اور جسقدر لازم سنت مین ہین وہ سب اپنے

متعلق کامون مین جوابدہ ہین پس جو شخص اونپر کسی قسم کے نقصان کا

دعوی کرے تو وہ شخص اوسپر معمولی محکمون مین بغیر کسی اجازت لینے کے
دعوی کر سکتا ہے گو وہ نقصان عام عہدہ کے سبب سے ہی کیون نہوا ہو
اور سلطنت انگریزی مین تمام احکام کا استنباط اون عام قانونون پہ
کیا جاتا ہے جو حسب دستور بنائے گئے ہین اور اون احکام سے استنباط
کیے جاتے ہین جنپر عمل درامد رہا ہے اور اون شرطونپر مستند ہوتے ہین
جو متفق علیہ قرار پا چکے ہین اور رومیون کی شریعت اور رومیون کے
قانون اور اون احکام پر جو اونسے استنباط کیے گئے ہین اور پارلیمنٹ کے
بڑے بڑے مقننون کی نظیرون پر مستند کیے جاتے ہین اور جسقدر محکمہ
انگلستان مین ایسی ہین جنپر مدار حکمرانی ہے خواہ بواسطہ خواہ بلاواسطہ وہ
یہ ہین قاضی یعنے جج اور جوری اور مقنن قوانین سلطنت اور جماعت
شرف اور اقو کاتیہ اور اعوان حکم اور جو لارڈ چینسلر اعظم ہوتا ہے اوسکو
اختیار مین تمام قوانین کے احکام ہوتے ہین اور وہی پہلا قاضی یعنے
اول جج ہوتا ہے اور وہی لارڈون کی مجلس کا یعنے ہوس آف لارڈز کا

رئیس ہوتا ہے اور لارڈ چیف جسٹس وزیرون مین سے ایک وزیر بھی شمار کیا جاتا ہے
اوسکے بعد نائب چینسلر اور لارڈ مجلس عالی کے قاضی یعنے جج ہوتے ہین
اور کونٹی کے محکمون کے حکام اور نظامت کے حکام اونکے ماتحت ہوتے ہین
اوران مجلسون کے حکام تنخواہ پاتے ہین اور جن مجلسون کی طرف اشارہ
کیا گیا ہے اونمین حکام صلح بھی داخل ہین وہ کچھ تنخواہ نہین پاتے اور تین مہینے
بعد ہر کونٹی مین اونکا اجلاس ہوتا ہے اور چھوٹے اجلسون کی مجلسون مین
اوس مقام کے تمام امور جو حکم سے اور انتظام سے علاقہ رکھتے ہین پیش ہوتے ہین
اور جوری جسپر ملکی معمولی احکام ہین اور احکام متعلقہ جرائم ہین نہایت درجہ
کا اعتبار ہوتا ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک جوری کبیر اور ایک جوری صغیر
جوری کبیر تو یہ کام کرتی ہے کہ جو دعوی پیش ہوا اوسکو بتامل دیکھا کہ آیا
یہ دعوی منظوری کی قابلیت رکھتا ہے یا نہین پس اگر ۲۳ جوریون مین
سے جو پوری جوری کی تعداد ہے بارہ جوری بھی کسی بات پر اتفاق
کر لیتی ہین تو اوسپر اوس دعوے کو منظور کرتے ہین یا نامنظور کرتے ہین

عمل ہوتا ہے اور جبکہ دعوی منظور کر لیا جاتا ہے تو وہ محکمون کے حاکم کی
اجلاس سے جوری صغیر کی راے سے جنکی تعداد کم سے کم بارہ ہوتی ہی
فیصلہ ہوتے ہین اور جو شرائط جوریون کے انتخاب کیواسطے مقرر ہین
وہ یہ ہین کہ اونمین سے ہر ایک کی عمر اکیس برس سے زیادہ اور ساٹھ برس
سے کم ہو اور اسکو اراضی اور مکانات کی آمدنی ڈہائی سو فرنک ہو یا پانسو
فرنک کی مقدار سالانہ لگان یا ایک مقدار معین محتاجون کے لیے دیتا ہو
غرضکہ بہرکیف وہ خود اپنے ذاتی معاملات مین تصرفات مدنیہ اور سیاسیہ
کا حق رکھتا ہو اور جوریون کو کچھ وظیفہ یا تنخواہ نہین ملتی بلکہ مفت کام
کرتے ہین اور چونکہ سلطنت انگلستان مین کوئی عام محتسب نہین ہوتا اس
سبب سے جرم کا دعوی وہی شخص کر سکتا ہے جسکو اوس جرم سے کچھ علاقہ ہو
البتہ جب کوئی جرم نہایت سنگین ہوتا ہے تو اومین سرکار مدعی ہو جاتی ہے
اور اسی سبب سے سرکار اوسکی پیروی کرتی ہے اور سلطنت کو احکام مین
مشورہ دینے والے یہ لوگ ہین اٹرنی جنرل یعنے محتسب اور سلسٹر جنرل یعنے

افوکاتو عمومی اور افوکاتو ملکی اوریہہ لوگ ہر معاملہ مین جسمین کہ اونسے
پوچھا جاتا ہے راے دیتے ہین خصوصاً اون معاملات مین جو اقسام حقوق
سے علاقہ رکھتے ہین اور اٹرنی جنرل سے بالتخصیص سنگین جرمون مین راے
دینے کا کام متعلق ہے اور شرف کے متعلق احکام جاری کرنا ہے اور اسکے
ماتحت ایک گورنر ہوتا ہے جسکے متعلق یہ کام ہے کہ وہ اون لوگون کے
حال کی جو مرتے ہین تلاش کرتا رہتا ہے کہ آیا وہ قضا سے مرے ہین یا
کسی خطا سے یا قصداً اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ جو مقدمہ اوسپر وائر ہو
اوسکی جوابدہی خود آپ کرے لیکن اکثر وہ لوگ افوکاتو یعنے سالسٹر کے
توسط کے محتاج ہوتے ہین افوکاتو کی جماعت کی دو قسمین ہین اور ہر ایک
قسم کا یہی کام ہے کہ وہ متخاصمین کی طرفسے وکالت کیا کرتے ہین اور جو
امور مقدمات کی تصفیہ کیواسطے درکار ہوتے ہین اونکو بہم پہونچاتے ہین —

فوجداری کے مقدمات کو فیصل کرنے کا طریقہ

فوجداری کے مقدمات کے انفصال کے دو طریقے ہین ایک تو وہ ہے

جسمین جوری لوگ حاضر نہین ہوتے بلکہ بغیر جوری کے فیصل کردیجاتی
ہین اور یہی طبقہ اول ہے اسمین حکام ضلع داخل ہین جو بذات واحد
حکم دیتے ہین اور اسمین حکام مجالس صغیر اور حکام مجالس نظامت بھی
داخل ہین اور یہ مجالس صرف مقدمات خفیفہ جیسے کہ خلاف احکام کے
بری اور بحری شکار کرنے اور میر بحری کے متعلق تا وان کے مقدمات
اور عام لوگون کو مضرت پہونچانیوالی چیزون کی حفاظت نکرنے کے یعنی
مضر چیزون کے فروخت کرنیکے واقعات جنسے کسی قسم کی عام مضرت کا
خوف ہو اور وہ معاملات جو کاریگرون اور اونکے شاگردونمین ہوتی ہین
اور اون لوگون کو ڈانٹنا جو کچھ پیشہ نہین کرتے اور شاہراہون کی اور
اونہی سڑکون کی اور تولنے کے باٹون اور پیمانون کی اور انہین کے
مانند جو اور چیزین ہین اونکی حفاظت اور گالم گلوج اور ایسی مارپیٹ
کے مقدمے جنمین کچھ زخم یا مضرت شدید نہ پہونچی ہو اور مقدمات جو
نشہ سے متعلق ہین اور باغون کے اوجاڑ دینے کے مقدمات اور مثل اسکی

فیصل کیا کرتی ہین اور دوسرا طبقہ وہ محکمے ہین جنمین جوری صغیرا ور
جوری کبیر بیٹھتی ہے یہ مجلسین مدعا علیہ کی نسبت ایسے امور ہین جو زیادہ
سنگین نہین ہین حکم دیتی ہین اور جو امور کہ زیادہ سنگین ہین ہین ایک مجلس معین
حکم دیتی ہے جو مجلس وطن کے نام سے کہی جاتی ہے اور شہر لندن مین
جرائم کبیرہ کے تجویز کرنے کی ایک مجلس ہے اور یہ مجلس جرائم شخصیہ اور
جرائم متعلقۂ املاک اور مقدمات فریب اور اسی طرح کے اور مقدمات
مین حکم دیتی ہے اور ان مقدمات کی بابت اوسکے سامنے کبھی تو وہی
لوگ دعوی کرتے ہین جنسے اوس جرم کو علاقہ ہے اور کبھی حکام نظامت
کی طرف سے اور کبھی سلطنت کی طرف سے دعوی دائر کیا جاتا ہے اور ہر ایک شخص
سوا ے اون لوگون کے جو جرائم کا دعوی کر سکتے ہین خواہ جرائم صغیرہ
ہون یا کبیرہ دعوی کر سکتا ہے اگرچہ اوسکو اوس جرم سے کچھ سروکار نہو
اور حکام نظامت اوس شخص کے گرفتار کرنیکے مجاز ہین جو کچھ پیشہ نرکھتا ہو
اور اگر اوس سے کوئی ایسی بات سرزد ہوئی ہو جس سے لوگون کے

آرام مین خلل پڑا ہو تو اوسکو جیلخانہ مین رکھین اور جب شخص پر کوئی یہ
دعوی کرے کہ اسنے میرا مال زبردستی مجھ سے چھین لیا ہے یا میرا مال
چورالیا ہے یا اور کوئی جرم کیا ہے تو اوسکو بھی گرفتار کرین اور یہ سب
باتین اٹرنی جنرل کے سامنے پیش کیجاتی ہین جو سلطنت کی جانب سے
بمنزلہ محتسب کی ہوتا ہے جسکا ذکر ابھی گذرا ہے اور اگر کوئی واردات قتل
کی پیش آوے یا کوئی شخص ضرب شدید سے مجروح ہو کر مرجاوے گو
عمداً نہو یا کوئی خودکشی کرے تو گورنر اوسیوقت اوسکی تحقیقات کی جانب
مصروف ہو جاتا ہے اور سلطنت کی ملازم ڈاکٹر سے اس بات کی درخواست
کرتا ہے کہ وہ اوسکی لاش کو دیکھے اور اوسکی موت کے سبب کی نسبت
کیفیت لکھے اور جو کوئی شخص کسی پر قتل کا دعوی کرتا ہے تو اوسکو گورنر
مجلس معین کے سامنے پیش کرتا ہے اور قتل کے سوا تمام جرائم کو مقدمات
کسی حاکم یا حکام ضلع یا جلسہ ہاے صغار اور محکمۂ نظامت کی روبرو پیش
کیے جاتے ہین اور یہ صغیر مجلسین جو مقدمات [illegible]

مدعا علیہ کو حوالات مین نہین رکھتین بشرطیکہ مدعا علیہ مدعی
کے دعوے کے لیے کافی ضمانت دیدے اور اگر یہ دیکھتی ہین کہ وجہ
ثبوت جرم کی پوری نہین ہے تو اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اگر وجہ ثبوت
ایسی ہو کہ اوس سے جرم کا شبہہ تو پڑتا ہو مگر مجرم پر سزا کا حکم دینے کے
لائق ثبوت نہو تو اوس سے آیندہ کی خوش چلنی کی کافی ضمانت لیکر
چھوڑ دیتے ہین اور یہ ضمانت یا تو کسی معتبر آدمی کی ہوتی ہے یا روپیہ کی
معین تعداد کی ضمانت ہوتی ہے مگر زر ضمانت کا کسی جگہ رکھدینا ضرور
نہین ہوتا اور اگر ضمانت داخل نہو سکے تو اوس مجلس کو ایک برس تک
مدعا علیہ کو قید رکھنے کا اختیار ہوتا ہے اور اگر مدعا علیہ پر جرم کا ثبوت
کامل ہوتا ہے اور مقدمہ بھی خفیف ہوتا ہے تو مجلس اوسکو خود فیصل
کردیتی ہے اور اگر سنگین ہوتا ہے تو وہ اوسکی مثل مرتب کرکے اور
حسب ضابطہ گواہون کو حلف دیکر اور اونکی گواہی لیکر اور اور
کارروائی کو پورا کرکے مقدمہ کو اوس مجلس مین جو تیسرے مہینے

اجلاس کرتی ہے یا مجلس معین وطن مین بھیجدیتی ہے اور کارروائی

مجلس کی علانیہ ہوتی ہے اور مدعا علیہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی

جانب سے جوابدہی کے لیے پہلی ہی دفعہ افوکاتو یعنے بیرسٹر کو بلاوے

اور خاص عدالت ہی مین حاکم عدالت مجرم سے کہدیتا ہے اور اوسکو متنبہ کر دیتا ہے

کہ دیکھو سمجھ بوجھکر اپنے مقدمہ مین جو کچھ چاہتے ہو کہو تمپر کسی کا جبر

نہین ہے تمکو اختیار ہے اور جو کچھ اسوقت کہوگے وہی تمپر حجت ہوگی

ذرا فکر و تامل کے ساتھ کہنا چاہیے پس انصاف کرنا چاہیے کہ جب مجرم

کو برسر عدالت حاکم یہ سمجھاوے تو اوسکو اوس انصاف سے کیا نسبت ہے

جسمین کوڑے مار کر اور اسی طرح کی اور تکلیفین دیکر اقرار کرا دیتے ہین

اور یہ امر بھی قانون مین داخل ہے کہ بعض احکام مین مدعا علیہ کو ضمانت

پر رہائی نہین ہوسکتی ہے بلکہ حوالات مین رکھا جاتا ہے اور اوس

حوالات مین جو چاہے کھاوے پیئے کوئی اوسکو روک نہین سکتا اور

اپنے گھر والون اور دوست آشنا ؤن سے جب چاہے وہین مل سکتا ہے اور

اگر سلطر جو اوسکی طرف سے جوابدہی کرتا ہے جب چاہتا ہے اوسکے پاس آتا ہے اور جبتلک اوسکی نسبت جرم ثابت نہووے اوسوقت تک کوئی اوسکو مجرم نہین کہہ سکتا بلکہ صرف حوالاتی کے نام سے پکارا جاسکتا ہے اور جب اوسکے اخیر حکم کا دن ہوتا ہے تو شرف جوری کیبر کو جمع کرتا ہے اور وہ مقدمہ پر غور کرتے ہین اور حوالاتی کے مجرم ہونے کی قراین اور شبہون کو دیکھتے ہین پس اگر جوری کی کثرت راے ہین اوسکا مجرم ہونا پایا جاتا ہے تو فرد قرارداد جرم پر لکھدیتے ہین کہ فرد قرارداد جرم صحیح ہے اور جبکہ حوالاتی کی نسبت اوسکے مجرم ہونیکے کافی قراین پائی جاتی ہین تو وہ مجلس مین یعنے محکمہ مین حاضر کیا جاتا ہے اور اہلکار محکمہ فرد قرارداد جرم اوسکے سامنے پڑھتا ہے اور اوس سے پوچھتا ہے کہ تمکو اس جرم سے اقرار ہے یا انکار پس اگر وہ اقرار کرتا ہے تو حاکم نرمی سے سمجھاتا ہے کہ اوسکے اس اقرار پر کیا ہونا ہے شاید کہ وہ ہوشیار ہو جاوے اور جو کچھ اوسنے کہا ہے اوس سے پھر جاوے لیکن اگر وہ نہین پھرتا اور اپنے

اقرار پر قائم رہتا ہے تو مجلس فی الفور اوسکی نسبت حکم دیدیتی ہے اور
جوری کے ہونے کی اور اوسکی جوابدہی سننے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی
اور اگر وہ انکار کرتا ہے اور اپنی برائت ظاہر کرتا ہے تو اسکے لیے پھر
جوری طلب ہوتے ہین اور اونسے سبکے سامنے محکمہ مین حلف لیا جاتا ہے
اور مباحثہ شروع ہوتا ہے پس اول مدعی کے وکیل اس موقع پر تقریر
کرتے ہین اور اپنے بیان کی تائید مین دلائل پیش کرتے ہین اور گواہون
سے سوالات کرتے ہین اور اونسے ابتدا ہی مین حلف لیتے ہین اور وہ
محکمہ مین اسطرح بیٹھتے ہین کہ اون مین سے ہر ایک اپنے سے پہلے کی گواہی
سنتا ہے مصنف اس کتاب کا کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ طریقہ اچھا
نہین ہے اور مدعا علیہ اور اوسکا وکیل بھی مدعی کے دلائل کی تردید
کرسکتا ہے اور بغیر توسط حاکم محکمہ کے جو باتین کہ اوسکو معلوم ہوئی ہین
اونکے سوالات گواہون سے کرسکتا ہے اور حاکم محکمہ مجلس کو مدعا علیہ
کے حال سے یہ کہکر کہ یہ شخص مشتبہ آدمیون مین سے ہے یا اچھا اور

نیک آدمی ہے آگاہ نہین کر سکتا اور اگر وہ پہلے بھی مجرم ہو چکا ہو تو مقدمہ
مین چوری کی راہ لینے کے بعد وہ حال کہہ سکتا ہے اور اوسکے پہلے مجرم
ہونیکا حال بیان کر دیتا ہے اور اوسے شہادت عدالت کے سوا
اور جگہ نہین لیجاتی اور مقدمات فوجداری مین گواہ کو اصالتاً حاضر ہونا
ضرور ہے اور بغیر حاضر ہوئے بذریعہ تحریر کے کوئی شہادت جائز نہین
سمجھی جاتی اور گواہون کا حاضر ہونا حاکم کے سامنے مقدمات فوجداری
مین اس زمانہ مین واجب گیا ہے اور جب دعوی کی سماعت ہو چکتی ہو
اور گواہی بھی ہو جاتی ہے تو اسکے بعد مدعا علیہ کی گفتگو سنی جاتی ہے
اور اوسکے گواہون سے استفسار ہوتا ہے اور اگر سرکار مدعی نہین ہوتی
تو سب سے اخیر گفتگو مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو سرکار مدعی ہوتی ہے تو
اخیر گفتگو سرکار کی طرف سے ہوتی ہے اور جبکہ مباحثہ ہو چکتا ہے تو حاکم عدالت
اوس مقدمہ کے حالات جوری کو سمجھاتا ہے اور اوس مکان مین جو
اس کام کے لیے مخصوص ہے جوری کے باہم مباحثہ ہوتا ہے اور

جب تک وہ سب آپس مین متفق نہین ہو لیتے راے نہین دیتے اور سب
کے اتفاق کے یہ معنے ہین کہ سب ملکر یا تو یہ کہین کہ مدعا علیہ مجرم ہے یا
یہ کہین کہ مجرم نہین ہے اور اونمین سے ایک کو بھی اختلاف رہے تو اونکو
آپسمین مباحثہ کرنا ہوتا ہے یہانتک کہ یا تو وہ سب اوس ایک کے ساتہ
ہو جاوین یا وہ ایک اون سبکے ساتہ ہو جاوے مصنف کہتا ہے کہ ہماری
راے مین اتفاق کی شرط کی کچہ ضرورت نہین ہے بلکہ نامناسب ہے ۔

محکمہ معاملات تمدنی

چونکہ انگلستان مین کوئی خاص قانون ایسا نہین ہے جسکی روسے
احکام مدنیہ کا تصفیہ ہوا کرے اسلیے اونھون نے اکثر معاملات مدنیہ مین
بھی احکام ضابطہ اور قوانین مقررہ کی بناپر اونکا سرانجام رکھا ہے اور
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنی راے سے ہی اس باب مین کوئی حکم
دیدیتے ہین مگر ایسے حکم مین سخت گیری سے پرہیز رکھتے ہین اور اسمین
کچھ شبہہ نہین ہے کہ یہ قوم بغیر قانون کے بھی اپنے ذوق سلیم سے

ایسے حکم دیسکتی ہے جو موافق عدل کے ہون خصوصاً اوس حالت مین
جبکہ مدعی علیہ سے کبھی پہلے جرم صادر ہوا ہو حاصل یہ ہے کہ اون مقدمات
کا دائرہ جنمین بمقتضاے عادات اور احکام ماضیہ کے حکم دیا جاتا ہے
اون محکمون کے دائرہ سے جنمین صرف رای سے حکم دیا جاتا ہے بہت تنگ ہے
فرانکفیل سولمن کا مقولہ ہے کہ جب کوئی مقدمہ ایسا پیش آتا ہے جسمین
کوئی نقصان پیش آیا ہو تو وہ محکمے جو اپنے اجتہاد کے موافق حکم نہین دیتے
اور کچھ نہین کرسکتے کہ جو مضرت اوس حادثہ سے پیش آئی ہو اوسکو رفع
کردین اور ایکیوئی کے محکمے یعنے وہ محکمے جنمین اپنے اجتہاد سے انصاف پر
حکم دیا جاتا ہے وہ ایسی باتون پر بھی جنسے پرہیز کرنا لازم ہے تاکہ آیندہ کو
مضرت نہو حکم جاری کرتے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ عام احکام کے محکمونکو
تو صرف اونھین حقوق پر نظر ہوتی ہے جو کہ ثابت ہو چکے ہین اور ایکیوئی
کے محکمے جہانتک کہ اونکا اجتہاد پہونچتا ہے وہان تک نظر دوڑاتے ہین
یعنی وہ محکمے اون مضرتونکو جو واقع ہو گئی ہون اور اون مضرتونکو بھی

جنکی آیندہ واقع ہونے کی توقع ہے رفع کرتے ہین اوران دونون
قسم کے محکمون کے حکم معاملات اورجرائم دونون مین جاری ہوتی ہین
پس وہ محکمے جنسے کہ احکام اجتہادیہ صادر ہوتے ہین وہ لارڈون کی
مجلس اور محکمہ چینسلر اعظم ہے جسمین رئیس القضات لارڈ چینسلر ہوتا ہے اور
اوسمین دو لارڈ اور ہین نائب چینسلر اور ایک سر دفتر جو کاغذات احکام
کو دیکھتا ہے اور بارہ شخص اوسمین صرف مشورہ کے لیے شریک ہوتے ہین
اور اونکو حکم دینے مین کچھ دخل نہین ہوتا پس جسوقت ایسی مجلس سے
کوئی حکم اجتہادی صادر ہو جسکا ہر فرد بشر گویا ایک علامۂ زمان اور نہایت
درجہ کا ہوشیار ہوتا ہے تو اس سے کسی طرح کے خوف کا کیونکر خیال
ہوسکتا ہے اور عامہ احکام مدنیہ چار طبقون مین منحصر ہین ایک تو مجالس
کونٹی کا طبقہ ہے جو اون امور مدنیہ مین حکم دیتا ہے جو اوسکے سامنے
پیش ہوتے ہین دوسرا طبقہ مجالس ثلثہ عالیہ کا احکام عام دینے کو
لیے ہے اور وہ مجالس ثلثہ یہ ہین مجلس ملکی مجلس مقدمات مدنیہ مجلس

اشکیبی یعنے محاسبات مالیہ تیسرا طبقہ بیت الاشکیبی ہے اور چوتھا طبقہ
لارڈون کی مجلس ہے پس مجالس کونٹی کی تعداد ۹۵ ہے اور ان مجالس
مین وہ ابتدائی مقدمات طے ہوتے ہین جنمین ساڑھے بارہ سو فرنک تک
کا دعوی ہوتا ہے اور اس مجلس مین حاکم اور خزانچی مجلس اور بازجی یعنے
منشی اور پیادے اور اونکا افسر ہوتے ہین اور خزانچی مجلس کے متعلق یہ
یہ کام ہوتا ہے کہ وہ منشی کا حساب وکتاب دیکھتا بھالتا ہے اور منشی کے
متعلق یہ ہے کہ وہ تمام مطالبات کو لیتا ہے اور دفتر مین جو اس کام کے
لیے بنایا گیا ہے جمع کرتا ہے مین کے نام اور لقب اور مقام سکونت کے
لکھ لیتا ہے اور پیادون کی جماعت کا کام یہ ہے کہ وہ احکام عدالت کو
نافذ کرین اور احکام کیوقت حاضر رہین اور یہی لوگ یادداشت احکام
لکھتے ہین اور جایداد کو قرق کرتے ہین اور اوسکے سوا اور جو لوازم احکام
ہین اونکو بجا لاتے ہین اور ہر مدعی اور مدعی علیہ کو اس بات کا اختیار
ہوتا ہے کہ اپنے مقدمہ کے فیصل کرنیکے لیے جو ریون کو بلا لے مگر مقدمہ

کم سے کم ایک سو پچیس فرنک کا ہو اور یہ جماعت جوری کی جو ایسے
مقدمات مین شریک ہوتی ہے بارہ شخصون سے مرکب ہوتی ہے اور
مجالس ثلثہ عالیہ کا کام یہ ہے کہ جو مقدمات مجالس کونٹی سے آتین
جاتے ہین اونکی تحقیقات کرے مگر وہ مقدمات کم سے کم ساڑھے بارہ سو
فرنک کی مقدار کے ہون یا اوس سے زیادہ کے اور مجلس ملکی کو یہہ
زیادہ اختیار ہے کہ وہ اپنی ماتحت عدالتون مین سے جس عدالت کی کارروائی
کو قابل غور خیال کرے اوسکو طلب کرے گو وہ کیسی ہی قلیل تعداد
کا کیون نہو اور یہی اختیار محکمۂ ششکی یعنے محاسب سلطنت کو تمام معاملات
مین جو سلطنت کے مال سے علاقہ رکھتے ہین حاصل ہے اور ان مجالس ثلثہ
مین سے مجلس اول مرکب ہوتی ہے ایک حاکم اعلی اور چار اور حکام
سے اور دوسری اور تیسری مجلسین بھی ایسے ہی ایک رئیس اور چار
حکام سے مرکب ہین اور ان مجالس ثلثہ کے شرکاء کو ہر سال دو مرتبہ
محکمۂ فوجداری مین اور سات صوبجات مملکت انگریزی مین شریک ہونا

ضرور ہوتا ہے اور علاوہ اسکے اون حاکمون مین سے ایک کو ہر مہینہ
محکمۂ فوجداری مین جو لندن مین اون جرائم کی تجویز کے لیے مقرر ہے
جو لندن مین اور اوسکے گرد نواح مین واقع ہوتے ہین بطور حاکم اعلی
کے شریک ہونا ہوتا ہے اور جو شخص ان مجالس ثلثہ کے احکام کی زیادہ
تحقیق چاہے تو اوسکے لیے انھین مجلسون کے شرکا مین سے آٹھ حاکم
جو اوس مقدمہ کے فیصلہ مین شریک تھے منتخب ہو کر محکمہ قائم ہوتا ہے
اور لارڈ چینسلر یعنے قاضی القضات اوسکا حاکم اعلی ہوتا ہے مگر اس
محکمہ کے احکام کی زیادہ تر تحقیقات کوئی محکمہ بجز ہوس آف لارڈز کے
نہین کرسکتا اور ایسی حالت مین ہوس آف لارڈز مانند عدالت بالا تر
کے متصور ہوتی ہے اور تمام مقدمات اوسکے حکم کے بعد ختم ہو جاتی ہین
اور لارڈون کی مجلس کو اون عام احکام پر جو محکمۂ لارڈ چینسلر سے اور
اون مجالس ثلثہ سے صادر ہوتے ہین غور کرنے کا اختیار حاصل ہے
غرضکہ تمام احکام تمدنی اور احکام متعلقہ جرائم کے لیے محکمہ جات مقرر ہین

جو کبھی تو متحد ہو کر کام کرتے ہین اور کبھی ایک دوسری کے بعد کام کرتی ہین
اور علاوہ اسکے اور بھی وہان بہت سی چھوٹے چھوٹے محکمے اور مجلسین ہین
جنکا ذکر ہمنے طوالت سے ترک کر دیا ہے جنمین سے بعض ایسے ہین کہ
انمین مقدمات توریث اور طلاق و نکاح وغیرہ کا فیصلہ ہوتا ہے اور
مجالس بحریہ ہین اور مجالس معدنیہ اور مجالس سررشتۂ تعلیم ہین اور
مثل اسکے اور حکام جملہ مجالس کے ہمیشہ مشہور اور نامی گرامی ماہرین
ہین سے منتخب ہوا کرتے ہین اور لارڈ چینسلر اعظم اونکو مقرر کرتا ہے
اور کوئی انمین سے باختیار حاکم معزول نہین کیا جاتا اور اگر کوئی
جھگڑا سلطنت کے انتظام کی بابت کسی مجلس سے ہوتا ہے تو اوسکا
تصفیہ مجلس مملکت مین جا کر ہوتا ہے یہ خلاصہ اوس کیفیت کا ہے
جو انگریزی سلطنت کے متعلق ہمسے ہو سکا ہے۔

آٹھوین فصل

انگریزی سلطنت کی آمدنیون کی تفصیل مین اور اوسکے حیوانات کی تعداد اور معادن کی پیداوار اور محاصل کے بیان مین

استرلین لیرہ یعنی گنی	چیزون کی آمد فی ۱۸۳۳ء مین
۸۶۷۰۰۰۰۰	قیمت غلون کی
۱۱۳۰۰۰۰۰۰	قیمت بوئی ہوئی اور قدرتی پیدا ہوئی گھاسون اور چھالون کی
۱۹۰۰۰۰۰۰	قیمت بطاطہ کی
۳۸۰۰۰۰۰	قیمت میوون اور بوئی ہوئی ترکاریون کی
۲۶۰۰۰۰۰	قیمت کرستہ اور سبلون یعنے حشیشہ دینار کی
۶۰۰۰۰۰۰	قیمت پنیر اور مسکہ اور انڈے وغیرہ کی
۳۵۰۰۰۰۰	قیمت انغری یعنے دمال کی
۱۲۰۰۰۰۰۰	قیمت صوف اور بزرالقنب کی
۲۴۶۶۰۰۰۰۰	میزان گنیون کی جو برابر ہے ۶۱۶۵۰۰۰۰۰۰ فرنکا کے۔

راس	حیوانون کی تعداد اوسی سنہ مین
۲۵۶۰۰۰۰	گھوڑے
۱۱۶۰۰۰۰۰	گاے بیل
۵۵۸۰۰۰۰۰	بھیڑ اور دنبہ اور مثل اسکے
۶۹۹۶۰۰۰۰	تخمیناً کل قیمت انکی ۲۰۵۰۰۰۰۰۰۰ فرنکا

انگریزی مملکت زمین کی آبادی مین طرح طرح کی کاشتکاری سے اور مویشی کی اقسام سے قریباً تیس برس کے عرصہ مین بہت زیادہ ترقی پا گئی ہے مگر ہمکو اون کتابون مین جنسی یہ کتاب تالیف کی گئی ہے نہین ملی۔

معادن کی پیداوار ۱۸۶۳ع مین

فرنک	اقسام معادن
۲۰۰۳۱۰۰۰	قیمت قصدیر کی
۷۱۱۷۶۰۰۰	قیمت تانبے کی
۴۳۸۷۷۰۰۰	قیمت سیسہ کی
۵۵۷۷۰۰۰	قیمت جست کی
۳۶۳۶۳۸۰۰۰	قیمت لوہے کی
۴۸۰۰۰	قیمت اوس معادنی چیز کی جسکو ارسنک کہتے ہین یعنے سنکھیا کی
۱۳۰۰۰	قیمت اوس معدنی چیز کی جسکو نکل کہتے ہین
۳۱۶۵۹۷۰۰۰	قیمت پتھر کے کوئلہ کی
۱۳۸۵۰۰۰۰	قیمت نمک کی
۲۵۰۰۰۰۰	قیمت اوس معدنی چیز کی جسکو باریت کہتے ہین
۷۶۰۶۲۰۰۰	قیمت پتھر کی جس سے مکانات بنتے ہین
۳۰۲۲۰۰۰	قیمت مٹی کی جس سے چینی کے برتن اور اور چیزین بنتی ہین۔
۱۰۱۶۳۹۱۰۰۰	میزان

فرنک	آمدنی ریل کی
۷۷۸۹۰۹۹۲۵	میزان اوس آمدنی کی جو سنہ ۱۸۶۳ع مین ہوئی
	اور ۲۰۴۶۹۹۴۶۶ آدمیون نے ریل کے ذریعہ سے سفر کیا۔

آمدنیان کاریگرون کی

اسٹرلین لیرہ یعنی گنی	اقسام مصنوعات
۳۱۰۰۰۰۰۰	قیمت روئی کے بنے ہوئے کپڑون کی
۸۰۰۰۰۰۰	قیمت حریر یعنے ریشمی کپڑون کی
۱۶۲۵۰۰۰۰	قیمت اونی کپڑون کی
۱۱۰۰۰۰۰۰	قیمت کتان کے کپڑون کی
۱۵۰۰۰۰۰۰	قیمت کھالون کی
۱۴۳۰۰۰۰۰	قیمت مصنوعات رقیقہ کی
۵۹۰۰۰۰۰	قیمت بلور اور فخار کی
۳۲۰۰۰۰۰	قیمت چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی چیزون کی۔
۹۰۰۰۰۰۰	قیمت کاغذ کی اور مثل اوسکے اور چیزون کی۔
۳۱۲۰۰۰۰۰	باقی حرفون کی آمدنی
۱۴۸۰۵۰۰۰۰	میزان جو مساوی ہے ۳۷۰۱۲۵۰۰۰۰ فرنک کے

قیمت اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئی اور انگلستان سے گئے سنہ ۱۸۶۱ع مین

خارج	داخل	نام ملکتون کے
۵۷۶۵۸۳۰	۱۲۸۲۲۹۸۸	راسیا یعنے ماسکو
۱۱۲۱۹۲۱	۲۶۲۰۷۲۰	سویڈن
۶۲۸۶۰۲	۹۵۱۲۰۵	ناروے
۱۸۶۱۴۳۶	۲۶۳۵۰۴۱	ڈنمارک اور اوسکے متعلق ملک جو اوس سے خارج ہین
۴۰۵۷۸۵۰	۶۴۳۰۸۹۵	پروشیا یعنے جرمن
۹۷۸۹۷	۴۱۲۴۳۱	میکلن برگ
۱۳۵۳۳۵۲۶	۲۵۸۸۲۹۸۰	میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی۔

تتمہ جدول اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئی اور انگلستان سے گئی

نام ملکون کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۳۵۸۸۳۹۸۰	۱۳۵۳۳۵۲۶
ہانوور	۲۸۳۹۸۴	۱۸۸۲۷۱۶
اولڈمبرگ	۳۶۲۷۹	۷۷۱۴۸
ہانیا کے متحدہ شہر	۶۰۵۸۴۹۰	۱۳۰۴۹۳۱۹
ہالنڈ	۷۶۹۲۸۹۵	۱۰۹۸۹۷۴۹
اوسکے توابع ملک جو یورپ مین نہین ہین	۳۳۵۸۸۳	۱۱۹۵۸۲۷
بلجیم	۳۸۱۷۸۰۰	۴۹۱۳۳۵۹
فرانس	۱۷۸۲۶۶۳۶	۱۷۲۴۷۴۱۲
الجزایر	۲۳۰۳۲۲	۲۰۹۵۵
فرانس کے توابع ملک جو یورپ مین نہین ہین	۸۵۳۵۳	۱۱۰۹۵
پرتگال	۱۹۹۲۸۹۹	۲۳۵۶۱۰۵
اسپین اور جزایر بالیار	۵۳۵۸۳۶۳	۳۳۸۶۴۳۲
کوبا اور اسپین کی اور آبادیان	۴۲۷۱۷۹۳	۱۳۶۰۳۴۹
ملک جو پرتگال کے توابع ہین	۷۸۱۵۱۰	۳۱۰۹۹۱
ملک جو اسپین کے توابع ہین	۱۰۳۶۲۳۳	۹۴۰۳۹۷
اٹلی	۲۴۸۰۰۶۴	۶۷۹۲۶۶۰
اسٹریا	۱۲۴۶۰۴۶	۱۷۹۵۶۵۹
گریک یعنی یونان	۷۸۹۵۴۴	۳۲۴۱۹۶
ممالک ترک	۳۶۲۱۹۲۹	۳۱۰۳۰۲۹
ڈونا جو سلطنت ترکی یعنے سلطان روم کے تابع خلد اللہ ملکہ	۱۱۲۳۲۹۰	۱۹۶۳۷۵
میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی۔	۸۴۸۴۳۳۶۰۳	۸۳۶۶۶۳۲۲

تتمہ جدول قیمت اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئے اور انگلستان سے گئے۔

نام ملکتون کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۸۴۸۴۳۶۰۳	۸۳۶۶۶۳۲۲
شام جو سلطنت ٹرکی یعنی سلطان روم کے تابع ہے خلد اللہ ملکہ	۷۷۴۵	۸۸۴۵۴۴
مصر	۸۳۹۸۴۹۳	۲۳۹۸۴۷۸
ٹونس اور طرابلس	۱۳۵۹۳	۱۷۹۴
غرب	۴۹۸۶۸۸	۱۸۷۷۲۶
سلطنت متحد امریکہ	۴۹۳۸۹۶۹۲	۱۱۰۲۵۶۸۳
میکسیکو	۳۴۷۵۲۹	۶۵۲۸۶۲
وسطی امریکا	۳۱۳۸۶۹	۱۷۶۵۱۷
ہائیتی	۱۳۷۴۷۱	۳۱۰۵۵۵
گرینیڈا یعنی غرناطہ جدید	۴۳۳۰۶۰	۸۳۷۴۲۶
ونیزویلہ	۲۴۵۵۶	۴۳۴۰۸۶
برازیل	۲۹۳۱۴۸۰	۳۶۹۰۸۷۵
اوراغون یعنی ایراگان	۶۳۹۷۱۷	۶۰۲۰۸۷
بوئنوس ایرس اور پاطاغونیا	۱۳۷۴۸۶۹	۱۴۰۳۲۲۷
شیلی	۲۳۱۶۸۹۵	۱۳۸۰۵۴۳
بولیفیا	۱۲۵۴۱۶	۱۰۳۱
پیرو	۳۱۶۹۵۵۲	۱۲۲۱۰۱۸
اکواتورہ	۸۱۸۰۲	۱۵۶۹۱۶
مملکت چین	۸۶۰۸۶۰۹	۳۱۶۱۹۱۸
مملکت جاپان	۵۳۸۶۸۷	۴۳۴۲۶
میزان جو دوسرے صفحہ پہ لکھی جاویگی۔	۱۶۴۱۶۶۰۰۶	۱۱۳۲۳۷۰۴۴

تتمۂ جدول اسباب تجارت کی جو انگلستان میں آئے اور انگلستان سے گئے ۔

نام مملکتوں کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۱۶۴۱۶۶۰۰۶	۱۱۳۲۳۷۰۲۴
سیام	۳۵۱۳۸	۳۶۱۹۱
عجم یعنے بلاد فارس	......	۲۶۵۴۵
کنارہ آفریقہ شرقی	۴۹۵	۳۱۶
کنارہ آفریقہ غربی	۱۴۶۷۹۹۲	۱۰۷۶۴۵۲
کرولاند ومنفیق واوس	......	۲۷۱
جزایر بحر جنوبی	......	......
مختلف بندرگاہین	۱۴۳۱۱۰	۴۶۷۲۱
جزایر صونڈ	۶۳۸۷۷۲	۸۲۳۰۲۴
جبل طارق	۱۳۳۸۳۴	۱۱۶۹۱۴۲
مالٹا	۱۴۳۴۳۷	۶۲۸۸۹۱
جزایر گریک	۲۱۳۱۵۶	۳۲۵۹۸۲
ممالک انگریزی شمالی امریکا مین	۸۶۸۲۰۶۱	۴۱۹۵۵۸۱
جزایر غربی ہند اور ہند وراس	۴۳۸۱۰۵۴	۲۱۷۸۹۴۴
غیان	۱۷۶۱۳۸۰	۶۶۶۷۰۱
جزائر فلکلاند جنکو مالوین کہتے ہین	۴۷۶۷	۱۳۱۲۱
استریلیا	۶۹۰۱۴۸۷	۱۱۵۳۰۸۰۴
ممالک شرقی ہند	۲۱۹۶۸۷۵۲	۱۷۰۵۳۳۵[illegible]
جزیرۂ سانگپور	۱۹۱۳۴۲۵	۱۰۵۶۴۵۸
جزیرۂ سیلون یعنے لنکا	۲۲۵۱۰۱۹	۵۰۸۳۴۹
میزان جو دوسرے صفحہ پہ لکھی جاویگی	۲۱۴۷۹۵۸۸۶	۵۴۵۷۲۷۷۲

تتمہ جدول قیمت اسباب تجارت جو انگلستان میں آئی اور انگلستان سے گئی

خارج	داخل	نام ملکوں کے
۱۵۴۵۶۷۷۶۲	۲۱۴۶۹۵۸۸۹	میزان پچھلے صفحہ کی
۱۲۳۶۸	۱۷	عدن اور جزائر بحر قلزم
۵۰۹۵۴۷	۱۹۱۴۰۴۳	جزیرہ موریسیا
۳۱۷۱۹۱۶	۱۳۲۱۹۴۷	ممالک جنوبی افریقہ کے
۵۰۷۰۶۹	۳۰۸۷۵۱	ممالک اور جزیرہ غربی افریقہ کے
۱۷۷۸۵۴۳	۱۳۷۸۶۴	ہانگکانگ متعلق چین
۳۹۳	۵۴۳	جزیرہ ہیلیو لانڈ
۱۵۹۶۳۳۴۹۸	۲۱۸۳۷۸۸۵۱	میزان استرلین لیرہ یعنی گنی جس سے مراد پونڈ ہے اور ایک پونڈ کے دس روپیہ ہوتے ہیں۔
۲۱۸۳۷۸۸۵۱		میزان داخل کی خارج کے ساتھ۔
۳۷۸۱۱۱۳۴۹		میزان مالیت تجارت کی بحساب استرلین لیرہ کے جو برابر ہے ۹۴۵۲۷۸۱۲۲۵ فرنکا کے۔

بیان تجارت ہندوستان کا سال ۱۸۶۱ء

استرلین لیرہ	
۳۰۴۱۷۰۷۰۳	جو قیمت کہ انگلستان میں داخل ہوئی سنہ مذکور میں
۳۴۳۰۹۰۱۵۴	جو قیمت کہ انگلستان سے گئی۔
۶۸۴۲۹۰۷۵۸	کل مالیت تجارت ہندوستان بحساب استرلین لیرہ جو مساوی ہے ۱۷۰۹۵۲۱۳۲۵ فرنکا کے۔

جہازات جو مملکت انگریزی کے لنگر گاہون مین
داخل ہوئے اور وہان سے باہر گئے سنہ ۱۸۶۳ء مین

جہازات جو خارج ہوئے یعنی گئے		جہازات جو داخل ہوئے یعنی آئے		
ٹنونکا شمار یعنی بوجھ جہازون کا حساب	مراکب یعنی جہاز	ٹنونکا شمار یعنی بوجھ جہازون کا حساب	مراکب یعنی جہاز	اقسام جہاز
۵۵۳۳۱۹۲	۲۲۹۲۱	۵۲۹۰۳۳۹	۲۲۹۳۵	مراکب قلاع انگریزی
۴۶۱۱۵۶۹	۲۵۶۷۵	۴۴۵۴۷۳	۳۴۴۳۴	مراکب قلاع اجنبی
۳۶۰۹۸۱۶	۷۶۴۳	۲۶۶۱۰۴۶	۷۹۳۱	فابورات یعنی اسٹیمر انگریزی
۴۶۲۴۷۹	۱۲۲۵	۵۱۴۰۴۰	۱۷۹۳	فابورات یعنی اسٹیمر اجنبی
۱۳۵۱۷۰۴۲	۵۶۵۵۵	۱۳۱۷۷۸۸۸	۵۶۸۰۳	میزان
۱۳۱۷۷۸۸۸	۵۶۸۰۳			میزان داخل کی خارج کے ساتھ
۲۶۶۹۳۹۲۴	۱۱۳۳۵۸			میزان داخلی اور خارجی مراکب کی

تعداد باشندون کی انگلستان مین سوا آیرلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے

باشندونکی تعداد	
۴۸۰۰۰۰۰	انگلستان کے باشندون کی تعداد تھی سنہ ۱۷۰۰ء مین
۵۶۰۰۰۰۰	ہوگئی سنہ ۱۷۵۰ء مین
۶۵۲۵۰۰۰	اور سنہ ۱۷۸۹ء مین
۷۵۱۷۰۰۰	اور سنہ ۱۷۹۵ء مین
۱۰۹۴۳۰۰۰	اور سنہ ۱۸۰۱ء مین
۱۱۷۰۹۰۰۰	اور سنہ ۱۸۲۱ء مین
۱۸۵۲۶۰۰۰	اور سنہ ۱۸۴۱ء مین
۲۳۳۲۷۱۹۹۵	اور سنہ ۱۸۵۱ء مین

اور یہ تعداد آبادی کی جو اس جدول مین معلوم ہوتی ہے اسمین وہ لوگ داخل نہین ہین جو اپنا وطن چھوڑ کر چلے گئے ہین ۔

سلطنت انگریزی کی آمدنی اور خرچ اور جو قرض کہ اوسپر ہے

استرلین لیرہ یعنی گنی	اقسام آمدنی کی سنہ ۱۸۶۲ء مین
۲۴۰۳۴۰۰۰	آمدنی کمارک کی
۱۷۱۵۵۰۰۰	آمدنی کھانے اور پینے کی چیزون کے محصول کی
۸۹۹۴۰۰۰	آمدنی تامبر یعنے طابع کے محصول کی
۱۰۵۶۷۰۰۰	آمدنی کے محصول کی آمدنی یعنے انکم ٹکس
۳۱۵۰۰۰۰	آمدنی زمین اور گھرون اور اونکے سوا اسی قسم کی چیزون کے محصول کی
۳۶۰۰۰۰۰	آمدنی پوسطہ کی یعنے ڈاکخانون کی
۳۰۰۰۰۰	آمدنی سلطنت کی جایداد کی
۲۸۰۳۵۶۱	آمدنی اور اقسام کی
۷۰۶۰۳۵۶۱	میزان
۴۲۹۷۰۰۰۰	آمدنی ہندوستان کی
۱۱۳۵۷۳۵۶۱	میزان کل بحساب استرلین لیرہ کی جو برابر ہے ۲۸۳۹۳۳۹۰۲۵ فرنک کی

استرلین لیرہ یعنی گنی	اقسام اخراجات کے اوسی سنہ مین
۲۶۲۳۱۶۵۷	سود زر قرضہ
۱۸۸۴۰۰۱	اخراجات قرضہ
۱۶۲۶۴۷۸۹	اخراجات فوجی اور شہرون کی حفاظت کی
۱۱۳۷۰۵۸۸	اخراجات جہازون اور بحریہ کے
۹۲۰۵۸۷	اخراجات جہازون کے بنانے کے
۴۰۶۲۸۹	اخراجات ملکی
۷۶۴۰۴۳۵	اخراجات ملازمین سیاست وغیرہ کے
۶۴۷۱۸۵۴۲	میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی۔

تتمہ جدول اخراجات سلطنت انگریزی

اسٹرلین لیرہ	
۶۴۷۱۸۵۴۶	میزان پچھلے صفحہ کی
۴۵۵۳۴۶۱	اخراجات اداے قرض کے
۱۰۹۰۰۰۱	اخراجات مختلف
۴۳۲۴۵۰۰۰	اخراجات ہندوستان
۱۱۳۶۰۷۰۰۸	میزان بحساب اسٹرلین لیرہ جو مساوی ہے ۲۸۴۰۱۷۵۲۰۰ فرنکا کے
۱۱۲۵۷۳۵۶۱	منہائی آمدنی کی جسکا اوپر ذکر ہوا
۸۳۶۱۷۵	فاضل جو آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا

فرنکا	انگریزی سلطنت کی قرضون کا بیان
۲۰۰۴۵۲۱۵۱۷۵	میزان کل قرض کی سلطنت پہ
۳۰۴۴۶۹۲۷۰۲۵	میزان کل قرض کی ہندوستان پہ
۲۲۸۹۲۱۴۲۲۰۰	میزان کل

یہ بات جان لینی چاہیے کہ سلطنت انگریزی بموجب قوانین مملکت کی لوگون سے خواہ نخواہ کوئی سالانہ محصول نہین تحصیل کرتی بلکہ صرف اون خرچون کو لیتی ہے جو واسطے مصلحت سلطنت کے جسکے اصول ابھی بیان ہوئے ضرور ہوتے ہین اور جو محصول سواے اونکے جنکا بیان ہوا مصلحت عام کے لیے لیے جاتے ہین جیسے رستون کے اور راہون کے اور شفا خانون اور گرجاؤن کے اور مدرسون کے بنانے کے لیے اور جو لوگ کہ اونسے متعلق ہین اونکی تنخواہون کے لیے اور جو لوگ کہ مذہبی کامون کے لیے مقرر ہین اونکی تنخواہون کے لیے تو اون محصولونکا مقرر کرنا اور اونکا خرچ کرنا وطنون اور شہرون کی مجلسون سے بہ تحت نگرانی پارلیمنٹ اعظم متعلق ہے اور سلطنت کو اوسمین کچھ مداخلت نہین ہے اور اوسکی آمدنی قریب اٹھرلین فرنکا کے ہے —

سلطنت انگریزی کی بری فوج کی قوت

کل لشکر	ٹرپیں	رسالے	توپچی اور انجنیر	اقسام لشکر کی
۹۸۹۱۸	۹۸۹۱۸			ٹرپیں کا لشکر باقاعدہ
۱۴۴۳۹		۱۴۴۳۶		رسالے باقاعدہ
۲۱۳۳۶			۲۱۳۳۶	توپچی باقاعدہ
۱۱۶۰۸			۱۱۶۰۸	انجنیر وغیرہ باقاعدہ
۱۱۲۱				ارکان حرب
		لشکر ہندوستان		
۵۹۵۷۶	۵۹۵۷۶			ٹرپیں
۶۴۱۶		۶۴۱۶		رسالے
۵۴۸۲			۵۴۸۲	توپچی
۱۲۰۵۶				پیادک
۱۳۴۰۰				آیرلنڈ پلٹن
۱۹۳۳۳				رو پلٹن
۳۹۲۶۶۴	۱۵۸۴۹۵	۲۰۹۲۵	۳۹۵۲۶	میزان

تتمہ جدول سلطنت انگریزی کی بحری قوت

کل جہازونکی تعداد ۴۹۶	مراکب قلاع	اونین گمٹوونکی قوت ۱۳۵۹۱۶ — [illegible]	اونین گمٹوونکی قوت ۱۳۵۹۱۶ — [illegible]	[illegible]	[illegible]	بحریہ اور اقسام مراکب
				۶۶۰۶۸	۳۳۶۸	میزان پچھلے صفحہ کی
۸۲	۱	۵۸	۲۳			اجفان
۵۳	۱۰	۴۳				فراقط
۳۰		۲۶	۳			قرابط
۵۵	۱	۵۲	۲			شالوپ یعنی قوارب
۳			۳			کنونیار یعنی ذوات المدافع
۱۳۶		۱۳۶				شالوپ کنونیار
۴			۴			بطریات عائمہ
۱۲		۱۲				مراکب متنوعہ
۴		۴				افیزو
۳۸	۳۸					شالوپ بومبارو
۶۰		۶۰				بڑے جہاز باربرداری کے
۲		۲				بومبارو
۶		۶				پاکٹ
۲		۲				جہاز ساحلون کی نگہبانی کے لیے۔
۴۹۶	۵۰	۴۱۲	۳۵	۶۶۰۶۸	۳۳۶۸	میزان

سلطنت انگریزی کے جہاز ہاے تجارت سنہ ۱۸۹۲ء

مقدار وزن بحساب ٹنو	مراکب	اقسام مراکب
۴۳۹۹۵۰۹	۲۶۲۱۲	مراکب قلاع
۵۳۶۸۹۱	۲۲۲۸	فابورات یعنی جہاز ہاے دخانی
۹۰۹۱۲۵	۹۸۲۹	سلطنت انگریزی کے ماتحت ملکتون کے جہاز
		ہمکو ابتک نہین معلوم ہوا کہ فابورات ہین اور مراکب قلاع مین کیا فرق ہے
۵۸۴۰۵۲۵	۳۸۲۶۹	میزان

کل آدمی ان جہازون مین ۲۸۸۳۰۴۵ ہین

چوتھا باب

سلطنت نمسہ کے حالات مین

اور اسمین چند فصلین ہین

فصل اول

اوسکی تاریخ مین

یہ سلطنت نمسہ اب سلطنت اسٹریا کے نام سے مشہور ہے اور اسٹریا
اصل مین مملکت توابع مین سے تھا ارشیدکاتو کے نام سے اور
اوسکو نورکا یا نونیا علیا کہتے تھے اور سنہ ۳۳ ع مین بعہد سلطنت امپیر
تیبار روم سے متعلق تھا اور قرن خامس سے برابر یہ سلطنت قوم
برابرہ یعنے قوم ہن اور استروغوت اور لوبان اور وندال اور

لوتھویار وس کے قبضہ میں رہتی تھی یہانتک کہ آخرکار لوجیاد الوین
اور گروہ اوار ہیں جو ایک تاتاری قوم ہے منقسم ہوگئی اوسکے بعد
سنہ ۷۹۱ء شارلمین اوسپر قابض ہوگیا جسنے اسکا نام اسٹریا رکھا
اور جب ہنری وازلوے جسکا نام شکاری پرندون سے شکار کرنیوالا
تھا اوسکی محافظت کی غرض سے یہ ارادہ کیا کہ قرب وجوار کی قومون
کی لوٹ کھسوٹ سے اوسکو بچانے کے لیے کوئی روک قایم کرے تو
اسنے سنہ ۹۲۸ء میں اوسکی حدود پر ایسے حکام مقرر کردیے جو اسکے محافظ
ہے تھے اور وہ مارغرافیہ اور مارغراف کہلاتے تھے پھر سنہ ۹۸۳ء میں
اوسپر امیر المانیا اوتون ثانی مسلط ہوگیا اور اسکے بعد اسکے پیشین
حاکم ہے جو ابتداءً مارغراف کہلاتے تھے پھر چند روز کے بعد ہرتزوگ کے
لقب سے ملقب ہوئے اور اسکے بعد سنہ ۱۱۵۶ء میں اونھون نے اپنے کو
بلقب ڈیوک مشہور کیا اور بعد تمام ہوجانے اس خاندان کے سنہ ۱۲۴۶ء
یعنی اسنر فرڈرک ثانی امیر المانیا قابض ہوا سنہ ۱۲۵۲ء میں وہ اسکی

ہاتھ سے نکلکر اوتوکار بادشاہ بوہیمیا کے تحت حکومت ہوگئی اور پہر
سنہ ۱۲۷۶ع مین روڈولفو کے قبضہ مین آگئی جو خاندان ہاپسبورغ امپرر
المانیا مین سے تھا اور سنہ ۱۲۸۲ع مین اوسنے یہ مملکت اپنے بیٹے البرٹ
کو دیدی اسکے بعد چند مدت تک اوسی خاندان مین چلی آئی اور جو لوگ
اوسپر حاکم رہے وہ ڈیوک کے لقب سے مشہور رہے پہر سنہ ۱۴۵۳ع سے اسکے
بادشاہون کے لقب ارشیڈیوک تجویز ہوئے اور اسی خاندان مین سے
چند شخص ایسے پیدا ہوئے جو امپرر روڈولفو کے بعد المانیا کی شاہنشاہی
پر قابض ہوگئے اور سنہ ۱۴۳۸ع مین اسی خاندان مین کا البرٹ خامس
المانیا کی شاہنشاہی پر قابض ہوگیا جسکے سبب سے شاہنشاہی اس
خاندان مین موروثی ہوگئی اور سنہ ۱۴۹۶ع مین بسبب بیاہ کے سلطنت اسپانیہ
اور کارنیول کے اسٹریا کی مملکت بڑھگئی اور پہر سنہ ۱۲۸۶ع مین جو کچھ کہ
روڈولفو کی وراثت مین تھا یعنے صوبہ ہاپسبورغ جسکو الزاس کہتے ہین
اور جو اب اور سویسرہ بھی اسمین شامل ہوگئی اگرچہ سنہ ۱۴۳۷ع تک اسٹریا والون

ہوگئی اور سنہ ۱۴۷۷ع مین مکسیملیان کی شادی ماریہ کو ساتھ ہونیکو سبب سی جو کہ خاندان
بورغونیا سے تھی بلاد واطئہ یعنے ہولانڈہ اور ایک حصہ عظیم بورغونیا کا
اسٹریا مین شامل ہوگیا اور جب اسٹریا پر شارلکان قابض ہوا جسکو
شارل خامس بھی کہتے تھے تو اسنے اپنے متعدد ملکون کے ساتھ مملکت
اسپین کو بھی ملا دیا لیکن جبکہ سنہ ۱۵۲۱ع مین اسکے اور اسکے دوسرے بھائی
ارشیڈیوک فردناند کے باہم سلطنت کی تقسیم ہوئی تو اوسوقت بلاد ہولانڈہ
اور اجواز بورغونیا منتقل ہوکر خاندان اسٹریا کی فرع اسپینولی کے
پاس چلے گئے اور فردناند مع اوسکے متعلقات کے اصلی اسٹریا کی تحت
رہا اور اوسمین بوہیمیا اور بلاد مجار اور تینون استقفیات یعنے وہ ملک جو
مطارین کے تحت حکومت تھے اور جو ٹول اور مٹس اور فردون کہلاتے تھے
شامل ہوگئے اور اسکے بعد موراویا اور سیلازیا اور لوزاس بھی اسمین
ملگئے لیکن موراویا اور سیلازیا اور لوزاس بسبب معاہدہ وستفالیا
کے جو سنہ ۱۶۴۸ع مین ہوا تھا انکے پاس سے نکل گئے اور الزاس اور

استقلال

استقبیات ثلاثه یعنے ٹول اور ماتس اور فردون بھی نکل گئے مگر اونکے
عوض مین اونکے پاس ملک ترانسلوانیا اور کرواسیا آگئے اور ۱۷۱۳ء
مین اوترخت کی مصالحت سے آسٹریا کے پاس شارل ثانی کے ترکہ
مین سے ملک اسپین اور بورغونیا اور دوکاتو مانتوہ اور ممالک نابلی
اور سردانیا بھی آگئے اور ۱۷۱۸ء مین انھون نے سردانیہ کو مملکت
صقلیہ سے بدل لیا مگر ۱۷۳۵ عیسوی کے بعد پھر ممالک صقلیہ او رنابلی
انفانت دون کارلوس کے پاس جو خاندان اسپین سے تھا چلی گئی اور
اسکے عوض مین انکے پاس دوکات بارما اور بیاشنسا ورغواستالہ آگئے اور
اور ۱۷۴۰ء مین خاندان آسٹریا مین کوئی شخص مردون مین سے نرہا اور
یہ سلطنت بیٹیون کے نام ہوگئی اور ماریہ تریزہ اوسپر مسلط ہوئی اور
اور اوسکا شوہر فرنسوی اورین بہت سے لنبے جھگڑون کے بعد امپرر کے
لقب سے مشہور ہوا اور ۱۷۴۵ء مین وہ مستقل امپرر ہوگیا اور فرنسوی اول
اوسکا نام ہوا اور وہ مورث اعلی ہے خاندان جدید کا جو آسٹریا لورین

کے نام سے مشہور ہے اور جو اب تک حکمران ہے اور ۱۸۵۹ء میں جو سلطنت
اطالیا اسکے پاس سے نکل گئی اور فرانسس ثانی سے امپرر المانیا کا لقب
بھی جاتا رہا صرف امپرر اسٹریا کا لقب رہگیا اور اسکی حکومت صرف انکے
ممالک موروثیہ پر رہگئی اور فرانسیسوں کے حملہ اور ۱۸۰۵ء کی جنگ و
جدال میں اسٹریا کے ہاتھ سے اوسکا بہت سا حصہ ممالک المانیا اور اٹلی
میں سے بھی نکل گیا مگر البتہ ۱۸۱۵ء کے ہنگاموں میں اسکی قدیمی حکومت
کا اکثر حصہ پھر اسکے پاس آگیا صرف وایرہ بورنونیا رہگیا جسکے عوض
ممالک اٹلی سے لومبارڈیا اور بندقیہ آگئے اور پھر ۱۸۵۹ء کے معاملہ میں جو
سولفرینو کے ساتھ ہوا لومبارڈیا بھی اسکے ہاتھ سے نکل گیا جسکو نپولین
کے ذریعہ سے جو اس واقعہ میں مددگار تھا ملک سرداینیہ نے لے لیا اور ۱۸۶۶ء
میں اسکے ہاتھ سے بندقیہ بھی جاتا رہا اور یہ وہ وقت تھا جبکہ سلطنت
پروشیا سے جنگ ہوا اور وہ میں غالب آئی جسنے اٹلی کے ساتھ
اسٹریا سے لڑنے کا معاہدہ کیا تھا۔

دوسری فصل
اسٹریا کے بادشاہون کے نامون کے بیان مین

سنہ	گروہ مارغراف
۹۸۲	لیوپولڈ اول کونٹ دوبابمبرغ
۹۹۴	ہنری اول
۱۰۱۸	البرٹ اول ملقب بمنصور
۱۰۵۶	ارنست ملقب بشجاع
۱۰۷۵	لیوپولڈ ثانی ملقب بجمیل
۱۰۹۶	لیوپولڈ ثالث ملقب بخاشع
۱۱۳۶	البرٹ ثانی ملقب بمتعبد
۱۱۳۶	لیوپولڈ رابع ملقب بکریم
	گروہ ڈیوک اسٹریا
۱۱۴۳	ہنری ثانی جازومیرغو
۱۱۷۷	لیوپولڈ خامس
۱۱۹۴	فرڈرک اول کاتولیکی
۱۱۹۸	لیوپولڈ سادس ملقب باجد
۱۲۳۰	فرڈرک ثانی ملقب بحارب وشجاع
۱۲۴۷	اوتوکار
	خاندان اسٹریا ہابسبورغ
۱۲۸۲	البرٹ اول
۱۳۰۸	فرڈرک اول ملقب بجمیل
۱۳۳۰	البرٹ ثانی ملقب بعاقل
۱۳۵۸	روڈولف رابع ملقب بماہر
۱۳۶۵	البرٹ ثالث مذکورہ بالا کا بھائی
۱۳۸۵	البرٹ رابع

۱۴۰۴	البرٹ خامس پھر ۱۴۳۸ء مین یہ المانیا کا امپرر مقرر ہونیکو لیے منتخب ہوا اور البرٹ ثانی نام رکھا گیا۔
۱۴۴۰	فرڈرک ثالث ۱۴۵۲ء مین اسکا لقب ہوا امرا و خاندان ارشیڈیوک اسٹریا۔
	گروہ ارشیدیوک کا خاندان ہاپسبورغ سے جنھون نے المانیا کی شہنشاہی کی
۱۴۹۳	مکسیمیلیان اول
۱۵۱۹	شارلکان یہ ملک اسپین اور صقلیہ اور ناپلی کا بھی بادشاہ تھا۔
۱۵۵۶	فرڈیناند اول یہ بوہیمیا اور مجار کا بھی بادشاہ تھا اور پھر اسکے بعد جو لوگ ہوئے وہ ان ملکون پر اور المانیا کی شاہنشاہی پر قابض ہوئے۔
۱۵۶۴	مکسیمیلیان ثانی
۱۵۷۶	روڈولف ثانی
۱۶۱۲	متیاس
۱۶۱۹	فرڈیناند ثانی
۱۶۳۷	فرڈیناند ثالث
۱۶۵۷	لیوپولڈ اول
۱۷۰۵	جوزف اول
۱۷۱۱	شارل سادس
۱۷۴۰	ماریہ تریزہ شارل مذکور کی بیٹی اور اوسکا شوہر ڈیوک لوران تھا اور اوسکے ساتھ حکومت مین شریک تھا پھر امپرر المانیا ہوگیا اور فرنسوی اول اوسکا نام ہوا اور جب ۱۷۶۵ء مین مرگیا تو اوسکا بیٹا جوزف ثانی حکومت مین شریک تھا اور اوسکے بعد ۱۷۸۰ء مین مستقل ہوگیا۔
۱۷۹۰	لیوپولڈ ثانی
۱۷۹۲	فرنسوی ثانی
	شہنشاہی اسٹریا
۱۸۰۴	فرنسوی مذکورہ بالا فرنسوی اول کے لقب سے مشہور ہوا۔
۱۸۳۵	فرڈیناند اول اوسکا بیٹا ۱۸۳۵ء مین اپنے باپ کا وارث ہوا۔
۱۸۴۸	فرنسوی جوزف اول جو اس کتاب کی تصنیف کیوقت بادشاہ ہے۔

تیسری فصل

سلطنت نمسہ یعنے اسٹریا کے حالات میں

سلطنت نمسہ یورپ کی عین وسط میں واقع ہے اور اسکا اصل موقع درمیان سات درجون اور گیارہ دقیقون اور چوبیس درجون اور پانچ دقیقون کے طول شرقی میں اور بیالیس درجون اور آٹھہ دقیقون اور اکیاون درجون اور دو دقیقون کے درمیان عرض شمالی میں ہے اور اسکی شمالی حد میں سلطنت روس اور پروشیہ اور ساکس ہے اور شرقی سمت میں افلاق اور بغدان ہے جو سلطنت عثمانیہ یعنے سلطان روم کی سلطنت میں ہیں اور کسیقدر اسکے حصہ شرقی کی جا سلطنت روس ہے اور جنوب کی جانب میں اوسکے سلطنت اٹلی اور بحر بنادقہ اور سلطنت عثمانیہ یعنے سلطان روم کی سلطنت کا وہ حصہ ہے جو یورپ میں داخل ہے اور غرب میں مملکت بویریا اور مملکت فورتنبرغ ہے اور کسیقدر حصہ کی حد غرب میں بھی مملکت سویسرہ

اور اٹلی ہے اور طول اسکا شرق و غرب مین ایکہزار چارسو استی
کیلومیتر ہے اور بڑے سے بڑا عرض اسکا ایک ہزار ایکسو ساٹھہ
کیلیومیتر ہے اور رکسر سطح اوسکا اُسوقت سے جبسے کہ ۱۸۵۹ع مین اوس سے
مقام رونیک مین صلح ہوئی ہے چھہ لاکھہ تیتیس ھزار کیلومیتر مربع ہے
اور اسکے باشندون کی تعداد اوس مردم شماری کے موافق جو ۱۸۵۷ع
مین ہوئی تھی تین کرور پچاس لاکھہ اٹھارہ ہزار نوسو بیاسی تھی اور ۱۸۶۱ع
کی مردم شماری کی بموجب تین کرور ستر لاکھہ تھی چنانچہ ان مین سے
دو کرور ستاسی لاکھہ اڑتالیس ہزار باسٹھہ تو قوم کیتھلک کو لوگ ہین
اور تیتالیس لاکھہ پچیس ہزار تین سو تین آدمی پروٹسٹنٹ ہین اور انتیس لاکھہ
اکیس ہزار نوسو اونتالیس آدمی گریک یعنی یونانی مذہب کے ہین اور
پچاس ہزار پانسو ستر وہ پروٹسٹنٹ ہین جو تثلیث کے منکر اور وحدانیت
کے قایل ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا نہین سمجھتے اور دس لاکھہ
اونچاس ہزار آٹھہ سو اکثر یہودی ہین اور علاوہ انکے تین ہزار نو سو چھپن

آدمی مختلف مذاہب کے ہین اس سلطنت کا دارالسلطنت خاص شہر
ویٖنیا ہے اس شہر کے باشندے مع اوسکے لشکر کے ۱۸۶۲ عیسوی تک
پانچ لاکھہ آٹھہ ہزار پانسو پچیس تھے اور اس سلطنت مین مختلف قوم کے
باشندے ہین اور اس سلطنت مین شہر بھی مختلف طبیعت اور اخلاق کے
ہین اور اون قومون کی تین قسمین ہو سکتی ہین اسلیے کہ اسکے بلاد متعلقہ
بھی تین ہی قسم کے ہین ایک تو بلاد المانیا اور ایک بلاد مجار اور ایک
بلاد ہولونیا پس بلاد المانیا تو خاص وہ اسٹریا ہے جسکے نام سے سلطنت
موسوم ہے اور سالسبورغ کے ڈیوک اور سٹیریا اور کارنتیا اور کارنیول
اور فریول اور تریست اور تیرول مع فورارلبرغ اور مملکت بوہیمیا اور
مارغرافیہ مورافیہ اور نمسا والاسیلیزیا ہین اور بلاد مجار مین انسلوانیا
اور سلافونیا اور کرواسیا جو متعدد مقامات لڑائی پر منقسم ہین داخل
ہین اور بلاد ہولونیا مین غالیسیا اور لودومیریا اور بوکوین داخل ہین
اور بلاد المانیا پہلے جرمن سے متعلق تھی مگر اب اوس سے نکل گئی ہین

اور انھین مختلف قسم کے بلاد کے سبب سے اب چودہ ولایتین بڑی بڑی
کہلاتی ہین اور اس سلطنت مین فائدہ مند پہاڑ بہت ہین اور
سب پہاڑون مین جبال الپس کا سلسلہ سب سے بڑا ہے جو اسکے
گوشۂ شمالی مین واقع ہے اس سلسلہ کو جبال ارض الجبال بھی کہتے ہین
اور گوشۂ شرقی مین جبال کراپاک کا سلسلہ بھی نہایت بڑا ہے اور
غرب وجنوب کی جانب جبال الپ کی شاخین ہین اور انکے وسط مین
جبال بوہیمیا اور جبال موراویا واقع ہین اور اسمین بہت سے مسطح وسیع
میدان نہایت بڑے بڑے ہین چنانچہ منجملہ انکے ایک میدان اسٹریا کے
نیچے کا جسکے درمیان مین دریاے طونا ہے اور ایک میدان کبیر اور ایک
میدان صغیر بلاد مجار مین واقع ہے اور ایک میدان سلافونیا کا ہے
اور اسکے دریاؤن مین سے ایک تو الب ہو اور ایک اودر اور ایک
فیسٹول اور ایک دنیسٹر ہے اور یہ سب مملکت اسٹریا مین سے نکلے ہین
اور یہ جو دریاے طونا ہے اسکا اکثر حصہ اسی مملکت مین ہے اور پانی کی آمد

اسمین چند مقام سے ہے اور خلیجین بھی وہان بنائی ہوئی ہین جن سبکا
طول ملکر چھ ہزار تین سو پچاس کیلو میتر ہوتا ہے اور سب دریا اس ملک
کے اسی مین آگر ملتے ہین اور سب سے بڑا خلیج فرنسوی اول کا ہے جس مین
دریاے تیس اور طونا ملتے ہین اور راستے اسمین بہت کثرت سے ہین
اور نہایت عمدہ بنے ہوئے ہین تاکہ ایک شہر سے دوسرے شہر مین آنی
جانے مین آسانی ہو اور آہنی سڑک جسقدر کہ سنہ ۱۸۶۳ع تک تیار تھی
وہ پچاس ہزار آٹھ سو اٹھاسی کیلو میتر تھی اور اوسکا محاصل سنہ ۱۸۶۳ع
تک ستر کرور نو لاکھ پچاسی ہزار دو سو بہتر فرنکا تک پہونچ گیا تھا
اور تار برقی کے طول کی تعداد سنہ ۱۸۶۴ع مین پندرہ ہزار نو سو چھیانوے
کیلو میتر تھی مملکت نمسہ کی زمین کے ایک قطعہ متصل مین واقع ہے اور
دریاؤن یا سمندرون کے کنارون پر بجز اوس ٹکڑے کی جو بحر بنادقہ پر
واقع نہین ہے اور اسکا شرقی کنارہ نسبت غربی کے کسیقدر بلند ہے
اور غربی سمت اسکی کسیقدر پانی مین ڈوبی ہوئی ہے اور وہان پانی

جمع رہتا ہے اور اوس کنارہ کی لنبان ایکہزار سات سو کیلومیٹر ہے اور
اسکی شرقی سمت مین چند جزیرے ہین جنمین سے فالیا اور کبیرسو اور اوزیرو
ہین اور چند بحیرے ہین جنمین سے ایک تو بحیرۂ اتیر ہے جو خاص ارشیدوکانو
اسٹریا مین واقع ہے اور بحیرہ بالتون اور نوسیدل ہین جو مجار مین
واقع ہین اور ایک بحیرہ کلاجنفورت ہی جو الیریا مین واقع ہے اور معدنیات
کے لحاظ سے جو اوسکی زمین سے نکلتی ہین یہ مملکت بہ نسبت اور تمام یورپ
کے ملکون کے زیادہ مالدار ہے اور ترانسیلوانیا اور مجار مین سونے کی
کانین ہین اور کارنیتیا اور قصدیر مین پارے کی کانین ہین اور بوہیمیا مین
سیسہ کی کانین ہین اور ستیریا اور الیریا اور بوہیمیا اور ہنغاریا مین
لوہا نہایت کثرت سی نکلتا ہے اور بوہیمیا اور ہنغاریا مین زنک یعنی توتیا سے
معدنی اور سنگ سلیمانی اور سرمہ مثل سرمۂ اصفہانی بکثرت نکلتا ہے
اور بوہیمیا مین زرنیخ کی اور کانچ کی اور سفید کانچ کی کانین ہین اور ہنغاریا
اور ترانسیلوانیا اور غالیسیا مین بہت سی کانین ہین جنمین سی نمک نکلتا ہی

اور بجار میں ایک قسم کی مٹی نکلتی ہے جسمیں رال کی سی خاصیتیں ہیں اور
وہ جلانے کے بھی قابل ہے اور پتھر کا کویلہ تمام سلطنت میں موجود ہے
اور بعض مقاموں میں بہت قسم کے بیش قیمت پتھروں مانند یاقوت احمر
اور سیماب کی کانیں ہیں اور وہاں فرفوری مٹی اور اسی قسم کی اور
مٹیاں جنسے فائدہ حاصل ہوتا ہے ملتی ہیں اور بلاد اسٹریا کی خصوصیات
سے یہ ہے کہ وہاں معدنی چشمے یعنی گرم چشمے کہ معاون پر جاری ہیں نہایت کثرت
سے ہیں چنانچہ بلاد بجار میں اس قسم کے ایک ہزار سے زیادہ چشمے ہیں
اور صناعی اور دستکاری کا وہاں نہایت ہی رواج ہے اور وہاں
بہت سی کارخانے ہیں اور کلیں ہیں خصوصاً چرخ بنانے میں اونکو
نہایت توجہ ہے اور کپڑا سوتی اور حریری اور کتان وغیرہ نہایت
عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے کاغذ نہایت نفیس اور پاکیزہ بنتا ہے بوہیمیا کا
بلور مشہور معروف ہے اور سٹیریا میں لوہے اور فولاد کا کام نہایت عمدہ
بنتا ہے جو مشہور ہے اور برتن بہت اچھے اچھے ہوتے ہیں اور [illegible]

کاغذ اور چینی بناتے ہین اور تیرول واسطے موزے بنانے مین مشہور ہین
غرضکہ ہاتھ کا کام کرتے ہین بہت سے لوگ اس ملک کی عورت و مرد لگے
رہتے ہین اور چھوٹے بڑے اٹھتر لاکھ آدمی ہاتھ کا کام کرتے ہین اور
جو مال یہ لوگ اپنی صناعی سے تیار کرتے ہین اوسکی قیمت قریب سات
اٹھارب فرنک کی ہوتی ہے اور وہان کی معادن اور کارخانے مال
کی پیداواری کے چشمے ہین اور جو لوگ معدنیات کے پیشہ سے متعلق ہین
اونکی تعداد ایک لاکھ آٹھ ہزار سے زیادہ ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۲ع مین اس
سلطنت کی معدنیات کی آمدنی نوکرور چوبیس لاکھ ستاون ہزار چار سو
ستاون فرنک ہوئی تھی زراعت کا وہان یہ رواج ہے کہ اوس سلطنت
کی ایک تہائی زمین قابل زراعت ہے اور ایک تہائی مین
جنگل وغیرہ ہین اور ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ زمین اسکی باغات
اور چراگاہون وغیرہ سے آباد ہے اور اس سلطنت مین مویشی بھی
نہایت عمدہ اور کثرت سے ہین چنانچہ چونتیس لاکھ ساٹھ ہزار تین سو

ننانوے تو گھوڑے ہین اور پچیس ہزار سات سو اکیاسی خچر ہین اور
اٹھاسی ہزار دو سو چوراسی گدھے ہین اور ایک کروڑ چالیس لاکھ
چھپن ہزار ایک سو سترہ گائین بیل ہین اور ایک کروڑ چھیاسٹھ لاکھ
چونسٹھ ہزار دو سو چھپن بھینسے ہین اور پندرہ لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو
چھبیس بکریان ہین اور اکیاسی لاکھ اکیاون ہزار چھ سو آٹھ سو ہین
اور محاصل زراعت کا پانچ ہزار نو سو پانچ ملین فرنک ہوتا ہے اور
وہان کمپنیان ایسی ہین جو ضرورت کیوقت زراعت پیشہ لوگون کو
روپیہ پیشگی دیدیتے ہین انکو وہان اگریڈی فونسی کہتے ہین اور ستّر
کمپنیان خاص فلاحت کی ترقی کے کامون کے لیے ہین اور پانچ
مقام وہان خاص اس غرض کیواسطے مقرر ہین کہ انمین عمدہ گھوڑون
کی نسلین بڑہائی جاوین اور جسقدر کارخانے تجارت کی ترقی کے ہین
وہ تو وہان سب روز بروز ترقی پکڑتے چلے جاتے ہین چنانچہ سنہ ۱۸۶۶ع
مین وہان کے تجارتی مال کی قیمت آمد و شد دونون کے لحاظ سے

دو ہزار چار سو ملین اور آٹھ لاکھ چھیالیس ہزار سات سو باون فرانک تھا
تھے اور جسقدر تجارتی جہاز ۱۸۶۲ء میں اس سلطنت کی بندرگاہوں میں
آئے گئے اون سب کی تعداد اکیس ہزار سات سو پندرہ تھی چنانچہ
جو جہاز اس سلطنت میں اور ملکون سے آئے اونکی تعداد دس ہزار نو سو
پانچ تھی اور جو اور ملکون کو اس سلطنت سے گئے وہ دس ہزار آٹھ سو
دس تھے اور اون جہازون میں جو آئے تھے ٹن کے حساب سے سات لاکھ
ساٹھ ہزار تین سو باون ٹن مال بھرا ہوا تھا اور اون جہازون میں
جو گئے سات لاکھ چوہتر ہزار نو سو دس ٹن مال لدا تھا پس اون
سب کی تعداد ملکر دو ملین اور پانچ لاکھ چالیس ہزار دو سو باسٹھ
ٹن ہوتے ہیں اور اس سلطنت کو باب تعلیم و تربیت میں نہایت
درجہ کی فکر ہے چنانچہ اسی فکر کی بدولت اس سلطنت میں فن
تعلیم کو نہایت درجہ کی ترقی حاصل ہو گئی ہے اور علی الخصوص اسٹریا
میں اوسکو نہایت ہی فروغ ہے اور اس سلطنت میں بچون کی تعلیم

چھہ برس کی عمر سے بارہ برس کی عمر تک واجب کی گئی ہے سنہ ۱۸۵۹ء مین
خاص اوس سلطنت کے اندر اونتیس ہزار ایک سو اڑتیس مدرسے
ابتدائی تعلیم کے تھے جنمین چھبیس لاکھ لڑکے اور لڑکیان تعلیم پاتی ہین
اور آٹھ سو چونتیس مدرسے اس سے اعلی درجہ کی تعلیم کے تھے اور دو سو
بہتر مدرسے اوسط درجہ کی تعلیم کے تھے جنمین سے دو سو چالیس تو ایسے
تھے جنمین طلبا رہتے بھی تھے اور تیس صرف علم ریاضی کی تعلیم کے
واسطے تھے اور سات مدرسے اور تھے ہر قسم کے علوم ریاضی پڑھانے
کے لیے اور چند مدرسے اور تھے ہر قسم کے صناعی اور دستکاری کی تعلیم
کے واسطے اور چند بڑے بڑے مدرسے اس قسم کے تھے جن مین
نہایت فائق اور منتہی طالب علم تحصیل کرتے تھے اور چند خاص مدرسے
طرح طرح کے فنون کی تعلیم کے تھے چنانچہ انمین سے سترہ مدرسون مین
اور فن قبالہ کی تعلیم ہوتی تھی اور تین مدرسون مین معادن کے متعلق
کامون کی تعلیم ہوتی تھی اور تیس مدرسون مین فن فلاحت کی تعلیم

ہوتی تھی اور پانچ مدرسون مین فن تشریح کی تعلیم دیتے تھے اور تین
مدرسون مین قوانین سکھائے جاتے تھے اور ایک مدرسہ مین جہازرانی
کے فن سکھائے جاتے تھے اور نو مدرسون مین لشکر میدانی کے فن سکھائی
جاتے تھے اور جسقدر خرچ ان مدرسون مین ہوتا ہے وہ کسیقدر تو اونکی
فیس سے ادا کیا جاتا ہے جو لڑکون سے لیجاتی ہے اور باقی خرچ کچھ
گورنمنٹ کے ذمہ ہے اور گورنمنٹ کے علاوہ کچھ خرچ شہرون اور دیہات
وغیرہ سے بھی لیا جاتا ہے مگر صرف اوسیقدر جسقدر فیس کی آمدنی سے
کمی رہتی ہے۔

چوتھی فصل

سلطنت آسٹریا کے قوانین حکمرانی اور اسکے طریقۂ سیاست کے بیان مین

سلطنت آسٹریا کے قوانین سیاست کی بنا اون منشورون پر ہے جو اسکے
بادشاہون کے حضور سے مختلف اوقات مین صادر ہوئے تھے چنانچہ
منجملہ اونکے پہلا منشور تو وہ ہے جو ۱۷۲۳ع مین شارل ششم کے دربار

صادر ہوا تھا اور جسمین اس بات کی ممانعت ہوئی تھی کہ آیندہ کبھی
یہ سلطنت تقسیم نہووے بلکہ ہمیشہ ایک تخت کو ماتحت رہے اور اسبات
کی بھی اوسمین تصریح کی گئی تھی کہ آیندہ اس سلطنت کی حکومت کسطرح
سے ایک دوسرے پر منتقل ہوگی دوسرا منشور وہ ہے جو یکم اگست سنہ ۱۸۰۴ع
مین بایک فرنسوی ثانی کے حضور سے صادر ہوا تھا چنانچہ اوسی کی رو
اس سلطنت کی بادشاہ کا لقب امپرر تجویز ہوا اور تیسرا منشور وہ ہے جو
سنہ ۱۸۶۰ع مین دوسری اکتوبر کو امپرر فرنسوی جوزف اول کے حضور
سے صادر ہوا تھا جسکے رو سے قوانین کا وضع کرنا امپرر اور مجلس کا حق
ہوگیا تھا اور چوتھا منشور سنہ ۱۸۶۱ع مین ۲۶ فروری کو تجویز ہوا تھا جسکے
رو سے سلطنت کی رعایا کو اس بات کا استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنے وکلا
کو خود منتخب کر لیا کرین جو اونکی طرف سے اوس مجلس مین جسکا نام ریخسرتھ
جمع ہوا کرین چنانچہ اس مجلس کے دو حصے مین پہلے حصہ کا نام مجلس اعیان
ہے اور اس حصہ مین ایکسو نو ممبر خاندانی امرا کے لائق لوگون مین سے

اور کنیسون کے سردار جنکو امیری کا رتبہ ہوتا ہے اور اون خاندانون کے

سردار جنکو از روی وراثت کے اس مجلس کے ممبر ہونیکا حق ہے سب

ہوتے ہین اور باقی ممبرون کو امپرر ملازمان سلطنت اور اعیان مملکت

سے منتخب کرتا ہے اور اعیان سلطنت مین سے جو لوگ منتخب ہوتے ہین

اونکو اونکی حین حیات تک وظیفہ ملتا ہے اور دوسرا حصہ اوسکا رعایا کے

وکلا کا ہے جسمین تین سو تینتالیس ممبر اون لوگون مین سے ہوتے ہین

جنکو حکومتون کی مجلسین منتخب کرتی ہین اور دونون مجلسون کے پریسیڈنٹونکو

بادشاہ خود آپ منتخب کرتا ہے۔

پانچوین فصل
بادشاہ کے حقوق کی تفصیل مین

بادشاہ کا کام اور استحقاق اس سلطنت مین یہ ہے کہ وہی جملہ قوانین

جدیدہ کو دونون مجلسون کے سامنے پیش کرتا ہے اور جنگی لشکر پر خواہ وہ

بری ہو یا بحری اوسیکو پوری حکومت ہو اور لڑائی کرنا اور صلح کرنی اور

کوئی معاہدہ کرنا اور تجارت کی متعلق امورات اور نوکرون کا مقرر کرنا وزیرون اور ملازمان سلطنت کا بحال اور برطرف کرنا اور جن ممبرونکا وظیفہ اونکی زندگی تک مقرر ہو اونکو شرکت سے منع کر دینا اور مجالس سیاست کی انعقاد کا وقت تجویز کرنا اور مجلس وکلا رعایا کا برخاست کر دینا اور کام سے اونکو روک دینا اگر مناسب وقت ہو اور سلطنت کے امورات کا انجام حسب قوانین سلطنت کرنا اور مثل اسکے جو معاملات سیاست سی متعلق ہین اونکو وزرار کی وساطت سی طے کرنا سب اسی کے اختیار سے ہوتا ہے اور جسقدر وزرا اوس سلطنت کی ہین وہ سب امور سلطنت کی کارروائی کی بابت مجالس مذکورہ کے سامنے جوابدہ رہتے ہین

چھٹی فصل

مجلسون کے حقوق ہین

سلطنت نمسہ کی مجلسون کے حقوق ہین سے ایک تو یہ بات ہی کہ جو مسودہ قانون سلطنت ہین جاری ہونیکے واسطے بادشاہ کی طرف سی

یا کسی ممبر کی طرف سے پیش ہوتا ہے اوسکو نہایت فکر و غور کے ساتھ دیکھتے ہیں
اور اوسکی منظوری نامنظوری کی رائے دیتے ہین اور جبتک وہ اوس پر
بحث نہین کرلیتین اوسوقت تک کوئی جدید قانون جاری نہین ہوسکتا
چنانچہ جب علانیہ مباحثہ کے بعد اونمین سے اکثر ممبرون کی رائے متفق
ہوجاتی ہے اوسوقت وہ جاری کیا جاتا ہے خصوصاً جو قوانین سلطنت
کے مصارف اور سالانہ محصول لوگون سے تحصیل کیے جانے سے متعلق
ہوتے ہین اور جو قوانین کمارک اور تجارت اور ڈاک اور تار برقی اور
یعنے محصول چونگی ۱۲
ریلوے اور صیغۂ جنگ سے متعلق ہوتے ہین یا جو قوانین باشندگان
سلطنت کی باہمی معاملات سے متعلق ہوتے ہین اور اسی طرح ایسے قانون
جو نفع عام سے متعلق ہین وہ کسیطرح بغیر کثرت رای کے جاری نہین ہوسکتے
اور اونکو اس بات کا بھی استحقاق حاصل ہے کہ انتظام سلطنت مین
وزیرون سے کسی بات مین کچھ پوچھنا چاہین تو وہ جب چاہین اونسے
پوچھین اور وزیرون پر لازم ہے کہ اونکے سوالون کا توضیح جواب دین

اوران مجلسون مین مقام ہنگاریا اور کروشیا اور ترانسیلوانیا سے
ممبر نہین آتے مگر کسی ایسے معاملہ مین جو تمام مملکت کی مصلحت سے علاقہ رکھتا ہو
آیا کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ ان تینون ریاستون کو اپنے ملک مین
ایک استقلال ایسا حاصل ہے جسکے سبب سے وہ اپنے ملک کے اندرونی معاملات
کا خود ہی انتظام کر لیتے ہین اور اونھین اس کام کے لیے خاص مجلسین
جداگانہ مقرر ہین -

ساتوین فصل

مجلس سلطنت کے بیان مین

مجلس سلطنت مین تمام وزرا سلطنت شریک ہوتے ہین اور علاوہ انکے
ملازمان سلطنت اور اعیان مملکت مین سے جن لوگون کو بادشاہ منتخب
کرتا ہے وہ لوگ شریک ہوتے ہین اس مجلس کا کام یہ ہے کہ جو قوانین
سلطنت سے جدید تجویز ہون اونکو مجلس سیاست مین پیش کرنیکے لیے
مرتب اور درست کرے اور جو معاملات ملازمان سلطنت مین

اونکے عہدون کے متعلق پیش ہون اونکو فیصل کرتی ہے اور اصلاح

اور بڑے بڑے امورات کلیات کا انتظام کرتی ہے۔

آٹھوین فصل

سلطنت کی وزارتون کے بیانمین

سلطنت کی کارروائی کے سررشتے آٹھہ وزیرون پر منقسم ہین اور

ہر ایک انمین سے اپنے کاروبار متعلقہ مین سلطنت کا جوابدہ ہے اور جب

کبھی کسی خاص مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے تو آٹھون وزیر بادشاہ کی

حضور مین یا جو شخص بادشاہ کی طرف سے بطور نائب کی آوے اوسکے حضور

مین حاضر ہوتے ہین اور جس موقع پر وہ جمع ہوتے ہین اوسکو مجلس

وزراء کہتے ہین اور ان وزراء کے ساتھہ تین شخص اور بھی شریک مجلس

ہوتے ہین جو منجملہ اعیان کے شمار کیے جاتے ہین اور انکو کونسلی

کہتے ہین اور یہ تینون شخص بھی مذکورۂ بالا کاروبار مین بمنزلہ وزیر کے

خیال کیے جاتے ہین اور یہی لوگ اون تینون ریاستون کی درستی کر

بھی ذمہ دار ہین جنکا ذکر چھٹی فصل کے اخیر مین گذرا۔

نوین فصل

مملکت کی تقسیم کے بیانمین

مملکت نمسہ ۲۰ صوبون پر منقسم ہے اور یہ صوبے چھوٹے اور بڑے اوطان یعنے اضلاع پر منقسم ہین اور ہر صوبہ مین سلطنت کی جانب سے ایک حکمران رہتا ہے جسکے ساتھ ایک کونسل مشیر بھی ہوتی ہے چنانچہ جو کچھ احکام سلطنت سے صادر ہوتے ہین اون سبکو یہی شخص نافذ کرتا ہے اور امورات نظامت کی نگرانی کرتا ہے اور رعایا کی راحت وآرام کے ذریعون اور سلطنت کی مصلحتون کا کفیل ہوتا ہے غرضکہ اسی قسم کے کام اوسکے متعلق ہوتے ہین۔

دسوین فصل

صوبہاے سلطنت کی مجالس کے بیانمین

ہر صوبہ مین ایک مجلس رہتی ہے چنانچہ جو مجلس المانیا اور سلاغونیا

مین ہے اوسکے شرکا کنیسہ کے سردار اور مدارس علمیہ کے افسر موقوفی ہیں
علاوہ اونکے اور لوگ رؤسا مین سے منتخب کرلیے جاتے ہین اور
کچھ تجارت کی مجلسون کے شرکا اور اہل صنعت وغیرہ مین سے شریک
کرلیے جاتے ہین اوران شرکا کی مدت شرکت چھہ برس ہین ہنغاریا
کی مجلس کے دوحصہ ہین ایک تو وہ جو عمائد کنیسہ اور اعیان مملکت
سے مرکب ہی اور دوسرا حصہ مذکورۂ بالا شخصون اور وہان کے باشندون
سے مرکب ہی چنانچہ اوسکے کل ممبر تین سو تئیس ہین اور مدت شرکت
اونکے تین برس ہین اور مقام ترانسیلوانیا اور کروا سیا اور سلافونیا
مین بھی ہنغاریا کے مثل مجلسین ہین اوران جملہ مجالس کے ممبر مجلس
کو خود بادشاہ منتخب کرتا ہے مگر صرف ایک ہنغاریا کی مجلس کے
دوسرے حصہ کے واسطے خود مجلس ہی کیسیکو منتخب کرلیتی ہے
اور ایسے ہی ترانسیلوانیا کی مجلس کے لیے بھی وہی لوگ منتخب
کرلیتے ہین ۔

گیارہوین فصل

ان مجالس کے اختیارات مین

ان مجالس کا کام یہ ہے کہ جو امر خاص انکی ریاستون مین محصول مقرر کرنیکے اور اور اسی طرح کے ہوتے ہین اونکی اوسی طرح نگرانی کرین جیسی کہ نائبون کی مجلس تمام مملکت کی مصالح پر نظر رکھتی ہے۔

بارہوین فصل

اوطان یعنے اضلاع کی مجالس کے بیان مین

اضلاع ہنغاریا اور ترانسیلوانیا اور کرواسیا اور سلاقونیا کے ہر بڑے ضلع مین ایک مجلس ہوتی ہے جسکے ممبرون کو خود اہالیان اضلاع منتخب کرتے ہین تاکہ وہ اون اضلاع کے مصالح مین نظر کرتے رہین اور اسی طرح جو اضلاع المانیا اور اسلاف کے تابع ہین اون مین بھی مجلسین ہوتی ہین اور انکے ممبرون کو بھی اہالیان ضلع ہی خود منتخب کرتے ہین تاکہ وہ راے دیتے رہین اور مصالح ضروریہ کے سرانجام مین دیر

تیرہوین فصل

شہرون کی مجلسون کے بیان مین

جتنے شہر مملکت نمسہ مین ہین اون سب شہرون مین ایک ایک مجلس جسکا
نام شہر کی مجلس ہے مقرر ہے اور اوسکے ممبر اون لوگون مین سے ہوتے ہین
جنکو شہر والے تین برس کے واسطے منتخب کرتے ہین اور شہر کے عاید اور
ذی عزت لوگ اوس مجلس کے افسر ہوتے ہین اوس مجلس کا کام یہ ہوتا ہے
کہ جو جایداد شہر کے رفاہ عام کے کامون کے لیے مقرر ہے اوسکا انتظام
کرے سڑکون کی طیاری اور پلون کی درستی کے واسطے جو روپیہ خرچ
ہوتا ہے وہ سب اسی کی راے سے ہوتا ہے اور مکاتب تعلیم کی نگرانی
اور شفاخانون اور خیرات خانون کی حفاظت اور قوانین جدید کا اعلان
اور جو محصول بالاجمال مجلس اعلی سے اوس شہر پر لگایا جاوے اوسکو
جملہ باشندون پر حسب حیثیت ہر ایک کے تقسیم کرنا لشکر مین لوگون کو
داخل کرنیکے لیے جو لوگ مقرر ہین اونکی مدد کرنا اور نظامت کو جو لوگ

مقرر ہین اونکی نگرانی کرنا اور اونکو ایسے کامون سے جو رعایا کی رحمت

مین خلل ڈالین منع کرنا۔

چودہوین فصل

سلطنت نمسہ کے طریق حکمرانی مین

سلطنت نمسہ مین حکمرانی کا طریقہ حسب اختلاف اقسام مملکت کے

مختلف ہے چنانچہ المانیا اور سلاف کیواسطے تو مجلس عالی مقرر ہے

جسکا مقام شہر ویئنا ہے اور اس مجلس کا کام یہ ہے کہ جو حکم مجالس تحقیق

سے صادر ہوتا ہے خواہ وہ کسی جرم فوجداری کے بابت ہو خواہ مقدمہ

دیوانی مین ہو اوسپر نظر ثالث کرے جیسا کہ ہندوستان مین اپیل خاص

ہوتا ہے اور جو توقف یا اختلاف مجالس تحویلات مین نزاع یا فیصلہ درمیان

مجالس اور ان تحویلات کو واقع ہوتے ہین جو اسکے ماتحت ہین اوسکو

فیصل کرے یا جو نزاع درمیان مجالس اور متوظفین دولت کو واقع

اور اوسکا مرافعہ اوس مجلس مین پیش کیا جاوے تو اوسکو بھی فیصل کرے

اور اوسکے قریب قریب اور چند ایسی مجلسین مقرر ہین کہ جو احکام مجالس
اول سے صادر ہون اونپر نظر ثانی کرے چنانچہ یہ سب مجلسین شہر وینا
اور غراتس اور تریست اور انسبروک اور براغ اور برون اور لامبرغ
اور کراکوفیا اور زارہ مین موجود ہین اور اونمین قریب تیس کے مجالس
اول ہین اور انمین بہت سی ممبر شریک ہین اور سینتالیس تیس ہونالات
صغیر ہین جنمین ایک شخص حاکم ہوتا ہے اور اوسکے اختیارات ان مجالس
کے اختیارات سے کم ہوتے ہین یہانتک کہ وہ فوجداری کے بجز ایسے
مقدمات کے جنمین افسران پولس حکم دیسکتے ہین حکم نہین دیسکتا اور سنگین اور
متوسط مقدمات فوجداری کے اور مجالس مین بھیجتا ہے اور انمین
سے بھی جو مقدمات سیاست سے متعلق ہوتے ہین تو اونکو وہ مجلس فیصل
کرتی ہے جو اوس ضلع کی دار الحکومت مین مقرر ہے کیونکہ وہ مجلسین
تمام مالی مقدمون کو اور فوجداری کے اون مقدمون کو جنکے فیصلہ
کرنے کے لیے قانون کی رو سے اونکے سوا اور کوئی حاکم نہین مقرر کیا گیا

فیصلہ کرتی ہین اور جسقدر کارروائی ان مجلسون کی ہوتی ہے وہ سواے
مقدمات مالی کے ضبط تحریر مین نہین لائی جاتی اور فوجداری کے
مقدمات مین اوسکا لکھا جانا کچہ ضرور نہین ہے اور جو حکم کہ اون مین
صادر ہوتے ہین اونکا بار عام مین علانیہ دینا ضرور نہین ہے لیکن پریسیڈنٹ
یعنے حاکم اعلی کو اختیار ہوتا ہے کہ جو کوئی شخص کسی مقدمہ کی تجویز کو سنا
چاہے اوسکو بولالے اور یہہ بہی اوسکو اختیار ہے کہ عدالت کے دروازہ کو
علی العموم لوگون کے آنے کے لیے کہول دے اور نالش یا تو ابتداءً مدعی
کی طرف سے رجوع ہوتی ہے یا وکیل سرکار کی جانب سے رجوع کیجاتی ہے
اور مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی طرف سے بہی جوابدہی کرنیکو جسکو چاہے
مقرر کرے اگرچہ ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ جو معمولی وکیل قدیم سے مقرر ہین
وہی اوسکی طرف سے وکیل ہوتے ہین اور وکلا سرکار اور انکو کاتبا کا ویسا ہی
حال ہے جیسا کہ فرانس مین ہے اور ہنگاریا مین جو مجلس اعلی ہے اوسکو
وہ لوگ طاولہ سبعہ بہی کہتے ہین اور وہ سات شخصون سے مرکب ہوتی ہے

اور ایک مجلس ملکی وہان طاؤلہ روایال کے نام سے مشہور ہے اوران
دونون مجلسون سے ملکر ایک مجلس اکبر ہوتی ہے اسکو سلطانی مجلس
کہتے ہین اور اسکا افسر وزیر سلطنت ہوتا ہے چنانچہ مجلس اعلی یعنی طاؤلہ
سبعہ کا خاص کام یہ ہے کہ وہ مقدمات اور جرائم فوجداری اور مالی
تحقیق کرتی ہے اور مجلس ملکی اون ٹریبونالات کی احکام کی تحقیق کرتی ہے
جو اوسکے تحت حکومت ہوتے ہین اور اگر کوئی حکم مشکوک اوسکے نزدیک
قابل تحقیقات ہوتا ہے تو باوجود ہونے مجلس تحقیق کے وہ مثل مجلس اول
کے موافق قیاس کے اوسمین حکم دے سکتی ہے اور اسی طرح قتل اور
قصاص کے مقدمون مین بھی جو کسی سبب سے ہوتے ہون حکم صادر
کر سکتی ہے اور اونکے واسطے ٹریبونالات صغار ہین جو ٹریبونالات
کو بیٹا کے نام سے تعبیر کیے جاتے ہین اور حکام ڈیسٹرکٹ یعنے حکام
ضلع بھی اسکے ماتحت ہوتے ہین اور انکی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے
فرانس مین حکام ضلع ہوتے ہین اور اونکے احکام اور ٹریبونالات طاؤلہ

ئی احکام کی تحقیق حاکم ڈسٹرکٹ کرتا ہے جو چند حاکمون سے مرکب ہوتا ہی
اور اسکا انتظام مجالس اولی کے انتظام کے مشابہ ہی اور جسطرح چیز مجلسین ہین
اسی طرح پر کروا سیا اور سلافونیا اور ترانسیلوانیا کی مجلسین ہین اور
علاوہ ان مجلسون کے اس سلطنت مین اور بھی خاص خاص قواعد
اور احکام ہین جیسے کہ مجلس ماریشال کبیر جو خاندان شاہی کے متعلق مقدمات
کا تصفیہ کیا کرتی ہے اور جو خط کتابت غیر ملکون سے اور اس سلطنت سے
ہوتی ہے اور جسقدر تر ہونالات جنگی اور بحری اور تجارتی ہین اون سبکو
قصہ قضایون مین اور جو مقدمات اون سالانہ میلون مین جو فوار کے
نام سے مشہور ہین واقع ہوتے ہین اونمین بھی وہی مجلس حکم دیتی ہے
اور اگر متخاصمین راضی ہون تو مالی اور تجارت کو معاملات مین پنچایت
بھی کر لیتے ہین یہانتک تو ہم مملکت نمسہ کے طرز حکومت اور مختلف حالات
کی مفصل کیفیت لکھہ چکے اب ہم اوسکی کیفیت بطور خلاصہ بیان کرتے ہین
وہ یہ ہی کہ مملکت نمسہ جسکو اب اسٹریا کہتے ہین دو حصون مین منقسم ہے اول تو

ممالک نمسا اور اسکے تابع قوم المانیان اور سلاف اور دوسری ممالک
مجار اور اوسکے متعلقات اور یہ دونون مملکتین ایک بادشاہ کی تحت حکومت
ہین جو امپرر بلحاظ پہلی ممالک کی اور بادشاہ بلحاظ دوسری مملکت کی کہلاتا ہے
ان دونون مملکتون کے لیے قواعد جداگانہ مقرر ہین اور دو مجلسین ہین
ایک مجلس اعلی اور دوسری مجلس وکلاء رعایا ان مجلسون کے ہی ذریعہ سے
جملہ قوانین مرتب ہوتی ہین اور سلطنت کا خرچ تجویز کیا جاتا ہے اور محصول
جو لوگون سے لیا جاتا ہے مقرر ہوتا ہے اور ہمیشہ سلطنت کی معاملات اور
کارروائی کو بنظر تعرض دیکھتے رہتے ہین اور حکمرانی دونون مملکتونکی خواہ وہ
امور داخلیہ کے متعلق ہین یا خارجیہ کی سب بادشاہ کے ذمہ ہے اور وزراء سلطنت
ان دونون ملکونمین بادشاہ کی کارروائی کے ذمہ دار ہوتے ہین اور گویہ
دونون مملکتین اپنے اپنے قواعد خاصہ مین ایک دوسرے سے علحدہ ہین مگر جو
امور مصالح عامہ سے متعلق ہین انمین وہ دونون ایک ہین چنانچہ جن امور
کے لحاظ سے یہ دونون مملکتین متحد ہین انمین غور و فکر کرنیکے لیے ایک خاص

مجلس اون لوگون کی منفرد ہے جنکو اور مجالس منتخب کردیتی ہین البتہ

اسقدر فرق ہے کہ ان دونون مملکتون مین سے مملکت مجار تو ہنوز

اپنے قواعد قدیمہ کی پابند چلی جاتی ہے مگر مملکت نمسہ مین فی زماننا تغیر

وتبدل بھی ہوگیا ہے اسلیے کہ یہان کے قانون سیاست کی تجویز اور

تنسیخ بادشاہ کے اختیار مین تھی اوراب وہ جملہ رعایاے سلطنت کے

اختیار مین ہوگئی ہے اور جسطرح پر اور سلطنتون مین ترتیب قوانین

اور تبدیل رعایا اور وکلاء رعایا اور مجالس سے ہوتی ہے ایسی ہی

اب وہان بھی ہونے لگی ہے ۔

پندرہوین فصل

سلطنت نمسہ کی قوت مالی اور فوجی کے بیان مین

آمدنی سلطنت نمسہ کی سنہ ۱۸۶۳ عیسوی مین

اقسام آمدنیون کی	فیورین
آمدنی زمین اور گھرون اور پیشیون کی ۔	۱۲۹۳۸۶۱۰۰
آمدنی کمارک اور نمک اور دخان اور تامبر اور ماکول ومشروب کی ۔	۲۳۹۹۵۸۵۰۱
آمدنی کانون اور سلطنت کی جایداد کی	۴۰۶۱۲۸۶۳
آمدنی متفرق چیزون کی ۔	۱۰۶۷۶۲۹۱۷
میزان بحساب فیورین جو مساوی ہین ۱۰۹۱۸۰۰۹۵۲۱۵۰ فرنک کے ۔	۴۳۶۷۲۰۳۸۱

خرچ سلطنت نمسہ کا سنہ ۱۸۶۳ء مین

فیورین	اقسام اخراجات
۷۴۵۸۷۰۰	وظیفہ امپراور اوسکے خاندان کا
۷۵۰۰۰	خرچ سلطنت کو کونسلرون کا
۱۹۲۹۰۰	وظیفہ ممبران مجلس سلطنت
۶۸۵۰۰	اخراجات مجلس وزرا
۲۷۳۳۸۰۰	خرچ وزرا خارجیہ
۲۷۰۸۵۲۶۴	خرچ وزرا سلطنت
۹۷۴۰۹۳۵	خرچ مصالح دینیہ اور مکاتب علوم کا
۱۵۰۶۴۷۶۴	خرچ کونسل ہنغاریا کا
۲۲۹۷۴۳۷	خرچ کونسل کروا سیا اور سلا فونیا کا
۳۵۳۹۱۱۸	خرچ کونسل ٹرانسیلوانیا کا
۳۳۴۱۷۷۱	خرچ انتظام پولس کا
۹۱۳۶۷۰۰	خرچ وزارت احکام کا
۱۱۳۱۷۶۹۹۸	خرچ وزارت مال کا
۶۸۸۱۰۳۴	خرچ وزارت فلاحت اور تجارت کا
۴۶۳۶۰۰۰	خرچ تحریر حسابات سلطنت کا
۱۳۸۶۰۰۰	اخراجات مختلفہ
۹۳۳۲۱۶۰۰	خرچ وزارت حرب کا
۱۱۰۷۲۵۰۰	خرچ وزارت بحر کا
۱۵۰۱۰۲۵۶۰	سود قرضہ سلطنت کا
۳۵۰۰۰۰۰۰	وزارت حرب اور بحر کے اخراجات زائد
۴۹۶۳۲۱۷۸	۵۸ میزان بحساب فیورین جو مساوی ہے ۱۲۴۰۷۷۸۹۵۲۱۵۰ فرنکا کے۔

مقابلہ آمدنی اور خرچ کا

۴۹۶۳۱۱۵۸۱	کل خرچ جیسا کہ اوپر کی جدول مین لکھا ہے
۴۳۶۷۰۳۸۱	کل آمدنی جسکی تفصیل اوپر ہوئی
۵۹۵۹۱۲۰۰	فاضل خرچ بحساب فیورین جو مساوی ہے ۱۴۸۹۷۸۰۰۰ فرنکا کے

قیمت ایک فیورین اسٹریا کی ڈہائی فرنکا سکہ کے برابر ہوتی ہر

۶۳۱۶۷۹۶۶۰۲ کل قرض جو سلطنت اسٹریا پر ہے بحساب فرنکا کے

سلطنت اسٹریا کے لشکر بری کی قوت

لڑائی کے وقت	صلح کے وقت	درجہ لشکر کے اور اوسکی قسمین
۳	۳	مارشالات یعنے مشیرات
۲۱۴	۲۱۴	امراد امرا و امرا الویہ
۳۲۶		انھین مین سے یداک ہین
۴۸۹۷۸۸	۱۷۱۴۲۸	ٹرپیس
۴۱۹۰۳	۳۹۱۰۳	سوار
۹۳۹۶۲	۴۵۱۲۲	توپچی
۷۸۵	۷۸۵	نگہبان ملک خاص
۱۲۴۰۴	۱۲۴۰۴	جندرمریہ جو ایک قسم کے پاسبان ہین
۶۳۹۳۸۳	۲۶۹۱۳۷	میزان

اور تعداد مذکورہ پر اور لشکر بھی لڑائی کے وقت بڑہجاتے ہین مانند دوہر سوارون

اور شہر کے پاسبانون کے

سلطنت اسٹریا کی بحری قوت ۱۸۹۵ء میں

درجے لشکر کے اور اقسام مراکب کے	کل بحریہ	دخانی جہاز جن میں ۱۳۵۸۰ گھوڑے کی قوت ہے	مراکب قلاع	کل مراکب جسامت قسمین ٹن ۱۰۶۴۳
امرا البحر	۶			
قبطانات اجفان	۱۰			
قبطانات فراقط	۲۱			
قبطانات فراقط	۴			
یوزباشیہ وملازمیہ	۴۳۳۴			
بحریہ	۱۰۲۵۱			
اطبا اور کاریگر وغیرہ	۳۶۳۵			
لشکر تزلیس دریا کے لیے	۵۱۲۱			
اجفان		۱		۱
فراقط		۵	۲	۷
فراقط جدید		۷		۷
فرابط		۲	۳	۵
ابرکہ		۳	۱۱	۱۴
شالوپ		۲۷	۳۴	۶۱
فابورات		۱۹		۱۹
یاکت		۲		۲
بطریہ عوامیہ			۱	۱
میزان	۱۹۴۸۱	۶۶	۵۱	۱۱۷

پانچوان باب

سلطنت روس کے حالات مین

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

روس کی تاریخ مین

قدیم زمانہ کے لوگون کو روس کے جنوبی باشندون کے سوا اوس
طرف کے باشندون کی کیفیت معلوم نہ تھی اور پہلے لوگ اوسکے
اس جنوبی سمت کو سرماتیا اور سیتھیا یعنے سنتھیا کہا کرتے تھے مگر اونکی
حدین معین اور مقرر نہ تھین اور جو فرقے اور قومین اس سمت مین
رہتی تھین اونکی قسمون کے نام ہین سرمات اور اکولان اور بازیج

اور اغانبرس اور کیمبیس اور تاوری اور ماوت اور مثل اسکے چنانچہ
رومیون کی سلطنت کی قرن اول مین قوم سرمات فی جو شمالی روس
مین سے سلاف کی فرع تھی اس جنوبی سمت پر ایک سخت حملہ کیا اور
اوسپر فتحیاب ہوکر قابض و متصرف ہوگئی اور اوسکی سلطنت برابر اوس
وقت تک قائم رہی جبتک کہ اوسپر عیسوی تاریخ کی قرن ثالث مین
قوم غوت سکنہ سکندینافیا نے جسکا ذکر آگے آویگا حملہ کیا اور بعد اس
حملہ کے یہ قوم غوت اوسکے اکثر قبائل پر غالب آگئی جو بحر بلتیک اور
بحر اسود کے درمیان رہتی تھی پس ان سب کو ملا کر درمیان دریاے
تیمبن اور دنیپر نیمین اور ولغا اور دون کے ایک بڑی سلطنت قائم ہوگئی
اور وہ ان تمام حدود کو محیط ہوگئی جو اب یورپ کا روس کہلاتا ہے
اسکے بعد ۳۷۵ء مین قوم الن نے اس سلطنت پر حملہ کیا اور اس حملہ
کے سبب سے اوسنے اس سلطنت کو بالکل گرادیا یہانتک کہ پھر یہ سلطنت
چار قرن تک برابر گویا اون قومون کی گذرگاہ بنگئی تھی جو مشرقی سمت

سے یورپ کو آئی تھین اور جسقدر اضطرابات اور خرابیان ہوئی تھین
گویا اونکے لیے وہ ایک میدان ہوگئی تھی چنانچہ اس عرصہ مین کبھی
اوسپر وہی قوم الهن قابض ہوگئی اور کبھی قوم الان اور کبھی بلغر اور
کبھی خزر متصرف رہی اور ہمیشہ ایک کو ایک مارتا اور نکالتا رہا مگر باوجود
اس اضطراب اور تباہیون کے بھی اسمین چند شہر چھٹے قرن مین قائم
ہوگئے جنمین سے نفوغورود کیبر اور کیاف زیادہ مشہور ہین اسکے بعد
وہان قوم فارغ ظاہر ہوئی جو اون جرمنی قومون مین سے ایک قوم
تھی جو بلتیک کے کنارون پر رہتی تھین اور یہ قوم یہان صرف اہل نفوغورود
کے ایما سے آئی تھی تاکہ اوسکے ذریعہ سے وہ اپنی حدود سے اہل فینلانڈ
کی مخالفت کو دفع کردے اسکے بعد روریک قوم فارغ کا رئیس قوم
نفوغورود پر غالب آیا اور سنہ ۸۶۲ع مین وہ امیر کبیر کے لقب سے ملقب
ہوگیا اور اسکے ورثا نے اسقدر پاون پھیلائے کہ وہ تھوڑے ہی
عرصہ مین جنوبی روس پر بھی قابض ہوگئے اور غالیسیا پر بھی ظفر یاب

ہوئے اور کیاف پر بھی قبضہ کر لیا یہان تک کہ انھون نے قسطنطنیہ
کو بھی ہر طرف سے دبا کر تنگ کر دیا اور اوسکے باشندون کو نہایت پریشان
و ہراسان کر دیا اور اسی وقت سے انکی شوکت اور تجارت وغیرہ کو ترقی
ہوتی گئی چنانچہ فلادیمیر اعظم کے عہد مین جسنے سنہ ۹۸۲ء مین اپنی سلطنت
مین عیسائی مذہب کو شائع کیا تھا نہایت درجہ اس قوم کو شوکت
حاصل ہو گئی اور وہ شوکت انکی ایک مدت تک قائم رہی اسکے بعد سنہ ۱۰۱۹ء
سے لیکر سنہ ۱۰۵۴ء تک یاروزلاف اول کے عہد مین جو اونکا بادشاہ
بھی تھا اور دین کا بھی پیشوا تھا اونکی شان و شوکت کو اور زیادہ
ترقی ہوئی مگر پھر اوسکے بعد اونکے آپس مین ہی جنگ و جدال کی آگ
بھڑک گئی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ اون لوگون کی یہ خراب عادت تھی
کہ اونکے امیرون کے خاندان آپس مین ملک تقسیم کر لیا کرتے تھے
پس ایک امیر اونمین کا ایک زمین پر مع اون تمام چیزون کے جو کہ
اوسمین ہین قابض ہو جاتا تھا اور اسی طرح جب بیٹیون کی شادیان

کرتا تھا تو اونکو بھی ایک ٹکڑا زمین کا دیدیتا تھا پس اس سبب سے
خاندانی لڑائیان پیدا ہوئین جنکے سبب ملک ایسے ٹکڑون پر منقسم ہوگیا
جنمین اتحاد متعذر تھا پس صرف شہر کیاف امیر کبیر کے قبضہ مین ہوا اوسکا
تختگاہ تھا رہگیا اور باقی مقامات شاہی خاندان کے امرا مین منقسم ہوگیے
ریاستین شگکین یعنے نفوگورود اور پولوتسک اور سمولانسک اور
تشرنیگوف اور پریلاف اور تموترکان اور ہالیکس اور تفسار اور
فلادیمیرس اور سوزدال اور موسکو جو ۱۱۴۷ء مین قائم ہوئی تھین اور
اسی زمانہ مین جبکہ اوس سلطنت مین نفاق کی آگ بھڑک رہی تھی
مشرقی قومون کے حملون سے اوسکو چین نہ ملا اور ایسی بدولت قوم
پیشناغ اور پولوفتس اور قوم مغول کے ہاتھ سے جو کچھ اوسپر وبال آیا
وہ آیا اور ۱۲۳۷ء مین باتو خان مغل چنگیز خان کے بیٹے نے مغلون کے
لشکر کے ساتھ میدان ولغا مین قدم رکھکر جنوبی اوسکا ایک حصہ فتح کرلیا
اور بعد فتح کے وہان اوسنے ایک بڑی سلطنت قائم کی جو کا بشاک کے

نام سے مشہور ہوئی پھر ۱۲۴۰ء مین شہر کیاف پر باتو بن توشی نے جو
امراء مغل مین سے تھا قبضہ کر لیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اوسکے تحت حکم
بودولیا اور فولینیا اور غالیسیا شرقیہ سب آگئین اور شمالی روس کے
امرا بھی سب اوسی کے تحت فرمان ہو گئے اور سواے امیر موسکو کے
اور کوئی خود مختار نہ رہا جسنے کہ ۱۳۲۸ء مین اپنے تئین امیر کبیر کے لقب سے
ملقب کیا چنانچہ ان مغلون کی سلطنت روس مین ڈیڑھ سو برس برابر
قائم رہی جسکی ابتدا ۱۲۳۸ء سے ہوئی اور انتہا ۱۳۸۹ء تک ہوئی اوسکو
بعد جب مغلون اور تاتاریون مین فساد ہوا اور تیمور اونکے شہرون پر قابض
ہو گیا تو اوسوقت روس کو گویا غلامی کی حالت سے نجات ملی مگر اس
وقت مین بھی شہر موسکو پر زمانہ نہایت تنگ رہا اور چند مرتبہ وہ لوٹا گیا
اور تاتار کی تابعداری سے یہ ملک آزاد نہوا آخرکار ۱۴۸۱ء عیسوی مین
امیر کبیر ایفان ثالث نے اوسکو تاتاریون کے ہاتھ سے چھوڑایا اور شہر
نفوغورود اور پسکوف اور ریاسیہ کو مطیع کر کے اپنے تحت فرمان کیا

اور اپنے ممالک میں چند اور ولایتیں بھی جو انھیں امرا کی تھیں شامل
کرلیں جنمیں سے ایک سفاریا ہے اور غربی حصہ کے شہروں میں سے
سیبیریا بھی اوسنے شامل کیا پھر اسیر ایفان ثالث کے بعد بازیلی رابع اور
ایفان رابع اس ملک پر قابض ہوئے اور انھوں نے اہل بولونیا
اور کفالیبرات اور توتونیک اور اہل سوید کے ساتھ مدت مدید تک جنگ و
جدال قائم رکھی چنانچہ بازیلی رابع اور ایفان رابع کے عہد میں مقام
سمولانسک اور قازان اور استراکان اور اکثر حصہ سیبیریا کا فتح ہوگیا
اور گو ایفان مذکور نے لیفونیا کے لینے میں بھی نہایت ہی کوشش کی
مگر آخر کار اوس سے عاجز ہوگیا اوسکے بعد ۱۵۹۸ع میں قوم رُوریک کا
خاندان ختم ہوگیا اور قوم بوریس غودونوف تخت نشین سلطنت ہوگئی
پس اس قوم کے تخت نشین ہوتے ہی سلطنت میں ایک ایسا تہلکہ پڑا
کہ آخر کار وہ نہایت ضعیف ہوگئی کیونکہ اسی زمانہ میں بولونیا اور سوید
بھی اوس سے لڑتی جھگڑتی رہی اوسکے بعد ۱۶۱۳ع میں ولایت شمال

روما نوف مین ہنگامہ قتل و قتال کا فرو ہوا اور کسیقدر امن وامان کی
صورت نظر آئی پس اوسی وقت سی اوسنے سنبھلنا شروع کیا اوسکے بعد
جب سفاریا بو نوبیون کے ہاتھہ سے دوبارہ نکل آئی تو اوسکو اور بھی
تقویت ہوگئی اور جب وایرہ دولت منتقل ہوکر ۱۶۸۲ع سے ۱۷۲۵ع تک
بطرس کبیر کے پاس آیا تو اوسنے حدود سلطنت کو وسعت دینی شروع کی
اور رعایاے سلطنت کی تہذیب و تربیت اور تعلیم فنون اور صنعتون مین
نہایت درجہ کی توجہ کی اور اوسکا دلی ارادہ یہ ہوگیا کہ جیسے ممکن ہو
روسیون کو ظلمت جہل سے نکالکر آزادی پر لانا چاہیے اور روسیون
کی تعداد اور قوت کو ترقی دینی چاہیے اور اوسکا یہ ارادہ ہوا کہ یورپ
کی جو مملکتین آج کل برسر ترقی ہین اور اونکی قومین تمدن کے میدان مین
اورون سے سبقت لیگئی ہین اون مملکتون کو جاکر اپنی آنکھہ سے دیکھون
چنانچہ اسی قصد سے وہ پہلے ولایت ہالنڈ مین گیا اور وہان جاکر
اوسنے نجاری کی صنعت دیکھی اور کشتیون کا بنانا سیکھا اور سارددم کے

کارخانہ مین مثل ایک آدمی کے کام کرتا تھا اور بطرس میکایلوف
اپنا نام رکھہ لیا تھا اوسکے بعد انگلستان کو گیا اور وہان سے چند لائق
مہندسون کو منتخب کر کے اپنے ساتھ لایا اور اونسے کہا کہ تم ایک عمدہ خلیج
وادی دون اور ولغا مین بنادو اور باوجود ان فکرون کے وہ اپنی
ملکی مصلحتون کو بھی دیکھتا بھالتا رہا اور انکی آبادیون کی فکر کرتا رہا
اور سخت لڑائیون مین بھی لوگون کو بھیجتا رہا اوسکی اور عمدہ باتون مین
سے ایک یہ بات بھی تھی کہ اوسنے طریق حکمرانی کو مہذب کیا اور ایک
قانون بنایا اور نظامت کے حالات کو منضبط کیا اور کشتیان نہایت
عمدہ طیار کین اور لڑائی کے قواعد نہایت اچھے نکالے اور صناعون کی
اعانت کرتا رہا اور ایک مجلس معاملات دین کی نگرانی کے کیواسطے مقرر
کر کے اوس مجلس کے حکم سے بطرک یعنے سردار کنیسہ کے احکام بدلدیے
اور خاص بطرسبورغ مین علوم کی اکیڈمی یعنے تعلیم گاہ قائم کی اور
جو لوگ کہ ذی منصب و ذی عزت تھے اونکی امتیاز اور عزت اور

افتخار کی نشانیان ایجاد کین اور جو شہر آج کل روس کا تختگاہ ہے
اوسکو آباد کیا اور اپنی سلطنت کی دائرہ کو بحر بالتیک اور بحر خزر اور
بحر اسود تک بڑہایا اور پولونیا کے بادشاہ کی شوکت توڑ دی اور
سوید کے دبدبہ کو گھٹا کر عام یورپ کی سیاست مین دخل دینا شروع کیا
اور اپنے ملک مین اپنے رعب و دبدبہ کو اس حکمت سی بڑہایا کہ علاوہ
دنیوی سلطنت کی دین کا مقتدا بھی خود ہی بنگیا اسکے بعد بسبب وارث
نرہنے کے جب یہ سلطنت ۱۷۶۲ عیسوی مین خاندان ہوشٹین غوٹورپ
غوپی کی طرف منتقل ہوگئی جو رومانوف کی بیٹی کا خاندان تھا تو دفعتاً
ترقی سے ٹھہر گئی اسکے بعد کاترینا ثانی کے عہد مین ۱۷۶۲ع سے
پھر ترقی پذیر ہوئی اور ۱۷۹۶ع تک بڑھتی ہی رہی اور اسکے بعد اسکا
دائرہ دولت نہایت وسیع ہوگیا یہان تک کہ جو حالت ترقی اور شہرت
کی اسکو حاصل ہونی چاہیے تھی وہ حاصل ہوگئی اور تاتار صغیر اور راخر قریم
کے ملک سب اوسنے فتح کر لیے اور پولونیون کے ہاتھ سے اوسنے

لیتوانیا کو چھوڑ الیا اور کورلاند اور کو کازجسکو جرکس کہتے ہین سب
اوسکے قبض و تصرف مین آگئے اور خاص پولونیا کی نصف سلطنت
بھی اوسکے ہاتھ اوسوقت مین آگئی جبکہ وہ ۱۷۷۲ء مین تقسیم ہوئی تھی
پھر جب کاترینا ثانی کا بیٹا پولس اول سلطنت پر مسلط ہوا تو اوسنے
فرانس پر حملہ کیا اور ایک لشکر اپنا جنرل سوفاروف کی افسری سے
۱۷۹۹ء مین سویسرہ کی طرف اس غرض سے روانہ کیا تا کہ وہ وہان
فرانس سے لڑے چنانچہ فرانس سے لڑائیان ہونی شروع ہوئین اور
برابر ہوتی رہین یہانتک کہ آخرکار اسکندر اول نے ۱۸۰۷ء عیسوی مین
کچھ شرطون پر اونکو موقوف کرادیا اور ایک مدت تک وہ موقوف
رہین مگر آخرکار ۱۸۱۲ء مین پھر دوبارہ جنگ ہوئی اور اس جنگ مین
روسی اسقدر تنگ آئی اور ایسے گھبرائے کہ شہر موسکو کو اپنے ہاتھ سے
آپ اسلیے چھوڑ دیا کہ نپولین اوس سے فائدہ نہ اوٹھا سکے مگر باوجود
کچھ روس کی قوت نہین کم ہوئی بلکہ اوسوقت بھی شہر فیلاند اور شہر

بو تینیا شرقی اور باسرابیا کو جے لیا اسکے بعد ۱۸۱۵ء مین بو لونیا اعظم کے دو ثلث سے زیادہ پر قابض ہو گیا جسکو نیپولین نے انٹی برس پہلے اس ہنگامہ سے بطور ایک مستقل سلطنت کے مقرر کر کے غرانڈ و کانٹ وارسو فیا کے نام سے مشہور کیا تھا اور اونہین ایک سلطنت ملقب بولونیا قائم کی تھی جسمین طریقۂ انتظام سلطنت کا بھی قانون تھا اور اس زمانہ مین روس سب سلطنتون مین شوکت اور عظمت کی لحاظ سے بڑے تھے اور اونکی بات تمام یورپ مین مانی جاتی تھی اور گویا اوس معاہدہ کے رئیس تھے جو سینٹ الیاس کے نام سے مشہور تھا اور جو سلطنت روس اور سلطنت پروشیہ اور اسٹریا اور انگلستان کے باہم اس بات پر ہوا کہ نیپولین سے لڑینگے اور ان سلطنتون کے معاہدہ مین اور بھی چند چھوٹی چھوٹی سلطنتین شریک تھین مگر جب یہ سلطنت منتقل ہو کر امپرر نیکولا کے پاس آئی تو اوسوقت سلطنت روس آرمینیا کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہو گئی اور اہل فارس کے ہاتھ سے اوسے چھوڑ لیا

اور اسی طرح حکومت اخالسیکی اور وہ ملک جسمین دریاے طونا گرتا ہے
ترکون سے اوسنے لیلیا اسکے بعد ۱۸۲۹ء مین نیکولا کا لشکر نواحی
قسطنطنیہ مین پہونچا تو اور سلطنتون نے مزاحمت کی اور اوسکو قسطنطنیہ
کے ساتہ چھیڑ چھاڑ کرنیسے منع کردیا اور اس سے پہلے اوسنے ترکون کی
سلطنت کو سنہ ۱۸۲۰ء سے سنہ ۱۸۲۸ء تک یونانیون کی مدد کرنے اور اونکو
مستقل حکومت دلوانے اور اونکو اپنی حمایت مین کرلینے سے نہایت درجہ
پر ضعیف کردیا تھا چنانچہ سنہ ۱۸۳۳ء مین سلطنت ٹرکی نے اوسکے ساتھہ
معاہدہ کیا تھا اور عہدنامہ ہنکار اسکلسی کی شرطین قبول کرلی تھین
اوسوقت ٹرکی پر ایک بڑا سخت وقت تھا اور اسی زمانہ سنہ ۱۸۳۳ء مین
اوسپر اہل پولونیا نے حملہ کیا اور فرانس اپنی سلطنت مین قائم رہا تو
روس اوسطرف متوجہ ہوگیا اور اوسنے پولونیا کو جا دبایا اور اپنے
حکم کا مطیع کرلیا چنانچہ پہلے پولونیا ایک خودمختار سلطنت تھی مگر اس
ہنگامہ کے بعد سے وہ چند شرطین کرنیکے بعد جنسے فی الجملہ اوس کا

استقلال پایا جاتا تھا روس کی سلطنت مین داخل ہوگئی پس جب امپرر
نیکولا کو یہ فتح نصیب ہوئی اور سب طرف سے اوسکو اطمینان معلوم ہوا تو
اوسنے میدان خالی دیکھکر ۱۸۵۳ع مین بھی ایک چھیڑ اوٹھائی اور جو
عیسائی ٹرکی یعنے سلطنت عثمانیہ کے زیر فرمان رہتے تھے اونکی حمایت
اور طرفداری کے حیلہ سے ٹرکی کے ساتھ پھر ہنگامہ آرائی شروع کردی
مگر اس لڑائی مین فرانس اور انگلستان نے ٹرکی یعنے سلطنت عثمانیہ کو
مدد دی اور اسی وقت سے فرانس اور انگلستان کے ساتھ ٹرکی کو اتحاد
ہوگیا جنکی حمایت سے ٹرکی نے چند مرتبہ اوسکو شکست فاش دی اور
آخرکار سباسٹپول پر شکست کھانے اور اوسکے چھن جانیکے بعد روس
کو صلح کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا چنانچہ ۱۸۵۶ع مین روس نے
ایک ایسا صلحنامہ لکھدیا جسمین فرانس اور انگلستان کا بھی بڑا مطلب
نکل آیا اور آخر مارچ ۱۸۵۶ع مین صلحنامہ دستخط ہوگیا جب ٹرکی اور روس
سے لڑائیان ہو رہی تھین تو اثنای جنگ مین اسکندر ثانی نیکولا کا

بیٹا تخت نشین ہوا اور اوسی کے ساتھہ صلحنامہ منعقد ہوا غرضکہ بعد
صلح نامہ کے جو کچھ تباہی اس لڑائی کے سبب سے اوسکے معاملات مین
آگئی تھی اوسنے اوسکی اصلاح شروع کی اور اپنی سلطنت کی حالت
کو درست کیا اور سب سے پہلے یہ کام کیا کہ رعایا کو اعیان سلطنت کی حکومت مستقلہ
سے آزاد کیا اور رعایا کی تعلیم و تعلم کا انتظام کیا مگر اسی اثنا مین کہ
ہنوز اپنے ملک کی اصلاح سے فرصت نہ ملی تھی سنہ ۱۸۵۳ع مین اہل لتونیا
نے اوسپر حملہ کیا اور اوس سے دو برس تک اونکا کچھ بند و بست نہوسکا
آخرکار دو برس بعد پھر اوسنے اہل پولونیا کو حد سے زیادہ خونریزی کے
بعد اپنا مطیع کر لیا۔

دوسری فصل

روس کے بادشاہون کے بیان مین

جس ترتیب سے کہ اوںھون نے حکمرانی کی

سنہ	خاندان روریک
۸۶۲	روریک پہلا ابتدا مین اپنے دونون بھائیون سینوس اور ٹروفر کے ساتھ بادشاہی کرتا تھا پھر اکیلے کی ۔
۸۷۹	اولیغ ایغور کا نائب سلطنت
۹۱۳	ایغور مذکور روریک کا بیٹا
۹۴۵	اولغا زوجہ ایغور مذکور
۹۶۴	زفیاتوزلاف پہلا
۹۷۳	یاروپولک پہلا
۹۸۰	فلادیمیر پہلا
۱۰۱۵	زفیاتوپولک پہلا
۱۰۱۹	یاروزلاف پہلا
۱۰۵۴	ایزیازلاف پہلا دو دفعہ معزول ہوا اور پھر ۱۰۶۸ع مین بادشاہ ہوا ۔
۱۰۶۸	فزیلاف
۱۰۷۳	زفیاتوزلاف دوسرا ۱۰۷۶ع تک
۱۰۷۸	فزیفولود پہلا
۱۰۹۳	زفیاتوپولک دوسرا
۱۱۱۳	فلادیمیر دوسرا
۱۱۲۵	مستیزلاف پہلا
۱۱۳۲	یاروپولک دوسرا
۱۱۳۸	فیاتشیزلاف
۱۱۳۹	فزیفولود دوسرا
۱۱۴۶	ایغور دوسرا
۱۱۴۶	ایزیازلاف دوسرا ۱۱۵۴ع تک
۱۱۴۷	یوری پہلا موسکو مین پھر کیاف مین ۱۱۴۹ع سے ۱۱۵۷ع تک اسکے بعد موسکو اور کیاف کی بادشاہتون مین مخالفت ہو گئی اور ۹۰ برس تک رہی جسکا شروع ۱۱۵۷ع سے ہوا تھا ۔

سنہ	
۱۱۵۴	اوستیزلاف پہلا کیاف مین سنہ ۱۱۶۲ء تک
۱۱۵۴	اندریا پہلا بوغولیوسکی موسکو مین سنہ ۱۱۷۵ء تک
۱۱۵۶	ایزیاز لاف تیسرا کیاف مین سنہ ۱۱۶۲ء تک
۱۱۶۷	مستیزلاف دوسرا کیاف مین سنہ ۱۱۶۹ء تک
۱۱۶۸	یوریا فیتش بیٹا یوری پہلے کا غالب ہوگیا اور سنہ ۱۱۶۹ء تک بادشاہ رہا
۱۱۷۲	یاروزلاف دوسرا ایزیاز لافیتش سنہ ۱۱۷۵ء تک
۱۱۷۵	میکائیل پہلا موسکو مین سنہ ۱۱۷۶ء تک
۱۱۷۶	رومان پہلا کیاف مین
۱۱۷۷	فزیفولو تیسرا موسکو مین سنہ ۱۲۱۲ء تک
۱۱۷۹	زفیاتوزلاف تیسرا کیاف مین سنہ ۱۱۹۳ء تک
۱۱۹۳	روریک دوسرا کیاف مین سنہ ۱۲۰۹ء تک
۱۱۹۴	رومان دوسرا کیاف مین سنہ ۱۲۰۵ء تک
۱۲۰۶	فزیفولود تیسرا کیاف مین سنہ ۱۲۱۲ء تک
۱۲۱۲	مستیزلاف تیسرا کیاف مین سنہ ۱۲۲۴ء تک
۱۲۱۳	یوریا دوسرا موسکو مین سنہ ۱۲۳۸ء تک
۱۲۳۰	فلادیمیر تیسرا کیاف مین سنہ ۱۲۳۵ء تک
۱۲۱۶	قسطنطین موسکو مین سنہ ۱۲۱۸ء تک
۱۲۳۹	میکائیل پہلا فزیفولودوفیتش کیاف مین سنہ ۱۲۴۰ء تک
۱۲۳۸	یاروزلاف دوسرا میکائیل کا بھائی موسکو مین سنہ ۱۲۴۶ء تک
	اسکے بعد باتو بن توشی کی لڑائی مین تخت سلطنت روس اولاد فلادیمیر سے باہر اور پھر موسکو مین چلا گیا۔
۱۲۴۰	یاروزلاف دوسرا مذکورۂ بالا
۱۲۴۷	زفیاتوزلاف تیسرا فزیفولودوفیتش

سنہ	نام
۱۲۴۹	اندریا یاروز لافیتش
۱۲۵۲	سینٹ اسکندر پہلا ونسکی اپنا نام رکھا اسلیے کہ اوسنے دریای نیفا پر سوید پر فتح پائی تھی
۱۲۶۳	یاروزلاف تیسرا یاروزلافیتش
۱۲۷۲	بازیلی پہلا
۱۲۷۶	ویمیتری پہلا سنہ ۱۲۹۴ء تک
۱۲۹۴	اندریا دوسرا سنہ ۱۳۰۲ء تک
۱۲۹۵	دانیال
۱۳۰۴	بازیلی سوزدال کا
۱۳۰۴	میکائیل دوسرا تفار کا سنہ ۱۳۱۹ء تک
۱۳۱۹	یوری تیسرا
۱۳۲۳	ویمیتری دوسرا تفار کا
۱۳۲۶	اسکندر دوسرا تفار کا
۱۳۲۸	ایفان پہلا کالیتا
۱۳۴۰	سیمیون
۱۳۵۳	ایفان دوسرا
۱۳۵۹	ویمیتری تیسرا سوزدال کا
۱۳۶۲	ویمیتری چوتھا دونسکی
۱۳۸۹	بازیلی دوسرا
۱۴۲۵	بازیلی تیسرا اندھا
۱۴۶۲	ایفان تیسرا الملقب بہ کبیر
۱۵۰۵	بازیلی چوتھا
۱۵۳۳	ایفان چوتھا جسکا لقب معول تھا یہی پہلا شخص ہے جسنے زار یعنی امپیر کا لقب لیا۔
۱۵۸۴	فادور پہلا
۱۵۹۸	بوریس غودونوف خاندان رومانوف کا
۱۶۰۵	فادور دوسرا

۱۶۰۵	دمیتری پانچوان اور اوسکا اصلی نام غریغوریوس ہے
۱۶۰۶	بازیلی پانچوان شوئیسکی
۱۶۱۰	فلادزلاس پولونیا کا
	خاندان رومانوف
۱۶۱۳	میکائیل دوسرا
۱۶۴۵	الکسیس پہلا
۱۶۷۶	فادور تیسرا
۱۶۸۲	ایفان پانچوان اور بطرس اول کبیر
۱۶۸۲	صوفیا مع ان دونون کے سنہ ۱۶۸۹ء تک
۱۶۸۹	بطرس کبیر تنہا
۱۷۲۵	کاترینا پہلی زوجہ بطرس مذکورۂ بالا کی
۱۷۲۷	بطرس دوسرا
۱۷۳۰	حنی بیٹی ایفانوف کی
۱۷۴۰	ایفان چھٹا
۱۷۴۱	الیزبتھ یا الیصابات بیٹی بطرس کی
	خاندان ہولستین غوتورب
۱۷۶۲	بطرس تیسرا ہولستین غوتورب پوتا الیصابات کا
۱۷۶۲	کاترینا دوسری انہالت کی جورو بطرس سوم مذکورۂ بالا کی
۱۷۹۶	پاولو پہلا یعنی پولس اوسکا بیٹا
۱۸۰۱	اسکندر پہلا
۱۸۲۵	نکولا پہلا
۱۸۵۵	اسکندر دوسرا جو اب بادشاہ ہے اللہم احفظ السلطین من شرہ آمین

تیسری فصل

مملکت روس کے حالات مین

یہ مملکت روے زمین کی تمام مملکتون سے وسعت مین زیادہ ہے
کیونکہ وہ یورپ اور امریکا اور ایشیا مین پھیلی ہوئی ہے اور اوسکی
ابتدا سولہ درجہ اور دس دقیقہ سے لیکر ایکسو تینتیس ۱۳۳ درجہ تک طول
شرقی مین اور اڑتیس درجہ اور چالیس دقیقہ سے لیکر اکیاسی درجہ تک
عرض شمالی مین ہے اور طول اسکا شرق و غرب مین پندرہ ہزار
کیلومیتر ہے اور عرض اوسکا شمال و جنوب مین پانچ ہزار کیلومیتر ہے
اور کہا جاتا ہے کہ وہ سطح زمین کا نوان حصہ اور حجم کرہ ارض کا
اٹھائیسوان حصہ ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد چوتھائی یورپ
کے باشندون کے برابر ہے اور تمام روے زمین کے باشندون
کی نسبت پندرہ حصون مین سے ایک حصہ ہے اوسکے ہر چہار طرف
دریا محیط ہین چنانچہ اوسکی شمالی سمت مین بحر جامد ہے یعنے وہ سمندر جو برف سے

جمار ہتا ہے اور اوسکی حد غرب کی جانب مملکت نمسہ یعنی اسٹریا اور مملکت
پروشیہ یعنے جرمن اور بحر بلتیک اور مملکت سوید ہے اور جنوب کی
سمت مین کچھ ترک کا ملک ہی اور ایشیا مین بھی کچھ حصہ ترک کا ہے
اور کچھ فارس اور ترکستان اور چین ہے اور شرق کی جانب مین
اوسکی حد انگریزی امریکا ہے اور سب سی بڑی اوسکی مملکت ایشیا مین ہے
اور یورپ کی مملکت ایشیا کی نصف ہی مگر وہی زیادہ معتبر اور بہتر ہے
اور یکسر سطح اوسکا چار لاکھ چوبیس ہزار بیالیس میل مربع جغرافیہ کے
میلون سے ہی جسکے دو کرور تیس لاکھ چھتیس ہزار ستائیس کیلومیٹر مربع
ہوتے ہین اوسکے باشندون کی تعداد آٹھ کرور دو لاکھ چوّن ہزار
چار سو تیس ہے جسمین سے چھ کرور دس لاکھ اکسٹھ ہزار آٹھ سو
یورپ مین ہین اور روس کی تمام رعایا مذہب کے لحاظ سے اسطرح پر
منقسم ہوتی ہے کہ چھ کرور گیارہ لاکھ سینسٹھ ہزار تو گریک یعنی یونانی
ہین اور اونیس لاکھ پروٹسٹنٹ اور سینتیس لاکھ اکسٹھ ہزار کیتھلک

اور چوالیس لاکھ چھ اسٹھ ہزار مسلمان اور باقی یہود وغیرہ ہین اور
دارالسلطنت روس کا ہمیشہ سے شہر موسکو ہین تھا مگر اب سنہ ۱۷۰۳ع سے
شہر پطرسبورغ یعنے سینٹ پیٹرز برگ ہوگیا ہے اوسکے بعض حصہ حکومتون
اور بعض ریاستون کے نام سے اور بعض مملکتون کے نام سے مشہور ہین
اور وہی ملک پولونیا قدیم ہے روس کی مملکت یورپ پچاس حکومتون پر
مشتمل ہے اور پولونیا پانچ حکومتون پر اور فنلانڈ آٹھ حکومتون پر
اور کوکاز آٹھ حکومتون پر اور سیبیریا گیارہ حکومتون پر اس حساب سے
سب حکومتین روس کی بیاسی ہوتی ہین اور جو حصہ روس کا امریکا مین تھا
وہ پہلے تو روس کی تجارت کی کمپنی کے پاس تھا اور اسی سبب سے وہان
کوئی طریقہ نظم سلطنت کا جاری نتھا مگر اب اوسکو روس نے امریکا کے
ہاتھ بیع کردیا ہے اور جو دریا سلطنت کو محیط ہین وہ نہایت بڑے بڑے ہین
جنمین سے ایک تو بحر ابیض ہے جو شمال کی طرف واقع ہے اور دوسرا
بحر بالتیک ہے جو مغرب کی طرف واقع ہے اور ایک بحر اسود اور بحر ازوف ہے

جو جنوب کی سمت مین ہے اور ایک بحر خزر ہے جو مشرق اور جنوب مین
واقع ہے اور روس کے اوس حصہ مین جو یورپ مین واقع ہے کچھہ
بڑے بڑے پہاڑ نہین ہین البتہ اوسکے جانب مشرق پہاڑ ہین جنمین سے
جبل اورال بھی ہے اور جو حصہ اوسکا ایشیا مین ہے اوسمین بہت سے
بڑے بڑے پہاڑ ہین چنانچہ اوسکے جنوب مین جبال کوکاز اور شمال
مین جبل اورال کی شاخین ہین جو بجانب مشرق تک پھیلی ہوئی ہین اور
اوسکے بعد جبال آلتا صغیر ہے اور جبال سیانیان اور جبال کاتی
علیا اور جبال داوری اور جبال یابلونوی اور جبال آلدان اور
ستانوفوی ہین اور اسکے دریا بھی بڑے بڑے دریاؤن مین ہین چنانچہ
جو دریا اسکے یورپ مین واقع ہین اون مین سے ایک ولگا اور ایک
ونیپر اور ایک پاشورا اور ایک ونیشان اور بیاحن اور دنیستر اور
دون وغیرہ ہین اور اوسکے سوا جو اور ہین وہ روس کی مملکت سے مخصوص
نہین بلکہ وہ اور ملکون مین بھی بہتے ہوئے چلے گئے ہین جیسے ڈنیستول

اور کورا اور روس کے ایشیائی حصہ مین ایک کوبان دریا ہے اور ایک وڈ
اور یانیسی اور لینا وغیرہ ہین اور کچھ اور ہین جو انسے طول مین کسیقدر کم ہین
جیسے اورال اور خاتانغا وغیرہ ہین اور سلطنت روس مین سڑکون کا
انتظام اچھا نہین ہے مگر اب کسیقدر اچھا ہوتا جاتا ہے چنانچہ آج کل
روس کو ریلوے سڑک کی زیادہ فکر ہے تاکہ اوسکے سبب سے ایسے بڑے بڑے
شہرون مین آمد و رفت ہو جاوے جو تجارت کے مقام ہین البتہ ایک
سڑک اس سلطنت مین بہت بڑی ہے جو شہر پطرسبورغ یعنے سینٹ پیٹرزبرگ
سے شہر موسکو کو برابر گئی ہے اوسکا طول چھ سو چالیس کیلومیتر ہے اور
۱۸۵۱ء مین وہ طیار ہو چکی ہے اور ایک اور راستہ پطرسبورغ سے
فارسوفیا تک ویلنا ہو کر بنایا گیا ہے اوسکا طول بھی ۔۔ اوس شاخ کو
جو اس سے نکلکر کانغزبرغ پروشیہ کو گئی ہے بارہ سو اڑتالیس کیلومیتر
اور اسکے قریب ہی ایک راستہ شہر تودوزیا سے جو ایک بڑا بندرگاہ ہے
شہر موسکو کو جاتا ہے جسکا طول گیارہ سو اوسٹھ کیلومیتر ہے اور ایک

اور سڑک ہی جو موسکو سے دونا بورغ کو جو دریاے دوینا کے کنارہ پر ہے
ہوتی ہوئی شہر لیبا یو کو جاتی ہے جو ہر ایک بڑا بندرگاہ کورلاند کا بحر
بالٹیک پر ہے چنانچہ اس سڑک کا طول بارہ سو ستر کیلومیتر ہے مگر
مابین شمال و جنوب کی اوسکا طول اس سے دوچند ہو گیا ہے اور
مجمع چند سڑکون کا مقام کرسک مین ہے جو وسط مملکت اور جنوبی سمت
کا مرکز ہے اوس مقام سے ایک اور سڑک دریاے دون اور دنیپر
مین ہو کر گئی ہے اور ایک اوسکی شاخ جسکا طول تیس کیلومیتر ہے
اوڈیسہ تک گئی ہے اور ایسی ہی ایک دوسری سڑک شہر موسکو سے جانب
شرق مین نکلی ہے جو فلادیمیرس مین ہوتی ہوئی چلی گئی ہے اور مقام
نیجنی نفوغورود تک پوری ہوئی ہے طول اسکا چار سو چھبیس کیلومیتر ہے
اوسکے بعد پھر شروع ہوئی ہے جو بر اہ سیبیریا مین ہوتی ہوئی حدود
چین سے جا ملی ہے غرض کہ اس مجمع طرق سے تین ملک آپس مین
ملگئے ہین ایک فارسوفیا اور بطرسبورغ اور ایک شہر موسکو اور تیسرا نیجنی

دریا سے ملگئے ہین ایک بحر بالٹیک اور ایک بحر خزر اور بحر اسود اور تین بڑے
قطعے ملگئے ہین ایک قطع شمالی اور ایک قطع مرکزی اور ایک قطع جنوبی
اور چند شہر باہم ملگئے ہین جو خلیج مصنوعہ کو قریب تھے اور اس باہمی اتصال
کے سبب سے سلطنت روس کو ایک ایسی حالت اتفاقی حاصل ہوگئی ہے
جو اسکے بغیر کسی حالت مین میسر نہو تی اور اسی کے سبب سے مشرق اور مغرب
کی طرف سے یورپ کی ساتھ بھی اوسکو ایک اتصال حاصل ہوگیا ہے اور
جو اتصال اوسکو خلیجون کے سبب سے حاصل ہے اوس سے روس کو
بڑے فائدے ہین جنمین سے ایک فائدہ تو یہی ہے کہ اوسکی بندرگاہین
اوسکی داخلی ملکون سے متصل ہوگئی ہین چنانچہ بحر بالٹیک بحر خزر سے
دو خلیجون کے ذریعہ سے ملگیا ہے اور بحر اسود کے ساتھ اسکو تین بڑی
خلیجون کے ذریعہ سے اتصال ہوگیا ہے اور بحر خزر بحر اسود سے صرف
ایک خلیج کے ذریعہ سے ملگیا ہے اور دریاے ولگا اور نیفا اور دوینا اور
دونوان اور دنیپر اور نیامن کے سبب سے نہایت دور فاصلے بھی متصل

ہو گئے ہین اور روس کی سلطنت مین مختلف قسم کے لوگ رہتے ہین انمین
سب سے بڑی قوم تو وہان سلاف کی ہے جنمین سے روس اور پولونیز یعنے
پولونیا والے ہین اور دوسری قسم لیفونیون یعنے لیفونیا والون کی ہے
اور تیسری قسم کورلنڈیون کی ہے اور چوتھی قسم لیتھوانیون کی ہے اور
جانب قطب شمالی روس کے فینوی اور استوانیان اور لاپون جنکو
ساموید کہتے ہین بکثرت رہتے ہین اور انکے علاوہ تشرمیش اور
اوستیاک اور تشوفاش اور پیرمیان وغیرہ بھی بہت رہتے ہین اور
الباتی اور گریک اور یہود اور تتاری اور ترک اور ارمن اور کرج اور
قبائل کوکانزا اور قبائل مثل مغل اور قلموک اور کوریاک اور
کمشدال اور تشوکوتش اور الیوت بھی رہتے ہین اور یہ بھی مشہور ہے
کہ اس سلطنت مین کم سے کم بیس زبانین بولی جاتی ہین اور گریک
مذہب والے جو کیتھولک مذہب سے نکلا ہے اس ملک پر سلطنت کرتا ہین
اور زار یعنے امپراطور کبیر کے وقت سے کنیسہ کا سردار اور مقتدا

خیال کیا جاتا ہے اور اس امپرر کو حکمرانی مین ایک خاص دینی مجلس
مدد دیتی ہے جو انکے یہان سینڈوس مقدس کے نام سے مشہور ہے
اور بہت سے لوگ روس مین گر یک مذہب اون مین سے ایسے بھی ہین
جو رومی کنیسہ کے پیرو ہین مگر روسی لوگ ہمیشہ اس اعتقاد کے لوگونکی
کمی کی فکر مین رہتے ہین جسقدر آدمی روس مین رہتے ہین اونکے پانچ
طبقے ہین ایک نوبلیس جو اعیان مملکت ہین اور دوسرے کلارجی یا جو
ارباب کنیسہ ہین تیسرے برجوی جو شہری کہلاتے ہین چوتھے بیزان
جو دیہاتی اور جنگلی مشہور ہین اور انکی بھی دو قسمین ہین ایک تو احرار
یعنے آزاد دوسرے سرف جو دوسرون کی خادمانہ بندگی اور تابعداری
کرتے ہین اور جو لوگ اعیان مملکت مین شمار کیے جاتے ہین اونکو اور
لوگون پر بڑی حکومت حاصل ہوتی ہے خصوصاً اون لوگون پر جو
اونکی زمینین رکھتے ہین اور اس قسم کے لوگ جو اعیان مین شمار کیے جاتے
ہین چار لاکھ کے قریب ہین اور ارباب کنیسہ دو لاکھ بیالیس ہزار کے

قریب ہین اور یہ دونون گروہ یعنے ارباب کنیسہ اور اعیان مملکت کسی
قسم محصول یا خراج سلطنت کو نہین دیتے اور جو لوگ سرف کہلاتے ہین
وہ ۳ مارچ فروری ۱۸۶۱ء کے فرمان کی بموجب جو سلطنت سے صادر ہوا تھا
ربقہ رقیت سے آزاد ہوگئے ہین اور اب روس مین انتظام مدن کی حالت
شہرون اور موقعون اور عادتون کے اختلاف کی بموجب مختلف ہے
اور علوم وفنون اور جملہ صنائع کسبیہ صرف چند خاص شہرون مین
ترقی پر ہے ہر جگہ یکسان نہین ہے چنانچہ تمام سلطنت مین صرف نو
مقام ایسے ہین جو تعلیم علوم کا مرکز خیال کیے جاتے ہین اور جو امپیرر
فی زماننا روس کی سلطنت مین حکمران ہے وہ ہمیشہ رعایا کی عام تعلیم
و تربیت مین کوشش کرتا رہتا ہے اور اس سلطنت مین جنوبی اور غربی اطراف
تو نہایت سرسبز وشاداب اور نہایت پر رونق اور آباد اور مالدار ہین
اور باقی جہات ایسے نہین ہین اور جو شخص شہر موسکو اور دریاے ولگا سے
آگے بڑہ کر دیکھے اوسکو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس طرف شہر بھی بہت کم ہین

اور دیہات اور زراعت بھی نہایت قلیل ہے اور بہت سی زمینین
بیکار اور غیر آباد پڑی ہوئی ہین جسمین سوای قدرتی گھاس کے اور کچھ
نہین اوگتا یا پہاڑ ہین جو برف سی ڈھکے رہتے ہین یا گڑھے ہین یا اون
جانورون کے مسکن ہین جنکی کھالین کام مین آتی ہین چنانچہ اسی قسم
کے قطعات مین سے ایک سیبیریا ہے ایشیا کی طرف جسمین سوای وحشی
آدمیون یا جلاوطن لوگون اور اونکے نگہبانون کے اور کوئی نہین رہتا
اور اس سلطنت کی تین چوتھائی مین ہر سال کم سے کم نو مہینے تک سردی نہایت
شدت سے رہتی ہے اور اوسکے بعد خریف مین شدت کی گرمی ہوتی ہے
اور تھوڑے دنون رہتی ہی مگر جنوبی سمت مین ہوا اور موسم نہایت
اعتدال پر رہتا ہے اور مقام توریدا اور ارمنیا اور بسرابیا کی ہوا تو نہایت
دلپسند اور فرحت انگیز ہے اور جو حصہ اوسکا یورپ مین ہے اوسکی آب و ہوا
باختلاف مقامات کے مختلف ہے اسوجہ سے وہان کی پیداوار بھی طرح طرح
کی ہے چنانچہ کورلانڈ اور لیفونیا کی کتان نہایت عمدہ قسم کی ہوتی ہے

اور یہ کتان اور قنب نہایت آمدنی کی چیزون مین سے ہی اور مملکت
اوکرانیا بھی نہایت آباد اور پر رونق قطعات مین سے ہی اور وہان
غلہ کثرت سی پیدا ہوتا ہے جسمین سے بہت اور ملکون مین جاتا ہے اور
ایک قسم کا گوند جسکو رجینہ کہتے ہین وہان کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور
رال بہت ہوتی ہے اور جن لکڑیون سے کشتیان بنائی جاتی ہین وہ
وہان عمدہ ہوتی ہین اور یوریشیا کی سمت مین بحر خزر کے گرد ریوند اور
طرح طرح کی بوٹیان ایسی پیدا ہوتی ہین جو دوا کے کام مین آتی ہین
اور اوسکے جنوبی حصہ مین اکثر گھاسین ایسی بھی پیدا ہوتی ہین جو بخور
کے کام مین آتی ہین اور یہی کیفیت پیداوار کی اوکرانیا اور رفاروناج
اور سرانوف اور تور یدمین ہے اور وہان قریب چالیس ہزار اکٹار
زمین مین تمباکو بوئی جاتی ہے (اکٹار دس ہزار میتر مربع کا ہوتا ہے)
اور اکثر مقامات مین سبلون بھی بویا جاتا ہے اور مملکت استراکان مین
قرمز بہت ہوتا ہے اور کوکازین اور خصوصاً ایشیا مین روئی بھی

پیدا ہوتی ہے اور دریا سامارا کے کنارون پر مچ پیدا ہوتی ہے اور
مقام تورید اور اطراف کوکازا اور مملکت استراکان مین اور طرح طرح
کے عمدہ میوے اور پھل بھی پیدا ہوتے ہین اور وہان کے انگورون سے
شراب بنائی جاتی ہے جو اونکے نزدیک نہایت عمدہ قسم کی گنی جاتی ہے
اور جسطرح پر یہ سب چیزین اس مملکت مین پیدا ہوتی ہین اسی طرح پر
وہان حیوانات بھی ایسے پیدا ہوتے ہین جو انسان کے نفع کا باعث ہین
خصوصاً اون والے جانور اور اس ملک کو عمدہ اون ہونے سے اور
ملکون مین شہرت ہے اور اس ملک مین مقاطع بہت ہین خصوصاً سیبیریا
مین اور جبال اورال کو سلسلہ مین سونا اور چاندی اور بلاتین یعنے
(ذہب ابیض) اور لوہے اور جست کی کانین بھی بکثرت ہین اور دریاے
بلتیک کی اور لیتوانیا کی کھاڑیون مین کہرباے اصفر اور کہرباے
رمادی نکلتی ہے اور یورپ کی طرف جبال اورال مین سے الماس
اور بہت سی اور بیش قیمت پتھر بھی نکلتے ہین صناعی مین یہ مملکت

مملکتہا سے یورپ سے نہایت پست نمبر مین شمار کیجاتی ہے مگر باینہمہ
بعض شہر ایسے بھی ہین جہان کے صناع بڑے مشہور و معروف اور
اعلی رتبہ کے ہین چنانچہ از انجملہ کھالون کی دباغت جنبین سے خوشبو
آتی ہے اور تلائین اور صابون اور جہازون کے آراستہ کرنے کے
کپڑے اور نمدے اور جمع الخاویار یعنے مچھلی کے انڈون کا روغن اور
غرا جو ایک مشہور چیز ہے اور مچھلی کا تیل جسکو بالین یعنے حضرت یونس کی
مچھلی کہتے ہین اور اکثر قسم کی مقطرات نہایت عمدہ ہوتے ہین اور زیور
کی صناعت اور ہتھیارون اور بلور کے کام بہت نفیس اور لائق تعریف
ہوتے ہین اور قفلون کی ساخت اور معدنیات کی گلانے کی ترکیب
اور کاغذ اور فرفوری کی ساخت مین وہ لوگ بڑے اوستاد ہین اور
کپڑون کے اکثر اقسام جیسے کشمیرا اور جوخ اور روئی کے کپڑے اور اور
قسم کے کپڑے اچھے بناتے ہین اور تجارت کا ملک کی اندر اور ملک کے
باہر بخوبی رواج ہے اور تجارت کی منڈیان اودیسہ اور ریغا اور

ارکانجل دریاؤن کے کنارے کے شہر ہین اسیطرح ملک ہین بھی تجارتی
شہر ہین اور تجارت کا لین دین اوسکا غربی یورپ کر اکثر شہرون سے
رہتا ہے اور ہندوستان اور چین ہین بھی ہے چنانچہ اوسکی تجارت
کی آمد فی سنہ ۱۸۶۱ع ہین ایک ہزار تین سو اڑتالیس ملین اکیس ہزار ایکسو
چھتیس فرنک تھی اور جسقدر تجارتی جہاز اوس سنہ ہین سلطنت روس
کے بندرگاہون ہین آئے اور گئے اونکی تعداد پندرہ ہزار ایکسو اڑسٹھ
تھی چنانچہ آنیوالون کی تعداد اونہین سے پانچہزار آٹھ سو چار تھی اور
جانیوالون کی تعداد نو ہزار تین سو چونسٹھ تھی۔

چوتھی فصل

سلطنت روس کے انتظام اور قواعد سیاست ہین

سلطنت روس کی حکمرانی کا اختیار بالکل بادشاہ کے ہاتھ ہین ہوتا ہے
اور کسی چیز کی بازپرس اوس سے نہین ہوتی اور کسی حدتک اوسکا اختیار
نہین ہے وہی تمام احکام سلطنت کا مخرج ہے اور اس سلطنت ہین

بادشاہ کو زار کہتے ہین جس سے مراد امپیرر ہے اور بادشاہ کو تو کرات بھی کہتے ہین
جسکے معنی ہین اکبر اور صاحب شریعت اور ایسے شخص کے ہین جو تمام
متعلقان سلطنت کو وظیفہ دیوے اور جسکا ہاتھ حکومت کی باب مین
سب سے بالا ہو اور جو امور مالی اور امور داخلیہ اور خارجیہ اور امور دینی مین
سب سے عالی ہو کیونکہ اوسکا حکم سیاست اور مذہب دونون سے متعلق ہے
کیونکہ وہ مذہب گریک کا جسکو ارتھو ڈکسی کہتے ہین سردار ہے اور مجلس
سلطنت اوسکی ماتحت ہے جس سے بادشاہ جملہ امور مہمہ مین سیاست
خارجیہ کے علاوہ مشورہ لیا کرتا ہے اور جو امور سیاست خارجیہ سے
متعلق ہوتے ہین وہ بادشاہ کی راے پر بصلاح اوسکے وزیرون کی
منحصر ہوتے ہین کیونکہ سیاست خارجیہ کا انتظام بادشاہ کے خصوصیات
مین سے خیال کیا جاتا ہے اور یہ مجلس سلطنت کہلاتی ہے اسکے
متعلق تین قسم کے کام ہین ایک تو قانون کا تجویز کرنا اور دوسرے
سلطنت کا انتظام کرنا تیسرے تنازعات مین حکم دینا چنانچہ وہی

قانون مین نظر و فکر کرتی ہے لکھتی ہے اور وہی سلطنت کی دخل و خرچ
کو تجویز کرتی ہے اور جو سالانہ حساب وزرا سے تعلق رکھتے ہین اونکو
ملاحظہ کرتی ہے اور احکام کے لحاظ سے وہ بمنزلہ مجلس اعلی کی خیال
کیجاتی ہے اور جو لوگ اس مجلس مین شریک کیے جاتے ہین وہ وزراء سلطنت
اور امراء دولت ہوتے ہین اور چند ممبر ہوتے ہین جنکو امپرر اون کے
حین حیات تک مقرر کردیتا ہے اور مجلس کے تین گروہ ہوتے ہین اول
گروہ کا کام تو وہی قانون بنانا اور قانون کی ترتیب ہی اور دوسرے
کا کام یہ ہے کہ جسقدر امور انتظام مدن اور مذہب سے تعلق رکھتے ہین اونکی
نگرانی کرے اور تیسرے گروہ کا کام یہ ہے کہ جو امور تصرفات مالیہ سے
متعلق ہین اونپر نظر رکھے اور علاوہ ان تین گروہون کے تین اور کمیٹیان
ہین جنمین سے ایک کی متعلق تو کوکازکے معاملات ہین اور دوسری
کے متعلق پولونیا کے معاملات کی نگرانی ہے اور تیسری کے متعلق تحریرات
صرف ہین اور جو مجلسین کہ مشیر سلطنت خیال کیجاتی ہین اونکے ممبر وہین سے

بعض ایسے بھی ہوتے ہین جو بغیر طلب اور اجازت کے مجلس مین شریک
نہین ہوسکتے مگر یہ خاص اوسوقت جبکہ علاوہ کام کے معمولی وقتون
کے کسی وقت کوئی مجلس جمع ہوا ور دوسری طرح پر اسکا بیان یون
ہوسکتا ہے کہ وہ کمیٹیان دو قسم کی ہین ایک کمیٹیان واسطے معمولی کامون
کے دوسری عام کمیٹیان ہین جبکہ کوئی ایسا امر جسمین عام کمیٹیون کا
جمع ہونا ضرور ہو پیش آوے اور ایسی ہی صورت مین وہ ممبر جنکے لیے
کوئی معمولی کام نہین ہے کمیٹی مین جمع ہونیکے لیے بولائے جاتے ہین
اور ان تین کمیٹیون مذکورۂ بالا مین ہر ایک کے لیے ایک رئیس اور چار
ممبر ہوتے ہین اور کبھی سات تک بھی ہوجاتی ہین اور اون سبکو مجالس
عامہ مین اجلاس کرنے کا حق ہوتا ہے اور امپراوس بات کو جس پر
مجلس متفق ہوجاتی ہے جاری کرتا ہے اور اوسکو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر
چاہے تو نہ جاری کرے اور مجلس عام کا رئیس وزراء کا بھی رئیس
سمجھا جاتا ہے اور ایک مجلس سنا تو یعنے سنٹ ہے جسکو بطرس اول نے

تجویز کیا تھا اسکی ترکیب اون ممبرون سے ہوتی ہے جنکو بادشاہ
اعیان سلطنت مین سے منتخب کر دیتا ہے پس مجلس قانون کی نگہبان
اور قانونی عمل درامد کی محافظ اور سلطنت کی حکام کی اور اون بڑے بڑے
عمال وظیفہ دار کی جو سلطنت کی کامون پر معین ہین خبرگیران رہتی ہے
اور وہی قوانین کو مشتہر کرتی ہے اور جو حکم امپرر سے صادر ہون اونکو
ضبط تحریر مین لاتی ہے اور سنا مین منصب عمارت کی دیتی ہے اور
وہی جرائم سیاست مین حکم اخیر دیتی ہے اور اسی طرح اور جملہ معاملات
دنیہ اور تمام جرائم کے مقدمات مین بھی وہی حکم اخیر دیتی ہے صرف
چند قسم کے معاملات ایسے ہین جو امپرر کے حکم پر منحصر ہوتے ہین اور مجلس
سنا تو کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ جو احکام ملک کی حکام صادر کرین
اونپر نظر ثانی کرے چنانچہ اس مجلس کی دس قسمین ہین پانچ تو انمین سے
پطرسبورغ مین ہین اور تین شہر موسکو مین ہین اور دو فارسو فیا مین
ہین اور انھین کے متعلق دو مجلسین اور ہین جو شہر پطرسبورغ مین

اجلاس کرتی ہین ایک اونمین سے احکام متعلق املاک پر نظر رکھتی ہے
اور دوسری امورات متعلقہ اعیان پر غور کرتی ہے اور مجلس سناتو
کا حکم اوسوقت تک قابل نفاذ نہین ہوتا جب تک جلسہ عام مین
تین حصے شرکا یا اوس سے زائد اوس حکم پر اتفاق نکرلین مگر جو مباحثہ
اونکے باہم ہوتا ہے وہ پوشیدہ ہوتا ہے کہ اوسمین عام لوگ نہین
جا سکتے اور محتسب اس مجلس سناتو کا وزیر حکم ہوتا ہے اور اون حکمونکو
جنپر کہ اتفاق ہو جاتا ہے اسپر جاری کرتا ہے مگر اوسکو یہ بھی اختیار ہی
کہ نہ نافذ کرے اور مجلس سناتو اور مجلس سلطنت کی سوا ایک اور مجلس ہے
کہ جو عرضیان یا درخواستین رعایا کی جانب سے بادشاہ کے حضور مین
پیش ہون اونپر غور کرے اور جو لوگ حکام کے شاکی ہون اونکو بتاوے
کہ وہ اپنی شکایتون کو اون دونون مجلسون مین پیش کرسکتے ہین یا نہین
اور مجلس دینی جو سینہ وس کے نام سے مشہور ہے ۱۷۲۱ء مین قائم
ہوئی تھی اس مجلس مین تمام ملک کی اساقفہ یعنے علماء مذہب شہر ہائے تابع وآئین

اور یہ مجلس کینسہ کے افسرون کو مقرر کرتی ہے اور اونکے کامون کی نگرانی
کرتی ہے اور جو بات باتفاق راے اوس مجلس کے قرار پاتی ہے اوسکو
امپرر کے حضور مین عرض کرتی ہے تاکہ وہ اوسکو نافذ کردے اور ان
تینون مجلسون کے علاوہ ایک مجلس وزرا کی ہے جو معمولی کاروبار
سلطنت کی منتظم ہے مگر اوسکے ممبرون کی تعداد امپرر کی راے پر منحصر
ہوتی ہے اس سلطنت مین نو وزارتین ہین جسطرح کہ اور ملکون مین ہین
جنکا اوپر ذکر ہوا ہے اور علاوہ انکے ڈاکخانون اور تار برقی اور سڑکون
اور آمدرفت کی اسباب کی آسانی کے لیے یہان ایک علحدہ ہی وزارت ہے
اور ایک مجلس اوسمین عام نگرانی کے واسطے مقرر ہے جسکا نام قریب العام ہے
جسکے ممبر مثل وزرا کے ہوتے ہین اور ہم اس سلطنت کی حالات مین
پہلے یہ بیان کرآئے ہین کہ وہ حکومتون اور ریاستون پر منقسم ہے اور
ہر حکومت دائرون پر تقسیم ہے اور دائرے مشیخات پر منقسم ہین اور
مشیخت مین اور چھوٹی قسمین داخل ہین اور ہر حکومت مین ایک حاکم

رہتا ہے جو اوس مقام مین سب سے بڑا وظیفہ پاتا ہے اور جسقدر کاروبار
وہ کرتا ہے اون سب کی بازپرس اوسی سے ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ
ایک مجلس مشیر بھی ہوتی ہے جسمین ایک خاص اوسی کا نائب ہوتا ہے
اور تین شخص اور مشیر ہوتے ہین اور دو اوسکے مصاحب ہوتے ہین
اور جب یہ مجلس کسی عام معاملہ مین راے دینے کو بیٹھتی ہے تو وہ حاکم
اوس مجلس کا سردار ہوتا ہے مگر اوس مجلس کو بجز راے دینے کے اور کچھ
اختیار نہین ہے بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ چاہے اوس مجلس کی راے پر
عمل کرے چاہے نکرے کیونکہ جو کچھ وہ کریگا اوسکی بازپرس اور جوابدہی
سب اوسی کے ذمہ ہوتی ہے اور اگر کوئی معاملہ سلطنت کے متعلق
یا کوئی مقدمہ جرائم کا پیش آجاتا ہے تو اس حاکم کے ساتھ تین شخص
وزیر سلطنت کی راے سے ملازمان سلطنت مین سے بھی اور شریک
کردیے جاتے ہین اور اس مجلس کے اجلاس مین رعایا کے حقوق کا
نائب یعنے وکیل سرکار مع اپنے دو مددگارون کے حاضر ہوتا ہے

تاکہ وہ قوانین کی تعمیل پر نظر رکھے اور ہر حکومت مین ایک رئیس ضبطیہ یعنے افسر پولس اور ایک افسر ڈاکٹرون کا اور ایک افسر انجنیرون کا بھی رہتا ہے اور اس حکومت کے حاکم کو خزانہ اور سررشتہ تعمیرات وریلون اور سڑکون سب کا اختیار کامل حاصل ہوتا ہے اور ہر حکومت مین ایک قسم کی کمیٹی اعیان کی ہوتی ہے جنکا سردار مارشال ہوتا ہے اور اعیان کی تعداد موافق تعداد دایرون اور مشیخات کے ہوتی ہے جنمین وہ اعیان رہتے ہین ان کمیٹیون کے متعلق اکثر ایسے کام ہوتے ہین جیسے کہ عہدہ مارشال کا تجویز کرنا اور رئیس ضبطیہ اور مجالس احکام کے رؤسا اور اونکے ممبرون کا اور حکام ضلع کا مقرر کرنا اور یہ تقرر ہر تیسرے برس ہوتا ہے لیکن اس تقرر کی منظوری خاص امیر کی راے پر موقوف ہوتی ہے اور اگر کوئی بہت بڑا عہدہ نہو تو اوسمین صرف حاکم ہی کی منظوری کافی ہوجاتی ہے اور جو لوگ شہرون مین رہتے ہین اونکی بھی چند قسمین ہین جنمین اعیان اور تجارت پیشہ اور اوسط درجہ کے لوگ اور

صناع اور اہل ہنر کی کمیٹیان ہین او نکے علاوہ بشتصر کی کمیٹیون مین ریاستون
بلتیک ور ریاستون بولونیا قدیم کے احرار اور اہل خدمت داخل ہین
لیکن ان لوگون کا اونمین ہونا صرف نام کو ہے اور شہرون کی کمیٹیون
کے ممبرون کو اور اوسکے رئیس کو شہری لوگ اپنی مرضی سے منتخب
کرتے ہین اور جو لوگ اس کمیٹی مین بیٹھتے ہین وہی حکام کرتشیپر ہوتے ہین
اور اس شہری کمیٹی کو علاوہ اوس کام کے جو معمولی طور پر اوسکے متعلق ہے
اور ہر قسم کے مقدمات تجارت کا تصفیہ کرنا پڑتا ہے اور جسقدر شہری
کمیٹیان اور جرائم کے تجویز کرنے کی مجلسین ہین اونکی طرف سے بطور نائب
اون مجلسون مین بھی لوگ شریک ہوتے ہین جو بڑے بڑے شہرون
مین ہین اور یہ شہری مجلس بھی ہر تیسری برس بدلی جاتی ہے اور جسقدر
شہر چھوٹے چھوٹے ہین اونمین تو یہ کمیٹیان عوام کی راے سے مقرر
ہو جاتی ہین مگر بڑے شہرون مین خاص اونھین لوگون کی رای سے
ہوتی ہین جنکی سالانہ آمدنی دوسو فرنک کی ہو یا زیادہ اور عمر پوری

پچیس برس کی ہوا اور جو مشیخت جنگلون مین ہے اوسکی کمیٹی اوس جگہہ
کے خاندان کے بڑے لوگون مین سے ہوتی ہے جہان کہ شہری مجلس ہے
اور اوس کمیٹی کا سردار استاروست کہلاتا ہے اور مجلس اوس مشیخت پر
جو محصول سلطنت کو یا اوس شہر کے مصالح کو دینا لازم ہے اوسکو
مقرر کرتی ہے اور جو لوگ فوج کی خدمت کے لائق ہین اونکو معین کردیتی
اور اونکی کثرت رای کو ترجیح دیجاتی ہے اور اونہین کا سردار کمیٹی کانتون
یعنے قیاده اور حکام ضلع اور مشیخت کے درمیان مین واسطہ ہوتا ہے اور
اوسی کے ذمہ اوس امر کی جوابدہی جسپر اونکا اتفاق رائے ہوا ہوا اور
اوسکو انتظام ضبطیہ مین بھی کچھ اختیار ہی اور جس مشیخت مین تریبونال ہی
اوسکا نام تریبونال امان رکھا جاتا ہے جو بنایا جاتا ہے بارسے جو رئیس
شہری مجلس کا ہوتا ہے اور دو ممبرون سے جنکو مشیخت کے رہنے والے
منتخب کرتے ہین اور یہ تریبونال تمام مقدمات مین سواے مقدمات
جرائم کے حکم دیتی ہے اور کانتون اور اوسکا انتظام ایک ایسی کمیٹی

کے اختیار مین رہتا ہے جو سلطنت کی متوسط درجہ کے شہرون مین مقرر
ہوتی ہے یا اون شہرون مین ہوتی ہین جن مین باشندے زیادہ ہوتے ہین
یا جہان کے لوگ حرفون اور پیشون مین زیادہ مشہور ہوتے ہین چنانچہ
اس کمیٹی مین علاوہ ملازمان مشیخات کی اور اوسکے نایبون کے ہر ایک شخص
دس شہرون کیطرف سے نائب ہوتا ہے اور جو امور کانتون کے عام فوائد
سے متعلق ہین یہ کمیٹی اون سب کی نگرانی کرتی ہے جیسے شفا خانون
وغیرہ کے کام ہین یا جیسے ملازمون کے حسابات کا دیکھنا ہے اور فوج
بھرتی کرنے کی دفترون کی درستی اور ترتیب ہو اور تجویز کرنا محصول کا
اور عمل کرنا اوس بات پر جسپر سب کی راے اتفاق کرے اور اس کمیٹی
کا رئیس وہ شیخ ہوتا ہے جو سب سے اول ہوتا ہے اور وہی کانتون کے
انتظامات اور باشندگان کی راحت و آرام کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ایسے
امور مین اس مجلس کا رئیس بعینہ شہری مجلس کے رئیس کی مثل ہوتا ہے
صرف باعتبار رتبہ کے اوس سے بڑا ہوتا ہے اور اسکا کام یہ ہے

کہ عوام الناس کی حالت پر نظر کرتا ہے اور بد معاشون کی تحقیقات
کرے اور ہاتھہ آوین تو اونکو گرفتار کرے اور جو امور قانوناً ناجائز
ہون لوگون کو اونکے ارتکاب سے منع کرتا ہے اور اوس بات کا تصفیہ
کرے جو پولس کی نگرانی سے متعلق ہے چنانچہ اسکی اعانت کیواسطے
بھی ایک مجلس ہوتی ہے جسمین اعیان کو مون جو قیاد وسکے تحت مین ہین
اور اونکے دو مددگار اور جو لوگ محاصل کے وصول کرنیواسے ہین یکجا
ہوتے ہین مگر چونکہ جوابدہی اوسکی انتظام مین صرف اوسی کو کرنی پڑتی ہے
اس سبب سے مجلس کے روبرو جملہ امور کو پیش وہی کرتا ہے مجلس صرف
اوسمین راے دیسکتی ہے یا مقدار مطالبہ متعین کرسکتی ہے یا جن لوگونکی
جایداد وغیرہ سرکاری باقی کی علت مین یا قرضہ مین نیلام ہو اوسکی
نسبت راے دیسکتی ہے اور ملازمون کا تقرر اور برخاستگی کرسکتی ہے
اور اس مجلس مین چار سے لیکر بارہ آدمی تک بمناسبت باشندون کے
ایسے بھی ہوتے ہین جو انفصال مقدمات کیلیے منتخب کرلیے جاتے ہین

اور اونکو وہی مجلس اپنے ممبرون مین سے منتخب کرتی ہے اور وے
ہر سال بدلے جاتے ہین اور یا تو وہ سب اکٹھے ہوکر حکم صادر کرتی ہین
یا باری باری سے جسطرح سے کہ وہ مجلس مناسب سمجھتی ہے اور ہر مہینہ مین
دو دفعہ یا اوس سے زیادہ بھی اگر ضرورت ہو تو وہ لوگ جمع ہوتے ہین
اور اونکو رئیس قیادہ جمع کرتا ہے اور یہ مجلس اون مقدمات مین جو سو روبل
یعنے چار سو فرنک کی ہوتے ہین حکم دیتی ہے مگر جبکہ مقدمہ ایسے شخص سے
علاقہ رکھتا ہو جو کانتون کا رہنے والا نہو تو اوسکا مقدمہ معمولی مجالس
مین بھیجدیا جاتا ہے اور اگر فریقین رضامند ہو گئے تو اونکا قضیہ بھی
مجلس مین فیصل ہو جاتا ہے اور اگر سو روبل کی مقدار سے زیادہ کی
مقدمہ کو بھی فریقین اپنی رضامندی سے اس مجلس مین فیصل کرانا چاہین
تو یہی مجلس اوسکو بھی فیصل کر دیتی ہے اور اسکے حکم پر مقدمہ ختم ہو جاتا ہے
یعنے اوسکے بعد کسی دوسری مجلس مین اپیل نہین ہوتا گو وہ مقدمہ اون
جرائم ہی کا کیون نہو جنمین مجلس حکم دیتی ہے اور اس مجلس کے احکام

بالمشافہ یعنے فریقین کی حاضری ہین بغیر روئیداد لکھنے کے صادر ہوتی ہیں

اور جو لوگ اہل بادیہ ہین اگر وہ اپنے مقدمات ہین سوا سے مقدمات

جرائم کے اپنی رضامندی سے کسی شخص کو پنچ قرار دیکر تصفیہ کرلین تو

اونکو اختیار ہے اور جو وہ فیصلہ کرتا ہے اوسپر عمل درآمد ہوتا ہے اور

یہ حکم ایک خاص دفتر ہین جو مجلس قیادہ ہین رہتا ہے ضبط تحریر ہین آجاتا ہے

اور اون سب لوگون کے لیے جنکا ہمنے ذکر کیا اور جو کاروبار مجلس سے

تعلق رکھتے ہین اونکے لیے یہ شرط ہے کہ پچیس برس کی عمر سے کوئی اہین

کم نہو اور یہ کہ ذی عزت بھی ہو اور کوئی شخص خدمت کو قبول کرنے سے

انکار نہین کرسکتا بجز اوس صورت کے جب کہ اوسکی عمر ساٹھ برس کی ہو

یا اوسکو کوئی معقول جسمانی عذر ہو یا اوس سے پہلے خدمت کرچکا ہو

اور ڈسٹرکٹ ہین یعنے ضلع ہین ایک اور مجلس مقرر ہے جسمین حکام

ضلع شریک ہوتے ہین مگر اس مجلس کے حکام ضلع کا دائرہ حکومت

فرانس کے حکام ضلع کی حکومت سے بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے انکا کام

پہ ہے کہ جنگل کے رہنے والے جو اون لوگون کی شکایت کرتے ہین جو
وہان نوکر ہین اونکو سنتے ہین خواہ سبکی بالاجمال شکایت ہو یا کسی
ایک کی ہو اور جسکی شکایت ہو اوسکی زجر و توبیخ کر سکتے ہین اور جس
حکم سے کسیکا کچھ نقصان ہوا ہو اوس حکم کے عوض مین اوس نقصان
کا تاوان حکم دینے والے سے لیتے ہین اور اونکو اونکے کامون سے معطل و
برخاست بھی کر سکتے ہین چنانچہ یہ حکام ضلع حکام حکومت اور سناتو کی
نگرانی مین رہتے ہین پس ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ سلطنت
روس مین اکثر انتظام امورات داخلیہ کا خود اہل مملکت کرتے ہین اور
اعیان اور تجار اور شہری اور بادیہ نشین اپنے منتظمون کو خود مقرر کرتے ہین
اور جو ریاستین کہ ملک کی سرحد پہ ہین وہان ہر شہر کے حاکم کے ساتھ ایک
جنگی افسر بھی ہوتا ہے اور ہر ایک کیلیے ایک کارکن مجمع ہوتا ہے اور
ایک مکتب سیاستی ہوتا ہے چنانچہ یہ امر مملکت پولونیا اور فنلاند اور سیبیریا
مین برابر جاری ہے مگر فنلاند کو ایک خاص وزارت کے سبب سے جو پترسبورغ

یعنے سینٹ پیٹرزبرگ مین ہے ایک خاص امتیاز حاصل ہے اور مجلس شاہ تو
کے ممبرون کو ہر تیسرے سال اسپر مقرر کردیتا ہے اس مجلس کے اختیارات
دو قسم کے ہین ایک اختیار تو ترتیب قوانین کا اور دوسرا اختیار انفصال
مقدمات کا اس حیثیت سے کہ اس مملکت مین یہ مجلس سب سے اعلی ہے —

پانچوین فصل
سلطنت روس کی حکمرانی کی کیفیت مین

اس سلطنت کی احکام متعدد قسم کے ہین اور جہان کہ ہمنے انتظام امورات
داخلیہ کا بیان کیا ہے اوسمین اس بات کا اشارہ کیا ہے کہ ہر طبقہ کے
لوگ انکو احکام کے متعلق امور مین مداخلت ہے اب ہمکو اس جگہہ اوسکے
اعادہ کی کچھ ضرورت نہین ہے بلکہ بطور قاعدہ کلیہ کے ہم اوسکا تذکرہ
کرتے ہین وہ یہ ہے کہ ہر حکومت مین ایک تریبونال اول ہوتا ہے
جہان سے ابتدا مقدمات مین حکم ہوتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین
ایک قسم تو جرائم کے معاملات مین حکم دیتی ہے اور دوسری قسم عام مقدمات

ہیں اور اس تریبونال کے ممبر کا اوس سلطنت کی باشندے ہی منتخب کیے جاتے
اور جو حکم اس تریبونال سے صادر ہوا اوسکو مجلس عالی جو اوس ملک کے
صدر شہر میں ہوتی ہے تحقیق کرتی ہے اور اس مجلس عالی کی بھی ایسی ہی
دو قسمیں ہوتی ہیں ایک جرائم کے مقدمات کے لیے اور دوسری عام مقدمات
کے لیے اور ان سب مجلسوں سے بالا دست مجلس سنا تو ہے اور کونسل گو بھی
جسکا اصلی کام یہ ہے کہ وہ مقدمات کو مجلس سنا تو یا مجلس سلطنت کے
حضور میں پیش کیا کرے اور سب سے بالا دست امپریر ہے اور اوسکے قوانین
میں نئی بات یہ ہے جس سے قتل اور ضرب یا سزاے بدنی کا حکم بہت چند
شاذ و نادر مقدمات کی موقوف ہو گیا ہے اور ان دونوں سزاؤں کی
بدلے سیبریا میں جلا وطن کرنیکی مع اور سزاؤں کے سزا دینا قرار پایا ہے
پس یہ کیفیت سلطنت روس کے حالات اور انتظامات کی ہے پس
اگر آدمی غور کرے تو اوسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ روس کی سلطنت بھی
مجلسوں اور قوانین کے سبب سے مثل یورپ کی اور سلطنتوں کے

مضبوط ہے اور اوسمین اور یورپ کی اور سلطنتون مین دو طرح کا
فرق ہے ایک یہ کہ مجالس سیاست کے ممبرونکو جیسے کہ مجلس سلطنت ہے
اور مجلس سناتو کے ممبرون کو خود امپرر منتخب کرتا ہے اہالی ملک منتخب
نہین کرتے اور دوسری بات یہ ہے کہ جس بات کو باتفاق راے
ان مجلسون کے ممبر تجویز کردین اون مین امپرر کو اختیار حاصل ہے
خواہ وہ اوسکو منظور کرے یا نکرے اور اسی سبب سے روس کا بادشاہ
خود مختار امورات سلطنت مین تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اوسنے اپنی رعایا کو
اس بات کی اجازت نہین دی کہ وہ امور سیاست مین کچھہ دخل
دے سکے جیسے کہ ہمنے مقدمہ مین آزادی کے معنے بیان کرتے وقت
بیان کیا ہے۔
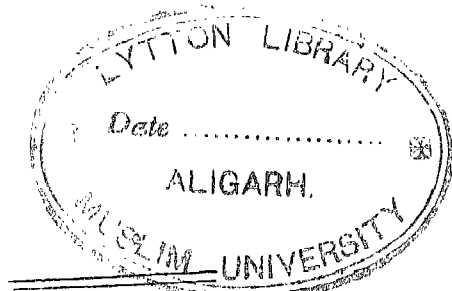
چھٹی فصل

روس کی قوت مالیہ اور عسکریہ کے بیان مین

سلطنت روس کی آمدنی اور خرچ اور اوسکے قرضہ کا بیان

۴۰۴۰۶۸۰۰۴ میزان آمدنی بحساب روبل جو مساوی ہی ۱۶۱۶۲۷۲۰۱۶ فرنکا کے

۴۰۴۰۶۸۰۰۴ میزان خرچ بحساب روبل جو مساوی ہے ۱۶۱۶۲۷۲۰۱۶ فرنکا کے

۱۹۲۲۲۱۶۳۱۹ کل قرضہ جو روس کی سلطنت پر ہی بحساب روبل جو مساوی ہی ۷۶۸۸۸۶۵۲۷۶ فرنکا کے

بری لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۲ع مین

کل لشکر	بارطاجیہ	طوبجیہ	خیالہ یعنی سوار	عسکر ترتیب	اقسام لشکر
۸۰۸۶۷۰	۱۶۲۰۳	۴۸۷۷۳	۴۹۱۸۳	۶۹۴۵۱۱	تحت السلاح
۷۴۵۶۱				۷۴۵۶۱	عسکر وطنی
۵۳۳۶۲				۵۳۳۶۲	عسکر فی الحراست
۱۹۹۳۸۰				۱۹۹۳۸۰	پیادک
۱۱۳۵۹۷۳	۱۶۲۰۳	۴۸۷۷۳	۴۹۱۸۳	۱۰۲۱۸۱۴	میزان

سلطنت روس کی قوت بحریہ سنہ ۱۸۶۴ع

بحریہ اور اقسام مراکب	[illegible]	[illegible]	فالورات یعنی اسٹیمر جنمیں ۳۷۰۰۶ گھوڑوں کی قوت ہے		[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]		
امیر اور جنرل					۹۵	۹۵
فسیالات کبار و صغار					۲۳۴۵	۲۳۴۵
سیاست کو متعلق وظیفہ دار					۹۶۶	۹۶۶
بحریہ اور لشکر جو دریا کے لیے طیار ہے					۵۵۲۱۶	
بندرگاہون کے محافظ					۱۹۶	
اجفان	۱۸	۹	۹			
فراقط	۲۵	۵	۲۰			
قرابط	۴۵	۳	۴۲			
کلیپر	۱۲		۱۲			
بطریہ عوامہ	۱			۱		
ابرکتہ	۳	۳				
سکائن	۳۸	۱۳	۲۵			
شالوب				۱		
شالوب کنونیر	۶۹		۶۹			
یاکت	۱۴	۱۱	۳			
طانریہ	۲	۲				
مراکب باربرداری کے	۲۲	۱۳	۹			
مراکب صغار	۶۰		۶۰			
دوک عوامہ	۳	۳				
واسطے حفاظت بندرگاہون کے تختہ	۳۰۰	۳۰۰				
میزان	۹۱۳	۳۶۳	۲۴۸	۲	۵۸۶۹۱	۳۴۰۶

چھٹا باب

سلطنت پروشیہ کے بیان مین

اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت پروشیہ کی تاریخ مین

سلطنت پروشیہ کا نشو ونما اصل مین ریاست براندبورغ سے ہے
اور جو لوگ کہ اول اوسمین آباد ہوئے تاسیت رومی کے زمانہ مین جو
ایک مشہور مورخ ہے اور جو سنہ ۷۴ع مین پیدا ہوا تھا قوم لومبارد کہ
ایک گروہ بورغوندا اور ایک گروہ سمنونکا تھا جو اپنے آپ کو قوم سواف
مین سے زیادہ معزز اور شجاع سمجھتا تھا اور سواف جرنیون کی قوم
مین سے ایک بڑی قوم سمجھے جاتے ہین اوسکے بعد اس سلطنت کی

زمام اختیار قوم غوتون کے ہاتھ آئی جو فانڈال کی قسم مین سے تھی اونکو
بعد سنہ عیسوی کی پانچوین قرن کے قریب ان قومون کو قوم فاناونی
نکال دیا اور ان ملکون مین اونکی جگہہ قائم ہوئی اور یہ گروہ جو یہان
سے نکالے گئے تھے اونھون نے اور رومیون کے چند مقامات مین
جاکر لوٹ مار کرنی شروع کی اور وہین رہگئے اور یہ قوم فاناوی کچھ بہت مدت
یہان نرہنے پائی تھی کہ آخرکار اوسکے چند گروہ چھوٹے چھوٹے ہوگئے
اوسکے بعد آٹھوین قرن مین یہ سلطنت شارلمان کے تحت و تصرف ہوگئی
جسنے اوسکو ایک ملک اپنے تحت حکومت بنا لیا تھا اوسکے بعد سنہ ۹۲۶ع
مین کونٹ سیجفریڈ صاحب ساکس جسکا لقب مارغراف براندبورغ تھا
اسپر قابض ہوا اور پھر یہ پروشیہ بطریق وراثت البرٹ کو پہونچی جسکا
لقب الدب تھا جو انہالت کے گھرانے کا تھا اوسکی وقت مین اس سلطنت
کی حالت اصلاح پذیر ہوگئی اور اوسمین ترقی بھی ہوتی گئی اور اوسکے
باشندون کے اخلاق و عادات وغیرہ مین بھی نہایت درجہ کی تہذیب

آگئی اور پہلے اون لوگون کا مذہب وثنیہ (یعنے بت پرست) تھا اس
زمانہ مین وہ عیسائی ہوگئے اور اسی زمانہ مین وہ تین حصون پر منقسم بھی
ہوگئے ایک تو مارش قدیمہ جو دریاے الب کی غربی کنارہ پر واقع ہے
اور دوسری مارش متوسط جو درمیان دریاے الب اور دریاے اودر
کے واقع ہے اور تیسرا مارش جدیدہ جو شرقی اودر مین واقع ہے۔
اوسکے بعد پندرہوین قرن کی ابتدا مین یہ سلطنت بطریق وراثت خاندان
لوکسامبورغ یعنے لیکسمبرگ کو پہونچی اور جب کہ شاہ بوہیمیا سیجز موند
امپرر ہوا تو اوسنے فرڈریک سادس کو جو خاندان ہوہنزولرن مین سے
ستقام نورمبرغ مین بورغراف تھا اوسکا والی بنایا اوسکے بعد ہوہنزولرن
کے کونٹون مین سے ایک کونٹ جسکا نام کونراد تھا اور وہ خاندان
براندبورغ کا جد اعلی تھا نورمبورغ مین ۱۱۶۳ء سے بورغرافیہ تھا اوسکی
بعد یہ سلطنت اوسی کی اولاد مین سنہ ۱۸۰۱ء تک رہتی چلی آئی اور پھر اوسکی
اولاد نے سنہ ۱۲۴۸ء سے لیکر سنہ ۱۳۳۱ء تک اور بھی چند شہر اپنے قبضہ مین

کر لیے جنمین سے ایک تو انسباخ ہے اور دوسرا کولمباخ ہے اور فرنکونیا
مین سواے ایک قلیل حصہ کے اور سب انھین کے قبض و تصرف مین
آگیا اوسکے بعد فریڈرک خاص کے دونون بیٹون پر یہ سلطنت منقسم ہو گئی
جنمین سے بڑے بیٹے کا نام تو جان ثالث تھا اور دوسرے کا نام فریڈرک
سادس تھا اور پندرہوین قرن کی ابتدا مین اسپر مارغرافیہ فریڈرک
سادس نے براندبورغ کو تین لاکھ فلورین کے عوض مین خرید لیا
اور اپنا لقب بھی الکٹور مقرر کیا جس لقب سے کہ اس ملک کا حاکم مشہور
ہوتا تھا اور اوسنے اپنا نام فریڈرک اول براندبورغ رکھا چنانچہ اسی
بادشاہ کی اولاد آج تک اس سلطنت مین حکمران ہے اور اب وہ ملوک
پروشیہ کہلاتے ہین اور اوس زمانہ مین حکومت براندبورغ صرف مارش
قدیمہ اور مارش متوسطہ پر حادی تھی اوسکے بعد سنہ ۱۴۵۵ع مین فریڈرک ثانی
نے جسکا لقب سن الحدید تھا مارش جدیدہ کو بھی کفالیرات توتونیک
کے قبضہ سے جسکا ذکر اوپر ہوا نکالکر اوسی مین شامل کر دیا اور اوسوقت

سے برابر یہ سلطنت سترہوین قرن کے شروع تک اوسی کی اولاد مین
چلی آئی اسکے بعد موافق اوس شرط کے جو سنہ ۱۶۱۴ع مین بمقام سانتن
فرانس اور انگلستان اور المانیا کی سلطنتون کی وسیلے سے منعقد ہوئی تھی اور
بموجب شرط دوسلدورف کی جو سنہ ۱۶۲۴ع مین منعقد ہوئی تھی یکتور جان سیجسمونڈ
نے اپنے ممالک مقبوضہ مین دوکاتو کلیف اور کونٹی مارک اور رافنسبرغ
کو بھی ملا لیا اوسکے بعد جان مذکور اس سبب سے کہ اوسنے البرت ثانی
کی بیٹی سے شادی کی تھی جو اخیر ڈیوک پروشیہ کا تھا سنہ ۱۶۱۸ع مین
دوکاتو کا بھی وارث ہوگیا جو پولونیا کی سلطنت سے متعلق تھا اس پروشیہ
کے باشندے قدیم زمانہ مین تو قوم غوتون اور قوم فاندال وغیرہ سے مشہور تھے
اور مملکت غوتیہ کے گنے جاتے تھے اور جب وہ نکل گئے تو اوسپر قوم سلاونین
نے جسمین ایک گروہ لیتوانی اور پروش کا بھی شامل تھا جو دریا کے
فیستون کے کنارون پر رہتے تھے اور اس مملکت پروشیہ کو اپنے نام
سے نامزد کیا حملہ کیا اور یہ پروشی لوگ پہلے اخیر بارہوین قرن

سنہ عیسوی تک بت پرست اور وحشی تھے مگر تیرہوین قرن کے آغاز مین
ڈیوک مازوفیا نے جسکا نام کونزاد تھا یہ قصد کیا کہ انکو عیسائی مذہب مین
داخل کرے مگر انھون نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکے تمام ملک کو سنہ ۱۲۰۶ع
مین خراب کر دیا پس اوسنے عاجز ہوکر سنہ ۱۲۱۵ع مین جماعت کفالییرات
سے جنکا لقب لاطینی زبان مین بانسیفری یعنی شمشیر بردار تھا فریاد کی اور
اعانت چاہی اوسکے بعد سنہ ۱۲۲۶ع مین گروہ کفالییرات تونونیک سے مدد
چاہی چنانچہ یہ اخیر گروہ سنہ ۱۲۳۷ع مین اور اوسکے بعد کے سنہ مین بہ سرداری
ہرمان سالزاوالی کے فتحیاب ہوا اور گویا یہی زمانہ بابدان شہرہ کے
آغاز فتح کا ہوا جو سنہ ۱۲۸۳ع مین ختم ہوئی اور وہ اخیر جماعت پروشیہ مین
قیام پذیر ہوئے اور سنہ ۱۳۰۹ع مین اونھون نے اپنے سردار کو ماریانبورغ
مین اپنے پر حکومت کرنیکے لیے سردار کیا اس سے پہلے اس قوم کا مسکن
شام کا ملک تھا جس زمانہ مین وہ بیت المقدس کے لینے کے لیے
مسلمانون سے لڑتے رہتے تھے مگر آخر کار سنہ ۱۲۹۱ع مین شام کے ملک کو

چھوڑ کر نکل گئے اور پروشیہ کے ملک مین سکونت پذیر ہوئے اس قوم سے
سبب سے طرح طرح کے فائدے ملک پروشیہ کو پہونچے اور المان کے لوگ
اونکے پاس آئے اور اونھون نے بڑے بڑے شہر آباد کر لیے یہانتک
کہ مجالس دیانات کی طبقات ثلثہ مین بھی اسی قوم کے لوگ داخل ہوگئے
البتہ ریاست کی اختیارات قوم تو تونیک کی ہاتھ مین رہے جو رفتہ رفتہ
نہایت مالدار اور صاحب قوت قوم ہوگئی تھی اوسکے بعد اس قوم
کا تنزل شروع ہوا اور اسکے انتظامات مین خلل آتا گیا یہانتک کہ جو
باتین فضول خرچی اور اسراف کی تھین وہ سب انمین جاری ہوگئین
اسکا نتیجہ انکے حق مین یہ ہوا کہ وہ عزت کی بعد ذلت کی طرف رجوع ہوئی
اور سستی اور کاہلی مین پڑگئی یہانتک کہ اونکی جڑ ہلگئی اور اونکا شباب
جاتا رہا اور اونکی سختی رعایا پر بڑھگئی اور اونکی ظلم و زیادتی برداشت کی
قابل نہ رہی یہانتک کہ وہان کے رہنے والون نے پولونیا والون سے
مدد چاہی اور اونسے لڑائیان ہوتی رہین یہانتک کہ اونکی شان اور

اور شوکت بالکل جاتی رہی اور جب پہلی لڑائی نے اونکی شوکت کو برباد کیا
وہ اونسے اور پولونیون سے وہ لڑائی تھی جو ١۴١٠ع مین مقام تانبرغ
مین ہوئی تھی اور اسکے بعد پھر اون لڑائیون نے تباہ کیا جو ١۴٣۴ع مین
اون چند متعصب فرقون کی زیادتی سے ہوئی تھین جنہین دانتسیک ال
بینغ اور طورن وغیرہ مع چند ارباب حکومت کے شامل تھے چنانچہ
انجام کار ١۴۵۴ع مین پولونیا کے بادشاہ کازمیر چہارم کی حمایت مین
داخل ہوگئے اور جو صلح نامہ ١۴٦٦ع مین مقام طورن مین ہوا تھا اوسکی
سبب سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوگیا اور اس بات پر فیصلہ ہوگیا کہ پروشیہ
کے دو حصے ہوجاوین غربی اور شرقی غربی حصہ اوسکا تو پولونیا مین
شامل کردیا جاوے اور وہ پروشی کی پولونیا کے نام سے مشہور رہے
اور دوسرا شرقی حصہ اوسکے پہلے قابضون کے پاس رہے اور اوسکا
نام پروشیہ تیوتونیک تحت رعایت پولونیا رکھا جاوے پھر ١۵١١ع مین
گروہ تیوتونیک پر مارغراف البرٹ مسلط ہوگیا جو خاندان براندبورغ کا تھا

اسی خاندان کی دوسری شاخ مین سے اونہون نے مذہب لوتہر کو قبول کرلیا
اور سنہ ۱۵۲۵ع مین اوقاف توتون کو لے لیا اور اپنی سلطنت کی خزانہ مین
داخل کرلیا اور سلطنت مذکور کو اپنی اولاد مین وراثت کے طور پر قائم کردیا
مگر پولینیا کے تحت رعایت ہونے کی شرط کو باقی رکھا چنانچہ اسوقت
سے اس سلطنت کا نام پروشیا ڈوکال ہوگیا اوسکے بعد سنہ ۱۶۱۸ع مین
تاج سلطنت منتقل ہوکر فریڈریک البرٹ ثانی کے داماد کے پاس گیا
جس کا نام جان سجسمونڈ الیکتور براندبورغ تھا جسکا ذکر اوپر ہوا مگر امرا
براندبورغ کا اچھی طرح پر اس سلطنت مین تسلط نہو سکا جو بطریق وراثت
اونکو پہونچی تھی اسلیے کہ برابر تیس برس تک انکو لڑائیون سے فرصت
نہین ملی تھی اوسکے بعد فریڈریک غلیوم نے جسکا لقب الیکتور الکبیر تھا
سنہ ۱۶۴۸ع مین حکومت پومرانیا سیٹاریور کو ستفالیہ کے معاہدہ مین سوید
کو دیدیا اس مملکت کو اوسکی خراب حالت سے نجات دی اور مشرقی
پومرانیا کو مع اوسکی اور ریاستون کے جنمین سے بعض اسقفیہ کے

اور بعضی روسا اسافقہ کے حکم مین تھین فسخ کرلیا اوسکے بعد ۱۶۵۶ء
مین والماؤ کے عہدنامہ سے اوسکی حکومت پولونیا کی حمایت سے آزاد
ہوگئی اور چونکہ اوسنے پولونیا اور ڈنمارک کو سویدن کے تسلط سے بموجب
اون شرطون کے جو ۱۶۶۰ء مین اولیفا کے مقام مین ہوئی تھین
چھوڑایا تھا اس سبب سے جنوب مین اس امیر کی بڑی شہرت اور بڑی
عظمت ہوگئی پھر ۱۶۷۴ء مین یہ امیر اوس عہدنامہ اور صلح مین داخل ہوگیا
جو فرانس کے دشمنون نے آپس مین فرانس کی مخالفت پر کیا تھا اور
اس امیر کو اوسنے لڑنے مین نہایت توجہ تھی اور ۱۶۸۶ء مین بیس ہزار
پروٹسٹنٹ جو فرانس سے جلاوطن ہوئے تھے جب وہان کا بادشاہ نانٹ
کا معاہدہ کرکے آیا تھا اس ملک مین آئے اور پناہ لی اور یہ وہ لوگ
تھے جنھون نے براندبورغ کو زراعت سے آباد کیا تھا اور طرق تمدن کو
ترقی دی تھی اوسکے بعد ۱۶۸۸ء مین فردریک ثالث نے جو اوسکا وارث
ہوا انگلستان کی مخالفت مین امیر لیوپولڈ کی اعانت کی اور ۱۶۹۸ء مین

اور غوبورغ کے معاہدہ مین جو لوزیہ رابع کی مخالفت پر ہوا تھا پھر ۱۶۸۶ء

مین اوس عہدنامہ مین داخل ہوا جو لوزیہ مذکور کے برخلاف اسپین کی

وراثت کی لڑائیون مین ہوا تھا مگر اوسکا اس عہدنامہ مین داخل ہونا

غالباً المانیا کے امپرر کے لیے تھا کہ اسنے اوس سے یہ بات چاہی تھی

کہ اوسکو بادشاہ کا لقب دے چنانچہ حکومت آخرکار ایک مستقل سلطنت

ہوگئی اور ۱۷۰۱ء کے آغاز مین اوسنے شہر کانغسبرغ مین تاج شاہی سر پر

رکھا اور فرڈریک اول اپنا لقب مقرر کیا اور یورپ نے اوس صلحنامہ مین

جو ۱۷۱۳ء مین لکھا گیا اس مملکت جدید کو تسلیم کر لیا پس اوسنے بعد قائم

ہونے سلطنت کے اپنی مملکت مین ریاست مورس کو بھی ۱۷۰۲ء مین

شامل کر لیا اور ۱۷۰۷ء مین ممالک تکلنبورغ اور فالنغن اور امارت

نوشتیل کو لے لیا اور ۱۷۱۳ء مین کچھ حصہ غلدرکا ملا لیا پھر صلحنامہ

سٹوکھولم مین جو شمال کبیر کی لڑائیون کے بعد ۱۷۲۰ء مین ہوا تھا

اوسکے بیٹے فرڈریک غلیوم اول نے حکومت ہائے فولن اور اودم

اور سٹیٹین اور نصف حکومت جنوبی پومرانیا کو بھی اپنے قبضہ مین کرلیا
اور ایک لشکر جرار بھی تیار کرلیا اور خزانہ کو جیسا کہ چاہیے معمور کرلیا
چنانچہ سنہ ۱۷۴۰ع مین اوسنے اپنی سلطنت کو اپنے بیٹے فردریک کبیر کے
لیے نہایت عمدہ حالت مین چھوڑا تھا جسنے اپنے بڑون کو بھلا دیا
اور چالیس برس تک سلطنت کی جسمین تمام یورپ کے لوگ اوسکی بات
مانتے تھے اور سنہ ۱۷۴۰ع اور اوسکے بعد کے سنون مین اوسنے خاندان اسٹریا
سے تمام سیلازیا کو بھی سواے تھوڑے سے ٹکڑے کے اور کونٹی غلاتس
کو بھی لیلیا اور صلح اکس لاشاپل کے بعد جو سنہ ۱۷۴۸ع مین واقع ہوئی تھی
اور صلح ہوبرٹسبورغ کے بعد جو سنہ ۱۷۶۳ع کے بعد ہوئی تھی یہ سب ملک
اوسکے پاس رہگیا اور اوسنے اوس تعصب قومی کی بھی نہایت اچھی طرح
مقاومت کی جو فرانس اور اسٹریا اور روس اور ساکس اور سویڈ کی
جانب سے اون لڑائیون مین ظاہر ہوا تھا جو سات برس کی لڑائیان
مشہور ہین جنکا اوپر ذکر ہوا اور وہ لڑائیان سنہ ۱۷۵۶ع سے سنہ ۱۷۶۳ع تک

ہوئی تھین غرضکہ اس بادشاہ نے اس سلطنت کو جنگی قوت مین یورپ
کی سلطنتون مین سب سے زیادہ بڑھا دیا اور ۱۷۷۲ء مین جب پولینڈ کی
تقسیم ہوئی تو اوسنے اپنے حصہ مین پروشیا بولونیز کو علاوہ ڈانٹسک
اور طورن کے لیلیا اور اسکے حالات مین لوگون نے ایسا بیان کیا ہے
کہ جب مذکورۂ بالا لڑائیون کا قصہ تمام ہوا تو اوسنے اپنی سلطنت کو
اون قوانین کا مطیع کر دیا جو رعایا اور حاکم کے درمیان ہونے ضرور ہین
اور ایک محل نہایت عالیشان بنوانا شروع کیا اور اوسکے گرد ایک باغ
ایسا عمدہ طیار کرانا چاہا جو اوس محل کی شان وشوکت کو مناسب تھا
اور غرض اوسکی طیاری سے یہ تھی کہ اوسکی قوت اور سلطنت کا رعب
ظاہر ہو پس اتفاق سے اوسکے محل کے ایک گوشہ کیجانب کسی غریب
آدمی کی چکی کا ایک مکان آگیا جو ہوا سے چلتی تھی پس جو شخص عمارت
پر مامور تھا اسنے اوس شخص سے کہا کہ تم اپنے اس مکان کو ہمارے
ہاتھ بیع کر دو تاکہ ہم اپنا گوشہ سیدھا کر لین اوس شخص نے کہا کہ مین

نہین بیچتا پھر اوسنے دوگنی قیمت کردی مگر اوسنے پھر بھی نمانا آخرکار
اوسنے بادشاہ کو اطلاع دی کہ فلان مکان کے سبب سے محل کا ایک
گوشہ ناقص رہتا ہے اور مالک اوسکو دینا نہین چاہتا بادشاہ نے
اوس شخص کو اپنے حضور مین بلاکر کہا کہ تمکو دوچند قیمت ہم دیتے ہین
پھر تم کیون اپنا مکان ہمکو نہین دیتے اوسنے عرض کیا کہ مین اوسکو کبھی نہین
بیچنے کا وہ میرے نزدیک تو بمنزلہ پوسٹدام کے ہے یعنے اوس محل
بادشاہی کے مانند ہے جو شہر پوسٹدام مین بنا ہوا ہے بادشاہ نے کہا
تجھکو یہ خبر نہین ہے کہ مین تجھ سے یہ مکان زبردستی چھین سکتا ہون
اوسنے بے پروائی کے ساتھ جواب دیا کہ ہان آپ زبردستی لے سکتے تھے
اگر ہمارے جج یعنے قاضی برلین مین نہوتے (برلین بادشاہ کا تخت گاہ
تھا جہان حکومت ہوتی تھی) بادشاہ یہ جواب سنکر ہنسا اور اپنے مصاحبون
سے متوجہ ہوکر کہا کہ مجھکو اپنی جان کی قسم یہ شخص سچ کہتا ہے اور مجھکو اسکے سوا
کوئی چارہ بجز اسکے نہین ہے کہ مین اپنے قصر کے گوشہ کو ٹیڑہا رہنے دون

چنانچہ وہ چکی کا گھر بدستور رہا اور اوسکا محل ویسے ہی بنگیا چنانچہ
آج تک وہ گھر چکی کا موجود ہے اور بادشاہ نے اوس محل کا نام چکی والا
محل رکھدیا پس اب مصنف کہتا ہے کہ شاید اوس شخص نے جسکی چکی تھی
یہ جانا ہوگا کہ بادشاہ میری چکی کا مکان لینے کی قدرت نہین رکھتا
اور اوسکے ذہن مین یہ خیال آیا ہوگا کہ چکی کا فائدہ عام ہے اور بادشاہ
کا محل اور باغ ملک کی خاص مصلحت کو لیے ہے اور اسی سبب سے وہ بادشاہ
کی دہمکی سے کچہ خائف نہین ہوا کیونکہ وہ یہ بات دیکھتا تھا کہ آیا ہمارا بادشاہ
جو دعوی عدل کا زبان سے کرتا ہے آیا حقیقت مین بھی وہ ایسا ہی ہے یا
اپنی خواہش نفس کے لیے وہ عدل سے درگذرتا ہے پس جبکہ اوسنے دیکھا
کہ بادشاہ قانون کی عزت اور اوسکے حکمون کی اطاعت کرتا ہے تو
اوسنے وہ اپنا چکی کا گھر بادشاہ کو اور اوسکے وارثون کو نذر کردیا مگر
وہ ابتک باقی ہے اور بادشاہ کے عدل و انصاف پر گواہی دیتا ہے اور
لوگ دور دور سے اوسکے دیکھنے کو آتے ہین چنانچہ مصنف نے بھی اوسکو

اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اسکے بعد جب ۱۷۹۳ع مین دوبارہ پولونیا کی
تقسیم ہوئی تو دانتسیک اور طورن اور تمام پولونیا کبیر بھی فرڈریک غلیوم
ثانی کے قبضہ مین آگئی اور اس سبب سے کہ یہ بادشاہ اوس حلف مین جو
کہ فرانس کے برخلاف ہوا تھا شامل تھا بال کے صلح نامہ کیوقت جو ۱۷۹۵ع مین
ہوا تو مجبوری اس بادشاہ کو وہ ملک جو شمال کی جانب دریاے رین کے
کنارہ پہ تھا دیدینا پڑا لیکن جبکہ ۱۷۹۵ع مین تیسرے مرتبہ تقسیم ہوئی تو
پھر جو کچھ اوسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا وہ اور ملک بیالیسٹوک اور پلوک
اور سوا اونکے اپنی مملکت مین ملا لیے اور اس واقعہ سے پانچ برس پہلے
اوسنے امارت انسپاخ اور بایروت کو بھی مول لیلیا تھا مگر جب فرڈریک
غلیوم ثالث اور نپولین مین مقام ینہ پر محاربہ ہوا تو ۱۸۰۶ع مین
جو کچھ پروشیہ کے پاس وسترفالیا اور فرنکونیا مین تھا وہ سب ضائع
ہوگیا اور پھر پولونیا کبیر اوسوقت مین فرسوفیا والی دوکا تو کبیر کا ہوگیا
اور پروشیہ کی حد صرف دریاے اودر تک رہگئی اور اوسکا اعتبار

جیسا کہ بڑہا تھا ویسا ہی ساقط ہو گیا مگر جب نپولین گرا تو پھر وہ دفعتہ
سنبھل گئی اور ۱۸۱۵ء مین مجمع وینا نے تخمیناً چوتھائی حصہ پولینا کے
کا پھر اوسکے قبضہ مین کرا دیا اور جسقدر ممالک اوسکے قبضہ مین تھی
سوائے انسباخ اور بایروت کو سب اوسکے پاس پھر آگئے اور مملکت
پومرانیا سویڈیہ اور تخمیناً نصف مملکت ساکس اور چند زمینین جو دریای
رہین کے شرقی اور غربی کنارہ پر ہین ملک پروشیہ مین قرار پائین اور
رہین کی دوکاتوی کبیر سے مشہور ہوئین اور ۱۸۱۵ء مین اوسمین قلعہ
سعار لوئی بھی شامل ہو گیا جو قدیم فرانس کی حدود مین واقع تھا پھر
۱۸۵۰ء مین ریاست ہولنزولرن پر اوسکا تسلط ہو گیا اور ڈنمارک کے
محاربہ کے بعد دوکاتو لونبورغ بھی اوسمین شامل ہو گیا جبکہ ۱۸۶۵ء مین شہر
غاشٹین مین اسٹریا کے ساتھ اتفاق ہوا تھا اوسکے بعد ۱۸۶۶ء عیسوی مین
اسٹریا پر فتح پانے سے ملک کو نفدر اسیون جو ایک حصہ جرمن قدیم
کا تھا اوسمین مملکت ہانوفر اور ہاس لکتورال اور دوکاتو ناسو

اور شہر فرنکفورٹ شامل تھے اور اوس حصہ کی سلطنت مین ازادھی ریشیہ ویلکھیا

دوسری فصل

پروشیہ کے بادشاہون اور اونکی مدت سلطنت کے بیان مین
اوس ترتیب سے جیسے کہ اونکی ابتدا ایکتور براندبورغ سے ہوئی

مارغافات یکتورات براندبورغ کا گروہ

سنہ	
۱۴۱۵	فرڈریک پہلا
۱۴۴۰	فرڈریک دوسرا جسکا لقب سن الحدید تھا
۱۴۷۱	البرٹ جسکا لقب اشیل واولیس یعنی شجاع و عاقل تھا
۱۴۸۶	جان جسکا لقب شیشرون یعنے فصیح تھا
۱۴۹۹	یواکیم پہلا جسکا لقب نسطور یعنے طویل العمر تھا
۱۵۳۴	یواکیم دوسرا جسکا لقب ہکتور یعنے محارب تھا
۱۵۷۱	جان جارج
۱۵۹۸	یواکیم فرڈریک
۱۶۰۸	جان سیجزمونڈ
۱۶۱۹	جارج غلیوم
۱۶۴۰	فرڈریک غلیوم جسکا لقب یکتور کبیر تھا
۱۶۸۸	فرڈریک تیسرا جو ۱۸ نومبر ۱۷۰۱ء کو بلقب بادشاہ پروشیہ ملقب ہوا اور فرڈریک اول اپنا نام رکھا اور اوسی سے پروشیہ کے بادشاہون کا زمانہ شروع ہوا
۱۷۱۳	فرڈریک غلیوم پہلا بیٹا فرڈریک اول مذکورہ بالا کا
۱۷۴۰	فرڈریک ثانی کبیر اور وہ تیسری اولاد ہے فرڈریک غلیوم کی پہلا نہین ہے اور بہ ذی علم آدمی تھا اور فرانسیسی زبان مین شعر کہتا تھا
۱۷۸۶	فرڈریک غلیوم دوسرا ابن اخی کبیر
۱۷۹۷	فرڈریک غلیوم تیسرا
۱۸۴۰	فرڈریک غلیوم چوتھا
۱۸۶۱	غلیوم پہلا اوسکے بھائی سے اوسکے پاس سلطنت آئی ہے۔

تیسری فصل

سلطنت پروشیہ کی کیفیت اور حالات

سلطنت پروشیہ تین درجون اور پینتیس دقیقون اور بیس درجون اور اکتیس دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور انچاس درجہ اور آٹھ دقیقہ اور پچپن درجہ اور باون دقیقہ عرض شمالی مین واقع ہے اور طول اوسکا حدود روس سے لیکر حدود فرانس تک جو دریاے نیامن سے شروع ہوتا ہے اور دریاے موزیل تک ختم ہوتا ہے بارہ سو کیلومیتر سے زیادہ ہے اور عرض اوسکا سب سے زیادہ طویل سمت مین پانسو کیلومیتر اور متوسط سمت مین اوسکا عرض ڈیڑھ سو کیلومیتر ہے چنانچہ کسر سطح اسکی دو لاکھ بائیس ہزار چھہ سو ساٹھ کیلومیتر ہے اور پہلے یہ سلطنت دو حصون مین منقسم تھی اور ان دو حصون کی چھوٹی چھوٹی چھہ مملکتون پر تقسیم تھی جن سے کہ چھوٹے کا عرض سب سے زیادہ چھوٹی جہت مین تیس چھپن کیلومیتر ہوتا تھا اور زیادہ مین نو سے کیلومیتر تھا اور اوسکی حدود مملکت کا امتداد

اٹھارہ ہزار کیلو میتر ہے جسمین سے پانسو ستر کیلو میتر بحر بالتیک کی کنارہ پر ہی
اور ۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع تک اوسکے باشندون کی تعداد اونیس ملین اور تین لاکھ
چار ہزار آٹھ سو تینتالیس تھی اور جو ممالک اس آخر زمانہ مین پروشیہ کی حدود
مین شامل ہو گئے اونکے سبب سے اب اوسکے انتظام کی کیفیت اچھی ہو گئی
اور ملک نہایت وسیع ہو گیا ہے چنانچہ جسقدر زیادتی اوسمین ہوئی ہے
اوسکی مقدار تخمیناً ترپن ہزار کیلو میتر مربع ہے اور جسقدر ملک زیادہ ہو گیا
بقدر اوسکے باشندون کی تعداد بھی قریب تین ملین کے زیادہ ہو گئی ہے
اور یہ تعداد باشندون کے علاوہ اہالیان مملکت شلزویغ اور ہولستین
کے ہے جن دونون مملکتون کا سطح رقبہ بقدر سترہ ہزار پانسو پینتالیس
کیلو میتر مربع کے ہے اور جنکے باشندون کی تعداد قریب نو لاکھ اٹھاون ہزار
پانسو اوناسی کے ہے اور گو اسوقت تک یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ ٹھیک
ٹھیک تعلق ان دونون مملکتون کا کسکے ساتھ ہے مگر بحسب ظاہر پروشیہ
کے ساتھ ہی معلوم ہوتا ہے پس اسکو ملا کر پروشیہ کا مربع رقبہ تین لاکھ

تر لسیٹھ ہزار کیلو میتر مربع ہوتا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد مع ان
دونون مملکتون کے بیس بلین اور چھہ لاکھ کے قریب معلوم ہوتی ہے اور
اور مملکت مذکورہ کی حدود کی تفصیل یہ ہے کہ جانب شمال بحر بلتیک اور
مملکت ڈنمارک اور بحر شمالی اور ہالنڈ ہے اور شرق مین بولونیا اور روس ہے
اور جنوب مین سلطنت نمسہ ورووکا تو ات ساکس اور کسبقدر بویرہ پاس ہے
جو رین پر واقع ہے اور ہیس اور مشادا اور فرانس ہے اور غرب مین بلجیم
اور دوکا توکبری لوکسمبورغ اور فرانس ہے اور اسمین ساکس اور سیلیزیا اور
دریاے رین کی جانب کثرت سے پہاڑ ہین جیسے کہ پہار سوویت اور کاربات
اور ہارن اور سواے انکے اور سطرف کوسوا اور طرفون مین چوڑے
میدان ہین اور اسکے دریا جانب شرق مین زیادہ واقع ہین منجملہ اونکے
بریغل اور ویزرا اور فیستول اور اودر اور الب سب سے بڑے دریا ہین
اور جو ندیان آنکر ان دریاؤن مین ملی ہین اونکے سبب سے تمام اطراف
مملکت مین نہایت آسانی سے آمد و رفت ممکن ہے اور زمین کی پیداوار

اور مصنوعی چیزون کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا اُنکے سبب سے
آسان ہوگیا ہے اور دریاے رین جو مملکت جانب غربی کو بہا چلا گیا ہے
اوس سے راستہاے متوسطہ کے لیے بحر شمالی مین جانے کو رستہ کھل گیا ہو اور
بہت سی دریاؤن مین خلیجین نکالی ہین اور دریاء الب اور اودر اور فیسچول
کو بھی خلیج سے ملا دیا ہے چنانچہ برابر انہین تجارت کی جہاز چلتے ہین اور
مملکت کی جانب شرق مین بھی چھوٹی چھوٹی جھیلین اور ندیان وغیرہ
کثرت سی اور دو بڑی بڑی بحیرہ ہین جو بحر اعظم سے ملگئے ہین انمین سے ایک
بحیرہ کا نام کوریشہاف ہے اور دوسرے کا نام فرشہاف ہے اور اس سلطنت
مین راستے بہت عمدہ عمدہ ہین جیسے کہ ایالت رین مین اور ایالت الب
مین اور دریاے سڑکین بہت ہین جنکے سبب سے آپس مین مملکت کی بہت
شہر ملگئے ہین اور یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون سے بھی وہ ریل کی
سڑکین جا ملی ہین اور اس ملک کی سردی اور گرمی باعتبار اوسکے
مختلف مقامون کے مختلف ہے اور سردی بہ نسبت گرمی کے زیادہ ہے

اور اوسکی جانب شمال بہت رطوب ہوا ور مقام سیلیز یا اور جو حصہ اوسکا غربی
دریاے ویر کی غربی سمت مین واقع ہے وہ بہ نسبت براندبورغ کے
زیادہ آباد اور سرسبز ہے اور گیہون اسمین متعدد اقسام کے پیدا ہوتے ہین
اور چھوٹا ناج بکثرت پیدا ہوتا ہے نفت احمر اور بطاطہ اور چنا اور کتان
اور قنب اور کشتی بنانے کی لکڑی اور حبسلون اور زعفران اور دخان
یہ سب چیزین پیدا ہوتی ہین اور رین کے کنارے انگور بہت ہوتا ہے
اور شہد اور شکر اور حریر اور گھوڑے اور مویشی بھی پیدا ہوتے ہین
اور وہان لوہے اور تانبے اور سیسہ اور جست اور پھٹکری اور شورہ
اور نمک اور کانچ اور پتھر کے کوئلے اور جیر اور سنگ رخام اور چینی کے
برتنون کی مٹی اور حجر بہائی کی اور مثل انکے اور بیش قیمت پتھرون کی
کانین وہان ہین اور بحر بلتیک کی کنارہ پر کہربا بھی نکلتی ہے اور
اکس لاشاپال مین اور فارنبرون اور ہیرشبرغ مین اور اونکے سوا
اور مقامات مین بھی کانون پربہنے والے چشمے ہین اور وہان کی صناعی

اور دستکاری تو سب سی قدیم ہے اور انگلستان اور فرانس کے برابر ہے
چنانچہ وہان کتان اور روئی اور حریر کے کپڑے اور چھپی ہوئی چھینٹین اور
زین اور زیور اور طرح طرح کے عمدہ عمدہ ہتھیار اور لوہے کے اوزار
اور تانبا اور برانیت اور کاغذ اور گھڑیان اور زرابی اور دباغت کی
کاریگری اور بھور اروغن جو روغن پروش کے نام سے مشہور ہے اس
ملک کی پیداوار ہے اور شرابون مین بیرا اور سب قسم کے مقطرات وہان
ہوتے ہین اور بلور اور فرفوری اور قطر بھی بنایا جاتا ہے اور اس ملک
مین تجارت بہت رائج ہے خصوصاً وہ بزرگ غرب مین جہان آمد و رفت
کی دریاے رین کے سبب سی اور اون رستون سے جو مملکت بلجیم
اور المانیا اور ہالنڈ اور سویسرہ مین ہین بہت آسانی ہوگئی ہے اور
اوس کمارک کی شرکت کے سبب سی بھی جسکا نام شرکت یعنی کمپنی و لفرین
ہے اور جو اکثر شمالی المانیا کے ملکون پر حاوی ہے اس ملک مین تجارت
کا رواج بہت ہوگیا ہے اور اوسکی قوت تجارت اس سبب سی کہ کمپنی

مذکورہ مین شرکت ہوگئی ہے غیر معلوم ہے البتہ جسقدر جہاز تجارت کے سنہ ۱۸۶۲ء تک اس سلطنت مین آئے گئے اونکی تعداد چوبیس ہزار ایکسو تھی اور جسقدر اسباب اونمین بھرا ہوا تھا اوسکے وزن کی تعداد تیس لاکھ ترانوی ہزار ایکسو چون ٹن تھی اور جو جہاز وہان آئے اونکی تعداد گیارہ ہزار نوسو تیسٹھ تھی اور جو گئے وہ بارہ ہزار ایکسو اٹھیس جہاز تھے اور یہ سلطنت یورپ کی سلطنتون مین ایسی ہے جسکے عام فائدہ کے امور نہایت وسیع ہین اور ہمیشہ وسیع ہوتے جاتے ہین یہانتک کہ اوس ملک کے قانون کے سبب سے اب وہان لوگ اس بات مین مجبور ہین کہ چھہ برس کے بعد وہ اپنی اولاد کو مدارس سرکاری مین بھیجین اور سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین مکتبون مین تیس لاکھ پڑھنے والے تھے اور اون مدارس مین بعض مدارس خاص تعلیم فلاحت اور صناعت اور اور قسم کے فنون کیلیے مقرر ہین اور علاوہ اسکے پروشیہ کی سلطنت مین ہر قسم کے کمالات اور ہر طرح کے سامان ترقی کے ایسے موجود ہین جنکے سبب میدان تمدن و

تہذیب مین وہ قدم بڑہاتی چلی جاتی ہے۔

چوتھی فصل

سلطنت پروش کے قوانین اور طرز حکومت کے بیان مین

اس سلطنت کو بادشاہ فرڈریک غلیوم رابع نے اپنی سلطنت کی رعایا کو کونسٹیٹوسیون یعنے حقوق شرکت انتظام مملکت مین پانچوین دسمبر سنہ ۱۸۴۸ع کو عطا کیا تھا اور رعایا کیجانب سے وکلا کے انتخاب کا قانون بنا دیا تھا اور ۲۶ فروری سنہ ۱۸۴۹ع کو دونون مجلسون کے ممبر اس قانون کے بموجب مقرر ہوئے تھے اونھون نے یکم مئی سنہ ۱۸۴۹ع کو کونسٹیٹوسیون لکھا اور مجلس پارلیمینٹ نے چھ اگست سنہ ۱۸۴۹ع کو جمع ہوئی اوسکی تائید کی پس اوسکے بعد یکم نومبر سنہ ۱۸۵۰ع کو اوس کونسٹیٹوسیون پر تاریخ ثبت ہوئی جسکے اصول یہ ہین کہ تمام پروش کے باشندے حاکم کے سامنے مقدمہ مین برابر سمجھے جاوین کچہ کسی شریف کو کسی قسم کی زیادتی نہو اور

کوئی شخص ملازمت کے لیے خاندانی شرافت کے لحاظ سے منتخب نکیا جاوے
بلکہ شہرت اور اوس کام کے لائق ہونے کی وجہ سے منتخب کیا جاوے
اور ہر شخص کو اپنے ذاتی حقوق مین آزادی باقی ہے اور کوئی ایک بھی
باشندون مین سے سوائے حالات معینہ قانون کے اوس آزادی سے
محروم نہو اور نہ کوئی بات ایسی مشتہر کیجاوے جس سے کسی کی ہتک عزت
ہو یا افشاے راز بجز اون طریقون کے جو قانون مین معین ہین۔ اور
نہ کوئی وطن کی حکومت سے محروم سمجھا جاوے اور نہ کسی پر کسی کا حکم
نافذ ہوسکے سوا عدالت مجاز کے۔ نہ کسی مجرم کو سزا دیجاوے سوائے
اوسکے جو قانون مین معین ہے جایدادین اور ملکیتین محفوظ رہین اور
کسی امر مفید عام کے لیے بے قیمت نہ لیجاوین کسیکو موت کی سزا
نہ دیجاوے نہ کسی کا مال ضبط کیا جاوے بغیر کسی علت کے جسکی سزا مین
قانون نے اوسکی اجازت دی ہو۔ کوئی اپنی رائے کے ظاہر کرنے سے
خواہ بذریعہ تحریر کے ہو یا تقریر کے یا چھاپہ کے یا تصویر کے ممنوع نہ سمجھا جاوے

اور جس تاریخ سے کہ یہ کانسٹیٹوشیون نافذ ہوا اوس تاریخ سے سلطنت
کی مزاحمت اس باب مین جاتی رہی - چھاپہ خانے آزاد سمجھے جاوین سوا کے
قانونی ممانعت کے - عوام کو بغیر اجازت حاصل کرنیکے استحقاق ہو کہ جس غرض کے
لیے چاہین جمع ہون اور مجلسین مقرر کرین صرف اتنی بات ضرور ہے
کہ وہ ہتھیار بند نہون اور مقام معین مین جمع ہون خواہ آپس مین کسی
بات مین شریک ہونیکے لیے یا کسی اور مطلب کے لیے جسکو وہ کرنا چاہتے ہون
مگر اونکا اجتماع کسی امر مخالف قانون کے لیے نہو - کوئی شخص اپنا حال
عرض کرنے یا کسی خاص شخص کی شکایت کرنیسے ممنوع نہ سمجھا جاوے
لیکن جو باتین عام رعایا پر موثر ہون اونکی شکایت کرنے کا استحقاق
صرف اونھین مجلسون کو ہے جو ایسے کامون کے لیے مقرر ہوئی ہون اور
خطوط مین جو کچھ تحریر ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ رکھنا اور اون مین
دست اندازی نکرنا واجب ہے سوا اون صورتون کے جنکی اجازت
قانون مین ہو مثلاً لڑائی کی حالت مین اور جرائم کی تحقیقات مین اور

جو خصوصیتین امیرون اور رئیسون کو اپنی ذات اور اپنی جایداد اور
زمین کی نسبت حاصل تھین اونکو قانون نے ایسا مٹا دیا ہے کہ خیال مین
نہین آسکتا کہ تمام ملک مین کسی جگہ پھر وہ بحال اور قائم ہون۔ بادشاہ
کی عزت اور اوسکا ادب سب پر واجب ہی اور اوسکے فرمان اور احکام
اور معمولی تحریرین اون وزیرون کے دستخطون سے واجب النفاذ ہین
جو ذمہ دار اونکا ہے۔ بادشاہ کو پورا اختیار احکام جاری کرنے کا ہے
وہی وزیرون کو مقرر کر سکتا ہے اور اوسی کے حکم سے وہ برخاست
ہو سکتے ہین۔ قانون کا نافذ کرنا اور جو احکام اوسکے نفاذ کے متعلق ہون
اونکا جاری کرنا اوسی کے اختیار مین ہے۔ فوج پر اوسکو پوری حکومت ہے
لڑائی کرنا صلح کرنا اور صلح کی شرائط تجویز کرنا اوسی کے اختیار مین ہے
لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر صلح کی شرطون مین سے کوئی شرط ایسی ہو
جس سے ملک پر کچھ بوجھ پڑتا ہو تو اتفاق رائے کے لیے مجلس مین پیش
کیجاوین۔ بادشاہ کو مجرم کے جرم بخشنے کا بلا منظوری مجلس کے

اختیار ہے لیکن اگر مجرم وزیر ہو اور اوسپر مجلس کی طرف سے دعوی ہوا ہو
تو وہ اوسکو بلا منظوری مجلس کے معاف نہین کرسکتا اور یہ بھی اوسکو
اختیار ہے کہ جب چاہے پارلیمنٹ جمع کرے اور جب کام ہو جاوے تو
اوسے برخاست کردے مجلس وکلا رعایا کو بھی وہ توڑ سکتا ہے بشرطیکہ
ساٹھ دن کے اندر رعایا کو نئے وکیلون کے منتخب کرنے کی اجازت دیجاوے
اور اوسکے بعد تیس دن کے اندر مجلس کا اجلاس ہو وے - اور وزیر ونکو
دونون مجلسون مین آنے کا استحقاق ہے اور اون مجلسون پر واجب ہے
کہ جو کچھ وزر پیش کرین اوسپر متوجہ ہون لیکن رائے دینے کا اختیار
صرف مجلس کے ممبرون ہی کو ہے - ہر ایک مجلس کو دونون مجلسون مین
سے وزیرون پر دعوی کرنے کا حق ہے اگر وہ کانسٹیٹوسیون کے
خلاف کرنا یا ملک سے مال لینا چاہین یا اونکی خیانت کا شبہ ہو اور ایسے
مقدمات کا انفصال ٹریبونالات اعلی سے جسکا ہر قسم کے ٹریبونالات
اکٹھی ہون علاقہ رکھتا ہے اور پارلیمنٹ یعنے ڈیبون کے اور رعایا کے

وکیلون کی مجلسون کو قانون بنانے مین بادشاہ کے ساتھ شریک ہونے
کا استحقاق ہے۔ جو امور کہ محصول مقرر کرنے سے متعلق ہون وہ سب
اول رعایا کے وکیلون کی مجلس مین پیش ہون اوس مجلس کو اوسمین
زیادتی اور کمی کرنے کا اختیار ہے بعد اوسکے رئیسون کی مجلس مین پیش
کیے جاوین پس وہ مجلس یا اونھین بجنسہ منظور کرے یا بلا کسی قسم کی ترمیم
اور اصلاح کے نامنظور کرے۔ بادشاہ کو اور دونون مجلسون کو اون
باتون اور احکامون کے استنباط کرنے کا جو بطور قانون کے ترتیب
دیے جاوین اختیار ہے پھر اوسپر کافی نظر کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے
تاکہ اوسپر اتفاق ہو کر قانون ہو جاوے بادشاہ ہر سال کے آغاز مین
معمولی کامون کے انجام کے لیے پارلیمنٹ جمع کرتا ہے اور جب کوئی
غیر معمولی ضرورت پیش آجاوے تو پھر جمع کرسکتا ہے اور ہر ایک مجلس
کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مجلس کا رئیس خود تجویز کرین اور مجلس کی کاروائی
کے قاعدے خود ترتیب دین اور جب مباحثہ ہو تو علانیہ ہو اور جبتک

اکثر ممبر موجود نہون کوئی راے پوری نہین سمجھی جاتی اور ہر شخص اپنی
سمجھ اور امانت کے موافق راے دینے کا مختار ہوتا ہے کسی سے یہ دریافت
نہین کیا جاتا کہ تمنے یہ راے کیون دی یا اس راے کی اختیار کرنے کا
کیا سبب ہوا اور جبتک کہ پارلیمنٹ کھلا رہتا ہے اور اجلاس کی مدت
باقی رہتی ہے اوسوقت تک کوئی ممبر کسی عدالت مین طلب نہین ہوسکتا
لیکن عین صدور جرم کے وقت وہ ماخوذ ہو یا بعد اوسکے اوسکا ماخوذ
کرنا ضرور ہو تو ان دونون صورتون مین اوسکے گرفتار کرنے مین مجلس
سے اجازت لیجاتی ہے اور اوسکے بعد اوسکے مقدمہ کی تحقیقات ہوتی
اور امیرون کی مجلس جس قسم کے آدمیون سے مرکب ہوتی ہے اوسکی
تفصیل یہ ہے اول خاندانی امرا ملک جنکو بادشاہ لائق سمجھکے مجلس مین
شریک ہونے کا حکم دیتا ہے دوسرے وہ امرا جو بطریق وراثت مجلس
مین حاضر ہونے کا استحقاق رکھتے ہین اور وہ امیر خاندان ہوہنزولرن
ہکنگن اور ہوہنزولرن سیگمرنگن کے ہین اور جو وہ امیر قدیم خاندان

روساء ملک کی اور اونچاس اون اعیان مین سے جو امرا اور کونٹون کی درمیان مین ہین اور تیسرے ذی عزت اور ذی رتبہ عہدہ دار پروشیہ کے اور پینتالیس شخص اور ایسے ہوتے ہین جنکو بادشاہ منتخب کرتا ہے اور علاوہ انکے جس شخص کے لیے امرا و شرفا کا گروہ یا علوم اور صناعات کی کمیٹیان اور وہ لوگ جو قدیم سے صاحب جایداد ہین اور چونتیس شہرون کے وکلاء بادشاہ سے عرض کرین اوسکو بھی بادشاہ ممبر ہونے کا حق عطا کرتا ہے اسی سبب سے اس مجلس کے ممبرون کی تعداد معین نہین ہے اور نہ ان لوگون کو کچھ وظیفہ ملتا ہے اور شرکت انکی تمام عمر کے واسطے ہوتی ہے اور وکلاء رعایا کی مجلس مین بموجب قانون ۲۷ سنہ ۱۸۶۰ء کے تین سو باون ممبر ہوتے ہین جو ایکسو چھہتر ضلعون سے منتخب کیے جاتے ہین اور انتخاب مین منتخب کرنیوالا اور شخص منتخب شدہ کا ہونا ضروری ہے اب منتخب کرنیوالے کے لیے یہ شرط ہے کہ پروشیہ کی رعایا مین سے ہو اور اوسکی عمر چوبیس برس سے کم نہو اور حقوق مدنیہ اور سیاستیہ

سے محروم نہوا اور گورنمنٹ کا یعنے اوس جگہہ کا جہان شیخ کا تصرف ہے
رہنے والا ہو مگر کم سے کم چھ مہینے سے اوسنے خیرات کے مال سے پرورش
نپائی ہو اور ڈھائی سو آدمی ایک شخص کو منتخب کر کے اپنا نائب
مقرر کر دیتے ہین کہ وہ اونکی طرف سے انتخاب کرنیوالا قرار پاوے چنانچہ
جب بہتر ہزار آدمی رعایا کے انتخاب کرنے کے لیے جمع ہو جاتے ہین تو
اوسوقت پہلا انتخاب اور دوسرا انتخاب علی روس الاشہاد عمل مین آتا ہے
اور منتخب شدہ یعنے وہ شخص جو مجلس مین بطور ممبر جانے کے لیے منتخب
کیا جاوے اوسکے لیے بھی یہ شرطین ہین کہ وہ پروشش کی رعایا مین سے
ہو اور اوسکی عمر تیس برس سے کم نہوا اور ریاستی اور سیاستی حقوق سے
محروم نہوا اور انتخاب کیوقت سے ایک سال پہلے سے پروشش مین رہتا ہو
کیونکہ جو لوگ مدت تک اپنے ملک سے باہر رہتے ہین تو وہ اپنے ملک
کے بعض حکمون کو بھول جاتے ہین اور بعض احکام جو اونکے پیچھے جاری
ہوتے ہین وہ اونکو معلوم نہین ہوتے یا باہر رہنے سے اونکے دلون مین

وطن کی محبت کم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے انگریزی سلطنت کی قواعد مین
یہ بات داخل ہے کہ اوسکی سلطنت کی وکلاء جو اور ملکون مین رہتے ہین
وہ ہمیشہ پانچوین سال اپنے وطن مین آکر رہجاوین اور کم سے کم دو مہینے
ٹھہرین اور مجلس مین وکلاء رعایا کے شریک رہنے کی مدت تین برس ہے
اور اپنی خدمت کی عوض مین یہ لوگ کچھ نہین لیتے بجز راہ کے خرچ اور
رہنے کے خرچ کے۔

پانچوین فصل
سلطنت پروشیہ کے اوطان یعنے اضلاع کے طریقہ حکومت کے بیان مین

وطن یعنے ضلع کی حکومت پروشیہ مین تین درجہ کی حکومتون سے
متعلق ہے ایک درجہ حکومت مرکزی یعنے صدر کا اور دوسرا حکومت
ریاستون کا تیسرا شیخات کا درجہ حکومت مرکزی اون وزرا سے مرکب
ہوتا ہے جو اوسپر مقرر ہوتے ہین اور اوسکو مجلس عالی اور مجلس وزرا

بھی کہتے ہین اور اوسکے رکن آٹھ وزیر ہوتے ہین مگر وزیر قصر بادشاہ اومین شامل نہین ہوتا اور ریاستون کی حکومت جو عام سیاست کے معاملات سے متعلق ہے اومین آٹھ یا کم وبیش بڑے رئیس موافق عدد قدیم ریاستون کی سلطنت کی طرف سے مطابق اوس فرمان کے جو پانچوین جون ۱۸۲۳ع کو جاری ہوا تھا مقرر ہوتے ہین اور اس فرمان کی بموجب ہر ایک ریاست مین محکمہ ہوتا ہے جسمین ایک گروہ اعیان کا شریک ہوتا ہے اور جنمین سے ہر ایک کو بادشاہ نے اس بات کا حق عطا کیا ہوتا ہے کہ وہ خاص اپنی طرف سے راے دین اور اوس محکمہ مین اون لوگون کی طرف سے جو اپنے قبضہ مین زمین رکھتے ہین وکلا شامل ہوتے ہین جو اکواسٹیٹ کہلاتے ہین اور وہ ایک خاص گروہ کفالیرات مین سے ہوتے ہین جو رومیون کے عہد مین قائم ہوا تھا اور اوسی محکمہ مین شہرون اور قصبون کے نائب بھی شامل ہوتے ہین اور یہ سب لوگ ہر سال اجلاس کرتی ہین اور جو قوانین مصلحت عامہ کیواسطے سلطنت سے تجویز ہوتے ہین وہ اس کے

اجلاس مین پیش کیے جاتے ہین اور علاوہ اسکے جو قوانین اس ریاست
کے متعلق یہ لوگ تجویز کرتے ہین وہ بھی اس محکمہ مین پیش ہوتے ہین اور
اسی محکمہ کے لوگ اپنا افسر مقرر کرتے ہین جو مارشال کہلاتا ہی اور ریاستین
قسمتون پر منقسم ہوتی ہین اور کل قسمتین چھبیس ہین اور ہر قسمت کی حکمرانی
گروہ ملازمین کے متعلق ہے اور ہر شخص اوس گروہ مین کا اوس کام کا
جواب دہ ہے جو اوسکے متعلق ہے اور اوس گروہ ملازمین کی تین قسمین ہین
ایک قسم ضبطیہ یعنے پولس اور مشیخت کے کامون کی ذمہ دار ہے اور ایک قسم سے
امورات مذہبی اور تعلیم کے کام متعلق ہین اور ایک قسم سے امورات مالی
علاقہ رکھتے ہین اور یہ تینون قسم کے منتظم ہفتہ مین کئی بار جمع ہوتے ہین
اور قسمت کی تقسیم دوائر پر ہے چنانچہ اب سلطنت مین تین سو چھبیس دوائر
موجود ہین اور ہر دائرہ مین ایک لاندرات جو بمنزلہ نائب کی ہوتا ہے
حکمران ہے جسکا تقرر خود بادشاہ اون لوگون مین سے جسکو اوس دائرہ
کی رعایا کے وکلا منتخب کردین کرتا ہے اور شرط یہ ہے کہ وہ شخص اون

لوگون مین سے جو زمین کی ملکیت رکھتے ہون پس ایسا شخص سلطنت کے
نزدیک تو اوس دائرہ کی رعایا کا نائب خیال کیا جاتا ہے اور رعایا
اوسکو نائب سلطنت سمجھتی ہے اور اوسکی اعانت کے واسطے تمام اعیان دائرہ
اور شہر و قصبات کے نائب مستعد رہتے ہین اور مشیخت کا انتظام ایک گروہ
کے ہاتھ مین ہوتا ہے جسمین اوس شہر کا شیخ شامل ہوتا ہے اور چند مشیر
اوسکے ساتھ ہوتے ہین اور یہ لوگ شہر کی مجلس کے ساتھ اجلاس کرتے ہین
اور اس گروہ کے ممبرون کو شہر کی مجلس نامزد کرتی ہے لیکن جس شہر مین
دس ہزار آدمی رہتے ہون وہان کے ممبرون کی نسبت بادشاہ کی منظوری
کی بھی شرط ہوتی ہے مگر جن شہرون مین دس ہزار سے کم لوگ رہتے ہین
وہان کے ممبرون کے لیے وہان کے حاکمون کی منظوری کافی ہوتی ہے اور
مجلس بلدی کے انتخاب کا حق ہر ایک ایسے پروشی کو حاصل ہوتا ہے جو
مشیخت مین ایک گھر رکھتا ہو یا کم سے کم اسقدر محصول سلطنت کو ادا کرتا ہو
جسکی سالانہ تعداد پندرہ فرنک ہو اور مجلس بلدی اور حکام مشیخت کی مدت خدمت

چھہ برس مقرر ہے مگر ہر دوسری برس مین ایک تہائی ممبرونکی تبدیلی
ہوجایا کرتی ہے اور اگر کسی مصلحت سے بادشاہ مجلس بلدی کو معطل کردے
تو وہ بادشاہ کے حکم سے معطل ہوجاتی ہے مگر چھہ مہینے کے عرصہ مین
بجاے اوسکے دوسری کا قائم ہونا واجب سمجھا جاتا ہے اور اس مجلس
کے اختیارات مثل اوس مجلس بلدی کے ہوتے ہین جو فرانس مین
قائم ہے اور دیہات کی مشیخت کا انتظام ایک شیخ اور اوسکے معاونون
اور زمین کے مالکون کے متعلق ہوتا ہے اور جو زمینین مشیخت کے متعلق
ہوتی ہین اونکا مالک گویا صاحب جریدہ ہوتا ہے یعنے وہ شخص جو اوس
جگہ سلطنت کی طرف سے حاکم ہے اور اگر زمین کسی اعیان کی ہو تو وہ اوسکی
جو سلطنت کی طرف سے وہان کا حاکم ہے فلاحت وغیرہ سے مدد کرتا ہے
اور اسکے علاوہ اور صورتون مین خود شیخ حاکم کا نائب تجویز کردیتا ہے
جسکا حکم اس اراضی پر ہوتا ہے اور ریاست وستفالیا مین مشیخت ہاے
متحد الفوائد متحد ہوکر مثل ایک کانتون کے ہوگئی ہین مگر ہر ایک مشیخت کا

انتظام علیحدہ علیحدہ باقی ہے اور اونکا متحد ہونا اونھین انتظامون مین ہی
جو عموماً اون سب سی علاقہ رکھتے ہین اور جو لوگ ایسے صاحب املاک ہین
کہ وہ زمین کا محصول ادا کرتے ہین وہی کانتون کی کاروائی بشمول
اپنے رئیس کے کرلیتے ہین اور ریاستون مین اوسکے متکفل شیخ بورغ
مع اپنے دو یا تین معینون کے ہوتے ہین اور بعض شخص شیخ بورغ مین
سے ایسے ہوتے ہین جنکو کانتون کی افسری کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے
مگر یہ اوسوقت مین ہوتا ہے جبکہ کانتون چند بڑی بڑی بستیون پر
مشتمل ہو اور اونکے واسطے مجلس بلدی بھی ہو اور علاوہ اونکے ہر قریہ
مین ایک رئیس خاص ہوتا ہے جو تمام باشندون کو اوسکے خاص معاملات
کی بابت بحث وحجت کے لیے جمع کیا کرتا ہے۔

چھٹی فصل

ترتیب احکام مین

سلطنت پروشیہ مین دو قانون ہین ایک تو فرانسیسی قانون ہے

جو ریاست رین مین نافذ ہے اور دوسرا پروشیا کی قانون ہے جو
اوسکی اور تمام مملکت مین جاری ہے اور اسی وجہ سے ترتیب احکام
مین کبھی تفاوت پڑجاتا ہے چنانچہ جسقدر جرائم خفیفہ ہین انھین تریبونالات
ضبطیہ کبھی تو ایک ہی حاکم سے فیصلہ کردیتے ہین جسکا حکم ڈیڑھ مہینہ
کی قید اور ایکسو ساڑھے ستاسی فرنک جرمانہ سے زیادہ نہین ہوتا اور
کبھی تین حاکمون کے اجلاس سے فیصلہ ہوتا ہے جنکا حکم تمام
جرائم خفیفہ کو شامل ہوتا ہے اور جو سنگین مقدمات ہین وہ امناء
حکم کے روبرو فیصل ہوتے ہین اور یہ امناء حکم دو قسم کے تریبونالات
کی طرف منقسم ہوتے ہین ایک تو تریبونالات معمولی اور دوسری
تریبونالات خاص کامون کے اور وہ جو تریبونالات معمولی ہین انکو
تریبونالات اولیہ بھی کہتے ہین اور انکا حکم اوس دائرہ سے جو قسمت
کے نیچے ہے متعلق ہوتا ہے اور تریبونالات مخصوصہ کا حکم صرف اون
شہرون مین نافذ ہوتا ہے جنمین پچاس ہزار آدمی تک بستے ہون اور

اور ریاست رین مین اسکا حکم اوسکے تمام علاقہ مین نافذ ہوتا ہے اور

تیریبوتالات اولیہ کی بائیس مجلسین ہوتی ہین اور اون مین مقدمات کی

تحقیقات ہوتی ہے اور خاص شہر برلن مین جو اس سلطنت کا دارالحکومت

ہی ایک بہت بڑی مجلس ہے جو چھ رؤسا اور انچاس ممبرون سی مرکب

ہوتی ہے اس مجلس کا حال یہ ہے کہ جو مجلسین تحقیقات مقدمات کیلیے

تمام مملکت مین مقرر ہین اونکی کارروائی کی تحقیقات کرتی ہے بااین لحاظ

اس مملکت کی احکام کے واسطے تو تین درجے مقرر ہین اور رین کی ریاست

مین صرف دو درجے ہین لیکن رین مین اس بات کی ممانعت بھی نہین ہے

کہ وہان کے مقدمات شہر برلن کی مجلس تحقیق مین نہ آسکین اور یہ مجلس تحقیق

اون مقدمات کو بھی فیصل کیا کرتی ہے جو اتفاقیہ نزاع کے طور پر مجالس

کے مابین اپنے حقوق کے متعلق پیش ہو جاتے ہین اور اگر کچھ نزاع

مجالس اور منتظمان مملکت کی باہم ہو جاتا ہے تو اوسکے انفصال کیواسطے

ایک اور خاص مجلس منعقد کیجاتی ہے جسمین وزیرون مین سے ایک رئیس

اور چند شخص مجلس کے شرکا مین سے اور چند منتظمان مملکت شریک
ہوتے ہین اور ایک مجلس وہان اور بھی ہے جو ضرورت کے وقت خاص
کامون کے لیے منعقد ہوتی ہے اور اسمین مجلس حکم کے جو برلن مین ہے
اور اوس مجلس حکم کے جسمین خاندان ملک اور دونون خاندان ہونہزولرن
کے ممبر ہوتے ہین چند شخص شریک ہوتے ہین اور یہہ مجلس حکم بارہ ممبرون
سے مرکب ہوتی ہے جو مجلس حکم مین سے منتخب کیے جاتے ہین جنمین سے
پانچ تو ابتدائی حکم دیتے ہین اور باقی اوس ابتدائی حکم کو بنظر تحقیق
دیکھتے ہین اور ان بارہ ممبرون کو وزیر حکم تجویز کر دیتا ہے اور مجلس حکم
کے متعلق یہہ امر بھی ہے کہ جو معاملات خلاف مرضی سلطنت واقع ہون
اونمین بحث کرے اور حکم مناسب دے مگر اس صورت مین مجلس حکم کی
دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم وہ جو مدعا علیہ کی نسبت حکم دیتی ہے اور
دوسری اوس حکم کی تحقیقات و تفتیش کرتی ہے اسطرح پر کہ مدعی علیہ کے
حال پر اور اوس حکم پر جو اوسکے جرم کے لحاظ سے دیا گیا ہے نظر کرتی ہے

چنانچہ پہلی قسم کی مجلس مین تو سات شخص شریک ہوتے ہین اور دوسری
مین دس شریک ہوتے ہین اور علاوہ انکے اور بھی خاص مجلسین ہین
اونمین سے مجلسین تجارت کی ہین جسکے ممبر اعیان تجار سے اور اون لوگون
مین سے ہوتے ہین جنکو اہل پیشہ نامزد کرتے ہین اور مجلس اون احکام
کی نگرانی کرتی ہے جو اہل حکم کیجانب سے ارباب صناعات کی نسبت
صادر ہوتے ہین اور اونھین مجلسون مین سے مجلسین مدارس کی ہین
جو شاگردون کو اونکی تربیت کے لیے قید سے متعلق ہین جسکی مدت ایک مہینہ
سے زیادہ نہین اور اونھین مجلسون مین سے کیتھلک مذہب کی مجلسین ہین
جو تعزیرات مین اور امورات متعلق نکاح مین اور مثل اوسکے جو امور کنیسہ
کے متعلق ہون اونمین حکم دیتی ہین اور اونھین مجلسون مین سے مجلسین
کمارک کی اور مجلسین فوج کی اور اون اشیا کی قیمت کی تصفیہ کی مجلسین ہین
جو مصلحت عام کے لیے لیجاوین اور تمام ترہونا لات خود مستقل ہین اونپر
وزارت حکم کو بجز درستی انتظام حکمرانی کے اور کچھ اختیار نہین ہے اور حکام کا

تقرر بادشاہ کے اختیار مین ہے مگر وہ اونکو معزول نہین کر سکتا اور
اگر کوئی ممبر اونمین سے اپنے کام سے علحدہ ہوجاوے تو مرتبہ اوسکا بدستور
باقی رہتا ہے اب ہم آگے سلطنت پروشیہ کی ابتدائی مجلسون احکام خفیفہ کا
مختصر بیان اوسطرح پر کرتے ہین جسطرح کہ سالانہ جدول کے مولف نے
بیان کیا ہے اور وہ یہہ ہے نو مجلسین مدنیہ یعنے معمولی ریاست برین ہین بلکہ
اور تین مجلسین واسطے اور شہرون کے ہین۔ اور دو مجلسین واسطے شہر اور
دوائر کے ہین اور یہ پانچون مجلسین مثل مجلس تجویز جرائم کے حکم دیسکتی ہین
اگر اونکے ساتھ امناے حکم یعنے جوری شامل ہوجاوین اور دو سو سینتیس
مجلسین ابتدائی واسطے دوائر کے ہین جنمین سے چھتر تو بشرکت جوری کے
مقدمات جرائم کی تجویز کے واسطے ہین اور چھیالیس مجلسین احکام دینے کو بھی
ہمیشہ قائم رہتی ہین پانسو کو میون بھی واسطے حکم دینے کو ہمیشہ رہتی ہین
اور ایکسو بچیس حاکم صلح برین کی ریاست مین ہین اور تیرا ہی مجلسین خاص
معاملات کی ہین جنمین سے دو تو تجارت عامہ اور بحری معاملات کی ہین اور

آٹھہ خاص ریاست رین کی تجارت کی ہین اور چھہ مدارس کی ہین اور بائیس واسطے کمارک کی ہین جو رین اور الب اور ویزر کے کنارہ پر ہین اور تینتیس ریاست رین کی جنوبی سمت کی مشیخات کیواسطے ہین اور بارہ مجلسین اہل حرفہ کی ہین جو ولایت کو لونیا مین ہین۔

ساتوین فصل

پروش کی مالی اور لشکری بری اور بحری قوت ١٨٦٥ع مین

١٥٠٧١٤٠٣١ - میزان آمدنی بحساب ڈالر جو مساوی ہے ٥٦٥١٧٧٦١٢ - فرنکا کے

١٥٠٥٩٩١٦٤ - کل خرچ بحساب ڈالر جو مساوی ہے ٥٦٤٧٤٦٨٦٥ - فرنکا کے

١١٤٨٦٧ - آمدنی کی زیادتی خرچ پر بحساب ڈالر جو مساوی ہی ٤٣٠٧٥٥ - فرنکا کے

آمدنی سنہ ۱۸۶۱ء مین بموجب اوس بجٹ کے جو مجلس وکلاء عام مین

پیش ہوا تھا ۱۳۵۳۴۱۷۰۱ ڈالر

خرچ اوسی سنہ کا ۱۳۹۳۲۷۳۳۷ ڈالر

زیادتی خرچ کی آمدنی پر ۳۹۸۵۶۳۶ ڈالر

ڈالر تین فرنکا اور پچھتر صنتیما یعنے پونے چار فرنک کے برابر ہوتا ہے

کل قرض بحساب ڈالر جو مساوی ہے ۲۶۸۶۷۱۲۰۴

۱۰۰۷۵۱۷۰۱۵ فرنکا کے

اس سنہ کے بعد یعنے سنہ ۶۵ مین سلطنت پروشیہ نے اور بہت سا روپیہ

جرمنی کی لڑائی کے لیے قرض لیا تھا اور پھر اوس لڑائی کے بعد بھی توپون

اور جنگی سامانون کے لیے اور لڑائی کے جہاز بنانے کو روپیہ قرض لیا ہے

پس کل قرضہ سلطنت پروشیہ پر اوس سے بہت زیادہ ہے جسکا اوپر ذکر ہوا

بری لشکر کی قوت ۱۸۶۵ء مین

لڑائی کی قوت	صلح کی قوت	اقسام لشکری
۱	۱	ماریشال
۱	۱	نائب ماریشال
۳۵	۳۵	بڑے جنرل
۵۸	۵۸	لیوتنان جنرل
۹۷	۹۷	ماجور جنرل
۱۹۰	۱۹۰	امراے ایالات
۳۰۸۳۷۳	۱۶۵۹۶۳	عسکر ترلیس
۴۲۰۱۳	۴۱۲۰۳	رسالے
۳۰۱۲۰	۱۷۶۱۱	توپچی
۷۰۷۳	۵۴۲۷	بلطاجی اور اونکے سوار ستون کے لیے
۳۳۷۵۰	۲۲۲۰	اسباب لیجانے کے لیے
۱۴۴۵۹۷		عسکر پداک
۱۵۳۵۱۶	۸۰۱۵	عسکر حراست
۷۱۹۸۲۳	۲۴۰۸۲۱	میزان

سلطنت پروشیہ کی بحری قوت ۱۸۶۵ء

کل لشکر	امرا و منتظم	اقسام بحریہ
	۱	امیرال
۲	۱	کنترامیرال
	۴	قبطانات اجفان
۱۲	۸	قبطانات فراقط
	۶۷	یوزباشیہ اور ملازمیہ
۱۷۱	۱۰۴	قپالات صنار
۲۴۵۳		شواش اور اونباشیہ بحریہ اور صناع
۳۰۰		بحریہ صغار
		عسکر پیس طیار واسطے بحر کے
۳	۳	امراء ایالات
۱	۱	قابیو مقامات
۲	۲	الاسکے اینیہ
۸	۸	یوزباشیہ اور ملازمیہ
۶۶۶		شواش اور اونباشیہ اور عسکر
		طوپچی
۶	۶	یوزباشیہ اور ملازمیہ
۳۲	۳۲	قپالات لنگرگاہوں پر متعین
۳۴۴		شواش اور اونباشیہ اور لشکر
۴۱۰۱	۲۳۷	میزان جو اگلے صفحہ پر لکھی جاویگی

تتمہ بحری قوت سلطنت پروش

نام اقسام جہازات بحری	کل تعداد جہازونکی جنمین ۱۲۴۲ توپین ہین	مراکب اقلاع	فابورات یعنے اسٹیمر جنمین ۳۹۰۰ گھوڑونکی قوت ہے — بالمروحہ	فابورات یعنے اسٹیمر — بالچرخ	[illegible]	[illegible]
میزان پچھلے صفحہ کی					۲۱۰۱	۲۲۳۶
اجفان لوہے منڈہے ہوے	۲		۲			
قرابط	۸		۸			
شالوب تونبیر کبار	۶		۶			
شالوب کانونیرہ صغار	۱۵		۱۵			
یاکت	۱		۱			
قرابط	۱			۱		
افیزو	۲		۲			
اسٹیمر کشتیان کھینچنے کے لیے	۲			۲		
فراقط قلاع	۳	۳				
ایرکتہ	۳	۳				
مراکب صغار	۲	۲				
شالوب کنونیر	۳۶	۳۶				
یول	۴	۴				
میزان	۸۵	۴۸	۳۴	۳	۲۱۰۱	۲۲۳۶

اب سلطنت پروشیہ قوت بحری بڑہانے مین اور بڑی سلطنتون کی
پیروی کرکے بڑی کوشش کر رہی ہے اوس سنہ کی بعد جسکا اوپر ذکر
ہوا اوسنے اونچاس ملین ڈالر دئے جہاز بنانے کو جنمین سے دس تو قسم
فراقطادعہ کی ہونگے اور دس دوسری قسم کے ہونگے جسکو مونیتور کہتے ہین
اور وہ بھی عمدہ جہاز ہوتے ہین جنپر بڑی بھاری بھاری توپین بھی
چڑہائی جاتی ہین اور دس فرابط ہونگے لکڑی اور لوہے کے بنے ہوئے
اور چند جہاز ہونگے اسباب لیجانے کے لیے اور اکثر ان جہازون مین
سے فرنگستان مین طیار ہونگے —

سلطنت پروشیہ کے تجارتی
جہازون کی تعداد ۱۸۶۵ع مین

پروشیہ کے لوگون کے پاس ۱۸۵۵ع مین صرف آٹھ سو انتیس جہاز
تھے اور ۲۶۷۰۸۸ ٹن بوجھ اوٹھاتے تھے مگر جون جون پروشیہ
کا ملک بڑھتا گیا جہازون کی تعداد بھی بڑھتی گئی جسطرح کہ آبادی کی

ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا گیا ۱۸۵۰ عیسوی مین اون جہازون
کی تعداد نوسو تینتیس ہوگئی اور اون مین ۲۶۲۱۶۳ ٹن اسباب
چڑھتا تھا اور ۱۸۶۱ عیسوی مین اونکی تعداد ایک ہزار تینتالیس ہوگئی
جنمین سے پینتالیس اسٹیمر تھے اور اون مین ۳۲۳۹۸ ٹن بوجھ
چڑھتا تھا اور بحریہ ۱۰۲۵۱ تھے اور ۱۸۶۵ عیسوی مین اوسقدر ہوگئے
جن کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے۔

عدد بحریہ	عدد مراکب	اقسام مراکب
۱۰۲۵۱	۹۶۱	مراکب قلاع کبار
	۲۷	اسٹیمر کبار
	۲۹۰	مراکب قلاع صغار
۱۷۴۹	۸۶	اسٹیمر صغار
۱۲۰۰۰	۱۳۶۴	میزان

ساتوان باب

قوم جرمن کے حالات مین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

پہلے یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ جب شارلمین فرانس اور بڑے بڑے ممالک یورپ کا مالک ہوا تو اوسنے ایک نئی سلطنت قائم کی اور اوسکا نام سلطنت غربیہ جدیدہ یا سلطنت ثانیہ رکھا چنانچہ یہ واقعہ سنہ ۸۰۰ع کا ہے اوسکے بعد سنہ ۸۴۳ع مین اوسکے ہاتھ سے فرانس اور اٹلی دونون نکل گئے اور سنہ ۹۶۲ع سے جبکہ سلطنت اوتھون ثانی کا آغاز تھا سلطنت کا تاج جو پہلے سلاطین فرانس اور اٹلی اور المانیا مین پھرتا رہتا تھا

خاص المانیا والون کو ملگیا پس اوسی وقت سے یہ سلطنت مملکت جرمانیہ
کے نام سے ملقب ہوگئی اور جب کہ خاندان کارلونجیانیہ کے امپررون
مین سے اخیر امپرر مرگیا یعنے ابتدا سنہ ۹۱۱ع سے سنہ ۱۴۳۳ع تک یہ تاج انتخاب
کرکے دیا جاتا تھا مگر اس سنہ سے سنہ ۱۸۰۶ع تک وہ خاندان ہالسبورغ مین
بوراثت ملتا گیا اور اسی سنہ مین اس سلطنت کی حالت فرنسوی ثانی
کے سپرد ہونے سے ابتر سی ہوگئی مگر پھر اس زمانہ مین تمام ممالک غربیہ
اوس سے متحد ہوگئے اور اونکے باہم ایک معاہدہ نیپولین اول کی حمایت
سے ہوا جو آج تک معاہدہ رین کے نام سے مشہور ہے اوسکے بعد سنہ ۱۸۱۴ع
مین جو حوادث اسکو پیش آئے اونکے سبب سے وہ معاہدہ تو باطل ہوگیا
مگر ایک اور جدید معاہدہ انتالیس سلطنتون سے امپر آسٹریا کے تحت مین
ہوا جو معاہدہ جرمانیہ کے نام سے مشہور ہوا پھر سنہ ۱۸۶۶ع مین جو لڑائی پروشیا
اور آسٹریا کے باہم واقع ہوگئی اوسکے سبب سے وہ معاہدہ جدیدہ بھی جاتا رہا
اور پروشیہ نے فتحمند ہوکر ایک اور نیا معاہدہ کیا جسکو معاہدہ المانیا شمالیہ

کے نام سے مشہور کیا اور اوسکو اپنی ریاست مین شامل کر لیا اور تمام
ممالک جو اس سے پہلے کے معاہدہ مین داخل تھے وہ بھی سب اسمین
داخل ہو گئے صرف مملکت بویریا اور الفور تمبرغ اور ریاست بادن
اور ہسٹنسٹیٹن اور جو ممالک کہ اسٹریا کے تابع تھے اور ہالنڈ اوس سے
خارج ہے اور سنہ ۱۸۷۱ء مین اس معاہدہ کے لیے پارلیمنٹ المانی یعنے
ان تمام سلطنتون متحدہ کے وکلاء عامہ اور مجالس خصوصیہ کے حضور
مین ایک نیا کونسٹیٹوسیون قائم ہوا۔

دوسری فصل

قانون معاہدہ کے بیان مین

جس کونسٹیٹوسیون کا ہمنے ابھی ذکر کیا اوسکا اصلی مقصود یہ تھا کہ
حقوق اون ممالک کے جو اس معاہدہ مین داخل ہین اونکی حمایت
کیجاوے اور اونکے قوانین بحال خود باقی رہین اور رعایا المان کی
حالت ہر طرح اچھی ہو جاوے اور اون سب سلطنتون پر جو اس معاہدہ مین

داخل ہین صرف بادشاہ و پروشیہ کو سرداری کا حق ہوگا اور جو قومین
ایسے ہون کہ عموماً ان سب سلطنتون سے علاقہ رکھتے ہون وہ ایک
ایسی مشترک مجلس کے ذریعہ سے تجویز ہون کہ وہ مجلس جرمنی مین ایسی ہو
جیسے کہ اور سلطنتون مین بطور مجلس سلطنت کے ہوتی ہین یا معاہدہ کے
روسے جو پارلیمنٹ قائم ہوا ہے اوسکے ذریعہ سے تجویز ہون اور اس
مجلس مشترک کے ممبرون کو اونکے ممالک کی طاقت اور قوت کے موافق
راے کے درجہ کے نمبر قرار دینے کا استحقاق حاصل ہوگا چنانچہ جب پروشیہ
مین اسقدر سلطنتین اور شامل ہوگئین تو اوسکے ممبر کی راے کے درجہ کے
۱۷ نمبر قرار پائے اور باقی اور تمام سلطنتون کے لیے چھبیس نمبر رہگئے
جرمنی کی سلطنتون مین سے ہر سلطنت کے نائب کو پارلیمنٹ مین آنے کا
اور اپنی سلطنت کی طرف سے اون امور مین جنکو وہ منظور کرنا نہین چاہتی
گفتگو کرنے کا استحقاق ہے گو کہ اور ممبر مجلس کے اوس سے متفق نہون
اور جب کبھی ایسے قانون کے تغیر و تبدیل کی بابت باہم ممبران مجلس مین

مخالفت ہوتی ہے جو سلطنت کی قوت بحریہ یا بریہ سے تعلق رکھتا ہو
تو جس جانب کے ممبرون کی راے کے ساتھہ سلطنت اعلی کی راے
موافق ہوتی ہے اوسیطرف ترجیح ہوتی ہے بشرطیکہ اوس راے مین
حالت موجودہ کا بحال اور برقرار رکھنا تجویز ہوا ہو اور جسقدر ممبر پارلیمنٹ
مین ہوتے ہین اون سب کا تقرر باشندگان سلطنت کی راے سے ہوتا ہے
اور انکا کام قوانین عامہ کا انضباط ہے اور یہ بھی استحقاق حاصل ہے
کہ جو شخص کسی قسم کی شکایت پیش کرے اوسکو سنین اور مدت خدمت
انکی تین برس ہے اور مدت معینہ سے پہلے پارلیمنٹ کبھی بند نہین کیا جاتا
البتہ اگر مجلس وکلا اور مجلس دولت عالیہ کی تجویز ہو تو بند ہو جاتا ہے
مگر اس صورت مین ضرور ہے کہ ممبرون کے منتخب کرنیوالے لوگون کی
طرف سے ساٹھہ دن کے اندر جمع ہو جاوین تاکہ ممبران مجلس جدیدہ کو منتخب
کرین تاکہ بند ہونے کی تاریخ سے نوّے دن کے عرصہ مین وہ مجلس جدید
جمع ہو جاوے اور پارلیمنٹ اپنے رئیس اور نائبون کو اور لکھنے والونکو

ہو منتخب کرتی ہے اور کثرت راے سے کام جاری ہوتا ہے اور جو معاملات
اجنبی مملکتون اور اون مملکتون کے باہم پیش ہون جو معاہدہ مین داخل ہین
اون معاملات کا تصفیہ صرف سلطنت رئیسہ (یعنے پروشیہ) کے اختیار مین
ہوتا ہے چنانچہ جنگ و جدال اور صلح و معاہدہ وغیرہ سب اوسی کی راے
سے ہوتا ہے اور علاوہ اسکے سفیران سلطنت کا تمام سلطنتون کی طرف
سے بھیجنا بھی اوسی کے اختیار مین ہے اور وہی ہر سال نایبون کی
مجلس کو جمع کرسکتی ہے اور پارلیمنٹ کو کھول سکتی ہے اور بند کرسکتی ہے
اور جن امور پر نایبون کی مجلس کا اتفاق ہو وہ امور پارلیمنٹ مین پیش
کرتی ہے اور وہ مجلس اپنے ممبرون مین سے کسی کو یا کسی اور شخص کو
بالتخصیص اوس راے پر جو اعتراضات ہون اونکے جواب دینے کو
بھیج سکتی ہے اور وہی قوانین کا اعلان کرتی ہے اور وہی اون کو
نافذ کرتی ہے اور ایسے عہدہ دارون کو جو تمام ملک سے علاقہ رکھتے ہین
مقرر کرتی ہے اور وہی موقوف کرتی ہے اگر وہ موقوفی کے لائق ہون

اور بادشاہ پروشیہ جو تمام اقوام المانیا کے لشکرون کا لڑائی کے
وقت سردار ہوتا ہے اسلیے تمام بری اور بحری قوت کو لشکر واحد شمار کر کر
لڑائی اور غیر لڑائی سب وقتون مین اوسکی سرداری کرتا ہے اور قوت
بحریہ پر اوسکے اختیارات زیادہ تر وسیع ہین کہ اوسکے منتظم اور عہدہ دار
وہی مقرر کرتا ہے اور وہی معزول کرتا ہے اور تمام المانیا کی قومونکا
اسوقت سے اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ ہمیشہ لشکر کی تعداد صلح کی حالت
مین اس حساب سے ہے کہ فیصدی رعایا کے ایک ہو اور جسقدر ممالک
متعہد ہین اون تمام ممالک مین لشکر کا قانون وہی ہو جو خاص پروشیہ
مین جاری ہے اور اگر کوئی اور اجنبی سلطنت معاہدہ مین داخل ہونا
چاہے تو بغیر اجازت سلطنت رئیس کے بدون مقتضاے قانون
معاہدہ کے داخل نہو سکے غرضکہ مجلس نائبان سلطنت اور مجلس وکلاے
عام جو ان متحدہ ممالک مین مقرر ہین وہ دونون بلکہ ان مملکتون کی عام
مصلحتون مین تحت ریاست سلطنت پروشیہ کے غور کرتی ہین اور

سلطنت پر و شیہ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اون باتون مین جو امور خارجیہ سے
متعلق ہین جیسے لڑائی کرنا یا صلح کی شرطین منعقد کرنا خود مختار ہے اور تمام
سلطنتون کی طرف سے یہ باتین بطور نائب کے کرتی ہے مگر وہ سلطنتین اپنے اپنے
ملک کے امور داخلیہ کے انتظام مین مختار ہین اور اونکے ملک مین ترتیب
مناسب جیسی کہ اوس ملک کی حالت کے لائق سمجھا ہے مین اور محکمے ہین اور
مقصود اس اتحاد سے دو امر ہین ایک یہ کہ ان سلطنتون مین ایک کی دوسریکا
سے حمایت رہے اسطرح پر کہ اونمین سے ایک دوسری پر اگرچہ وہ ضعیف ہا
کیون نہو کچھ زیادتی نکر سکے دوسری یہ کہ اونکی ہمسایہ سلطنتون سے گو وہ
کیسی ہی قوی سلطنتین ہون اون سب کی حمایت ہو کیونکہ اون تمام کے
اکٹھا ہو جانے سے جو شوکت کہ اونکو ہوئی ہے وہ اونکے الگ الگ
رہنے مین کبھی نہین ہو سکتی تھی پس اگرچہ ظاہر مین انکے بعض ذاتی حقوق
باطل ہو گئے ہین جیسے کہ غیر سلطنتون سے معاملات کرنے لیکن اون
حقوق کے عوض مین قوت اور استقلال بھی انکو ایسا ہو گیا ہے جو اونکو

زائل شدہ حقوق سے اونکے حق مین بہت زیادہ نافع ہے اسلیے کہ اگر اونکے
باہم یہ معاہدہ ہوتا اور ہر ایک اپنے معاملہ کی آپ ہی کفیل ہوتی تو ایسے
خطرات اوٹھانے پڑتے جنکو وہ سہار بھی نہ سکتین پس جو شخص کہ اس اتفاق
کی حقیقت کو سوچیگا وہ اون چھوٹی چھوٹی سلطنتون کے حق مین اوسکو ایسا
نافع پاویگا کہ اوس سے بڑہکر انکے استقلال کا باعث ایک بھی نہوگا کیونکہ
جو قوت سب کے متفق ہو جانیسے حاصل ہوتی ہے وہ ہر ایک کو کاہیکو نصیب ہوگی
اوسکے بعد سلطنت پروشیہ نے سلطنت جرمن جنوبی سے جسمین ممالک بویریا
اور مملکت ورتمبرغ اور ریاست بادن کبیر شامل ہین اس بات پر معاہدہ کیا
کہ جب کسی غیر سلطنت سے جنگ و جدال واقع ہو تو ایک دوسرے کی شریک حال رہے
اور غالب ہے کہ یہ ممالک بھی عنقریب اوس معاہدہ مین جسکا اوپر ذکر ہوا
شامل ہو جاوینگے اور اسی طرح ریاست الماس جو دریاے رین کے
کنارہ پر واقع ہے اور ریاست لیختنستین صغیر بھی اوسی معاہدہ مین شریک
ہو جاوینگی اور ان تمام ممالک کی مساحت ایک لاکھ تیرہ ہزار سات سو

چوراسی کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۶ع تک پچاسی
لاکھ بیس ہزار چار سو ساٹھ تھی اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اگر مذکورۂ بالا ممالک متمیزہ
اور اوس معاہدہ مین شریک ہو جاوین تو تمام سلطنتون متعہدہ کی مساحت
پانچ لاکھ اٹھائیس ہزار آٹھ سو بانوے کیلومیتر ہو جاویگی اور اوسکے باشندون
کی تعداد تین کروڑ اسی لاکھ ہو جاویگی اور اوسکا لشکر مشترک صلح اور امن
کی حالت مین تین لاکھ اسی ہزار ہوگا اور اگر کوئی ہنگامہ حرب وضرب کا
کسی سے گرم ہو تو تمام ممالک متعہدہ کا لشکر قریب بارہ لاکھ کے ہو جاویگا علاوہ
اسکے تعلیم کا بندوبست بھی اس سلطنت مین نہایت مناسب ہے اور آمدنی
کے ذریعہ وہان زراعت اور چراگاہین اور تربیت حیوانات اور کانون کا
کھودنا ہین جسمین چاندی اور لوہا اور سیسا اور کوئلہ کا پتھر نکلتا ہے اور دستکاری
بھی وہان حسب دلخواہ ہے اور اکثر دستکاری صوف کے کپڑے اور اوس قسم کی چیزین
بنانا ہے اور علاوہ اسکے وہان فبریکات فرفوری اور فخارا اور شکر اور بلور اور
کمالونکی صنعت وغیرہ بھی ہوتی ہے غرضکہ وہانکی تجارت ترقی اور استحکام مین ہے

تیسری فصل

اون سلطنتون کے حالات ہین جو المانیہ کو ساتھ متحد ہین اور جو کونفدریشیون جرمنیک کہلاتی ہین سوا پروشیہ کے

بیان آمدنی اور خرچ ان سلطنتون کا

سلطنتون کے نام	آمدنی	خرچ
سلطنت ساکس	۵۱۲۲۱۱۸۹	۵۱۲۲۱۱۸۹
سلطنت مکلمبورغ شوارن	۱۶۴۶۲۵۰۰	۱۶۴۶۲۵۰۰
سلطنت مکلمبورغ سترلتس	۲۰۶۲۵۰۰	۲۰۶۲۵۰۰
سلطنت اولدنبورغ	۸۳۲۴۶۲۵	۸۰۸۹۱۲۵
سلطنت ساکس وایمار	۶۴۸۷۹۹۱	۶۳۷۵۳۳۰
سلطنت برونزویک	۱۹۱۵۵۰۰۰	۱۹۱۵۵۰۰۰
سلطنت انہالت داسوقساتن	۱۴۴۶۸۲۵۰	۱۴۴۶۸۰۰۰
سلطنت ساکس مائنغن	۴۳۱۶۳۲۰	۴۱۷۴۵۰۰
سلطنت ساکس کوبورغ غوطا	۶۰۴۵۹۳۲	۵۲۲۶۷۳۸
سلطنت ساکس آلتنبورغ	۳۲۹۵۸۶۰	۳۱۳۵۸۳۰
ریاست لیپی دیتمولد	۱۰۹۷۱۵۸	۹۱۰۴۳۵
ریاست والدیک	۱۹۵۳۷۳۸	۱۹۹۴۰۱۸
ریاست شوارتسبورغ رودولشتات	۵۴۲۲۸۷۶	۵۴۲۲۸۷۶
ریاست شوارتسبورغ سوندرسہوزن	۲۳۵۵۰۵۵	۲۲۹۲۵۷۷
میزان جو اگلے صفحہ مین لکھی جاویگی	۱۴۲۶۷۰۰۴۴	۱۴۰۹۹۰۶۱۸

تتمہ آمد و خرچ سلطنتون جرمانیہ کا

سلطنتون کے نام	آمدنی	خرچ
میزان پچھلے صفحہ کی	۱۴۳۲۶۷۰۰۴۴	۱۴۰۹۹۰۶۱۸
ریاست رویس دوسری فرع یعنے شلایز	۱۱۰۷۵۳۶	۱۰۸۳۱۶۴
ریاست شومبورغ یعنے لیپی	۸۵۵۰۰۰	۸۵۵۰۰۰
ریاست رویس فرع بکر یعنے غوارز	۷۵۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰
بلدۂ ہامبورغ	۱۷۲۳۶۷۴۴	۱۷۲۳۶۷۳۴
بلدۂ لوبک	۲۵۳۸۰۰۰	۲۹۷۰۰۰۰
بلدۂ بریمن	۶۶۷۷۹۱۷	۷۳۸۰۴۷۹
ریاست ہاس دارمستات	۱۹۹۴۱۷۱۶	۱۹۶۸۳۳۰۰
میزان	۱۹۱۷۷۹۹۳۶	۱۹۰۶۴۹۱۸۵

بیان ان سلطنتون کے قرضہ کا اور اوس لشکر کا جو متحد سلطنتون کے لیے دیتے ہین

سلطنتون کے نام	لشکر	قرضہ
سلطنت الساکس	۲۳۴۳۹	۲۲۱۵۵۱۲۴۱
سلطنت مکلمبورغ شوارن	۵۵۲۶	۲۹۴۳۴۷۸۱۲
سلطنت مکلمبورغ شترالتس	۹۹۰	۳۷۵۰۰۰۰
میزان جو اگلے صفحہ مین لکھی جاویگی	۲۹۹۵۵	۵۱۹۶۴۹۰۵۳

تتمہ اوپر کی جدول کا

سلطنتوں کے نام	لشکر	قرضہ
میزان پچھلے صفحہ کی	۲۹۹۵۵	۲۵۴۷۳۹۰۵۳
سلطنت اولڈنبورغ	۳۰۱۸	۴۵۸۵۲۱۲۵
سلطنت ساکس وایمار	۳۰۱۵	۴۱۳۹۹۰۰۰
سلطنت برنزویک	۲۹۳۳	۴۴۵۱۱۶۹۱
سلطنت انہالٹ واسوتساتن	۱۹۳۰	۱۲۹۲۳۳۵۱
سلطنت ساکس مائننگن	۱۷۸۰	۷۳۸۳۱۴۴
سلطنت ساکس کوبورغ غوطا	۱۶۳۵	۶۲۶۸۴۳۱
سلطنت ساکس آلتنبورغ	۱۴۱۸	۵۰۴۷۰۰۰
ریاست لیپی دیتمولد	۱۱۱۳	۱۲۴۳۹۵۶
ریاست والڈیک	۵۹۱	۵۶۲۵۰۰۰
ریاست شوارتسبورغ رودولستات	۷۳۷	۳۵۰۰۰۰
ریاست شوارتسبورغ سونڈرسہوزن	۶۶۱	۵۶۴۸۲۹۱
ریاست رویس دوسری فرع یعنی شلایز	۸۶۴	۳۶۳۶۴۹۱
ریاست شومبورغ لیپی	۳۱۳	
ریاست رویس فرع بک یعنی غرایز	۴۳۶	۳۳۰۰۰۰۰
بلدۂ ہامبورغ	۲۵۰۹	۱۰۶۳۲۰۴۰۰
بلدۂ لوبک	۵۰۶	۳۰۵۴۸۲۵
بلدۂ بریمن	۱۰۴۱	۴۲۹۰۴۰۱۰
ریاست ہاس دارمستات	۲۵۲۴	۲۳۶۲۵۰۰۰
میزان	۵۶۹۱۵	۵۶۱۱۳۳۷۳۸

ادن مملکتون کے بسنے والون کی تعداد کا بیان اور اونکی رایون کے درجہ کے نمبر جو نایبون کی مجلس مین ہین اور تخت گاہون کے نام

باشندون کی تعداد	نمبر درجہ رایون کا	تخت گاہین	سلطنتون کے نام
۲۲۲۵۲۴۰	۴	درازد	سلطنت ساکس
۵۴۶۶۳۹	۲	شوارن	سلطنت مکلمبورغ شوارن
۹۹۶۲۸	۱	نیوسترالتس	سلطنت مکلمبورغ سترالتس
۲۹۴۳۵۹	۱	اولدنبورغ	سلطنت اولدنبورغ
۲۶۰۱۱۲	۱	وایمار	سلطنت ساکس وایمار
۲۷۴۰۶۹	۲	برونزویک	سلطنت برونزویک
۱۱۹۵۱۵	۱	داسو	سلطنت انہالت واسو تساتن
۱۶۸۸۱۶	۱	ماینغن	سلطنت ساکس ماینغن
۱۵۳۸۷۹	۱	کوبورغ	سلطنت ساکس کوبورغ غوطا
۱۳۷۰۷۵	۱	آلتنبورغ	سلطنت ساکس آلتنبورغ
۱۰۶۰۸۶	۱	دتیمولد	ریاست لیپی دتیمولد
۵۷۵۵۰	۱	ارولسان	ریاست والدیک
۷۰۰۳۰	۱	رودلستات	ریاست شوارتسبورغ رودولستات
۶۲۹۷۴	۱	سوندرسہوزن	ریاست شوارتسبورغ سوندرسہوزن
۸۱۸۰۶	۱	شلایز	ریاست رویس شلایز
۳۰۱۴۴	۱	بوکبورغ	ریاست شومبورغ لیپی
۳۹۳۹۷	۱	غرائز	ریاست رویس غرائز
۴۷۳۴۳۱۹	۲۲		میزان بسنے والون کی اور رای کی درجہ کی نمبرون کی جو اگلے صفحہ مین لکھی جاویگی۔

تتمہ اوپر کی جدول کا

باشندون کی تعداد	[illegible]	تخت گاہین	سلطنتون کے نام
۴۷۴۴۳۱۹	۳۴	......	پچھلے صفحہ کی میزان
۳۲۹۹۱۱	۱	ہامبورغ	بلدۂ ہامبورغ
۵۵۴۲۴	۱	لوبک	بلدۂ لوبک
۸۸۸۵۶	۱	بریمین	بلدۂ بریمین
۸۴۵۵۷۱	۱	دارمشتات	ریاست ہاس دارمشتات
۵۹۵۴۰۸۰	۳۶	....	میزان رہنےوالونکی اور رای کے درجہ کے نمبرون کی

یہ سب سلطنتین قانونی ہین وراثت سے پہونچتی ہین اور ہر ایک بین مجلس خاص یعنے نائبون کی مجلس ہے مگر بلدہ ہامبورغ اور بلدہ لوبک اور بلدہ بریمین بین نہین ہین کیونکہ وہان جمہوری انتظام ہے اور

دونون ریاستون روسیں مین بھی وہ مجلسین نہین ہین کیونکہ وہان خودمختار بادشاہ ہین اوروہ دونون سلطنتین ان سلطنتون مین تمدن کی حالت مین پیچھے ہین اورجو حال کہ اب یورپ مین ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور یہ دونون سلطنتین بھی کونسٹیٹیوشن کو اختیار کرینگی تاکہ اور سلطنتون کے برابر ہوجاوین۔

آٹھوان باب

مملکت اٹلی کے حالات مین

اور اس مین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین
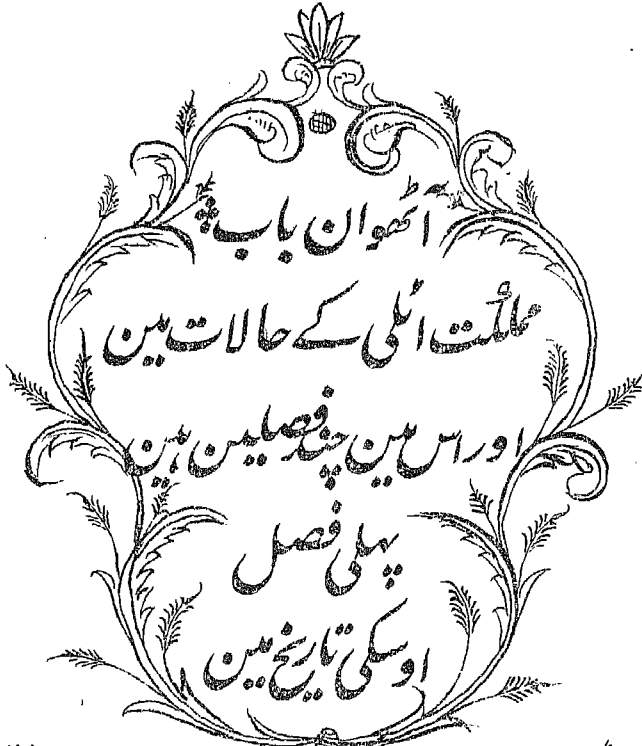
مملکت اٹلی اون روایتون کی بموجب جو رومیون سے منقول ہین
پہلے زمانہ مین سا تورنیا کے نام سے مشہور تھی ایک سو ستر برس قبل
سنہ عیسوی کے ایک گروہ ارکادیا کے باشندون مین سے (ارکادیا
ایک ٹکڑا موره کا ہے) انوتروس کو سردار بنا کر وہان آیا اور ان لوگون
نے اپنے سردار کے نام پر اوسکا نام انوتریا رکھا اوسکے بعد اوسکے
جانشینون مین سے اتیالوس نامے نے اپنے نام پر اٹلی رکھا اور ترویہ کی

لڑائی سے پہلے یعنے تیرہ سو برس قبل سنہ مسیح کے ایفاندروس جو اپرکادیا
کا بادشاہ پیلوپونیز کی عملداری سے جو مورہ قدیم کے عالموں میں سے
ایک کا نام ہے مجبور ہو کر ارکادیوں کے ایک گروہ کے ساتھ اٹلی میں آیا
اور اوسنے اوس پہاڑ پر جو بعد کو پلاٹین کے نام سے مشہور ہوا ایک
چھوٹا سا شہر بسایا جو شہر لاتیوم کے نام سے مشہور ہوا پھر اوس کے تھوڑے
عرصہ کے بعد اینیاس داردنوس کے بادشاہ کا دریاے تیبر کے قریب
مع تھوڑے سے لشکر کے جو یونانیوں کے فساد سے بچ رہا تھا آکر ٹھہرا اور
لاتینوس بادشاہ کی بیٹی سے جسکا نام لاوینیا تھا شادی کر لی اور سنہ ع
سے ساڑھے بارہ سو برس پہلے ایک شہر لاوینیوم آباد کیا پس باین لحاظ
قدیم زمانہ میں اٹلی اون تمام قوموں کا مسکن رہی ہے جنکو ابوریجان
یعنے اصلی باشندہ کہتے ہیں اور پھر وہاں پیلاج اور لیبون اور اوسکا آکر
بسے پھر ایک گروہ یونان جدید کا آکر بسا اور دو مرتبہ وہاں سمر اور سلٹون
قبیلہ آباد ہین جنکا رجحان بلوفر کہتے ہین اور جو اون جنگلون مین بستی تھین

جنکو اب فرانس اور المانیا کہتے ہین آکر قابض ہوئے ہین اور اس قوم کے
دونون دفعہ قبضہ کرنے مین جبال رہیبہ کو رہنے والون نے جنکو اتروسک
کہتے ہین مزاحمت کی اور انکی قومی حکومت سلطنت جمہوری کے طور پر اٹلی
مین تھی یہانتک کہ سنہ عیسوی سے پانسو اٹھاسی برس پہلے جب وہان غنیم
آیا تو اوسی وقت سے اونکے عہد کا تنزل شروع ہوا پس ایسے وقت مین
رومیون نے فرصت کو غنیمت پاکر سلطنت مذکورہ کو اپنا مطیع فرمان کر لیا
اور انھین رومیون کی سبب تمام اٹلی مین بھلائی پھیلی اور اونھون ہی نے
ایک ایسی عمدہ اور عجیب سلطنت بنائی کہ اوسوقت تمام دنیا مین کوئی
اوسکا نظیر نتھا سات سو تریپن برس قبل سنہ عیسوی کے اونکی سلطنت
قائم ہوئی اور اوس سنہ سے پانسو نو برس پیشتر سنہ عیسوی تک برابر سات
بادشاہون نے حکومت کی اور تیسرے اور چوتھے بادشاہ کے زمانہ مین
اوسکو نہایت شان اور قوت حاصل ہوئی اور باقی تین بادشاہون کے
عہد مین اوسکو قوت اور دولت حاصل ہوئی اور اوسنے بہت سی عمارتین

بنا ہین اور اپنی قرب و جوار کی بعض قومون پر بھی فتح حاصل کر لی مگر ترکوینیوس
بادشاہ کو اپنے ظلم و تعدی کے سبب سے مجبوری سلطنت چھوڑنی پڑی اور
وہان اوسی سنہ مین سلطنت جمہوری ہوگئی اور جو شخص اومین سردار اور
صاحب امر و نہی ہوتا تھا اوسکو قنصل یعنے مستشار کہتے تھے اور اس
انقلاب کو سبب سے رومی بڑہنے اور پھیلنے سے ایکسو ساٹھ برس تک ٹھہر گئے
اور اٹلی مین قومی قومون مین اسوقت رومی تھے اور غولیین تھی جو شمالی طرف
مین رہتی تھی اور ایک سمنیت تھی جو جنوب مین رہتی تھی مگر سنہ عیسوی سے
تین سو اکیانوے برس پہلے غولیون نے اپنی قوت کو بغیر کسی فائدہ کے
بالکل ضائع کر دیا اور تین سو تینتالیس برس پیشتر سنہ عیسوی سے دوسو
ستر برس سنہ عیسوی سے پہلے تک عظمت اور شجاعت بہت بڑھ گئی
یہان تک کہ وہ قوم سمنیت پر غالب آگئی اور اٹلی کے وسط اور جنوب کو
انھون نے بالکل اپنے قبضہ مین کر لیا اور اس مدت مین جنگ و جدال
کی ثابت قدمی اور دانائی اور معاملات تمدن کی خوبی کے سبب سے رومیون کو

بہت بڑی عزت حاصل ہوگئی اور دوسو اکیس برس پیشتر سنہ عیسوی سے
ایکسو تہتر برس سنہ عیسوی سے پہلے تک قوم غولیون کے ممالک بھی
بھی ایک سمت انھون نے دبالی اور ۲۴۳ء مین وہ قطعہ اٹلی مین ملالیا
اور اوسکے حاکم رومیون کے عاملون مین سے ہوگئے اور اس زمانہ سے
اٹلی اور رومیون کی تاریخ مخلوط ہوگئی اور اوسکے حالات رومیون کے
حالات کے تابع ہوگئے پھر رومیون نے اٹلی کے باہر تسلط کرنا شروع کیا
اور وقتاً فوقتاً ملکون پر قبضہ کرتے گئے یہانتک کہ پرانی دنیا کے بڑے
حصہ پر اونکا قبضہ ہوگیا اور تیس برس پیشتر سنہ عیسوی کے اوکتا فیوس
نے جو اوس ملک کا فرمانروا تھا جمہوری سلطنت کو توڑ کر بادشاہت
قائم کردی اور اغسطس امپریعنے سلطان اپنا لقب کیا اور اسیوقت سے
رومیون کی بادشاہت شروع ہوئی جسکے بادشاہون کو قیاصرہ کہتے ہین
اور ۳۹۵ء مین جب امپر تھیودوزنے انتقال کیا تو یہ سلطنت دو حصون مین
منقسم ہوگئی ایک شرقی اور ایک مغربی اور مغربی سلطنت کا دار السلطنت

شہر روم رہا اور جب سنہ ۴۷۶ع مین یہ مغربی سلطنت تباہ ہوئی تو اٹلی پر
ایک قوم ہیرول نامے نے حملہ کیا اور اپنا قبضہ کرکے اوس سنہ سے
سنہ ۴۹۳ع تک اوسمین سلطنت کی اسکے بعد ایک دوسری قوم نے جسکو
استروغوت کہتے ہین سنہ ۵۵۳ع تک وہان سلطنت کی پھر یہ مغربی حصہ سلطنت
شرقی کے قبضہ مین آگیا اور اوس سنہ سے سنہ ۵۶۸ع تک اوسکے قبضہ مین رہا
پھر اسی سنہ مین ایک قوم لونغوبارد جو لومبارد بھی کہلاتی تھی اسپر قابض
ہوگئی اور اوسکے تمام ممالک شمالیہ اسکے قبضہ مین آگئے اسوقت بھی اٹلی
کے دو حصے ہوگئے ایک حصہ تو قوم لومبارد کے پاس رہا جو اٹلی لومباردی
یا بربری کے نام سے مشہور ہوا اور دوسرا حصہ سلطنت شرقیہ اٹلی یونانی یا
رومی کے نام سے مشہور ہوا اور اسی دوسرے حصہ کے فرمانروا کو ایکزارخوس
کہتے تھے (یہ لفظ یونانی ہے اور اسکے معنے ہین حاکم بیرونی) اور دارالسلطنت
اوسکا شہر رافینا مقرر ہوا اور سنہ ۷۲۶ع مین امپریونانی لیون ثالث کے ظلم
وزیادتی کی بدولت وہان بلوہ ہوا جسکے سبب رومیون کو استقلال ہوگیا

اور جمہوری سلطنت بابیعنی پوپ کی سرداری مین قائم ہوگئی
پھر ایک تھوڑے ہی عرصہ کے بعد گریک کے حاکم نے پوپون پر ایک طرف
سے چڑہائی شروع کی اور دوسری طرف سے ملوک لومبارد نے اونکو دبانا
شروع کیا یہانتک کہ پوپ اسطفان ثالث نے مضطر ہوکر شہنشاہ فرانس
شارل مارتل سے اعانت چاہی اور اسی درمیان مین لومبارد نے جنوبی
طرف سے زور کیا یہانتک کہ ۷۵۱ع مین یونان کا ایک ٹکڑا لیلیا اور
اوسکا نام نیفانتون رکھا مگر اونکی اصلی سلطنت بھی امپرر شارلمان کے
سبب سے ۷۷۴ع مین خراب ہوگئی اور اسوقت مین اٹلی کے تین حصے ہوگئے
ایک اٹلی فرانسیسی کے نام سے مشہور ہوا اور دوسرا اٹلی لومباردی اور
تیسرا اٹلی یونانی اور اس انقسام مین پوپ خود مستقل بادشاہ ہوئے
بالکہ تخت سلطنت امپرر کے تھے مگر شارلمان کے انتقال کے بعد تھوڑی ہی
عرصہ مین اٹلی ایک سلطنت مستقل ہوگئی اور ۸۴۳ع مین اوسکو تاج سلطنت
ملگیا جسکے مستحق ملوک فرنچ تھے جو کالونجیان کے نام سے مشہور تھے لیکن بعد

سلطان شارل کے سنہ ۸۸۸ء مین بعض امراء طلیان نے جو برانچی اور غی وغیرہ تھے متفق ہوکر اسبات مین کوشش کی کہ امپیری کا تاج اور اٹلی کا تاج یا ان دونون مین سے ایک کا تاج کسی طرح حاصل کرنا چاہیے چنانچہ سنہ ۹۱۱ء مین بعد زوال خاندان کارلونجیانیہ کے المانیا سے امراء مذکور وہان مستقل فرمانروا ہوگئے اور سنہ ۹۶۲ء مین اوتون اول امپیرالمانیا نے شمالی اٹلی کو پھر اپنے قبضہ مین کرلیا اور اوسکے بعد یونانی اٹلی پر بھی قبضہ کرنا چاہا خصوصاً ہنری ثالث نے بہت سی کوشش کی اور پاپا پوپون کو بھی اپنی سلطنت کا تابع کرلیا چنانچہ یہ کیفیت سنہ ۱۰۳۹ء سے شروع ہوئی اور ایکمدت چھپن تک باقی رہی لیکن پھر سنہ ۱۰۷۳ء مین پاپا غریغوریوس سابع اس تبعیت سے نکلکر مستقل حالت مین ہوگیا اور اسنے اپنے رتبہ پاپویت یعنے پوپیت کو اور سلاطین کے رتبہ سے بھی برتر کرنا چاہا اور اسکا سبب ور خلعت کا حاصل ہونا تھا جسپر سنہ ۱۱۲۲ء تک جھگڑا رہا تھا اور اسی زمانہ مین نورمندی (یہ نسبت ہے نارمند کی طرف جو فرانس کی عملداری مین ہے)

نے یونانی اٹلی پر دخل کر لیا اور اوسکو سلاطین مشرق اور لومبارڈو کے
ہاتھ سے چھڑا لیا اور ۱۱۳۰ء مین صقلیتین کی سلطنت نئی قائم کی اور روجیر
اول پوپ کا تابع ہوکر اون دونون کا بادشاہ ہوا اسی اثنا مین قوم
غوالف اور جیبلین طلیان کے مابین نائرہ حرب وضرب مشتعل ہوگیا
جو ۱۱۶۱ء سے لیکر ۱۲۶۸ء تک برابر مشتعل رہا آخر کار قوم غوالف غالب
آئی اور المانی مغلوب ہوکر اٹلی سے نکل گئے اور شہر لومبارڈو اور طوسکانہ
مستقل حالت مین ہوگئے اور جمہوری سلطنت کی وہان منادی ہوگئی
کیونکہ کوئی خوف سلاطین المانیا کے تسلط کا اونکو باقی نرہا تھا مگر اون
شہرون کے حاکم روم کے پوپ کے پیرو تھے اور سلطنت جمہوری وہان قائم ہوکر
وقتاً فوقتاً بہت سی ہنگامون کے بعد اٹلی پھر ذرا استحکام پکڑتی چلی اور
مملکت صقلیتین اوس مشہور ہنگامہ کے بعد جو فاب سیسیلیان کے نام سے
شہرت پذیر تھا اور جو ۱۲۸۲ء مین ہوا تھا دو مملکتون مین منقسم ہوگئی
جنمین سے ایک کا نام مملکت نابلی اور دوسری کا نام مملکت صقلیہ قرار پایا

چنانچہ ان دونون سلطنتون پر دو خاندان مسلط ہو گئے اور ۱۵۰۰ء تک
اسی حالت پر وہ سلطنت چلی آئی اور شہر میلانو اُن امرا کے عہد مین جو ویسکونٹی
کے خاندان مین سے تھے اور جنکے ہاتھ مین قدیم سے وہان کی حکومت ۱۲۷۷ء
سے ۱۴۴۷ء تک رہی تھی اور نیز اون امرا کے عہد مین جو خاندان سفورزہ
مین سے تھے اور جنکے خاندان مین وہان کی حکومت سنہ مذکور سے ۱۵۲۵ء
تک رہی ایک معتبر دار الریاست بنگیا اور کونٹ اِڈی ساوس نے جسکا لقب
اخضر تھا سافویا کی قدر و منزلت کو ۱۳۴۳ء سے لیکر ۱۳۸۳ء تک نہایت درجہ
ترقی دی اور ابتداء قرن چہاردہم سے اٹلی مین قوم بندقیہ نے پھیلنا
شروع کیا اور خاندان آستے فرارہ مین اور خاندان غونزاغہ مانتوہ مین
پھیل گئی اور طوس کانہ کے شہرون مین شہر فلورنس نہایت مشہور ہوگیا
اور اوسیوقت سے خاندان میدیشی کی ابتدا فلورنس مین شروع ہوئی اور
پوپ جو اٹلی سے شہر اَفینیون علاقۂ فرانس مین نکالے گئے تھے اور پھر ستر برس
بعد اٹلی مین آگئی اور کردینال بورنوس نے پوپ اینوسان سادس کا حکم

پھر جاری کر دیا اور اوسکو سنہ ۱۳۶۰ع مین کنیسون کے متعلق تمام شہرون مین
مشتہر کرا دیا مگر باوجود ان سب باتون کے اٹلی کو وہ زمانہ نصیب نہ ہوا
جسمین وہ قرب و جوار کی قومون کے ہاتھ سے محفوظ رہتی اور پوپ جولس ثانی
سنہ ۱۵۰۳ع سے سنہ ۱۵۱۳ع تک برابر اس بات مین کوشش کرتا رہا کہ کسی طرح
اٹلی سے قوم بربر کو نکالے کیونکہ فرانس اور اسپین ان عمدہ شہرون پر قبضہ
کرنے کے لیے خونریزی کرتی رہتی تھی مگر فرانس کے بادشاہون یعنے
شارل آٹھوین اور لوئیز بارہوین اور فرنسوی پہلے کی کوشش رائگان گئی
اور آخرکار اسپین ہی سنہ ۱۵۰۵ع مین دونون مملکت صقلیہ پر قابض و متصرف
ہو گئی اسکے بعد اہل میلانو نے سنہ ۱۵۴۰ع مین اونپر غلبہ کیا اس طرح کہ اٹلی
صرف شمال و جنوب مین منحصر ہو گئی اور باقی کو اونھون نے جسطرح چاہا
ترتیب دیا اور سوا بندقیہ کے اور کوئی مقام مستقل نہ رہا پھر سترہوین
قرن مین اسپین نے اٹلی سے نقض عہد کیا یہانتک کہ اٹھارہوین قرن
مین مملکت اٹلی اس سبب سے کہ مملکت میلانو اور مملکت دونون صقلیہ کی

سنہ ۱۷۰۶ع سے سنہ ۱۷۲۱ع تک سلطنت اسٹریا کے تابع ہو گئی تھی بالکل نیست
و نابود ہونیکے قریب ہو گئی تھی لیکن سنہ ۱۷۳۱ع سے لیکر سنہ ۱۷۳۵ع و سنہ ۱۷۳۸ع تک
مملکت پارمہ اور مملکت دونون صقلیہ پر خاندان بوربون اسپنیولی مین سے
دوگروہ مسلط ہو گئے مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان دونون مملکتون کو کبھی
سلطنت اسپین مین شامل نکرینگے اسکے بعد پھر اٹلی کی حالت اون ہنگامون
کے سبب سے بدل گئی جو نپولین اول کے عہد مین ہوئے تھے اور سافویا او
پیمونٹ فرانس مین سنہ ۱۸۰۱ع مین شامل ہو گئے اور مملکت میلانو مملکت اسٹریا
سے علحدہ ہو کر جمہوری سلطنت بنگئی اور اسٹریا نے میلانو کے عوض مین
بندقیہ اور اوسکے توابع کو اپنے قبضہ مین کر لیا اور طوسکانہ پر خاندان
اسپین سے ایک امیر قابض ہو گیا پھر سنہ ۱۸۰۵ع مین اوسترلیٹس کی لڑائی
اور پرزبورغ کی شرطون کے بعد بندقیہ مع اپنے توابع کے مملکت میلانو
کے تابع ہو گیا اور اوسکا نام اٹلی رکھا گیا اور جنیوہ فرانس مین شامل ہو گیا
اور فرانس کے لشکر نے مملکت نابلی کو بھی فتح کر لیا جسکے سبب سے بادشاہ

فرڈیننڈ رابع کے پاس سوائے جزیرہ صقلیہ کے اور کچھ باقی نرہا اور نیپولین نے سلطنت مذکورہ میں اپنے بھائی جوزف کو ۱۸۰۶ء میں حاکم کردیا اور پھر ۱۸۰۸ء میں اپنے داماد مراٹ کو وہین کا حاکم کیا اور ملکہ طوسکانہ نے ۱۸۰۷ء میں اپنا ملک اوسکو سپرد کردیا اور وہ مملکت سلطنت فرانس میں شامل کردی گئی اور پوپ کی ملکون میں سے بھی جو اٹلی میں تھے کچھ حصہ فرانس میں شامل ہوگیا اور تیرول جنوبی بھی ۱۸۱۰ء میں اوسمین شامل ہوگیا اسکے بعد روم اور بقیہ ملک پوپون کا بھی فرانس میں شامل ہوگیا یہانتک کہ اٹلی بالکل نیپولین اول کے تابع ہوگئی صرف ایک جزیرہ صقلیہ باقی رہگیا جو بوربون نابلی کے پاس رہا تھا اور مملکت سردانیہ خاندان سافویا کے قبضہ میں رہگئی چنانچہ اب مین شمال و مغرب جسقدر موقع تھے وہ سب فرانس میں شمار کیے جاتے تھے صرف ایک ملک لوکہ اور پیومبو اوس سے خارج تھا جو نیپولین نے اپنی بہن الیزہ کو دیدیا تھا اور تمام شرقی سمت مع ایک حصہ پوپ کی مملکت کی اٹلی کے نام سے مشہور تھی جسپر البرنس اوجان نیپولین

کی پہلی بیوی کا بیٹا بادشاہون کے مانند بطور نیابت حکمرانی کرتا تھا اور سلطنت
نابلی اوسکے داماد مرات کی تحت حکم تھی اور جسطرح کہ امراء طلبیان بیکار ہو گئے تھے
اسی طرح پوپ بھی بیکار رہ گئے مگر اون واقعات کی بعد جو سنہ ۱۸۱۴ع مین ہوئے
مملکت روم بمقتضاے اوس مشہور عہدنامہ کے جو ویئنا مین ہوا بالکل پوپون
کے پاس پھر آگئی اور سافویا خاندان سافویا مین آگیا اور پیمونٹ اور نیس
اور جنیوہ بھی اونھین کو ملگیا اور سلطنت اسٹریا نے میلانو اور بندقیہ پر قبضہ
کر کے دونون کو بلقب لومباردیہ اور بندقیہ کے مشہور کر دیا اور طوسکانہ اور
مودنہ پر اسٹریا کے خاندان کے دو امیرون نے قبضہ کر لیا اور مملکت پارمہ
نپولین ثانی کی زوجہ ماریا لویزہ کو عطا کی گئی اور صرف مملکت نابلی نپولین
اول کے داماد مرات کی قبضہ مین رہی لیکن نپولین ثانی کی عہد مین جو سو دن کی
مدت مشہور ہے وہ بھی اوسکے ہاتھ سے نکل گئی اور پھر فردیناند کے قبضہ مین
آگئی جو اوسکا پہلا بادشاہ تھا اور سنہ ۱۸۴۸ع مین مملکت لومباردیا اور بندقیہ
نے مملکت اسٹریا پر حملہ کر دیا اور صقلیہ نابلی سے علیحدہ ہو گئی پس نابلی اور

سرڈانیہ مین اوسیوقت سے وہ قانونی حکومت قائم ہوگئی جسکو کونسٹیٹیوشن
کہتے ہین اور روم اور طوسکانہ نے بھی اپنی سلطنت جمہوری قائم کردی
مگر پھر ۱۸۴۹ء مین جملہ سلطنتین اپنی پہلی حالت پر عود کرگئین اور ۱۸۵۹ء
مین فرانس اور سرڈانیہ اور اسٹریا مین ایک بڑا معرکہ حرب وضرب کا ہوا
اور لشکر فرانس اور سرڈانیہ نے لومبارڈیا کو اسٹریا کے قبضہ سے چھین کر موافق
اون شرائط صلح کے جو ۱۱ جولائی ۱۸۵۹ء کو شہر فیلا فرانکہ مین بمقام ادی
بینشیو قرار پائی تھین امپرر اسٹریا نے لومبارڈیا کو امپرر فرانس کے
سپرد کردیا امپرر فرانس نے اوسکو امپرر سرڈانیہ کے حوالہ کیا اور شروط مذکورہ
کے اصول کی تصحیح شہر زوریک مین ہوئی اسی وجہ سے وہ صلحنامہ اوسی
شہر کے نام سے مشہور ہے جو گیارہوین نومبر ۱۸۵۹ء کو تحریر ہوا اور اسی
اثنا مین کہ لومبارڈیا مین لڑائی ہو رہی تھی طوسکانہ اور پارمہ اور موڈنا اور
روم سب اوٹھ کھڑے ہوئے اور ستمبر ۱۸۵۹ء مین چار گروہ بطور قرعہ اندازی
عام کے فلورنس اور پارمہ اور موڈنہ اور بولونیا کے باہم مجتمع ہوگئے اور

اونھون نے اپنے سلاطین کو معزول کرکے اپنے ملکون کو سردانیہ کے تابع
کردیا جسکا بادشاہ وکٹر امانویل ثانی سافویا قانونیہ کے خاندان مین کا تھا
اور جب اس بارہ مین اہالیان مملکت سراے طلب کی توسب نے بالاتفاق
منظور کیا چنانچہ سردانیہ کے بادشاہ مذکور نے بھی اس بات کو تسلیم کرکے
ملک پارما اور موڈنا اور روم کو اپنے فرمان مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء کے
ذریعہ سے شامل ہونیکا حکم دیا اور طوسکانہ کو بھی ایک فرمان کے ذریعہ
سے شامل کرلیا جو ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء مین لکھا گیا تھا اور نسبت اون
واقعات حرب کے جو سنہ مذکور مین ختم ہوئے مارش کے باشندون اور اومبریا
کے لوگون نے جو مملکت روم مین ہے اور اہالیان ناپلی اور صقلیہ نے
اس بات کی درخواست کی کہ یہ ملک بھی مملکت سردانیہ مین شامل ہوجاوین
چنانچہ سلخ اکتوبر اور دوسری دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء مین بادشاہ مذکور نے اون
لوگون کی درخواستون کو منظور کرکے اون تمام ممالک مختلفہ کو بموجب اپنے
احکام مورخہ سترھوین دسمبر کے ایک مملکت کرلیا پھر سترھوین مارچ سنہ ۱۸۶۱ء کو

وہ قانون جاری ہوا جسکی رو سے ملک سردانیہ نے اُسکو اٹلی کا بادشاہ قرار دیا اور یہی لقب اوسکی اولاد کے واسطے بھی قائم رہیگا اور ۱۸۶۶ع میں بندقیہ بھی اُسمین شامل ہوگیا۔

دوسری فصل

اٹلی کے بادشاہون کے نام بترتیب اونکے عہد سلطنت کے

گروہ سافویہ کی اصل خاندان ساکسونیہ سے ہے (ساکسونیہ ایک بڑا خاندان ہوا ہے جو چھہ شعبون مین منقسم ہے چنانچہ جرمن کے امپر بھی اسکی ایک شاخ مین ہین) اور سافویا کے خاندان کا سب سے بڑا شخص ہومبرٹ اول تھا جسکو رودولف ثالث بادشاہ برغونیا نے سافویہ اور موریان کا حاکم مقرر کیا تھا اور اسکا لقب کونٹ مشہور تھا اور اسکو ذوالایادی البیض یعنے سفید ہاتھون والا بھی کہتے تھے مورخین نے اسکے باپ کے نام مین اختلاف کیا ہے بعض تو یہ کہتے ہین کہ اوسکے باپ کا نام برتولد یا بارولد کونٹ موریان تھا اور بعض کہتے ہین کہ وہ رودولف مذکور کا بیٹا تھا

اور بعض کہتے ہین کہ وہ ہوبع مرکیز اٹلی والے کا بیٹا تھا پس سنہ ١٠١٦ع مین ہومبرٹ کونٹ سافویا کے لقب کے ساتھ ملقب ہوگیا اور سنہ ١٠٣٤ عیسوی مین امپرر جرمن کونزادسے جو سالیاک مشہور تھا مملکت فوسینی اور شابلی اسفل اور اور روال داوستہ (یعنے وادی داوستہ جو ایک شہر کا نام ہے) لے لیا اور وہ سب سافویا کے متعلقات مین سے ہوگیا۔

اٹلی کے بادشاہون کے نام ترتیب وانکی سلطنت کے

اس سے	اس تک	بادشاہون کے نام اور اونکے خاندان
		خاندان سافولیا کے کونٹون کا
١٠٢٧	١٠٤٨	ہومبرٹ پہلا مذکورۂ بالا
١٠٤٨	١٠٦٠	ادمی پہلا بعضون نے کہا ہے کہ ہومبرٹ کا بیٹا تھا اور بعضون نے کہا کہ وہ حفید یعنے پوتا ہے۔
١٠٦٠	١٠٨٠	ادمی دوسرا پہلے کے بھائی کا بیٹا
١٠٨٠	١١٠٣	ہومبرٹ دوسرا جسکا لقب متقوی تھا
١١٠٣	١١٤٨	ادمی تیسرا اسکے ملک پر ہنری پنجم نے تسلط کرلیا اور اوسکو سلطنت جرمن کی کونٹی بنادیا
١١٤٨	١١٨٨	ہومبرٹ تیسرا
١١٨٨	١٢٣٣	توماس پہلا
١٢٣٣	١٢٥٣	ادمی چوتھا

۱۲۵۳	۱۲۶۳	بونیفاس جو رولاند مشہور تھا اور قید خانہ مین مرگیا
۱۲۶۳	۱۲۶۸	بطرس چوتھے امدی کا بھائی اور اوسکو شاربیین صغیر ہی کہتے ہین
۱۲۶۸	۱۲۸۵	فلپ پہلا بطرس کا بھائی
۱۲۸۵	۱۳۲۳	امدی پانچوان جسکا لقب کبیر تھا
۱۳۲۳	۱۳۲۹	اڈوارڈ جسکا لقب سخی تھا
۱۳۲۹	۱۳۴۳	ایمون اڈوارڈ کا بھائی جسکا لقب سلیم تھا
۱۳۴۳	۱۳۸۳	امدی چھٹا جسکو کونٹ اخضر کہتے تھے
۱۳۸۳	۱۳۹۱	امدی ساتوان جسکو کونٹ احمر کہتے تھے
		خاندان سافویا کے ڈیوکون کا
۱۴۱۶	۱۴۵۱	امدی آٹھوان جسکو امپرر سیجزمونڈ نے سنہ ۱۴۱۶ع مین ڈیوک کیا اور اوسکے بیٹے لویز کو سنہ ۱۴۳۴ع عیسوی مین ملک دیدیا پھر سنہ ۱۴۴۰ع مین اوس سے ملک چھوڑ لیا کیونکہ اوسنے پوپ کو منتخب کیا تھا
۱۴۴۰	۱۴۶۵	لویز پہلا مذکورۂ بالا
۱۴۶۵	۱۴۷۲	امدی نوان
۱۴۷۲	۱۴۸۲	فیلبرٹ پہلا جسکا لقب صیاد تھا
۱۴۸۲	۱۴۸۹	شارل پہلا بھائی فیلبرٹ کا جسکا لقب حربی تھا
۱۴۸۹	۱۴۹۶	شارل دوسرا جو سنہ ۱۴۸۸ع مین پیدا ہوا اور انتظام مملکت اوسکی مان کے ہاتھ مین تھا۔
۱۴۹۶	۱۴۹۷	فلپ دوسرا پہلے لویز کا بیٹا جو سنہ ۱۴۳۸ع مین پیدا ہوا تھا
۱۴۹۷	۱۵۰۴	فیلبرٹ دوسرا جسکا لقب جمیل تھا
۱۵۰۴	۱۵۳۳	شارل تیسرا بھائی فیلبرٹ کا جسکا لقب طیب تھا
۱۵۳۳	۱۵۸۰	امانویل فیلبرٹ جسکا نام راس الحدید تھا
۱۵۸۰	۱۶۳۰	شارل امانویل پہلا جسکا لقب کبیر تھا
۱۶۳۰	۱۶۳۷	ویکٹر امدی پہلا
۱۶۳۷	۱۶۳۸	فرنسوی ہاسینت جو سات برس کی عمر مین مرگیا۔

۱۶۳۸	۱۶۷۵	شارل امانویل دوسرا
۱۶۷۵	۱۷۱۳	وکٹر امدی دوسرا
		خاندان ملوک سردانیہ یعنے سارڈینیا کا
۱۷۱۳	۱۷۳۰	وکٹر مذکور جو سرڈانیہ وغیرہ پر بطور بادشاہ کے مالک ہوا جسکا لقب وکٹر امدی پہلا ہوا
۱۷۳۰	۱۷۷۳	شارل امانویل پہلا
۱۷۷۳	۱۷۹۶	وکٹر امدی دوسرا
۱۷۹۶	۱۸۰۲	شارل امانویل دوسرا
۱۸۰۲	۱۸۲۰	وکٹر امانویل پہلا
۱۸۲۰	۱۸۳۱	شارل فلیکس
۱۸۳۱	۱۸۴۹	شارل البرٹ سافویا کارینیان کی شاخ میں سے بہ اسبب بادشاہ ہوا کہ شارل فلیکس کا کوئی وارث نہ تھا پھر اوسنے اپنے بیٹے وکٹر امانویل ثانی کے لیے ۲۳ مارچ ۱۸۴۹ء کو جبکہ اسٹریا کے لشکر نے نفارہ کی لڑائی میں اوسپر غلبہ پایا تھا سلطنت کو چھوڑ دیا اور شہر اوپورٹو میں جو پرتگال کی مملکت میں ہے جلاوطن ہو گیا اور اوسی سنہ کے اخیر میں مرگیا۔
		ملوک اٹلی
۱۸۶۱		وکٹر امانویل مذکورۂ بالا جو اب تک بادشاہ ہے۔

تیسری فصل

اٹلی کے ملک کے بیان میں

اٹلی یورپ کے جنوب میں ایک ملک ہے جو عرض شمالی میں سینتیس درجوں

اور پچاس دقیقون اور سینتالیس درجون اور چالیس دقیقون کے درمیان
مین واقع ہے اور طول شرقی مین تین درجون اور پینتالیس دقیقون اور
سولہ درجون اور پانچ دقیقون کے درمیان مین واقع ہے اور وہ ایک
جزیرہ نما ہے اور اوسکی شکل ایک مہمیز دار موزہ کی سی ہے اور سرحد اوسکی
جانب شمال سویسرہ اور اسٹریا ہے اور مابین شمال و مغرب کی فرانس ہے
اور مغرب مین اور مابین مغرب اور جنوب مین بحر رومی جو مدیترانی یعنے
مڈیٹرینین اور آبنائے سینا درمیان صقلیہ کے اوسکی حد فاصل ہے اور
جنوب و شرق کے مابین بھی وہی بحر رومی ہے اور شرق کی جانب بحر
ادریاتیک ہے طول اسکا تیرہ ہزار کیلومیتر ہے جسکی ابتدا جبل مون بلان
سے ہے اور انتہا اوسکی راس سپارتیفینتو تک ہے اور عرض اوسکا بہت
مختلف ہے شمال کی طرف اوسکی مقدار پانسو پچاس کیلومیتر ہے اور وسط
اور جنوب مین زیادہ سے زیادہ دوسو بیس کیلومیتر ہے اور بعض مقام
پر جہان بہت تنگ ہو گیا ہے صرف ساٹھ کیلومیتر ہے اور اوسکی مساحت

مع اوسکے جزیرون کے دو لاکھ چوراسی ہزار چارسو پینسٹھ کیلو میتر مربع ہے
اور اوسکے باشندون کی تعداد موافق اوس شمار کے جو ۱۸۶۲ عیسوی مین
ہوئی تھی دو کروڑ سینتالیس لاکھ تربسٹھ ہزار تین سو بیس تھی اور سب کا
مذہب کیتھلک ہی شاذ و نادر کوئی دوسرے مذہب کا ہے اور جزیرہ صقلیہ
اور سارڈینیہ یعنے سارڈینہ اسکے خاص بڑے جزیرے ہین اور جزیرہ صقلیہ کے
جنوب مین ایک جزیرہ پنتلاریہ ہے اور درمیان جزیرہ صقلیہ اور بر جزیرہ
کے جزیرہ لیباری ہے اور جون نابلی کے مقابل پر جزیرہ ایسکیا اور کابری ہے
اور طوسکانہ اور کورسکہ کے درمیان جزیرہ البا ہے نیپولین کا قول ہے
کہ یورپ مین کوئی قطعہ باعتبار اپنی وضع کے اس مطلب کیلیو کہ وہ عظیم الشان
بحری سلطنت بنایا جاوے اٹلی سے بہتر نہین ہے کیونکہ اوسکے کنارون
کی لمبان میدان مین دو ہزار تین سو کیلو میتر ہے اور جزیرہ سردانیہ کے
کنارون کی لمبان مع جزیرہ صقلیہ کے ایکہزار چارسو کیلو میتر ہے اسطرح
اٹلی مع اپنے تمام چھوٹے بڑے جزیرون کے تین ہزار نوسو کیلو میتر کنارونکی

لمبان پر حاوی ہے اور قبل ۱۸۵۹ع کے اٹلی گیارہ قسمتوں پر منقسم تھی اور
وہ گیارہ یہ ہین مملکت سردانیہ اور ریاست مونکو اور لومبارڈیا اور بندقیہ
اور موونہ کے ڈیوکون کے اور پارمہ کے ڈیوکون کے اور لوکا کے ڈیوکون
کے اور ماسہ اور کرارہ اور بغران کے ڈیوکون کے اور طوسکانہ کے ڈیوک کے
علاقے اور پوپ کے علاقے اور جمہوری علاقہ سینٹ مرینو کا اور مملکت ناپلی
پس یہ تمام ممالک اب سب ایک ہو گئے ہین اور اٹلی ان سب سے ملکر ایک
سلطنت بنگئی ہے صرف دو چھوٹے چھوٹے قطعے ایک مونکو اور دوسرا
سینٹ مرینو اور ایک شہر روم اور ایک وہ جنگل جو اوسکے قریب ہین پوپ کے
علاقہ سے متعلق رہا ہے اٹلی سے خارج ہین اور اٹلی کی شمالی اور غربی سمت
مین جبال الپ کا سلسلہ ہے اور اسی کے قریب جبال ابنین کا سلسلہ ہے جو
اٹلی کو طول مین دو پارہ کر دیتا ہے اور ابنین سے اور چھوٹے چھوٹے پہاڑ
نکلتے ہین جنمین سے ایک کوہ آتش فشان ہے جو ویزوف مشہور ہے اور
صقلیہ مین بھی چند پہاڑ ہین جنمین سب سے بڑا آتش فشان ہے جسکو اتنا کہتے ہین

اور شمالی سمت مین اٹلی کے ایک دریاے عظیم بہتا ہے جس کا نام پو ہے اور
سب دریا اوسطرف کو اوسمین آگرے ہین جیسے کہ کالتیشینو اور آدا اور الیو
اور مینشیو اور ترابیا اور طارو وغیرہ اور دریاے ایزونصو اور تلیامینتو اور
برینتہ اور ادیجی اوسمین نہین گرتے بلکہ وہ بحر ادریاتیک مین گرتے ہین اور
وسط اور جنوب مین اور چھوٹی چھوٹی ندیان جاری ہین جو اوسی بحر مین جا کر
گرتی ہین اور شمالی اٹلی مین چند بحیرہ ہین انھین مین سے ایک بحیرہ لاغو ماجوری
ہے یعنے بحیرہ کبری ہے اور بحیرہ کومو اور غاردا اور لوغانو اور لیکو اور
ایزیو بحیرہ ہی ہین اور اٹلی مین ایک جگہ سے دوسری جگہ جانیکے لیے معمولی
سڑکین ہین اور آہنی سڑکون مین سے چار ہزار چار سو تیرہ کیلو میتر تو ۱۸۶۵ء
تک طیار ہو چکی تھی اور چار ہزار آٹھ سو بیاسی کیلو میتر قریب اختتام تھی
اور اٹلی آب و ہوا کی خوبی اور فضا کی لطافت مین بجز وسط اٹلی کے مشہور ہے
اوسط اٹلی مین جھیلین بہت سی ہین جنکو پونتین کہتے ہین اور اونکے سبب سے
وہان ہر سال کوئی نکوئی عام مرض پیدا ہوتا رہتا ہے اور اوسکی زمین کی حالت

مختلف ہی مگر اکثر حصہ اوسکا بہتر اور عمدہ قابل زراعت ہی خصوصاً لومبارڈیا
کی زمین نہایت عمدہ ہے جسمین چانول اور ہر قسم کا غلہ پیدا ہوتا ہے اور
مقام نابلی کا تیل اور شراب اور بردقان یورپ مین مشہور ہے اور جنوبی
اطراف مین اوسکے روئی اور نیشکر کی بکثرت پیداواری ہوتی ہے اور ہر
سمت مین ریشم کا کیڑہ اور شہد کی مکھیان نہایت کثرت سے فائدہ دیتی ہین
اور مویشی وہان کی یورپ کی اور اور مقامات کی مویشیون کی مثل ہوتی ہین
سواے ایک قسم کی بھینس کے اور سرانیہ مین ایک قسم کے حروف بھی
ہوتے ہین اور وہان زہریلے جانور نہایت کثرت سے ہین اور وہان کی
مچھلیان بھی بہت عمدہ اور نہایت لذیذ ہوتی ہین اور تمام اٹلی کی زمین
بیش قیمت پتھرون سے گویا غنی ہو رہی ہے جابجا اوسمین عمدہ عمدہ
کانین ہین اور جبال الب اور اپنین اور کرارہ اور فلتیرہ مین سے وہان
سنگ مرمر اور رخام اور برفیر پتھر نکلتا ہے اور جبل ستافسیہ مین سنگ رخام
جسمین کئی رنگ ہوتی ہین نکلتا ہے اور سنگ رخام سیاہ جبل جینویا مین

اور سنگ خام سبز جبل پر اتو مین بہت ہوتا ہے اور سنگ فلورانسہ
ایسا نکلتا ہے جسپر صاف کرنیکے بعد ویران شہرون اور درختون کی شکلین
نکلتی ہین اور ایک ایسا پتھر پیدا ہوتا ہے کہ اوسکے جلانے کے بعد وہ ایسی
چیز ہو جاتا ہے جو فاسفورس بولونیا مشہور ہے اور تاریکی مین چمکتا ہے اور
سنگ مینی بارسہ مین اور اوسکے سوا مملکت طوسکانہ اور فینشنسہ اور سینیہ
اور پیمونت اور جبل فیزوف مین پیدا ہوتا ہے اور جزیرہ صقلیہ ورسرادینیہ
مین کسیقدر سونا بھی پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر چاندی بھی نکلتی ہے اور
ہزارون قناطر سیسہ اور پانچ چھہ لاکھ قنطار لوہا نکلتا ہے اور اٹلی مین پارہ اور
تانبے اور توتیا اور گندھک اور نمک کی کانین ہین اور وہان بعض معدنی
چشمے ایسے مشہور ہین جیسے کہ المانیا کے معدنی چشمے ہین اور وہان کپڑا
حریر اور صوف اور رینجق اور ویدنہایت عمدہ اقسام کا تیار ہوتا ہے اور
اور چیزین عجیبن اور مرایا اور برانیط کی بھی تیار ہوتی ہین اور علاوہ اسکے
وہان چینی اور مٹی وغیرہ کی چیزین اور باجے نہایت عمدہ تیار ہوتے ہین

اور ایک خاص قسم کی گھاس کی چیزین نہایت عمدہ بنتی ہین مگر جسوقت سے
امریکا اور اس گڈہوپ کا حال معلوم ہوا ہے اوسوقت سے اوسکی بحری
تجارت مین بڑا نقصان آگیا ہے اور سب سے زیادہ مشہور شہر اسکی تجارت
کے لحاظ سے بندقیہ اور آنگونہ اور غزنہ اور جنیوہ ہین مگر انکی تجارت داخلی
کچھ بڑھتی نہین ہے لیکن چونکہ اٹلی کے سب ملک ملکر ایک ہوگئے ہین اس
سبب سے جو نقصان اوسکی تجارت مین ہین وہ اب بہت جلد رفع ہو جاوینگے
۱۸۶۴ع تک اوسکے تجارتی اشیا کی قیمت ایکہزار دوسو چالیس ملین
اور نو لاکھ ستر ہزار نوسو اونتیس فرنک تھی جسمین سے جانیوالے مال کی
قیمت چارسو پانچ ملین اور اٹھاون ہزار آٹھ سو ستاسی فرنک تھی اور جسقدر
جہاز تجارت کا اسباب لیکر آئے اور گئے ۱۸۶۴ع مین انکی بھی تعداد
دو لاکھ اکتیس ہزار نوسو ساٹھ تھی جنمین سے جانیوالے ایک لاکھ پندرہ ہزار
چارسو پینتالیس تھے اور کل مال جو اونمین لدا ہوا تھا تیرہ ملین اور ساٹھ لاکھ
ستر ہزار دوسو چونسٹھ ٹن تھا باوجودیکہ اس سلطنت کی بحری تجارت

فرانس سے قلیل ہے مگر باانیہمہ اس کثرت سے جہازون کی آمدنی اسلیے
ہوئی کہ یہان اکثر نہرین اور کنارہ ہین جنکے سبب سے جو جہاز کہ بحر قلزم اور
بحر ہنادقہ مین چلتے ہین خواہ وہ خاص اٹلی کے آنیوالے ہون خواہ غیر جگہہ
کے جانیوالے سب یہان آتے ہین اور گذرتے ہین بلکہ ایک ہی جہاز
اٹلی کی متعدد لنگر گاہون مین ہوکر گذر سکتا ہے اور یہی صورت ڈنمارک
کی سلطنت کی بھی ہے اور اٹلی مین لوہے کی سڑکین جاری ہوتی جاتی ہین
اور اٹلی کے تمام ممالک مین بنک اور تجارت کی مجلسین ہین جو روز بروز
زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اٹلی ہمیشہ سے تصویر مین اور نقش کاری مین
معدن کمال کا مرکز رہی ہے اور سیاحون کو وہان جانے اور وہان کے
مکانات کو دیکھنے کی رغبت ہوتی ہے اور ہمیشہ اسمین اہل کمال پیدا ہوتے
رہے ہین اور اس کثرت سے ہوئے ہین کہ اون سب کا حصر کرنا دشوار معلوم
ہوتا ہے چنانچہ اٹلی کے شعراء متقدمین مین سے ہم صرف دانتی اور تبرارکا
اور اریوستو اور تاسو اور میتستازیو اور فیاری کا اور مولفین مین سے بوکاشو

اور غوتیشر دینی اور دافیلا کا اور اہل سیاست میں مکیاولی اور فیلنو اور
بکاریا اور فیلانجیاری کا اور مصوروں میں سے رفائیل ولیونارد و اور
دافینشی اور تیتیانو اور تینتورلی اور کوریجیو اور کاراتشو اور سالفتورروزا کا
اور نقاشوں میں سے میکیلانجلو اور کانوفا کا اور موسیقی کے مؤلفوں میں
سے پور بر اور برغولیزی کا اور فلکیوں میں سے غیلا اور توریشلی اور فرولط
کا پوپوں میں سے غریغوریوس سابع اور سیستو خامس اور لیون عاشر کا
ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور سولھویں قرن میں وہان اسقدر اہل کمال
پیدا ہوئے کہ سولھواں قرن سب قرنوں میں سے مشہور ہو گیا اور قرن
لیون عاشر کہلانے لگا اور وہ قرن اون چار قرنوں میں گنا جاتا ہے
جو علم کے لیے مشہور ہیں۔

چوتھی فصل

اٹلی کے قوانین سلطنت کے بیان میں

شارل البرٹ بادشاہ ملک صارد و نے بموجب انجز فرمان مورخہ ۴ مارچ ۱۸۴۸ء

کو جو قانون عطا کیا تھا وہ ابتک انگلی مین جاری ہے وہ دستور ان ہدایتون پر
مشتمل تھا کہ قوانین کا ملک مین جاری کرنا اور بحری اور بری فوج کی
سرداری کرنا اور لڑائی کرنا اور صلح کرنا اور تجارت کے باب مین غیر سلطنتون
سے معاہدہ کرنا یہ سب بادشاہ کے حقوق مین ہے لیکن اگر کوئی ایسا معاملہ
پیش آوے جس سے ملک کے اخراجات مین زیادتی اور ملک کی حدود مین
کمی ہوتی ہو تو ضرور ہے کہ وہ معاملہ وکلاء عامہ کے روبرو پیش کیا جاوے
وزیرون کا تجویز کرنا اور تمام وظیفون کا معین کرنا اور اوس شخص کے
وظیفہ کو جسکا تا حیات وظیفہ نہین ہے جب چاہے بند کرنا اور مجلس اعلی اور
نائبون کی مجلس کے جمع ہونیکا وقت مقرر کرنا اور نائبون کی مجلس کا معطل
کرنا بشرطیکہ اہالیان ملک سے مجلس جدید کو انتخاب کرنیکے لیے اوس بات پر
کہا جاوے جو تین مہینے سے زیادہ نہو اور نئے قوانین کا اون مجلسون مین
پیش کرنا اور اونکی موافقت کے بعد اونکو جاری کرنا اور حسب مقتضای قوانین
احکام کا جاری کرنا اور جس مجرم کو چاہے اوسکا قصور معاف کرنا بھی بادشاہ کے

حقوق مین سے ہی اور اگرچہ یہ سب باتین بادشاہ کے حقوق مین داخل ہین
مگر انکا کرنا وزیرون کی اجازت پر موقوف ہی کیونکہ وزیرون ہی سے بادشاہ
کے تصرفات کی اون دونون مجلسون مین بازپرس ہوتی ہے یہانتک کہ
اگر اون دونون مجلسون کی کثرت رائے وزیرون کی اون تدبیرون سے
جو سیاست کو متعلق ہین موافق نہو تو اون وزیرون کا اپنے عہدون پر
باقی رہنا ناممکن ہے جیسے کہ انگریزی سلطنت کے حال مین اوپر بیان ہوا ہے

پانچوین فصل

رعایا کے حقوق مین

جو معاملات تمدن اور انتظام سیاست کو متعلق ہین اون مین سب رعایا
برابر سمجھی جاتی ہے اور ہر شخص حاکمون کے سامنے مساوی تصور کیا جاتا ہے
اور اپنے خاص ذاتی معاملات مین ہر شخص کو آزادی حاصل ہے اور
چھاپہ خانون اور عام مجمعون کو جو رعایا کے مصالح مین بحث کرنے کو
منقرر ہین سب طرح کی آزادی ہے اور جس شخص کو کوئی شکایت کرنی ہو وہ

سے بے تامل مجالس مذکورہ کے حضور مین عرض کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

چھٹی فصل

مجالس سلطنت کے بیان مین

سب سے اول اور اعلی جو مجلس ہے وہ توسنا تو کملاتی ہے اور وہ اون لوگون سے مرکب ہوتی ہے جنکو بادشاہ اعیان ملازمین مین سے اور کبرا کنیسہ مین سے اور امرا مملکت مین سے منتخب کر لیتا ہے اور امرار خاندان ملکی کا استحقاق ہے کہ جو شخص اونمین اکیس برس کی عمر کا ہو جاوے اسوقت اوس مجلس مین داخل ہو جاتا ہے مگر جبتک کہ وہ پچیس برس کا نہین ہو لیتا مجلس مین ووٹ نہین دیسکتا اور اس مجلس کے ممبر تمام عمر کے واسطے داخل ہوتے ہین اور تعداد بھی اونکی محصور نہین ہے چنانچہ فی زمانناوہان دو سو تراسی ممبر ہین اور سلطنت کی کارروائی پر غور کرنا اور علانیہ اوسپر بحث کرنا اور جو قوانین اونکے روبرو ممبرون کی طرفسے یا بادشاہ کی طرف سے پیش ہون اونپر ووٹ یعنے منظوری یا نامنظوری کی راے دینا اونکا

کام ہے اور جو کچھ وزراء سلطنت کرتے ہین اوسکی نسبت نائبون کی مجلس
نے جو اختلافات کیے ہون یا سلطنت کے متعلق یا بادشاہ کی ذات خاص
کی نسبت جو جو امر متعلق سیاست واقع ہوئے ہون اون مین غور کرنا
اور حکم دینا اسی مجلس کے کامون مین داخل ہے۔

ساتوین فصل

وکلاء رعایا کی مجلس کے بیان مین

اسوقت وکلاء عامہ کے ممبرون کی تعداد چارسو بیالیس ہے اور اس
مجلس کے ممبر وہ لوگ ہوتے ہین جنکی عمر تیس ۳۰ برس سے کم نہو پینتیس ۳۵
شخصون کی طرف سے ایک وکیل ہوتا ہے اور اسکی مدت وکالت پانچ برس
ہین اور جو لوگ سلطنت مین امور سیاست یا لشکر سے متعلق ہین یا سلطنت سے
کچھ پاتے ہین وہ اس مجلس کے ممبر نہین ہوسکتے لیکن اگر وہ ممبرون کا پانچوان
حصہ ہون تو کچھ مضائقہ نہین ہے اور اس مجلس کے ممبرون کو خود رعایا یا
سلطنت اپنی راے سے منتخب کرتی ہے اور جو شخص منتخب کیا جاتا ہے

اوسکے واسطے شرط یہہ ہے کہ وہ خاص اوسی سلطنت کا باشندہ ہو اور ایسی لوگون مین سے ہو جسکو حقوق سیاست شخصیہ بھی حاصل ہون اور عمر اوسکی تیس برس کی ہوگئی ہو اور جو لوگ منتخب کرنیوالے ہین اونکے لیے شرط یہہ ہے کہ وہ بھی اوس سلطنت کی باشندے ہون خواہ شروع ہی سے رعایا مین سے ہون یا جو رعایا مین داخل ہوگئے ہون اور اونکی عمر پچیس برس سے کم نہو اور لکھنا پڑھنا جانتے ہون اور اسقدر صاحب جایداد ہون کہ قریب چالیس فرنک کو سالانہ سرکاری محصول ادا کرتے ہون یا صاحب املاک نہون تو اور کسی قسم کی ایسی ریاست رکھتے ہون جسمین کرایہ کی آمدنی ہو مگر یہ شرط اون لوگون سے جو مجالس علمی اور مجالس تجارت کی ممبر ہین اور مدرسین سے اور ارباب وظائف سیاسیہ و لشکریہ سے اور تجارت کے معاملات مین جو کاروبار کرتے ہین اونسے اور جو اونکے مشہور شاگردون مین سے ہین اونسے متعلق نہین ہے اور مجلس وکلاء کا کام یہہ ہے کہ جسقدر قوانین سلطنت سی یا مجلس کے ممبرون کی طرفسے رعایا کے واسطے تجویز ہون

اونپر علانیہ بحث و مباحثہ کرین اور اونکا خاص حق یہ ہے کہ اخراجات سلطنت
کو معین اور جو محصول رعایا سے لیا جاوے اوسکی سالانہ مقدار معین کرین
اور جسقدر معاملات داخلی اور خارجی سلطنت کی ہین اون سب پر غور کرتی رہین
اور اونکی عملدرامد مین وزراء سے بازپرس کرتے رہین اور خیانت کی حالت
مین وزراء پر دعوی خیانت قائم کرکے مجلس اعلی مین پیش کرین اور رئیس
مجلس وکلاء کو خود اوسی مجلس کے ممبر منتخب کرتے ہین علاوہ اسکے سلطنت مین
ایک اور مجلس ہے جسکے ممبرون کو بادشاہ خود تجویز کرتا ہے اور وہ اون
لوگون مین سے ہوتے ہین جنکو سلطنت سے کچھ وظیفہ ملتا ہے اس مجلس کا
کام یہ ہے کہ جو مقدمات وزراء کی جانب سے اوسکے حضور مین پیش ہون
اونکو فیصل کیا کرے اور جو معاملات باہم متوظفین کے اونکے عہدون
کے متعلق ہون اونکو بھی طے کردیا کرے علاوہ اسکے تہذیب قوانین
اور اسی قسم کی مصالح کی باتون مین وہ مشورہ دیتی ہے —

آٹھوین فصل

وزرات کے احوال مین

اس سلطنت کا کاروبار نو وزیرون کی نگرانی مین ہے جو حسب الحکم سلطانی قانون کے موافق اپنے اپنے ذمہ کی کارروائی کرتے رہتے ہین اور اپنی کارروائی مین رعایا کے جوابدہ ہوتے ہین اور مصالح ملکی پر غور کرنیکے لیے تحت ریاست بادشاہ کے یا اوسکے نائب کی جمع ہوتے ہین اور اوسکے ایسے اجتماع کو مجلس وزرا کہتے ہین۔

نوین فصل

قسمتون کے حاکمون کے بیان مین

یہ سلطنت اونسٹھ قسمتون پر منقسم ہے اور ہر قسمت اوطان کبار پر اور ہر وطن اوطان صغار پر منقسم ہے اور ہر قسمت مین ایک حاکم سلطنت کی جانب سے مقرر ہوتا ہے اور اوسکے پاس ایک مجلس رہتی ہے جسکے ممبر بادشاہ کیجانب سے منتخب ہوتے ہین یہ مجلس سلطنت کی احکام کو جاری کرتی

اور اوس قسمت کی عام مصالح پر نظر ڈالتی ہے اور جسطرح پر یہ مجلس سرکاری
ہوتی ہے اسی طرح پر ایک مجلس وکلاء رعایا کی رہتی ہے جسکو اوس قسمت کے
باشندے خود پانچ برس کیواسطے منتخب کرلیتے ہین اور اس مجلس کے ممبرونکی
تعداد اوس حساب سے ہوتی ہے کہ جس قسمت کی باشندے چھ لاکھ سے زیادہ
ہوتے ہین اوسکی طرف سے مجلس مین ساٹھ ممبر مقرر ہوتے ہین اور جہان پانچ لاکھ
سے چار لاکھ تک ہوتی ہین وہان پچاس ممبر مقرر ہوتے ہین اور اگر چار لاکھ
سے کم دو لاکھ تک ہون تو وہان چالیس ممبر ہوتے ہین جن قسمتون کے
باشندے دو لاکھ سے کم ہوتے ہین اونمین بیس ممبر ہوتے ہین اور ان ممبرونکی
ہر سال اسطرح بدلی ہوتی رہتی ہے کہ سال بھر کے بعد قرعہ ڈال کر پانچوین
حصہ کو بدل دیتے ہین پھر دوسرے سال باقیماندہ ممبرون مین سے پانچوین
حصہ کو بدل دیتے ہین اور اس مجلس کا انعقاد ہر سال ستمبر مہینہ کے اول
دوشنبہ مین شروع ہوتا ہے اور جبتک اوسکی مدت مقرر ہے اوسوقت تک
جاری رہتا ہے اور جو روپیہ کہ مصالح قسمت یعنی سڑکون اور پلون اور شفاخانون

اور مدرسون وغیرہ کے لیے درکار ہوتا ہے اوسکا معین کرنا اونکا کام ہے
اور یہ روپیہ جسکا ہمنے ذکر کیا اون املاک کی آمدنی سے لیا جاتا ہے جو ان
کامون کے لیے مقرر ہین اور اگر وہ روپیہ کافی نہین ہوتا تو جسقدر کمی
ہوتی ہے وہ اوس قسمت کی لوگون پر کسیقدر بڑھا کر پھیلا دیجاتی ہے
اور جو محصول اونپر لگا ہوا ہے اوسپر وہ اضافہ کرکے وصول کرلیجاتی ہے
اور انتظام خرچ ان مصالح قسمت کا جنکا اوپر ذکر ہوا اون وکلا قسمت کے
ذمہ ہوتا ہے جنکو مجلس وکلا منتخب کرتی ہے اور ان مجلسون کا یہ بھی کام ہے
کہ جو لوگ اون مقامون مین مامور ہین جو فقرا کی خیرات کی لیے معین ہین
اونکی نگہداشت کرین اور قسمتون کی تغیر وتبدل مین راے دیتی ہین اور جہان
ایک دوسرے مین سے جو کمی بیشی منظور ہو وہان اوسکو تجویز کرین علاوہ اسکے
جہان کہین ایسے پلون کے بنانے کی ضرورت ہو جنپر محصول لیا جاوے وہان
اون پلون کا بنانا تجویز کرین اور علاوہ اسکے بازار ڈالنے اور مویشی کے
جمع ہونے اور اسباب کی فروخت ہونے اور اہل پیشہ کے حالات لکھنے کی لیے

جگہ معین کرین اور اسکے سوا جو اور امور مصالح قسمت کی ہون اونپر غور کرین

دسوین فصل

حکام قسمت کی نائبون کے بیان مین

جو ملک کی بڑی بڑی قسمتین ہین اونکے ہر ایک اوطان مین ایک نائب ہوتا ہے جو اس بات کو دیکھتا بھالتا رہتا ہے کہ آیا مجلس بلدی اپنا کام موافق قانون کے کرتی ہے یا نہین اور اوسکو یہ منصب حاصل ہوتا ہے کہ مجلس نے جو راے قرار دی ہے اگر اوسکی ضرورت نہ دیکھے تو شہر کی مجلس کی راے نافذ ہونے نہ دیوے اور اسکی اطلاع حاکم قسمت کو کر دے جسکو اوس راے کے منسوخ کرنیکا بموجب قانون کے اختیار ہے اور اسکے علاوہ ایک اور شخص سلطنت کی طرف سے ایسا مقرر ہوتا ہے جو رعایا کی صحت کی نگرانی کرتا ہے اور اوسکے سوا ایک اور شخص ہوتا ہے جو لوگون کو لشکر مین بھرتی کرنے کے لیے مقرر ہوتا ہے۔

گیارہوین فصل

حکام اوطان صغار کے بیان مین

اوطان صغار کے صدر مقام مین ایک حاکم سلطنت کی طرف سے اس کام کے لیے مقرر ہوتا ہے کہ وہ وہان کے رہنے والون کی رعیت کے امور پر غور کرتا ہے اور یہ بات حاکم شہر کے واجبات مین سے ہے۔

بارہوین فصل

مجالس بلدیہ یعنی شہر کے بیان مین

ہر شہر مین ایک مجلس ہوتی ہے جو مجلس بلدی کے نام سے مشہور کیجاتی ہے چنانچہ جس شہر مین ساٹھ ہزار آدمی رہتے ہین وہان کی مجلس کے ممبر ساٹھ ہوتے ہین اور جہان ساٹھ ہزار سے کم تیس ہزار تک آدمی رہتے ہون وہان چالیس ممبر ہوتے ہین اور جس مقام مین تیس ہزار آدمی سے بھی کم دس ہزار تک رہتے ہون وہان تیس ممبر ہوتے ہین اور اس سے کم مین بیس ممبر ہوتے ہین اور مدت اونکی پانچ برس ہے اور ہر سال پانچوان حصہ اونکا بدل جاتا ہے

جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا اور یہہ ہر جگہہ کی مجلسین مشائخ بلدان کی تحت
نگرانی کام کرتی ہین اور اونکے ممبرون کے انتخاب کی شرطین وہی ہین
جو وکلاے رعایا کے انتخاب کی مقرر ہین صرف اسقدر فرق ہے کہ اس انتخاب
مین وہ شخص بھی راے دیسکتا ہے جسکی عمر اکیس برس کی ہو اور بڑے
شہرون مین منتخب کرنیوالا پچیس فرنکا اور اوس سے چھوٹے شہرون مین
بیس فرنکا اور اوس سے بھی چھوٹے شہرون مین پانچ فرنکا سرکاری محاصل
ادا کرتا ہو اور یہہ مجلس ہر سال دو مرتبہ منعقد ہوتی ہے ایک فصل ربیع مین
اور دوسرے مرتبہ خریف مین اور ملازمون کے تقرر اور بیخاتگی کی غرض
سے بھی منعقد ہوتی ہے اور جسقدر معاملات شہر کی اصلاح اور تعمیراتی
کارخانون اور مدارس اور صفائی شہر اور پولس کی نگرانی اور محاصل
کے وصول کرنے کی ترتیب اور اوس روپیہ کو تعین کے متعلق ہین جو
مصالح شہر کے لیے ضرور ہو اس مجلس سے بھی اوسی طرح متعلق ہین
جسطرح کہ اور ملک کی مجلسون سے متعلق ہین —

تیرہوین فصل

شہر کی اصلاح کی کاروائی کے بیان مین

ہر شہر مین ایک او مجلس اون لوگون سے مرکب ہوتی ہے جنکو مجلس بلدی
اوس شہر کے مشائخ کے تحت مین مقرر کر دیتی ہے اور اوسکا کام یہ ہے
کہ جن امور کو مجلس بلدی شہر کی مصلحتون کے لیے تجویز کرے اونکی تعمیل مین
کوشش کرے اس مجلس مین چھہ ممبر اوس شہر مین ہوتے ہین جہان تیس ہزار
آدمیون کی آبادی ہو اور چار ممبر اوس شہر مین ہوتے ہین جہان تیس ہزار
سے کم آبادی ہو —

چودہوین فصل

ان مجلسون کے معطل ہونے مین

بادشاہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ قسمت کی مجلس اور شہر کی مجلس کو کسی
وجہ سے جو سیاست سے متعلق ہو معطل کر دے اور بجاے اونکے شہر کو باشندون
یا قسمت کے باشندونکو تین مہینے کی عرصہ مین اور مجلس کو منتخب کرنیکا حکم دے اور جبتک

دوسری مجلس قائم ہوا وسوقت تک مجلس کا کام سلطنت کو اوز متعلقین
مین سے کوئی انجام دوسے اور اگر کوئی شکایت حکام یا وکلا رعایا کی
جنکا کام قسمت کو امور مصالح کا انجام دینا ہے بادشاہ کے کان تک
پہونچے تو بادشاہ اوس شکایت کو مجلس سلطنت کو سپرد کر دیتا ہے۔

پندرہوین فصل

مجالس حکم کے بیان مین

تمام سلطنت طالیا یعنے مجموعہ ریاستہاے اٹلی اور ریاست صاردو کو
جنکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اس سبب سے کہ اونکے اتحاد کو بہت تھوڑا عرصہ
گذرا ہے آج تک مجالس حکم کی یکسان ترتیب کیواسطے کوئی موقع نہین ملا
اسی سبب سے ہم بھی تفصیل وار یہ بات نہین بتا سکتے کہ وہان مجالس کی
تعداد کسقدر ہے صرف بطور اجمال یہ بات کہہ سکتے ہین کہ اٹلی کی قوانین
بھی یورپ کی اونھین سلطنتون کے موافق ہین جنمین کونسٹیٹوسیون جاری
ہین جیسے کہ فرانس اور انگلستان مین ہے چنانچہ اٹلی مین بھی جرائم فوجداری

کی تجویز جوری کی راے پر منحصر ہے اور وہان معمولی مجلسین اور مجالس صلح
اور مجالس تحقیق اور چار اعلی مجلسین مقرر ہین۔

سولھوین فصل

مدارس علوم کی تفصیل مین

جسطرح پر کہ ہم فرانس کے مدارس کی تقسیم کی کیفیت لکھہ آئے ہین اوسیکے
موافق ہم اسکی تفصیل بیان کرتے ہین چنانچہ جو کچھہ ہمنے اس سے پہلے
فرانس کے حالات مین فرانس کے مکتبون کی نسبت بیان کیا ہے کہ
وہ تین قسمون پر منقسم ہین تو اب اوسی بیان کو اس جگہہ کے لیے بھی کافی
سمجھتے ہین اور اس جگہہ چند مکتبون اور اونکے طالب علمون کی تعداد
کے بیان کر دینے پر جو ۱۸۶۱ عیسوی مین تھے اکتفا کرتے ہین پس
ادنی درجہ کے مدارس اس تمام سلطنت مین آٹھیس ہزار آٹھہ سو چھپن
گیارہ لاکھہ اٹھتر ہزار سات سو چھیالیس طالب علم پڑھتے ہین اور اوسط
درجہ کے مدارس ایکہزار چھیانوی ہین جنمین اونچاس ہزار ایکسو بچاسی طالب علم

پڑھتے ہین اور اعلی درجہ کے مدارس اونتیس ہین جنمین نو ہزار پانسو چھیاسی
طالب علم پڑھتے ہین اور مقام بندقیہ ہین دو ہزار ایکسو چھبیس مدرسے تو ادنی
درجہ کے ہین جنمین ایک لاکھ ستائیس ہزار ایکسو ستره طالب علم پڑھتے ہین
اور چونتیس اوسط درجہ کے ہین جنمین چار ہزار چھ سو ستره طالب علم پڑھتے ہین
اور اعلی درجہ کا صرف ایک ہی جسمین ایکہزار تین سو اکیاسی طالب علم ہین
اور ان تینون قسم کے مدارس سے بھی اور اعلی درجہ کا ایک مدرسہ واسطے
تحصیل علوم کے ہی اور اس سلطنت مین خاص اون علوم کی تعلیم کے لیے
بھی جو فوج سے علاقہ رکھتے ہین اور فلاحت اور صناعی سے علاقہ رکھتے ہین
مدرسے ہین اور اونکی نگرانی وزیر صیغۂ علوم کے متعلق ہے اور اوسکے ساتھ
ایک مجلس بھی ہے اور اعلی درجہ کے مدارس کے اخراجات کی اور اوسط درجہ
مین سے ایکسو نتیس کے اخراجات کی اور تمام مدارس جنگی کے اخراجات
کی متکفل خاص سلطنت ہی باقی کے اخراجات اونکی قسمتون اور شہرون
سے متعلق ہین -

سترہوین فصل

سلطنت اٹلی کی مالی اور لشکری برّی اور بحری قوت کی بیان مین

مالی قوت

کل سالانہ آمدنی سلطنت کی ۶۱۴۸۱۶۵۲ فرنکا تخمیناً۔

کل سالانہ خرچ سلطنت کا ۹۳۵۳۸۶۴۴۵ فرنکا تخمیناً۔

کل قرض سلطنت پر جو ۱۸۶۳ء مین تھا ۳۱۰۳۱۵۰۹۷۹ فرنکا۔

سلطنت اٹلی کے برّی لشکر کی قوت ۱۸۶۶ء مین

اقسام لشکر کے	صلح کے وقت	لڑائی کے وقت
لشکر کے امرا شل امیر لوا کے اور اوس سے اوپر	۱۵۳	۱۵۳
اتاماجور یعنے ارکان حرب	۲۱۰	۲۱۰
تربیس بالضباط امیر الاے تک	۱۳۸۷۳۵	۲۷۲۱۷۵
رسالے	۱۷۸۹۵	۱۸۳۷۳
جاندارم وہ بھی نظامت کے رسالے ہین	۲۱۷۹۲	۲۱۷۹۲
توپچی	۱۸۹۲۶	۳۰۰۳۲
انجنیر اور بوجھ اوٹھانے کے لیے لشکر	۷۳۴۴	۱۶۹۹۰
انتظام لشکر کے لیے	۳۱۸۳	۶۱۷۵
نظامت کا اور قلعون کا متعینہ لشکر	۱۳۹۰۰	۱۳۹۰۰
بیداک کا لشکر		۱۱۵۰۰۰
میزان	۲۲۲۲۱۸	۴۹۴۸۰۰

سلطنت اٹلی کی بحری قوت سنہ ۱۸۶۶ع مین

مجموعہ اعداد جہازات جنگی ۱۳۲۱	زیر اصلاح	انجین ۳۰۳۱۰ گھوڑون کی قوت ہے		تعداد	اقسام بحریہ اور مراکب کو
		آراستہ	آراستہ طیار		
				۲	امیرالات
				۳	فیش امیرال بجای امیرامراوکے
				۱۰	کنتر امیرال بجاے امیرلواءکے
				۲۲	قبطانات اجفان
				۳۶	قبطانات فراقط
				۱۵۰	قیبالات اول اور دوسرے درجہ کے
				۱۵۰	قیبالات صغار
				۱۱۱۹۳	بحریہ
				۶۶۰	صنائعیہ
				۵۸۵۰	لشکر طیار واسطے دریا کے
۱۴			۱۴		فراقط جنمین سے ایک شبورین ہے
۲			۲		قرابط
۶			۶		کونتیار
۲			۲		بطریہ عوامہ
۲۴			۲۴	۱۸۰۷۶	میزان جو اگلے صفحہ مین لکھی جاےگی

تتمۂ جدول سلطنت اٹلی کی بحری قوت سنہ ۱۸۶۶ع [illegible]

اقسام بحریہ اور مراکب کے	[illegible]	انجن ۳۰۲۱۰ گھوڑوں کی قوت سے		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]		
میزان پچھلے صفحہ کی	۱۸۰۶۶	۲۴			۲۴
اجفانات			۳		۳
فرقاطہ			۹		۹
قرابہ			۲۰	۲	۲۲
کورتیبار			۵		۵
ابریکہ			۱۱		۱۱
بوجھ اوٹھانے کے لیے			۲۳	۸	۳۱
میزان	۱۸۰۶۶	۲۴	۷۰	۱۰	۱۰۴

سلطنت اٹلی کی بحری تجارت کی فہرست

اقسام مراکب	مراکب	وزن بحساب ٹن
مراکب قلاع	۱۶۳۹۸	۶۶۹۵۱۷
اسٹیمر	۵۰	۱۶۸۸۶
میزان	۱۶۴۴۸	۶۸۶۴۰۳

نوان باب

سلطنت اسپین یعنے اندلس کے حالات مین اور اسمین چہ فصلین ہین

فصل اول

اوسکی تاریخ مین

قدیم زمانہ مین سنہ عیسوی سے پہلے یہ سلطنت یونان کی سلطنت کے تابع تھی پھر قرطاجنیون یعنے کارتھیج والون کے قبضہ مین آگئی اسکے بعد ایکسو تیس برس قبل سنہ عیسوی اوسپر رومی قابض ہوگئے اور اونکی تحت مملکتون مین سے یہ ملک بھی ہوگیا اور پانچ قرن اونکے قبضہ مین رہا اور اونکے بعد ایک اور قوم جو قوم گوتھ کہلاتی تھی اور شمالی سمت کی

رہنے والی تھی اسپر قابض ہوگئی اور ۷۱۱ء تک وہی قابض رہی اوسکے بعد
وہان مسلمان آئے اور اہل عرب نے اوسکو فتح کیا اور اونکے زمانہ مین اس
سلطنت کی قوت کو روز بروز نہایت استحکام ہوا اور اوسکی وسعت بڑھگئی
اور تمدن اور علوم وفنون اور معارف وصنائع مین اوسکی شہرت سب سے
زیادہ ہوگئی خصوصاً علم فلاحت مین اونھون نے ایسا کمال حاصل کیا کہ
اہل فرنگ نے بھی اونکو آج تک اپنا پیشوا سمجھا ہے جیسا کہ مشہور ہے اسکے
بعد ملک منقسم ہوگیا اور وہان طوائف الملوکی ہوگئی اور اسکے سبب سے وہ
تفرقہ اس سلطنت مین پڑا کہ رفتہ رفتہ انکے ہاتھ سے ملک نکلنا شروع ہوگیا
جیسا کہ کتب تواریخ اسلامی مین اوسکا مفصل حال مذکور ہے اور ۱۴۹۲ء
تک اوسکی یہی کیفیت رہی آخرکار اسی سنہ مین مسلمانون کی سلطنت کا بالکل
خاتمہ ہوگیا اور فرڈیناند نامے بادشاہ اسپین ملک غرناطہ بھی قابض ہوگیا
جو سب سے آخری ملک مسلمانون کے ہاتھ مین تھا اور اس بادشاہ کی اولاد
مین یہ ملک ۱۷۰۰ء تک برابر رہا چلا آیا آخرکار اونکا بھی سلسلہ ختم ہوا اور اسپین نپولین

فلپ خامس حفید ملک فرانس کو بلایا کہ وہ اونپر حاکم ہو چنانچہ بہت سی جنگ و جدال کے بعد جو فرانسیسیون مین اور اون یورپ کی سلطنتون مین ہوئین جو اوسکو اوسکے لینے سے منع کرتی تھین اوسپر قابض ہوگیا اور اوسکی اولاد مین وہان کی بادشاہت سنہ ۱۸۰۸ع تک برابر رہی پھر اسی سنہ مین شارل رابع جو وہان کا بادشاہ تھا اور اوسکے بیٹے فردناند سابع مین ایک مشہور قصہ کی بابت کچھ نزاع ہوگیا جسکے سبب سے نیپولین اول نے جو اسی تاک مین تھا فرصت کو غنیمت سمجھکر اونکے ہاتھ سے اسپین کو چھین لیا اور اپنے بھائی کو وہان کا حکمران مقرر کیا چنانچہ سنہ ۱۸۱۳ع تک وہ اوسپر قابض رہا مگر پھر آخرکار فلپ خامس ہی کی اولاد مین یعنے فردناند کے ہی ہاتھ مین یہ سلطنت آگئی اور آج تک اوسی کے خاندان کے قبضہ مین چلی آتی ہے

دوسری فصل

اسپین کے بادشاہ اور اونکے سال سلطنت کے بیان مین

سنہ	
	خاندان ارغون
۱۴۷۹	فرڈیناند پانچوان اور اوسکی زوجہ ایزابیلا قسطلیہ والی
	خاندان اسٹریا
۱۵۱۶	شارل پہلا جسکا لقب بعدکو شارل خامس ہوا
۱۵۵۶	فلیپ دوسرا
۱۵۹۸	فلیپ تیسرا
۱۶۲۱	فلیپ چوتھا
۱۶۶۵	شارل دوسرا
	خاندان بوربون فرانسیسی
۱۷۰۰	فلیپ پانچوان
۱۷۲۴	لوییز پہلا
۱۷۲۴	فلیپ پانچوان دوسری دفعہ
۱۷۴۶	فرڈیناند چھٹا
۱۷۵۹	شارل تیسرا
۱۷۸۸	شارل چوتھا
۱۸۰۸	جوزف بوناپارٹ
۱۸۱۴	فرڈیناند ساتوان
۱۸۳۳	ایزابیلا دوسری مع اوسکی مان ماریہ کرسٹینا
۱۸۴۳	ایزابیلا تنہا جو ابتک ملکہ ہے۔

تیسری فصل
مملکت کی کیفیت کے بیان مین

یہ سلطنت یورپ کی جنوبی اور غربی سلطنتون مین شمار کیجاتی ہے اور

چھتیس درجون اور ایک دقیقہ اور تینتالیس درجون اور اکیاون دقیقون
کے درمیان عرض شمالی مین اور پہلے درجہ کے درمیان طول شرقی مین
اور گیارہ درجہ اور سینتیس دقیقون کے درمیان طول غربی مین واقع ہے
اور حد اسکی شمالی سمت مین تو بحر محیط اور کچھ پہاڑ ہین جو فرانس اور اسپین
مین حد فاصل ہین اور جنوب مین اوسکی حد بوغاز جبل طارق ہے اور
غرب مین پرتگال کی سلطنت ہے اور حد شرقی مین بحر ابیض ہے اور باعتبار
مساحت کے شمال و جنوب مین طول اوسکا گیارہ سو کیلو میتر ہے اور غرب و شرق
مین عرض اوسکا چھہ سو کیلو میتر ہے اور دائرہ اوسکا تین ہزار نو سو چوہتر
کیلو میتر ہے جسمین سے دو ہزار سات سو کیلو میتر ساحل ہین اور زمین اوسکی
باعتبار مساحت کے پانچ لاکھ انچاس ہزار دو سو تینتالیس کیلو میتر مربع ہے
علاوہ جزایر بالیار کے اور اس سلطنت مین پہاڑ اور دریا ہین چنانچہ
پہاڑ سب سے بڑے چھہ ہین اور دریا بہت بڑے بڑے پانچ ہین اور چھوٹے بھی
چار ہین اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۸۵ع تک پندرہ ملین چار لاکھ

چون ہزار پانسو چودہ بھی اور سب لوگ وہان کیتھالک مذہب کے پیرو ہین
اور کچھ آبادی اوسکی امریکا مین بھی ہے جسکے باشندون کی تعداد چالیس لاکھ
چونسٹھ ہزار ایکسو چوبیس کے قریب ہے اور کچھ حصہ اوسکا افریقہ اور ایشیا مین ہے
اور جزایر اوقیانوس مین بھی کچھ آبادی ہے کہ ان سبکے باشندون کی تعداد
بھی ملکر سینتالیس لاکھ چھیالیس ہزار دوسو تینتیس ہوتی ہے اور لوہے کی
سڑکین بھی وہان ہین جنکا طول ۱۸۶۳ء مین تین ہزار پانسو اونتیس کیلومیٹر تھا
اور صناعی اور علوم و فنون مین وہ نہایت ترقی کی حالت مین ہے اوفی
درجہ کے مدارس اوسمین ترپن ہزار ہین اور اوسط درجہ کے چھپن اور اعلیٰ درجہ
کے بارہ ہین اور ان سبکے علاوہ اور بھی مدرسے ہین جنمین منتہی لوگ تحصیل
کرتے ہین تاکہ اونمین سے ایسے لوگ نکلین جو مذکورہ بالا مدرسون مین مدرس
مقرر کیے جاوین اور اونکے سوا اور ایسے انجینیری مدرسے ہین جنمین سڑکین
نکالنے اور پل بنانے کے کام اور اسی طرح کے اور عام فائدون کے کام
کی تعلیم ہوتی ہے اور بعض مدارس ایسے ہین جنمین معادن نکالنے کا علم

پڑھایا جاتا ہے اور مکتب فلاحت کا اور مکتب صناعت کا اور مکتب موسیقی
کا ہے اور نجارت اور روغن بنانے کا فن بھی سکھایا جاتا ہے اور مکتب الشہود
اور بحری اور بری تجارت کا بھی مکتب ہے اور فن بیطاری کا مکتب اور
نباتات بنانے کا بھی ایک مدرسہ ہے اور وہان گیہون اور جو چانول اور قطانی
اور زیتون اور زعفران اور روئی اور قنب اور انگور اور برتقان اور انار
اور اسکے سوا اور میوہ اور پھل بھی پیدا ہوتی ہین اور معادن اسمین بہت سی ہین
چنانچہ زمرد کی کان اور اور قسم کے بیش قیمت پتھرون کی کانین ہین تانبا اور
اور سیسہ اور پارہ اور توتیا اور پتھر کے کوئلے اور کبریت اور لوہے اور نمک
وغیرہ کی بھی کانین ہین اور وہان مویشی بہت ہوتی ہین اور سب سے زیادہ
مشہور وہان کی اون دار بھیڑ ہے جسکا عمدہ اون نہایت مشہور ہے اور وہان
حریر اور کتان اور روئی کے کپڑے بنے جاتے ہین اور وہان کا کاغذ اور چمڑا اور
صابون اور ہتھیار اپنی عمدہ ساخت مین مشہور ہین خصوصاً شہر طلیطلہ* صیاغہ

* طلیطلہ جسکو ٹالیڈو بھی کہتے ہین ایک مشہور شہر مملکت اسپین مین واقع ہے صفحہ [illegible] کے حاشیہ مین
[illegible] مملکت اٹلی غلطی سے چھپ گیا ہے ۱۲

اور اسی طرح اور مقام بھی صناعی کے لیے مشہور ہین اور ملک اسپین کی تجارت
نہایت وسیع ہے چنانچہ ۱۸۶۲ء مین جسقدر مال تجارتی وہان سے باہر کو
گیا تھا اوسکی قیمت دو سو ستر ملین اور چھ لاکھ چھتیس ہزار ساڑھے سترہ فرنکا
تھی اور جسقدر مال سنہ مذکور مین وہان اور ملکون سے آیا اوسکی قیمت چار سو
اونچاس ملین اور آٹھ لاکھ انتالیس ہزار سات سو پچھتر فرنکا تھی اور
جسقدر تجارتی جہاز خاص اسپینول کے بہیرہ کے آئے اونکی تعداد پانچ ہزار
دو سو اسی تھی اور جو غیر ملکون کے بہیرہ کو آئے وہ پانچ ہزار پانسو چار تھے
اور جو یہان سے اسی ملک کے بہیرہ کے جہاز گئے وہ چار ہزار تین سو ستر ہ تھے
اور غیر ملکون کے بہیرہ کے جہاز چار ہزار آٹھ سو گیارہ تھے۔

چوتھی فصل

سلطنت اسپین کے انتظام سیاسی مین

جو کونسٹیٹیوشن آج کل اس سلطنت مین رائج ہے اوسکی بنا ۱۸۴۵ء
مین پڑی تھی اوسکے اصول مین یہ باتین داخل ہین کہ کوئی جدید قانون

اس سلطنت مین بغیر مجلس کورٹیس کی رائے کے جاری نہوگا اور سمین بھی
بادشاہ کی موافقت شرط ہوگی اور اس مجلس کورٹیس کے دو حصے ہون
ایک مجلس اعلی اور دوسرا مجلس وکلاء عامہ و مجلس اعلی مین وہ خاندانی
لوگ شامل ہون جنکو پہلے سے اوسکی ممبری کا استحقاق حاصل ہے اور
وہ ایسے لوگ ہین جنکے بزرگون کو قدیم زمانہ مین اونکے کارہاے نمایان
کے سبب بادشاہون نے یہ حق دیا تھا اور علاوہ انکے وہ مقدس عہدون
کے عہدہ دار ہین جنکو اوس عہدہ کے سبب اس مجلس کے ممبر ہونیکا حق حاصل ہوتا ہے
اور وہ لوگ سرداران کنیسہ اور اساقفہ اور سرداراساقفہ ہین اور افسران لشکر
بھی جبکہ ایک خاص رتبہ کو پہونچ جاتے ہین تو اونکو اس مجلس کے ممبر ہونیکا
حق حاصل ہوجاتا ہے اور مجالس احکام کے اعلی عہدہ دار اور اعیان مملکت
مین سے وہ لوگ اس مجلس کے ممبر ہوتے ہین جنکو حسب شروط مقررہ قانون
بادشاہ منتخب کرتا ہے اور اونکے لیے تاحیات وظیفہ مقرر ہوجاتا ہے اور مجلس
وکلاء عامہ کے ممبرون کو رعایا خود منتخب کرتی ہے مگر اونکی منتخب ہونیکے لیے

شرط یہ ہے کہ وہ سلطنت کو کم سے کم ڈیڑھ سو فرنکا سالانہ محصول دیتا ہو یا اوسکو
املاک سے کم سے کم تین ہزار فرنکا سالانہ آمدنی ہو اور اونکی تعداد کا حساب یہ ہے
کہ پچاس ہزار باشندون کی طرف سے ایک وکیل ہوتا ہے اور یہ ممبر پانچ برس میں
تبدیل ہو جاتے ہین اور منتخب کرنیوالون کی شرط یہ ہے کہ اوسکی آمدنی اسقدر
ہووے کہ وہ سالانہ محصول ایکسو فرنکا ادا کرتا ہو اور جو پیشہ ور ہو تو پچاس
فرنکا دیتا ہو اور ان مجلسون کے حقوق یہ ہین کہ وہ جملہ قوانین جدیدہ مین
مباحثہ کرین اور اوسکی منظوری یا نامنظوری کا ووٹ دیوین اور ہر سال
سلطنت کی آمدنی اور مصارف کے اصول کو متعین کرین اور وزراء کے تصرفات
سلطنت کی بابت امور سیاست اور امورات داخلی اور خارجی وغیرہ کی نسبت
جسکی تفصیل ممالک قانونیہ کے بیان مین اوپر گذر چکی ہے باز پرس کرین اور
قوانین منظور شدہ کو اپنے نام سے نافذ کرنا اور کسی ملک سے لڑائی کرنا اور
صلح کی شرطین قرار دینا یا تجارت کا معاہدہ کرنا اور وزیرون کو مقرر کرنا اور
اون دونون مجلسون کے ممبر جنکا اوپر ذکر ہوا منتخب کرنا اور عہدہ دارون کا

مقرر کرنا اور جو لوگ چین جیاتی وظیفہ نہین پاتے اونکو کام سے علحدہ کرنا اور
مجلسون کے جمع ہونیکے لیے احکام جاری کرنا اور مجلس وکلا رعامہ کو معطل
کر دینا اگر بادشاہ وقت ایسا کرنیکی ضرورت ہو بشرطیکہ رعایا سے زیادہ سے
زیادہ تین مہینے کی مدت مین مجلس کو نئے ممبرون کے انتخاب کی درخواست
بھیجا وے اور نئے قوانین کا مجلس مین اتفاق رائے کو پیش کرنا بادشاہ
کے حقوق مین ہین اوسکے اختیار مین ہے مگر اوسپر عملدرامد وزیرون کی اجازت
پر موقوف ہے کیونکہ سلطنت کے تصرفات کی جوابدہی اونھین سے لیجاتی ہے
مصنف کہتا ہے کہ اگرچہ یہ سب قوانین ہین مگر اس سلطنت مین اونپر اسطرح
عملدرامد نہین ہوتا جس طرح کہ اور یورپ کی سلطنتون مین عملدرامد ہوتا ہے
کیونکہ وہان ہمیشہ اندرونی لڑائیان باہم قومون مین ہوتی رہتی ہین اور اس
سبب سے سلطنت کو اکثر حالتون مین خودمختاری برتنی پڑتی ہے اور وہان
اون مجلسون کے سوا ایک اور مجلس ہے جسکے ممبرونکو خود بادشاہ منتخب کرتا ہے
اسکا کام یہ ہے کہ جو قوانین جدیدہ منظوری کیواسطے پیش ہونیکو ہون اونکی تنقید

کرے اور سلطنت کی کاروائی کی ترتیب کریں اور جو معاملات باہم ملازمان
سلطنت کے ہون یا اون میں اور اور لوگون میں عہدہ کی متعلق معاملات ہوں
تو اونکو فیصل کریں اور جو مشکل معاملات وزرا کی جانب سے پیش ہون انمیں
رای دیں اور ایک اور مجلس ہے جسکا یہ کام ہے کہ وہ تجارت کی ترقی اور حشت
کی اشاعت کی ذریعون کو علی وجہ الاتم مہیا کرتی ہے —

پانچوین فصل

سلطنت کی انتظام حکمرانی میں

انتظام سلطنت آٹھ وزرا کے متعلق ہے جنکی نگرانی ایک وزیر اعظم کے متعلق ہے
اور وہ سب مصالح ملکی میں غور کرنیکے لیے متفق ہو کر بادشاہ یا نائب بادشاہ کی
حضور میں جمع ہوتے ہیں اور اس مجمع کا نام مجلس وزرا ہے اور سلطنت اونچاس
قسمتون میں منقسم ہے اور ہر قسمت میں ایک حاکم ہے جو سلطنت کی احکام کو جو اوس
قسمت کی مصالح اور انتظام سے متعلق ہیں نافذ کرتا ہے اور جو مصالح اوس
قسمت کی وہان کے حکام کے متعلق ہیں اونکی بھی نگرانی کرتا ہے جیسے کہ اس

قسم کے انتظامون کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے اور اوسکے ساتھ ایک مجلس مشورہ
رہتی ہے جسکے ممبر بادشاہ کے انتخاب سے مقرر ہوتے ہین اوسکا کام یہ ہے کہ جو
معاملات اون لوگون مین جو انتظام مصالح عامہ کے لیے مقرر ہین اور جو لوگ اونکے
ساتھ بعض عام کامون پر شریک ہین یا اونمین اور اوس شخص مین جو اونکی کارروائی سے
کسی ضرر کا دعوی کرے واقع ہون اون سبکو فیصل کرے اور ہر قسمت مین
ایک اور مجلس ہے جسکا نام مجلس قسمت ہے اسکے ممبرون کو اہالیان قسمت مقرر
کرتے ہین اور اس مجلس کا صدر اونہین ممبرون مین سے بادشاہ منتخب کر دیتا ہے
اوسکا کام یہ ہوتا ہے کہ جو محصول مجلس وکلاے عامہ اوس قسمت پر تجویز کرے اوسکو
وہ حسب حیثیت شہرون پر تقسیم کر دے اور فوج مین بھرتی کرنیکے لیے جسقدر آدمی
مطلوب ہین اونکی بھی تفریق کر دے اور جن کامون کا مصالح قسمت کے لیے کرنا ضرور
ہو اور جسقدر روپیہ کا لینا اون کامون کے انجام کے لیے چاہیے وہ جب ہو اوسکو
معین کرے اور اسی قسم کے اور کام بھی اس مجلس سے متعلق ہین اور ہر قسمت کے
شہرون مین ایک مجلس ہوتی ہے جو مجلس بلدی کہلاتی ہے جسکے ممبرونکو شہر کے

ایسے باشندی منتخب کرتی ہین جو سلطنت کو کم سے کم پچاس فرنکا سالیانہ جایداد
غیر منقولہ کی بابت محصول دیتے ہین مگر یہ شرط بڑے شہرون کے لیے ہی اور چھوٹے
شہرون مین یہ شرط نہین ہی اور اس مجلس کا رئیس ایک شیخ بلد یا اوسکا نائب
ہوتا ہی جسکو بادشاہ انھین لوگونمین سی تجویز کر دیتا ہے اس مجلس کا کام یہ ہے
کہ شہر کے مصالح کی نگرانی رکھے اور شیخ اور اوسکے نائب کے حسابون کی جو ان کامون
کے انجام کے لیے مقرر ہون پڑتال کری اور لشکر مین بھرتی کرنیکے لیے قرعہ اندازی
کو جاری کری اور جو لوگ محصول وصول کرنے پہ مامور ہین اونکی اعانت کری اور
املاک شہر کا انتظام اور شہر کے رہنے والون مین پانی اور چراگاہون کی تقسیم اور اوسکے
تمام مصالح شہر کی نگرانی کرتی رہے اور سلطنت کو رہ مین ان مجلسون کے علاوہ
مجالس حکمیہ چارسو پچانوی ہین جنکے متعلق جرائم اور مالی معاملات کا جو وہان کے
باشندون مین ہون انفصال کرنا ہی اور ان مجلسون کے احکام کی تحقیق کے لیے
پندرہ مجلسین اور ہین اور اگر وہ شخص جسپر حکم دیا گیا ہے اوس حکم کی تحقیق کروانا
چاہی تو اون مجلسون سی تحقیق کروا سکتا ہی اور ان سب مجلسونپر ایک اور اعلی مجلس ہے

کر اوسپین کل مقدمات کی انتہا ہو جاتی ہے جیسا کہ اسکی مثال فرانس کی سلطنت کے حال مین بیان ہو چکی ہے۔

چھٹی فصل

سلطنت اسپین کی مالی اور فوجی بری اور بحری قوت کے بیان مین

مالی قوت

آمدنی سلطنت کی سنہ ۱۸۶۲ء مین	۵۰۷۸۹۲۲۵۰ فرنکا
خرچ سلطنت کا اوسی سنہ مین	۵۰۵۲۸۳۸۰۸ فرنکا
قرض سلطنت پر اوسی سنہ مین	۳۵۶۸۶۸۳۵۷۵ فرنکا

بری لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۲ء مین

۱۶۹۹۷۴	لشکر پیدل
۱۶۸۲۴	رسالے
۱۲۶۲۶	توپچی
۳۰۱۶	انجنیر
۱۲۹۵۱	رسالے جندارمیہ واسطے شہرون کی نگہبانی کے یعنے ضبطیہ رسالے۔
۲۱۶۳۸۹	میزان

بحری قوت اوس کی اسپین

کل جہاز اور اونکی تعین ۱۸۶۴	مراکب قلاع	اسٹیمر	جملہ [illegible]	اقسام بحریہ اور مراکب
			۱۱۰۰	قبالات صغار وکبار
			۱۸۹	ششمین انتظام کے لیے
			۱۲۸	ناکنجیہ
			۱۳۶۱۵	بحریہ
			۷۶۸۰	لشکر طیار واسطے دریا کے
۳	۲	۱		اجفان
۲۴	۳	۲۱		فراقط
۲۲	۴	۱۸		قرابیل
۳۰		۳۰		قولیت
۲۸	۱۰	۱۸		بار برداری کے لیے
۱۵	۱۵			امرکہ اور سکاین
۱۷		۱۷		اسٹیمر صغار
۳۰		۳۰		کونتبار
				مراکب جو قریب طیار ہونیکو ہین
۲		۲		اجفان لوہے کے جنمین ستر گھوڑون کی قوت ہو
۶		۶		فراقط لوہے کے جنمین ہزار گھوڑون کی قوت ہو
۴		۴		قرابیل
۶		۶		قولیت
۱۳		۱۳		شالوپ کونتبار
۱۸۹	۳۴	۱۵۵	۲۳۰۱۲	میزان

قوت تجارت بحری

جملہ	مراکب قلاع	اسٹیمر	مراکب تجارت
۱۴۳۸	۱۳۹۵	۴۳	مراکب کبار واسطے سفر بعید کے
۳۳۹۰	۳۳۰۹	۸۱	مراکب صغار واسطے سفر قریب کو
۴۸۰۰	۴۷۰۴	۱۲۴	میزان بحریہ ۳۶۷۴۴

دسوان باب

سلطنت سویڈن اور ناروی کے بیان میں

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

یہ ملک پہلے چند چھوٹے ملکون مین منقسم تھا مگر دسوین قرن مین ان ملکون مین دو سلطنتین قائم ہوئین اور پھر بارہوین قرن کے شروع مین دونون ملک ایک ہو گئے اور سنہ ۱۳۸۹ع مین اوسکے باشندون نے ملکہ ڈنمارک اور ناروے کو اسلیے منتخب کیا کہ وہ اونپر بادشاہ ہو اور اوس عہدنامہ کے بموجب جو سنہ ۱۳۹۷ع مین منعقد ہوا تھا تینون ملک جنکا نام اسکنڈنیویا تھا یعنے ملک سویڈن اور ناروے اور ڈنمارک ملکر ایک سلطنت ہو گئے

اور ۱۴۴۸ع سے لیکر ۱۵۲۰ع تک مملکت سویڈن مین طرح طرح کی ہنگامہ
اور لڑائیان رہین کیونکہ وہ ڈنمارک کی تسلط سے رضامند تھے یہان تک کہ وہ
انجام کار ۱۵۲۳ع مین غوستاف فازا کی حکومت مین مستقل ہوگئی اور اس
خاندان کی حکومت کی زمانہ مین سویڈن والون نے لوتھر کا مذہب اختیار کر لیا
جو پروٹسٹنٹ مذہب کی ایک شاخ ہے اور اسی خاندان کے عہد مین ۱۵۲۳ع
سے لیکر ۱۶۵۴ع تک سلطنت سویڈن نے ایسی ترقی حاصل کی کہ تمام یورپ
کی سلطنتون مین سب سے زیادہ عزت اور فخر کے لائق ہوگئی اور اسکے بادشاہون
نے پولونیا پر قبضہ کر لیا اور المانیا کے معاملات مین اون لڑائیون کی زمانہ
مین مداخلت رکھی جنکا نام تیس برس کی لڑائی ہے اور اوس مداخلت مین
بڑی بڑی فتوحات المانیا کے مقابلہ مین پائین اور جن شمالی سلطنتون سے
فرانس سے معاہدہ کیا تھا اون مین یہ بھی شامل تھی اور حدود مملکت کی بسبب
غلبہ بادشاہ غوستاف اودولف کی مملکت لیفونیا اور اینغریا اور کاریلیا پر اور
بسبب غلبہ ملکہ کرستینا کے سترہوین قرن مین مملکت پومرانیہ کی ایک ٹکڑہ پر

اور ملک براهن اور فاردن اور دریاے اوورکے میدان پر اوس سے
بھی زیادہ ہوگئین جتنی کہ بارہوین قرن مین بادشاہ اریک تاسع نے بڑہا لی تھین
اور سنہ ۱۶۵۴ع مین اس ملکہ کو دسوین شارل نے جو اوسکا قریب قرابت مند
اور خاندان قنطرتین مین سے تھا تخت سے اوتار دیا اور اوسکے خاندان نے
سنہ ۱۶۵۴ع سے لیکر سنہ ۱۷۲۰ع تک یہان حکومت کی اور اونکی ابتدا حکومت
مین بسبب اون شرطون کے جو شارل یازدہم نے سلطنت پولونیا کے ساتھ
سنہ ۱۶۶۰ع مین کی تھین اس سلطنت کی شان اور عظمت نہایت ترقی پکڑ گئی
کیونکہ ان شرطون کے سبب سے پولونیا نے اپنے تمام حقوق کو جو اسکو لیفونیا اور
استونیا مین حاصل تھے سلطنت سویڈن کے سپرد کر دیا اور اسی سنہ مین
ڈنمارک نے ممالک اسکانیا اور ہالنڈ اور بلاکنج اور بوہس کو بھی اسکے سپرد کر دیا
لیکن شارل دوازدہم کی بد اطواری کے سبب سے جسنے روس کے لشکر پر بہت سی
فتوح حاصل کی تھین بطرس کبیر نے جو روس کا بادشاہ تھا پولتافا کی لڑائی
مین سنہ ۱۷۰۹ع مین اوسپر فتح پائی اور سویڈ کے ہاتھ سے بموجب اون شرطون کے

جو سنہ ۱۷۲۱ء میں روس کے ساتھ منعقد ہوئے مین بہت سے ملک عمدہ عمدہ نکل گئے
اور پھر سنہ ۱۷۵۱ء میں سویڈن پر اودلف فریڈرک غالب ہوگیا جو خاندان
ہولسٹین گوتورپ کا تھا اور بادشاہ گوستاف اودلف جو اوس خاندان کا
چوتھا گستاف تھا سنہ ۱۸۰۹ء میں تخت سے اوتار دیا گیا اور تاج سلطنت اوسکے چچا
شارل سیزدہم کو اوسکی عمدہ خصلتون کے سبب سے ملگیا مگر چونکہ اوسکے خاندان
مین اوسکا کوئی وارث تھا اس سبب سے اوسنے مارشال فرانسیسی برنادوت کو
سنہ ۱۸۱۰ء میں متبنی کرلیا اور سنہ ۱۸۱۴ء میں مملکت سویڈن مع اور ممالک کے
فرانس مین شامل ہوگئی اور مملکت ناروے بھی اسی مین شامل ہوگئی اور سابقہ
بھی اور سلطنتون کے ساتھ جنھون نے فرانس مین شامل ہونیکا عہدنامہ کرلیا تھا
داخل تھی اور سنہ ۱۸۱۸ء میں مارشال برنادوت شارل سیزدہم کے انتقال کے بعد
بادشاہ ہوا اور شارل چہاردہم مشہور ہوا اور سنہ ۱۸۴۴ء میں اوسکا بھی انتقال ہوا
اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا شارل پانزدہم حکمران ہوا جو ابتک وہان حاکم ہے
اور شارل چہاردہم کے وقت مین اور اوسکے بیٹے شارل خامس کی عہد مین مملکت

سویڈن اور ناروے کی شان بڑھ گئی خصوصاً علوم و فنون اور تہذیب
قوانین سیاست میں اور ترقی فلاحت اور صنائع میں۔

دوسری فصل

مملکت سویڈن اور ناروے کے حالات میں

سلطنت سویڈن اور ناروے دونوں ایک جزیرہ کو حاوی ہیں جو زمین
لفاروے سے متصل ہے جسکو اسکنڈنافیا کہتے ہیں اور وہ دونوں پچپن درجوں
اور بیس دقیقوں اور اکہتر درجوں اور دس دقیقوں کے درمیان عرض شمالی میں
اور دو درجوں اور پچاس دقیقوں اور اٹھائیس درجوں اور پینتالیس دقیقوں
کے درمیان طول شرقی میں واقع ہے اور ان دونوں کے طول کی سب سے
زیادہ مقدار ایکہزار آٹھ سو اسی کیلو میتر ہے اور سب سے زیادہ عریض جہت
آٹھ سو تیس کیلو میتر ہی اور اسکے سطح اوسکا سات لاکھ چھیالیس ہزار دو سو اٹھارہ
کیلو میتر مربع ہی اور اس جزیرہ کی حد شمالی بحر جامد قطبی ہے اور غربی خلیج صند
اور کاتیغات اور سکاجیراک اور بحر شمالی اور بحر اسکنڈنافیا ہین جو بحر محیط کی

شعبے ہین اور جنوبی حد بحر بلتیک اور سکاجراک ہے اور شرق مین ممالکت روس
اور بحر بالتیک اور خلیج بوتنیا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد اوسنہ ۱۸۶۰ع تک
پانچ بلین اور پانچ لاکھ اوپچاس ہزار نو سو اوپچاس تھی اور یہ مین دو دریاؤن
کے درمیان واقع ہے اور پہاڑ کے ایک ایسے سلسلہ ہے اوسکے دو حصے ہو گئے ہین
جو اوسکے درمیان مین ہو کر گذرا ہے اور باوجود اسکے اوسمین کثرت سے بحیرے
اور جھیلین اور دریا اور نالے ہین اور سمندر مین جا بجا بہت سے راستے ہین اور
آدمی اوسکے نہایت دانشمند اور صاحب قوت اور شجاع ہین اور دریا کے حالات
سے نہایت واقفکار ہین اور پہلے یہ دونون سلطنتین بہت مدت تک علحدہ علحدہ
تھین اب وہ مجتمع ہو گئی ہین اور وہ دونون ایک بادشاہ کی سلطنت کی تابع ہین
اور باوجود اسکے انکی مغایرت نہین گئی ان دونون کی زبان ایک دوسرے
سے مختلف ہے اور اونکے حالات ایکدوسری کے مخالف ہین اور ہر ایک کی
تاریخ اوسی سے مخصوص ہے اور ہر ایک کا لشکر جدا ہے اور ان دونون مملکتون
مین جبال دو فرین جسکو جبال الپ اسکندنافیا کہتے ہین حد فاصل ہے

اور تنہا مملکت سویڈن کی مساحت چار لاکھ اونتالیس ہزار آٹھ سو تیرہ کیلو میٹر
مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد چار ملین اونہتر ہزار نو سو دو ہے اور
آب و ہوا اوسکے اکثر بلاد کی نہایت عمدہ اور لطیف ہے اور موسم سرما اوسکا اکثر
خشک گذرتا ہے اور چھ مہینے تک ابر سردی رہتی ہے اور موسم ربیع کا پتہ بھی
نہین ہے اور موسم گرما وہان بہت قلیل ہوتا ہے مگر نہایت سخت ہوتا ہے اور
خریف کے موسم مین ضباب کثرت سے ہوتے ہین اور جسقدر گوشۂ شمال کی طرف
بڑھتے جاؤ اوسیقدر سردی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور سردی کی شدت بھی
بڑھتی جاتی ہے چنانچہ لاپونیا جو سویڈن کے علاقہ مین واقع ہے وہان
گرمی کا موسم ۲۳ جون سے ۸ اگست تک ایک مہینہ چھبیس روز سے زیادہ
نہین ہوتا اور باقی ایام مین وہان کی زمین بالکل برف سے ڈھکی رہتی ہے
اور سویڈن کی زمین قسمت نشو و نما کی کچھ عمدہ زمینون مین نہین ہے قابل زراعت
زمینون مین صرف دس ہزار کیلو میٹر کے قریب ہے حالانکہ یہ اوسکی کل زمین کا
پینتالیسوان حصہ ہے اور باقی زمین مین برف اور بحیرے اور پہاڑ ہین مگر باوجود

اس قلت پیداوار اور کمی زراعت و فلاحت کا باعث وہان کرم ہے اور اوسکے
کھیتون کی پیداوار پندرہ ملین اور تین سو ٹن کو قریب ہوتی ہے اور ناقص زمین
کی پیداوار بارہ ملین اور سات لاکھ ٹن ہے (ٹن ایک وزن ہے دو ہزار رطل کا)
اور وہان گھوڑے قریب چار لاکھ کے ہین اور گائے بیس لاکھ کے قریب ہین
اور بھیڑین گیارہ لاکھ پچاس ہزار اور بکریان ایک لاکھ پچاس ہزار اور سور
چار لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب ہین اور وہان نہایت عمدہ لوہے کی کانین
جو بہت مشہور ہے اور تانبے اور سیسے اور قلعی اور کوبالت اور گندھک اور
کانچ اور نمک اور پھٹکری اور پتھر کے کوئلے اور سنگ خام اور لوہے وغیرہ کی کانین
بھی ہین اور سب سے زیادہ پیداوار کی چیزین یہان وہ ہین جو وہان کے جنگل
سے کاٹی جاتی ہین جسکی وسعت تین لاکھ بیس ہزار کیلومیتر ہے اور مچھلی کے
شکار کی وہان نہایت درجہ کثرت ہے اور ہر قسم کی صنعت کا وہان رواج ہے
چنانچہ کپڑا ہر قسم کا صوف اور حریر اور روئی کا بنا جاتا ہے اور علوم ریاضی اور
طبعی کے آلات بہت نفیس تیار ہوتے ہین اور سنگ خام کی اور اور قسم کی

بنی ہوئی چیزین مکان آراستہ کرنیکے سیپے اور شکر صاف کرنے کی صنعت
اور پتھر اور مٹی اور بلور کی چیزین اور کاغذ اور مقطر کرنے کی ترکیب اور اسی
قسم کے اشیا بستثمہ ہوتے ہین چنانچہ اسی قسم کی صناعی کے ذریعہ سے
جو سالانہ آمدنی وہان کے باشندون کی ہوتی ہے اوسکی تعداد ایکسو پانچ
ملین اور ایک لاکھ چالیس ہزار فرانک ہوتی ہے اور بہت سی خلیجین وہان
اس قسم کی ہین جنکو صرف آمد و رفت کی آسانی کیواسطے بنایا ہے اور ان
سب مین بڑا اور عمدہ خلیج غوتہ ہے جسمین ہوکر بحر بالٹیک سے بحر شمالی کو جاتے ہین
اسکے وسط مین دریاے غوتہ ملا ہے اور خلیج ترولہتی اور بحیرہ وانر اور بحیرہ واٹر
اور دریاے موتالا اور بحیرات بورن اور بوکسن واقع ہین جنمین ہوکر غوتہ برغ
سے شہر سٹکہولم کو جاتے ہین اور اونکا طول تین سو بیس کیلومیتر ہے اور
اونمین اٹہاون مقام ہین اور بیاسی کیلومیتر پتھرون مین کہودا گیا ہے اور
راستے بھی اس سلطنت مین بکثرت تمام ہین اور جو سڑکین لوہے کی ہین اونمین
سے بعض تو طیار ہوچکی ہین اور بعض ہنوز طیار ہو رہی ہین اور تجارت

روز بروز افزونی پر ہے چنانچہ جسقدر مال سنہ ۱۸۶۳ع مین وہان سے گیا اوسکی
قیمت دوسو اکیاون ملین اور آٹھ لاکھ سینتیس ہزار تین سو چالیس فرنک تھی
اور جو مال باہر سے آیا اوسکی قیمت دوسو پانچ ملین اور نو لاکھ آٹھ ہزار آٹھ سو
فرنک تھی اور جسقدر جہاز تجارتی اسباب لیکر اوسکی لنگرگاہون مین آئے
اور وہان سے گئے اونکی تعداد چودہ ہزار تین سو چار تھی جنمین سے سویڈن
اور ناروے کی پھریرہ کے نو ہزار چھہ سو چودہ تھے اور اونمین سے جو گئے
سات ہزار نو سو اٹھائیس تھے اور مملکت سویڈن تین قسمون پر منقسم ہے
اول قسم سویڈن اور دوسری قسم غوتیا اور تیسری قسم نورلانڈ اور لاپونیا
اور پھر قسم اول منقسم ہے نو شختون پر اور دوسری قسم دس پر اور تیسری پانچ پر
اور تعلیم اون سب قسمون مین بہت کثرت سے ہے۔

تیسری فصل

اوسکے قوانین سیاسیہ کے بیان مین

بادشاہ سویڈن کے حقوق مین سے یہ بات ہے کہ وہ تمام عساکر بحری و بری کا

سرداری کرنا جاتا ہے اور لڑائی کرنا اور صلح اور معاہدہ کی شرطین قرار دینا اور
تجارت کا عہدنامہ کرنا اوسی کی راے پر منحصر ہے مگر شرط یہ ہے کہ اگر مجلس سیاسیہ
مجتمع ہون تو اوس باب مین کونسلون سے مشورہ لے جو ممبران ملک سویڈن
اور ملک ناروی سے مرکب ہو اور مجالس سیاسیہ کو اگر وہ موجود ہون تو مجتمع کرکے
تاکہ اونکے سامنے لڑائی کے سبب کو بیان کرے اور تمام ملازمان سلطنت پر
اوسکو ویسا ہی اختیار حاصل ہے جیسا کہ اور قانونی مملکتون کے بادشاہ کو
حاصل ہے اور بعض امور سیاست سلطنت کا سرانجام چار مجلسون کی اتفاق
راے سے کرتا ہے اور بعض کام ایسے ہین جنہین وزرا اور مجلس سلطنت کا بھی اتفاق
شرط ہوتا ہے اور اوس امر مین وہ سب یعنی وزرا اور ممبران مجلس مذکور جوابدہ
ہوتے ہین اور ان چارون مجلسون مین پہلی مجلس تو امرا رعایا سے مرکب ہوتی ہے
اور دوسری دین کے پیشواؤن سے اور تیسری شہرون کے اراکین و عمائد سے
اور چوتھی مختلف قسم کے آدمیون سے اور کسی قسم کے قانون کا تغیر و تبدل یا کسی قسم
کا محصول لگانا اور لشکر مین بھرتی کرنا بغیر اتفاق راے مجالس اربعہ کی کثرت راے کے

ہرگز تجویز نہین ہوتا اور ان مجلسون کا انعقاد تین سال مین چار مہینے کو ہوتا ہے اور
باقی مدت مین صرف ایک مجلس کام کرتی ہے جسمین چوبیس ممبر یعنی ہر مجلس مین
چھ شریک ہوتے ہین اور ایک اور مجلس چھ ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جو دوسری
مجلس کے ممبرون مین سے چنی جاتے ہین اور اونکا کام یہ ہے کہ چھاپہ خانہ کی
آزادی کو قائم رکھین جو کوئی شخص کچھ لکھے اوسپر زیادتی نہونے دین اور چوبیس ممبر
بشمول مجلس اول او منتخب عمومی کے اون چارون مجلسون کی جب کہ وہ
مجتمع نہین ہوتین بطور نائب کے ہوتی ہے تاکہ بادشاہ کی کارروائی پر اور
مجالس حکم کی کارروائی پر نظر رکھے اور سوا اوسکے اور تمام کام جو وہ چارون
مجلسین اپنے موجود ہونے کی حالت مین کر سکتین انجام دے اور یہ چارون
مجلسین ملکر دو حصون مین منقسم ہوتی ہین ایک مجلس اعلی اور ایک مجلس
وکلاے عامہ اور اونکے اور حقوق بھی بدستور قائم رہتے ہین اور مملکت
سویڈن اور ناروے کی رعایا کو شہری اور قانونی سلطنتون کے انفصال
مقدمات کے حقوق حاصل ہین پس جو مقدمے اون مین ہوتے ہین

وہ اوس مجلس کے سامنے فیصل ہوتے ہین جو مرکب ہوتی ہے ایک رئیس
سے اور چند ممبرون سے جنکو چین جیاتی ذطیفہ ملتا ہے اور یہ مجلس تمام مقدمات
جرائم اور مقدمات مالی کو بشرکت جوری فیصل کرتی ہے جیسا کہ ملک فرانس
وغیرہ کے حال مین بیان ہوا ہے۔

چوتھی فصل
اوسکی آمد و خرچ
اور لشکر بری اور بحری کے بیان مین

مالی قوت

کل سالانہ آمدنی سلطنت کی ۳۳۵۳۱۳۱۰۶ فرنکا تخمینًا

کل سالانہ خرچ ۳۴۶۹۰۶۹۱ فرنکا تخمینًا

کل قرض سلطنت پر سنہ ۱۸۶۵ع مین ۴۳۳۷۰۰۶۱۰۹ فرنکا

کل لشکر سنہ مذکورۂ بالا مین ۱۳۰۰۰۰

بحری قوت مملکت سویڈن کی سنہ ۱۸۷۶ء مین

کل جہاز اور اونکی توپین ۱۰۰۰	مراکب قلاع	اسٹیمر	بحریہ وقت لڑائی کے	بحریہ وقت صلح کے	اقسام بحریہ اور مراکب
			۲۵۰۰۰	۹۶۰۰	بحریہ
۶	۵	۲			اجقان
۴	۳	۱			فراقط
۹	۲	۵			قرابط
۸	۸				ابرکہ
۹۴	۶۹	۱۸			شالوپ کونیتار
۶		۶			اسٹیمر صغار
۱۲۰	۹۶	۳۲	۲۵۰۰۰	۹۶۰۰	میزان

مملکت ناروے کا تختگاہ کریسٹیانیا ہے اور اوسکی زمین کی مساحت تین لاکھ
سترہ ہزار سات سو چھیانوے کیلومیٹر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد
سنہ ۱۸۵۵ء تک چودہ لاکھ نوے ہزار سینتالیس تھی اور گرمی سردی مین وہ
ملک مملکت سویڈن کے قریب ہے مگر جو سردی سویڈن کی اطراف مین ہے
اسقدر اسکے اطراف مین نہین ہے اور گرمی کے موسم مین بھی سویڈن کی
گرمی سے کم ہے اور اسکی مزروعہ زمین سو حصون مین ایک سے زیادہ نہین ہے

اور

اور اسکی سالانہ پیداوار غلہ کی قسم سے دو ملین اور پانسو ہکٹو لیٹر و شتو لیٹر اور
بٹاطہ کی پیداوار تین ملین ہکٹو لیٹر سے اور خشک گھاس کی پیداوار
ایک لاکھ ہکٹو لیٹر سے تجاوز نہیں کرتی اور صوف جیسا عمدہ یہاں ہوتا ہے
یورپ میں پایا اور کہیں نہیں ہوتا اور اسکی جنوبی سمت میں دخان اور پھلوں
اور بہت سی اشجار ثمردار ہوتے ہیں گھوڑے اس مملکت میں ایک لاکھ پچاس ہزار
اور گائیں سات لاکھ اور بھیڑ تیرہ لاکھ اور بکری دو لاکھ ہیں اور ایک لاکھ ہزار
سے زیادہ وحشی گائیں بھی ہیں جو اس ملک میں بڑی آمدنی کی گنی جاتی ہیں
اور مچھلی کا شکار وہاں نہایت کثرت سے ہوتا ہے خصوصاً اور قسم کی مچھلی
کی تجارت بہت ہوتی ہے جنمیں سے تیل نکلتا ہے اور وہ تیل اطبا کے نزدیک
نہایت نافع ہے اور ایسی ہی ایک قسم کی نافع مچھلی بھی کثرت سے ہوتی ہے
چنانچہ [illegible] عیسوی میں صرف اس قسم کی مچھلیوں کی قیمت جو غیر ملک والوں
کے ہاتھ فروخت ہوئی تھیں پچاس ملین فرنک سے زیادہ ہوئی تھی علاوہ
اسکے ایک قسم کے پرندوں کے جو یورپ میں مستعمل ہیں اس ملک سے لوگ

لیجاتے ہین اور انکو تھیلیون مین بھرتے ہین اور آہنین تانبے اور لوہے اور
سیسے اور چاندی وغیرہ کی کچھ کانین ہین لیکن ایسی پیداوار کی نہین ہین جیسی
کہ سوئیڈن مین ہین اور وہان کے لوگون مین غیر ملک کے شخصون کے ساتھ
بذریعہ لوح کے تجارت رائج ہے اور معدنی چیزون کے پگلانے کے لیے علم
سے بہتر قوت متصور کرنے سے بھی زیادہ مقام ہین اور تشریح اور ساخت
آلات کے لیے بھی ایک مقام ہے اسکی صناعی اکثر سوئیڈن کی شکل سے ہے
اور کانون کا نکالنا اور درختون کا کاٹنا اور مچھلیون کا شکار اور کشتیون
کی طیاری سب وہین کی سی ہے اور خاص شہر کریسٹانیا مین ایک رصد تعلیمی
ہے اور ایک مدرسہ جنگی ہے اور ایک مدرسہ بحری فنون کی تعلیم کا ہے
اور اسکے باشندے لوتھر کا مذہب رکھتے ہین جو پروٹسٹنٹ مذہب کی ایک قسم ہے
اور اسکی تجارتی مال کی آمدنی جو ۱۸۶۳ع مین سلطنت سے باہر کو گیا تھا
ستائیس ملین اور پانچ لاکھ پچپن ہزار ایکسو اکیس فرنکا تھی اور آنیوالے مال
کی آمدنی پینتالیس ملین ایک لاکھ ساٹھ ہزار ایکسو نو فرنکا تھی اور جس قدر

تجارتی جہاز ۱۸۶۶ء مین آئے تین ہزار دوسو چہتر اسی ملک کی پھریرے کے تھے اور دو ہزار دوسو چہیالیس غیر ملک کی پھریرون کے تھے اور جو جہاز سلطنت سے گئے انمین تین ہزار دوسو پچاسی تو اسی ملک کی پھریرے کے تھے اور دو ہزار پانسو اٹھتر غیر ملک کی پھریرون کے تھے اور اقسام ملک ناروے کی تین ہین جنوبی اور وسطی اور شمالی اور باعتبار حکمرانی کے پانچ حکومتون پر منقسم ہے اور تمام مملکت سترہ ضلعون پر منقسم ہے اور اپنے قوانین اور آزادی اور احکام اور ترتیب وغیرہ مین اوسکا حال مملکت سویڈن کا سا ہے اور اوسکی آمدنی اور خرچ اور تعداد لشکر خواہ بری ہو یا بحری سب کا حال ہم ذیل مین تفصیلوار بیان کرتے ہین —

مالی قوت

آمدنی سالانہ ۱۸۶۶ء مین	۲۹۸۸۲۲۵۰	فرنکا تخمیناً
خرچ سالانہ اوسی سنہ مین	۲۹۸۸۲۲۵۰	فرنکا تخمیناً
قرض سلطنت پر اوسی سنہ مین	۴۵۱۹۹۰۰۰	فرنکا
کل لشکر بری	۳۴۹۰۰	

بحری قوت مملکت ناروی کی ۱۸۷۶ء مین

اصناف بحریہ اور مراکب	امراء بحریہ	جملہ بحریہ	اسٹیمر ایلیس	مراکب قلاع	کل جہاز اور اونکی توپین ۳۹۶
فیش امیرال	۱				
کنترامیرال	۱	۲			
قبطانات اجفان		۴			
قبطانات فراقط		۱۴			
قبطانات قرابط		۱۶			
قبیالات		۴۴			
قبیالات صغار و بحریہ		۱۴۳۳۹			
فراقط			۲	۱	۳
قرابط			۳	۲	۵
سکاین			۱	۳	۴
قنبارودات			۴		۴
شالوپ کونتیار				۱۰۳	۱۰۳
اسٹیمر			۵		۵
میزان	۲	۱۴۴۱۹	۱۵	۱۰۹	۱۲۴

تجارت کی کشتیان ۵۶۷۸ اونمین کل بحری آدمیون کی تعداد ۳۶۶۹۴

گیارہوان باب

مملکت ہالنڈ کے بیان میں

اور اس مین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اسکی تاریخ مین

یہ مملکت بھی پہلے چند الگ الگ ریاستون پر منقسم تھی مگر سنہ ۱۴۳۳ء مین سب ریاستین مالک مملکت فرانس کے متعلق ہوگئین پھر تھوڑے عرصہ کے بعد مملکت اسٹریا کے خاندان مین منتقل ہو کر آگئی پھر سنہ ۱۵۵۵ء مین بطور وراثت سلطنت اسپین کے متعلق ہوگئی کیونکہ اوسکا مالک مملکت اسٹریا کے خاندان مین سے تھا اوسکے بعد سنہ ۱۵۷۹ء مین وہ سلطنت جمہوریہ ہوگئی اور سلطنتہاے متفقہ بلجیم کے نام سے مشہور ہوئی پھر سنہ ۱۷۹۵ء مین فرانس اوسپر دوبارہ قابض ہوگئی مگر سنہ ۱۸۱۳ کا نام

جمہوری سلطنت باقی رکھا اور سنہ ۱۸۰۶ء مین وہ خود ایک سلطنت مستقل ہوگئی
اور اوسکا بادشاہ لوئیز بونا پارٹ ہوا جو نپولین اول کا بھائی تھا اور نپولین
نپولین کا باپ تھا اور سنہ ۱۸۱۰ء سے پھر فرانس کے توابع مین سے ہوگئی اوسکے
بعد پھر سلطنت بلجیم سے ملکر سلطنت مستقل ہوگئی اور بلاد واطئہ کے نام سے
مشہور ہوگئی چنانچہ سب سے اول بادشاہ اوس زمانہ مین غلیوم اول ہوا جو
خاندان ناسو تھا اوسکے بعد سے ہمیشہ اوسیکے خاندان مین چلی آئی اور
ابتک اوسیکے قبضہ مین ہے مگر بلجیم اوسکے قبضہ سے سنہ ۱۸۳۰ء مین نکل گئی ہے
اور مستقل سلطنت علٰحدہ ہوگئی ہے —

دوسری فصل
مملکت ہالنڈ کی کیفیات مین

یہ سلطنت پچاس درجون اور پینتالیس دقیقون اور ترپن درجون اور
پینتالیس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین اور پہلے درجہ اور پانچ
دقیقون اور چھٹے درجہ اور باون دقیقون کے درمیان طول شرقی مین

واقع ہے اوسکی حد جنوبی سلطنت بلجیم اور مشرقی حد پروشیا اور شمال و غرب
مین بحر شمالی ہے اور اوسکی مقدار باعتبار مساحت کے چونتیس ہزار دو سو کیلو میتر
مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ۱۸۶۵ء مین سینتیس لاکھ تئیس ہزار
چھ سو بیاسی تھی اور اوسکے نئے آباد کیے ہوئے جزیرے یورپ سے خارج بھی ہین
چنانچہ کچھ تو جزیرہ اوقیانوس کیطرف شرقی ہند مین ہین جنکی مقدار مساحت
پندرہ لاکھ چوراسی ہزار نو سو اکیانوے کیلو میتر مربع ہے اور اوسکے باشندون
کی تعداد اونتیس ملین چار لاکھ باون ہزار دو سو سات ہی اور کچھ ملک اسکا
امریکا مین ہے جسکی مقدار مساحت ایک لاکھ پچپن ہزار آٹھ سو ستر کیلو میتر
مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد چھیاسی ہزار سات سو تین ہے
اور کچھ افریقہ مین غینی کے کنارون پر اوسکا ملک ہی جسکی مساحت سترہ ہزار
چار سو کیلو میتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار ہے
پس اس سلطنت کی اون تمام آبادیون کی مقدار مساحت جو یورپ سے
خارج ہین سترہ لاکھ سرسٹھ ہزار چار سو اونتر کیلو میتر مربع ہی اور اونکے باشندونکی

کل تعداد اوسکی تیس بلین اور چھ لاکھ اٹھاون ہزار نوسو دس ہے اور ہالنڈ
کی زمین جمیع جہات مین کشادہ اور کھلی ہوئی ہے اور کچھ ٹکڑا اوسکا سمندر کی
سطح سے نیچا ہے اور اسیواسطے اس ملک کا واطئہ نام رکھا گیا ہے اور ان
لوگون نے عجب طرح کی بند بنا کر اوسکو سمندر کے پانی کے آجانیسے محفوظ کیا ہے
اور اونکو خلیجون کو سبب سے نہایت عمدہ کیفیت حاصل ہے جنکے ذریعہ سے مملکت
کے شہرون مین پہونچ جانا آسان ہو گیا ہے اور وہان دریا بھی نہایت بڑے بڑے
ہین جنمین سے دریاے اسکو اور موزا اور رین ہین اور زراعت بھی عمدہ ہوتی ہے
اور گیہون اور جو اور فول اور کتان اور قنب اور قرمزا اور دخان اور خضر
سب پیدا ہوتے ہین اور پھلدار درخت طرح طرح کے اور پھول اقسام اقسام
کے اور مویشی بھی ہوتی ہین اور لوہے وغیرہ کی کانین بھی ہین اور دستکاری
وہان کی نہایت ترقی پر ہے چنانچہ کتان اور صوبرا اور حریر کا کپڑا اور جوخ اور
کاغذ اور فخار بنتا ہے اور رنگ کی صناعت اور الماس کی جلا کا اور کتابون
کا اور ہر قسم کے مقطرات کا کام بھی ہوتا ہے اور اوسکی لوہے کی سڑکین چھ سو

چوالیس کیلو میٹر سنہ ۱۸۷۳ء مین طیار ہو چکی ہین اور اوسکی تجارت ایسی ترقی
پر ہے کہ جسقدر مال تجارتی سنہ ۱۸۸۱ء مین وہان سے باہر گیا اوسکی قیمت ایک ارب
او تین بلین اور اوستھ ہزار آٹھ سو ساڑھے سات فرنکا تھی اور جو مال باہر سے
وہان آیا اوسکی قیمت ایک بلین اور ایکسو بہتر بلین اور نو لاکھ بیس ہزار پانچ سو
بیچانوے فرنکا تھی اور تعلیم و تعلم وہان نہایت ترقی کے مرتبہ پر پہونچا ہے ابتدائی
مدارس وہان تین ہزار چھ سو آٹھ ہین اور غربا کے مدرسے چھ سو نو ہین اور بڑی
عمر کے لوگون کی تعلیم کے لیے وہان ایکسو ایک مدرسے علحدہ ہین اور اتوار کے
دن کے وہان ایکسو چودہ مدرسے ہین اور تین مدرسے وہان دستور التعلیم
کے ہین جنمین چھوٹے مدرسون کے لیے معلم تعلیم پاتے ہین اور تیرہ مدرسے متوسط
فنون کی تعلیم کے ہین اور تین مدرسے اعلی درجہ کے علوم دقیقہ کی تعلیم کے لیے
ہین اور دو مکتب وہان ایسے ہین جو مدرسہ مشیحیت کے نام سے مشہور ہین اور بارہ
مدرسے مذہبی تعلیم کے ہین اور تین مدرسے دائیون کا کام سکھانے اور طب
اور اوسکے متعلقات کے سکھانیکے لیے ہین اور ایک مدرسہ شہر اور آباد [illegible]

صنعتون کی تعلیم کا ہے اور ایک مکتب جنگی قواعد کے لیے اور ایک مکتب بحری
فنون کا ہے اور ایک مکتب فن بیطاری کے لیے ہو ایک مکتب فلاحت کا ہے
اور تین مقام گونگے بہرون کی تعلیم کے واسطے ہین اور تین مدرسے اندہون
کی تعلیم کے لیے ہین اور ایک مدرسہ بیکار پڑے پھرنے والون کی تعلیم کیلیے ہی
اور چند مدرسے موسیقی اور مصوری کی تعلیم کے ہین اور چند مدرسے جمناسٹیک یعنے
ورزش سکھانے کے لیے ہین۔

تیسری فصل

اسکے قوانین سیاست ہین

اس سلطنت مین بھی کونسٹیٹوسیون مقرر ہے اور بادشاہ کے حقوق ہین قوانین
کا نافذ کرنا اور بری اور بحری لشکر کی سرداری اور کسی ملک سے لڑنا اور صلح
کرنی اور معاہدہ کی شرطین منعقد کرنی اور تجارت کی شرائط قرار دینا داخل ہے
بشرطیکہ اوس معاہدہ مین حدود مملکت مین کچھ تغیر نہو گو کہ حدین بڑہائی
کیون نہ گئی ہون اسلیے کہ یہ امر بغیر اتفاق راے مجلس اعلی اور مجلس وکلا رعایا

کے نہین ہوسکتا اور بادشاہ کے حقوق مین اون دونو مجلسونکی جمع ہونیکے
اوقات کا ہر سال مقرر کرنا اور اون دونون یا اونمین سے ایک کو مقتضاے
حال معطل کر دینا بشرطیکہ رعایا سے دوبارہ انتخاب کرنیکی درخواست کیجاوے
شامل ہے اور بادشاہی کے حقوق مین سے یہ بات بھی ہے کہ وہی نئے
قوانین کو دونون مجلسون کی اتفاق رای کے لیے پیش کرتا ہے اور وہی
وزیرون کو اور اور عہدہ دارونکو مقرر کرتا ہے اور وہی اون لوگون کو جو
عین حیات تک وظیفہ نہین پاتے معزول کرتا ہے اور بادشاہی تمام ملازمین
کے درجے قرار دیتا ہے سواے ممبران مجالس کے کیونکہ اونکا مرتبہ قانون کے رو سے
مقرر ہے اور تمام عمال کے کاروبار پر جو یورپ سے خارج ممالک توابع پر مامور ہین
نگرانی رکھتا ہے اور کسی مجرم کو جسپر حکم سزا کا ہوا ہو مجالس حکم سے مشورہ کرکے
بادشاہی کو معافی کا اختیار ہے اور اون قصون کا جو دو ریاستون مین
مصالح عامہ کی متعلق واقع ہون تصفیہ کرنا بھی بادشاہی کے اختیار مین ہے
مگر جو مقدمات اشخاص ساکنین مین واقع ہوتے ہین اونکو بادشاہ فیصل نہین کرتا

کیونکہ وہ مجالس حکم مین رجوع ہوتے ہین اور جو کچھ کہ بیان کیا گیا اگرچہ یہہ سب
بادشاہ کے حقوق مین ہے لیکن اوسکا اجرا وزیرون کی موافقت رای پر موقوف
ہے کیونکہ وزیرون ہی سے مجالس مین تصرفات سلطنت کی بازپرس ہوتی ہے

چوتھی فصل

مجلس اعلی اور مجلس وکلا عامہ اور اونکے حقوق کے بیان مین

مجلس اعلی مین اونتالیس ممبر ہین اور اونکو ریاستون کی وہ مجلسین جو نو برس کے لیے
ایک معین محصول ادا کرتی ہین منتخب کرتی ہین اور ایک تہائی ممبر اوسکے ہر تیسری
برس بدلجاتے ہین اور مجلس وکلا چھتر ممبرون سے مرکب ہے اس حساب سے کہ ہزار
رعایا کی طرفسے ایک وکیل ہے اور اونکو رعایا چار برس کے لیے منتخب کرتی ہے
اور پھر دوسری برس آدھے ممبر بدلجاتے ہین اور اونکو رعایا مین سے وہ لوگ
منتخب کرتے ہین جنکی عمر پچیس برس کی ہو اور محصول چالیس سے ایکسو بیس فرنکا
تک ادا کرتا ہو اور ان دونون مجلسون کے حقوق مین سے ہے علانیہ اون
قوانین پر جو سلطنت کی طرف سے یا کسی ممبر کی طرف سے پیش ہو بحث کرنا اور

اونکی منظوری یا نامنظوری کا ووٹ یعنی راے دینا یہانتک کہ کوئی قانون
بغیر کثرت راے دونون مجلسون کے جاری نہین ہوسکتا اور سلطنت کی مداخل
مخارج اور اوسکے سالانہ محصول کی تعیین بھی جو رعایا سے لیا جاتا ہے انھین
کی جانب سے ہوتی ہے اور ہمیشہ سلطنت کی کارروائی پر اونکی نظر رہتی ہے
اور جس بات مین کہ وہ مناسب سمجھتی ہین وزیرون سے بازپرس کرتی ہین خصوصاً
یہ کام وکلا کی مجلس سے زیادہ متعلق ہے کیونکہ اوسکو اس بات کا اختیار حاصل ہے
کہ وہ اپنی طرف سے اسی قسم کی تحقیقات کے لیے ایک جماعت مقرر کردے تاکہ
وہ بڑے معاملات مین جن لوگون سے کہ اوسکی نسبت سوال کرنا یا تحقیق
کرنا ہو اونسے اوسکے حالات کی تحقیق کرے اور سلطنت کے دفترون وغیرہ
کے حالات کی بھی اطلاع بہم پہونچاوین تاکہ تصرفات سلطنت کی حقیقت
حال پر آگاہی ہو اور اوسوقت وہ اس بات پر غور کرسکین کہ کاروبار سلطنت
کا سیاست مملکت مین قوانین کے مطابق ہوتا ہے یا نہین اور کارروائی
سلطنت کی سات وزیرون پر منقسم ہے مگر جملہ وزرا اپنی اپنی کارروائی مین

جواب دہ رہتے ہین اوراپنے عہدہ مین اسی حالت پر برقرار رہ سکتے ہین جبکہ
وہ مجلسین اونکی راے کو صائب تسلیم کرلین اور سلطنت کی ایک مجلس ہے
جو اون ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جنکو خود بادشاہ منتخب کرتا ہے اور وہی
اونکو معزول کرتا ہے اس مجلس کا کام یہ ہے کہ وہ تہذیب قوانین کی کرے
اور کاروبار سلطنت کو جو مصالح سلطنت سے متعلق ہین بادشاہ کی ماتحتی مین
یا اوس شخص کی ماتحتی مین جسکو بادشاہ بطور نائب کے مقرر کرے ترتیب دے
جیسا کہ مملکت فرانس اور اور مملکتون کے بیان مین اوپر بیان ہوا ہے۔

پانچوین فصل
تقسیم مملکت مین

یہ مملکت گیارہ ریاستون پر منقسم ہے اور ہر ریاست مین ایک حاکم خاص سلطنت
کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اور اوسی کی طرف سے ایک مجلس مقرر ہے جو اوامر
و قوانین سلطنت کو نافذ کرتی ہے جیسے کہ فرانس کے حال مین بیان ہوا
اور ہر ریاست مین ایک اور مجلس ایسے لوگون سے ہوتی ہے جنکو رعایا

اپنی طرف سے چھہ برس کے واسطے منتخب کردیتی ہے مجلس ہمیشہ سال بھر میں
ایک وقت مقرر پر جمع ہوتی ہے جو ریاست کی مصالح پر اور اون کامون کے
معین کرنے پر جنکا کرنا ضرور رہے اور جو روپیہ کہ اونکے لیے درکار ہے اوسکے
معین کرنے پر نظر کرتی ہے اور اہلکارون کے حسابات کو جو ان باتون کا
انتظام کے لیے اور اوسکے سوا اور مصالح ریاست کے لیے مقرر ہین پڑتالتی ہے
جیساکہ اور ملکون کے بیان مین گذرا ہے اور یہ مجلس اپنے ممبرون مین سے
چار سے لیکر چھہ ممبرون تک منتخب کرکے ایک جماعت مقرر کرتی ہے تاکہ جس بات
پر مجلس ریاست مع اوسکے حاکم کے متفق ہو اوسکو جاری کردے اور شہر مین
ایک مجلس بلدی ہوتی ہے جسکے ممبرون کو اہالیان شہر منتخب کرتے ہین اور
اونپر ایک شیخ بلد بطور افسر کے ہوتا ہے جسکو بادشاہ منتخب کرتا ہے یہ مجلس
شہر کی مصالح پر نظر کرتی رہتی ہے جیساکہ اور ملکون کے حالات مین مجالس
بلدیہ کا بیان گذرا ہے اور حکم کی مجلسین اس سلطنت مین ایکسو پچاس ہین
اور چھبیس ابتدائی تریبونال ہین اور گیارہ مجلسین اپیل کی ہین اور ایک

مجلس عالی ہے اور وہان امنای حکم یعنے ارباب جوری نہین ہین اور وہان احکام
علانیہ صادر ہوتے ہین اور اونکے حکام معزول نہین ہوتے اور سات مجلسین لشکر
کی اور تین مجلسین بحری معاملات کی ہین اور خاص شہر وسٹ منسٹر مین ایک
بڑی مجلس جنگی بھی ہے اور مذہب اس سلطنت مین پروٹسٹنٹ رائج ہے۔

چھٹی فصل

اوسکی مالی قوت آمدنی اور خرچ اور لشکری قوت بری اور بحری مین

فرنکا	آمدنی سلطنت کی ۱۸۶۳ع مین
۱۴۶۶۶۷۹۷۰	سالانہ آمدنی خاص مملکت کی تخمیناً
۲۶۲۹۶۲۳۸۷	سالانہ آمدنی ممالک توابع کی ہند وغیرہ سے تخمیناً
۴۰۹۶۳۰۳۵۷	میزان

فرنکا	خرچ سلطنت کا اوسی سنہ مین
۱۴۵۰۵۱۹۸۰	سلطنت کا خرچ یورپ مین تخمیناً
۲۶۲۶۴۱۱۳۷	سلطنت کا خرچ ممالک توابع مین
۴۰۷۶۹۳۱۱۷	میزان

جملہ قرض سلطنت پر ۲۵۸۲۰۴۷۴۵۵ فرنکا تخمیناً

سپاہی	بری لشکر کی قوت
۶۰۹۶۲	ترلیس اور رسالے اور توپچی وغیرہ یورپ مین
۲۸۵۰۴	ترلیس اور رسالے اور توپچی وغیرہ ممالک تابع مین
۸۹۴۶۶	میزان

بحری قوت سلطنت ہالنڈ کی سنہ ۱۸۶۳ء میں

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	امراء بحری	اقسام بحریہ اور کشتیون کی
				۳	امیرال
				۱	وائس امیرال
			۹	۵	کنٹر امیرال
			۲۰		قبطانات اجفان
			۳۰		قبطانات فراقط
			۳۰۹		قپیالات
			۱۶۳		قپیالات صغار
			۹۶		اطبای بحریہ
			۶۰		قپیالات ادارت
			۶۱۹۶		بحریہ نفیر آٹھ سو سپاہیین
			۲۱۵۳		قپیالات لشکر بحری
۳	۳				اجفان
۱۱	۶	۵			فراقط
۱۹	۶	۱۲			قرابط
۳۳	۱۶	۱۷	۹۰۶۸	۹	میزان جو اگلے صفحہ پر لکھی جائیگی

تتمہ بحری قوت سلطنت ہالنڈ کا

اقسام بحریہ اور کشتیون کی	میزان آدمی	تعداد توپ	[illegible]	[illegible]	میزان [illegible] ۱۸۷۰
میزان پچھلے صفحہ کی	۹	۹۰۶۸	۱۷	۱۶	۳۳
قوالیت			۲۹	۱۳	۴۲
ابرکہ وافیز وغیرہ			۱۲		۱۲
بطریہ عوامہ				۵	۵
ابرکہ				۸	۸
شنور				۳	۳
شالوپ کونتیارون مین سے ایک لوہے کا ہر				۳۶	۳۶
مراکب				۶	۶
میزان	۹	۹۰۶۸	۵۸	۸۷	۱۴۵

بارہوان باب

مملکت ڈنمارک کے حالات مین

اور اس مین چہہ فصلین ہین

پہلی فصل

اوس کی تاریخ مین

ڈنمارک کی سلطنت سنہ ۹۳۰ع تک مجہول الحال رہی مگر سنہ مذکور مین اوسپر خاندان اسکیولڈنجیہ جو سکیولڈ کی طرف منسوب ہی قابض ہوگیا اور سنہ ۱۰۴۷ع تک وہی اوسپر مسلط رہا اور اسی خاندان کے عہد مین ڈنمارک کی سلطنت انگلستان کے بہت سے حصہ پر قابض ہوگئی اور اسی خاندان کے ہاتہ مین سنہ ۱۰۱۶ع سے سنہ ۱۰۴۲ع تک باقی رہی پہر جب سنہ ۱۰۴۲ع مین اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا تو خاندان استرتیدی کی اوسپر حکومت ہوگئی اور سنہ ۱۳۷۵ع تک

اوسیکے قبضہ مین رہی چنانچہ اس خاندان کی اخیر حکمران ملکہ مرغریٹ تھی جو اپنے
بادشاہ کی بیٹی ہوئی جسنے بادشاہ ناروی سے اپنی شادی کی تھی اور اپنے
باپ کے انتقال کے بعد ڈنمارک پر قابض ہو گئی تھی اور ناروی پر اپنے خاوند
کی طرف سے اوسکی وفات کے بعد قابض ہوئی تھی اور مملکت سویڈن پر وہان
کی رعایا کے انتخاب کے سبب سے قابض ہوئی جیسا کہ سویڈن کے حالات
مین معلوم ہو چکا ہے پھر ۱۳۸۹ء مین اوسنے ناروی کا تاج اپنے ایک قریب
ارِیک پومرانی کو بخشدیا اور ۱۳۹۶ء مین ڈنمارک کا تاج بھی اوسیکو عطا کر دیا
اور اوسکے اگلے سال سویڈن کی سلطنت کا تاج بھی اوسیکے واسطے منتقل
ہو گیا پھر ۱۴۴۸ء مین اوسپر کرسٹیان اول قابض ہو گیا جو خاندان اولڈنبرغ
سے تھا پس اوسوقت سے لیکر ۱۸۶۳ء تک اوسی کے خاندان کے لوگ اوسپر
قابض چلے آئے مگر اخیر مین سلطنت سویڈن انکے ہاتھ سے ۱۵۲۳ء مین نکل گئی
اور ۱۸۱۴ء مین ناروی پر سے بھی انکا قبضہ جاتا رہا یہانتک کہ ۱۸۶۳ء مین
فرڈریک سابع نے جو ڈنمارک کا سب سے پچھلا بادشاہ خاندان اولڈنبرغ مین سے تھا

انتقال کیا اور ملک کا کوئی وارث نرہا پس اوسکے بعد الپرنس کرسٹیان

خاندان غلوکسبورغ کا اوس معاہدہ کے موافق اوسکا بادشاہ ہوا جو لندن

مین ۱۸۵۲ء مین منعقد ہوچکا تھا اور کرسٹیان تاسع کے لقب سے ملقب ہوا

مگر ۱۸۶۴ء مین ڈنمارک کو قبضہ سے شلزویغ اور ہولستاین کی ریاستین نکل گیئن

دوسری فصل

اس مملکت کی کیفیات کے بیان مین

مملکت ڈنمارک اسکنڈناویا یعنے اسکنڈنیویا کی تینون مملکتون مین سب سے

چھوٹی سلطنت ہے اور پانچ درجون اور تیس دقیقون اور تیرہ درجون کے

درمیان طول شرقی مین اور تیتین درجون اور دس دقیقون اور ستاون

درجون اور چالیس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے سب طرف

اوسکے دریا محیط ہے صرف جنوب کی جانب مین ریاست شلزویغ اور ہولسٹاین

سے متصل ہے جو ۱۸۶۴ء مین اوس لڑائی کے سبب سے جو اوسمین اور پروشیا

اور آسٹریا مین واقع ہوئی تھی اوس سے جدا ہوگئی ہین اور شمالی جانب مین

اوسکی حد آبناے سکاجیراک ہی جو اوسپین اور ناروے مین حد فاصل ہی اور شرقی
سمت مین آبناے صونڈ اور کاٹاغاٹ اور بحر بالٹیک ہی جو سویڈن مین اور
اسپین حد فاصل ہی اور غربی سمت مین بحر شمالی ہے اور اوسکے مضافات مین
قطعہ جزیرہ نما ہے جسکا نام جوٹلانڈ اور جزائر سیلانڈ اور فیونیا اور لالاند اور
فالستر اور بورنھولم اور مائن اور آروی اور آلزن اور فامارن اور لازوی
اور نستاتھولم ہین اور اوسکی مقدار مساحت پینتیس ہزار نوسو چھہتر کیلومیتر مربع
اور اوسکے باشندون کی تعداد اوس مردم شماری کی بموجب جو یکم فروری
[illegible]ء مین ہوئی تھی چودہ لاکھ آٹھ ہزار پچانوے ہے اور جو آبادیان اس سلطنت
کے متعلق ہین منجملہ اونکے یورپ مین تو جزائر فاروی ہین اور امریکا مین جزائر
ازلانڈ اور غروینلانڈ اور سینٹ کروا اور صان توماس اور صان جان ہین
چنانچہ ان تمام جزائر کی مقدار مساحت بھی ایک لاکھ اونتالیس ہزار دوسو
چہتر کیلومیتر مربع ہے اور خاص انمین سے جزیرہ ازلانڈ کی مساحت ایک لاکھ
دو ہزار چارسو ستہتر کیلومیتر ہے اور اونکے باشندون کی تعداد ایک لاکھ [illegible] ہزار

بیس ہے جسمین سے خاص ازلانڈ کے باشندے چھپّا سٹھ ہزار نو سو ستاسی ہین
اور تخت گاہ اوسکا شہر کوپنہاغ ہے اور جو حصہ یورپ سے ملا ہوا ہے اوسکی
زمین ہموار ہے اور اسکے دریاؤن اور بحیروں اور شور زمین اور جھیلون کی
مساحت مملکت کی بیسوین حصہ کو برابر ہے اور گو یہ اقلیم نہایت سرد نہین ہے
مگر خوش آیند ہے اور اسکی زمین اکثر سیراب اور قابل زراعت ہے اسی وجہ سے
اسکے مویشی اور گھوڑے نہایت قوی اور عمدہ ہوتے ہین تعداد گھوڑون کی
وہان بقدر آٹھ لاکھ ہے اور گائے بیل بقدر بیس لاکھ کے ہین اور بکریان
بقدر پچیس لاکھ کے ہین اور سور چھ لاکھ ہین وہان کی زراعت مین گیہون
اور جو وغیرہ بکثرت ہوتا ہے اور جن نباتات سے وہان فائدہ ہوتا ہے وہ نباتات
وہ ہے جس سے عنابی رنگ رنگا جاتا ہے اور سپلون اور کلزہ ہے جسمین تیل
نکلتا ہے اور وہان غرفالا اور فول اور بطاطہ اور رائی اور کتان اور قنب
اور دخان بوئی جاتی ہین اور فواکہات مین سیب اور اجاس اور حب الملوک
اور غیرہ ہوتا ہے اور شکار بہت کثرت سے ملتا ہے اور مچھلیان بہت ہوتی ہین

اور اس ملک مین بڑے فائدہ کی چیزون مین سے ایک قسم کی مٹی ہوتی ہے
جسکو زمین سنوارنے کے لیے کھات کے طور پر ڈالتے ہین اور وہان لوہے کی اور
ایسے پتھر کی جسپر چھپ سکتا ہے اور سنگ کری کی جو مانند گچ اور رال جیل کے ہوتا ہے
چند کانین ہین اور جزیرہ بورنہولم مین کسیقدر پتھر کا کویلہ بھی نکلتا ہے اور
دریاؤنکے کنارون پر کہربا بزیادتی بھی ہوتی ہے اور وہان کپڑے قلوع
اور جوخ اور فرفوری کے اور ہتھیار اور پشمین اور طواجین یعنی کڑاہیان اور
مقطر کرنے اور صاف کرنیکے آلات اور غوانتوات بنائے جاتے ہین اور تجارت
وہان مدت مدید سے رائج ہے البتہ لوہے کی سڑکین کم ہین مگر چند کمپنیان ہین
جنکے متعدد دخانی جہاز ہین جو خاص یورپ کے تمام شہرون مین تجارت کرتے ہین
چنانچہ سنہ ۱۸۶۲ع مین وہان کے تجارتی مال کی قیمت تئیس ملین اور دو لاکھ
ترانوے ہزار ایکسو چودہ فرنک تھی مگر اسمین سے جو مال وہان آیا اوسکی قیمت
بائیس ملین پانچ لاکھ تریسٹھ ہزار آٹھ سو چھپن فرنک تھی اور وہان تمام
آنے جانیوالے تجارتی جہاز ایک لاکھ ستائیس ہزار چار سو چھ تھے جنمین سے

گیارہ ہزار نو سو سترسٹھ وہ تھے جو وہاں آئے اور باب تعلیم و تعلم مین وہ لوگ
نہایت ترقی پر ہین مذہب انکا لوتھر کا مذہب ہے مگر وہ کسیکو دوسرا مذہب
قبول کرنیسے منع نہین کرتے اور جزیرہ ازلاند وہان سولہ درجون اور ستائیس
درجون کے طول غربی مین اور تریسٹھ درجون اور سترسٹھ درجون کے عرض
شمالی مین واقع ہے اور وہان سردی شدت سے ہوتی ہے اور باوجود اسکے کہ اوسکی
تمام زمین گویا برف کی ہوجاتی ہے وہان کھولتے ہوئے چشمے بہتے ہین اور تعلیم
کے باب مین یہ بھی نہایت اعلی درجہ پر ہین اور اونکا مذہب لوتھر کا مذہب ہے

تیسری فصل
اس سلطنت کے قوانین سیاست کے بیان مین

اس سلطنت مین بوراثت بادشاہ ہوتے ہین اور یہ سلطنت قانونی سلطنت ہے
چنانچہ اس سلطنت کے بادشاہ کے اختیارات مین یہ بات داخل ہے کہ وہ تمام
امور داخلیہ اور خارجیہ مین اپنے وزراء کے ذریعہ سے جنسے سلطنت کے تصرفات
کی بازپرس ہوتی ہے تصرف کرے اور وزیرون کا اور تمام عہدہ دارونکا

مقرر کرنا اور اون لوگونکا کام سے معزول کرنا جنکو عین حیات تک وظیفہ
نہین ملتا بادشاہ کے اختیار مین ہے اور معمولی مجلسون کے جمع کرنے کا وقت
جنکا ہر سال جمع ہونا لازم ہے بادشاہ ہی معین کرتا ہے اور اوسکو بجز معین
وقت مین بھی اگر ضرورت ہو تو مجلس کو جمع کرنیکا اختیار ہے اور مجلس اعلی
اور مجلس وکلاء عامہ پایتخت یا اونمین سے کسی ایک کو معطل کرنیکا بھی بادشاہ
کو اختیار ہے مگر اس شرط سے کہ رعایا سے یہ درخواست کرے کہ بجاے اوسکے
دو مہینے کے عرصہ مین دوسری مجلس کے ممبر منتخب کر دیوے اور اگر ایک مجلس انمین
سے معطل کیجاوے اور دوسری بحال رہے تو جبتک اوس معطل شدہ مجلس کی
قائم مقام کوئی اور مجلس قائم نہو جاوے اوسوقت تک وہ باقیماندہ مجلس کام
نہین کرسکتی اور اس بادشاہ کو قوانین کے نافذ کرنیکا اختیار ہے پس جو قانون
کہ مجلسین بناتی ہین وہ قانون نہین گنا جاتا مگر اوسوقت کہ بادشاہ اوسکے
جاری ہونے کا حکم دیوے اور جس زمانہ مین کہ مجلسین موجود نہون تو بادشاہ کو
ضروری امور مین حکم دینے کا اختیار ہے اور وہ بطور قانون کے بجا لائی جاینگی

بشرطیکہ اصول سلطنت کو مخالف نہون اور جبکہ وہ مجلسین جمع ہون تو اونکے
سامنے اتفاق راے کیلیے پیش کیے جاوین اور یہ بھی خاص بادشاہ کے
حقوق مین سے ہی کہ جب وہ اٹھارہ برس کا ہو جاے تو وہ بالغ سمجھا جاتا ہے
اور اوسکو ضرور ہی کہ لوتھر کے مذہب کا پیرو ہو جو پروٹسٹنٹ مذہب کا ایک شعبہ ہے
اور جسقدر قوانین سلطنت مین بنائی جاتے ہین اونکو بادشاہ بناتا ہے یا
دونون اعلی مجلسین بناتی ہین مجلسین چھیاسٹھ ممبرون سے مرکب ہوتی ہین
جنمین سے بارہ ممبر تو بادشاہ کیجانب سے منتخب ہوتی ہین جنکی تقرری تمام عمر
کے واسطے ہوتی ہے اور سات ممبر دار السلطنت کے رہنے والون کی طرف سے
آٹھ برس کیواسطے مقرر ہوتے ہین اور سنتالیس تمام اہالیان مملکت کی
جانب سے آٹھ برس کیواسطے مقرر ہوتے ہین اور جن ممبرون کے وظیفے تمام عمر
کے واسطے نہین ہین اونمین سے نصف ممبر ہر چوتھے سال بدلے جاتے ہین
اور وکلا کی مجلس کے ممبر چونکہ بحساب فی سولہ ہزار رعایا کے ایک مقرر ہوتا ہے
اسلیے اونکی کوئی تعداد معین نہین ہی جسقدر اس حساب سے ہون مقرر ہوا کرین

اور جو شخص اعلی مجلسون کے واسطے منتخب کیا جاتا ہے اوسکی عمر پچیس برس
سے کم نہین ہوتی اور اوسکا لائق اور نامی ہونا شرط ہوتا ہے اور انتخاب
دو درجہ پر ہوتا ہے یعنے اولا تمام رعایا اپنی جانب سے لوگون کو منتخب کردیتی ہے
اور وہ لوگ مجلسون کے ممبرونکو منتخب کرتے ہین اور مجلسون کا معمولی اجتماع
اوس مدت کیلیے ہوتا ہے جو بادشاہ متعین کردے جسکی مدت کم سے کم دو مہینے کی ہے
اور اونکی کارروائی ہمیشہ علانیہ ہوتی ہے بجز بعض مقدمات کے جنہین کہ برخلاف
اسکے کرنا چاہین اور اون مجلسون کے حقوق مین سے یہ بات ہے کہ جبتک قوانین اونکی
سامنے پیش نہولین اور اونپر تین دفعہ بحث نہولے اوس وقت تک اونکا انتخاب
نہین ہوتا اور پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ کی بحث مین بھی اتفاق راے کا
کچھ اعتبار نہین ہوتا اور ہر برس سلطنت کی اخراجات کو بھی یہی مجلس مقرر کرتی ہے
اور جو محصول کہ رعایا سے لینا واجب ہو اوسکا تعین بھی اسی مجلس کی اختیار مین ہے
اور حسابات سلطنت بھی جو بعد خرچ ہونی اون اخراجات کی ہوتے ہین وہ بھی
اسی مجلس مین لکھے جاتی ہین اور ان دونون مجلسون کی افسرون کو ممبران مجلس بھی

ہین سے یہ مجلسین منتخب کرتی ہین اور ان مجلسون کے ہر ایک ممبر کو اختیار ہے کہ
قوانین ہین جو بات اوسکو معلوم ہو وہ مجلس کے سامنے یا بادشاہ کے سامنے
پیش کرے اور وزیرون سے جو کچھ پوچھنا چاہے پوچھے جس طرح کہ کل مجلس اور
بادشاہ اونسے پوچھ سکتا ہے پس اونپر بادشاہ کی طرف سے یا مجلس کی طرف سے
یا مجلس کے کسی ممبر کی طرف سے خیانت کا دعوی یا قانون کے مخالف کام کرنے کا
دعوی ہو سکتا ہے مگر انفصال اس مقدمہ کا مجلس اعلی ہین ہوتا ہے اور وزیرونپر
مجلس ہین اپنے تصرفات کی جوابدہی کیواسطے اور اون قوانین پر سے اعتراضات
رفع کرنیکے لیے جو سلطنت کی طرف سے پیش ہوئے ہین حاضر ہونا واجب ہوتا ہے
اور رعایا کے حقوق ہین سے جسکا ضامن قانون ہے یہ بات ہے کہ اونکو مجلسون
ہین کے ممبرون کے انتخاب کیوقت اور مصالح ملکیہ پر بحث کرنیکے لیے عام مجلسون
کے جمع کرنے ہین بالکل آزادی ہے اور چھاپہ خانون کی آزادی اور ہر شخص
کی ذاتی آزادی اور اونکے گھرون کی حرمت کہ کوئی شخص اونکے گھرون ہین
بغیر اونکی اجازت کے اور بموجب حکم قانون کے جا نہین سکتا اور حکم کیوقت تمام

رعایا کی مساوات کہ بڑی اور چھوٹی مین کچھ فرق نہو اور عہدہ پاتے ہین اگر اوسمین اہلیت اور لیاقت ہو سکی برابری عام رعایا کے حقوق مین داخل ہے اور مقدمات مختلفہ مجالس حکم کے اور کہین فیصل نہین ہوتا اور ہر شہر و قصبہ کے مصالح کا انتظام وہان کے لوگ بلا مداخلت سلطنت کے خود کر لیتے ہین —

چوتھی فصل

سلطنت کی مالی قوت آمدنی اور خرچ اور لشکری قوت بری اور بحری کے بیان مین

مالی قوت سنہ ۱۸۷۶ء مین

۳۵۴۴۲۶۴۰	آمدنی بحساب رِکْسڈالا جو مساوی ہے	۱۰۰۳۵۱۶۳۱ فرنک کے
۳۷۷۸۵۹۰۴	خرچ بحساب رِکْسڈالا جو مساوی ہے	۱۰۷۰۳۴۱۰۰ فرنک کے
۱۳۲۱۱۰۸۰۲	قرض سلطنت پر	۳۷۳۸۷۳۵۶۶ فرنک
	ایک رِکْسڈالا دو فرنک اور تراسی سنتیما کے برابر ہوتا ہے	

بری لشکری قوت سنہ ۱۸۷۶ء مین

سپاہی	
۲۰۹۴۴	لشکر ترسیمیا
۶۱۷۴	رسالے
۴۸۳۳	توپچی اور مہندس
۳۱۳۹۱	میزان

لڑائی کے وقت پچاس ہزار فوج تک سلطنت جمع کر سکتی ہے —

بحری قوت سلطنت ڈنمارک کی سنہ ۱۸۶۲ء میں

اقسام بحریہ اور مراکب کے	امراء البحر اور قبطانات	جہاز جنگیہ	اسٹیم	مراکب بخاریہ	مجموعہ جہازات اور اُن کی توپیں ۹۲۹
فیش امیرال	۱				
کنٹر امیرال	۲	۳			
قبطانات اجفان	۲۹				
قبطانات فراقط	۲۳	۵۲			
فسیالات		۸۵			
بحریہ		۱۷۸۴			
اجفان			۱	۲	۳
فراقط			۵	۴	۹
قرابط			۴	۲	۶
سکونیر			۵	۲	۷
ابرکہ				۲	۲
بطریہ عوامہ			۱		۱
شالوپ کونبتیار			۷		۷
پاکٹ			۱		۱
میزان جو اگلے صفحہ پر لکھی جاویگی	۵۵	۱۹۲۴	۲۴	۱۲	۳۶

تتمہ جدول سلطنت ڈنمارک کی بحری قوت

اقسام بحریہ اور مراکب کی	[illegible] ۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان پچھلے صفحہ کی	۳۶	۱۲	۲۴	۱۹۲۴	۵۵
کوتیر	۱	۱			
بار برداری کے بیلے	۲۷	۲۷			
بالعجلہ کبار و صغار	۸		۸		
یول	۱		۱		
شالوب کونتیار بالجادیت	۳۳	۳۳			
یول بالجادیت	۱۷	۱۷			
میزان	۱۲۳	۹۰	۳۳	۱۹۲۴	۵۵

تیرہوان باب

سلطنت بوہیریا کے بیان مین

اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

یہ مملکت قیصر رومی کے زمانہ مین ایسے جنگلون مین جہان آبادی نہو گئی جاتی تھی پھر امپیراغسطس کے عہد مین آباد ہوئی اور ریاستہاے مملکت روم مین متعلق لفیندلیا اور نوریکا کے شمار ہوتی پھر سنہ ۶ء مین ایک گروہ بویوار کا بوہیمیا سے آیا اور نوریکاے غربی مین رہنے لگا اور سلطنت فرانس کے تحت مین جو اوسترازیا کے باشندون کی تھی سنہ ۶۳۰ عیسوی سے سنہ ۹۶۰ء تک داخل ہوگیا اور اسوقت مین مملکت بوہیریا پر ڈیوکون کے گروہ کی جو خاندان اجیلولف

سے تھی ریاست تھی اور اس خاندان کا سردار اجیلولف تھا جو ۵۳۰ع میں
بادشاہ ہوا اور یہ ڈیوک بویریا پر فرانس کے بادشاہون کی طرف سے ہمیشہ
تسلط رہا یہانتک کہ ۷۴۳ع مین ڈیوک ادیلون نے اپنے آپ کو بلقب
بادشاہ ملقب کیا اور شارل مارتل کی رعیت سے خارج ہونا چاہا مگر اوسکی کوشش
اس باب مین کارگر نہوئی پھر جبکہ اوسکے بعد تاسیلون بادشاہ ہوا تو اوسنے
اوس معاہدہ کو جو اوسمین اور ملک بابان مین تھا توڑ دیا اور اول شارلمین
کے مقابل لومبارڈیا کے بادشاہ دیدیا اور ڈیوک اکوئیتانیا کے ساتھ ہوکر
برخلافی اختیار کی پھر گروہ آوار کو ساتھ ہوکر اوسکا مقابلہ کیا مگر عمدہ حصہ اوسکے
ملک کا اوسکے ہاتھ سے نکل گیا اور ۷۸۸ع مین وہ بر رسیان مین قید ہوگیا
پھر شارلمین نے اس ملک کی سلطنت جیرولد کونٹ صواب کو دیدی لوئیز مغفل
نے ۸۱۷ع مین بویریا کے ڈیوکون کی ریاستون کو مملکت بنا دیا اور اوسکو
اپنے بیٹے لوتھر کو دیدیا اور پھر لوتھر مذکور نے ۸۴۳ع مین لوئیز جرمنی کو
وہ ملک دیدیا اور اسوقت مملکت بویریا مین خاندان کارینتیا اور کرنیول

اور الیسٹریا اور فریول با لونیا قدیم اور موافیا اور بوہیمیا سنتے تھے اور سنہ ۱۲۰۹ء
مین خاندان کارلونجیان کا بسبب ڈلویز طفل کے منقطع ہوگیا اور بوہیمیا
اپنی اصلی حدود اور حالت پر پھر ہو گئی اور المانیا کی سلطنت کے تحت مین
ڈیوکون کی ریاست ہو گئی اور اونکا سردار بار غراف ارنول ملقب خبیث
بن لوئیبولد ہوا جبکہ سنہ ۹۳۷ء مین وہ خبیث مر گیا تو اوسکے جانشینون کے
پاس تھوڑی مدت مملکت باقی رہی اوسکے بعد سنہ ۹۴۷ء سے سنہ ۱۰۰۴ء تک
ڈیوکون کا گروہ جو خاندان ساکس سے تھے اوسپر دخیل رہا پھر سنہ ۱۰۰۴ء سے
سنہ ۱۰۷۰ء تک خاندان فرانکونیا اوسپر قابض رہا پھر اوس سنہ سے سنہ ۱۱۳۸ء تک
جماعت غوالف جو خاندان آستے سے تھی اوسپر دخیل رہی پھر اوسٹریا کے
ڈیوکون کا گروہ اوسپر مسلط ہوا پھر سنہ ۱۱۸۰ء مین یہ ملک اوتون فیتل سباخی
کو جو اوسی ارنول خبیث کی ذریت مین تھا ہاتھ مین آیا اور جو ڈیوک اوسکے
جانشین ہوئے اونکے عہد مین یہ ملک بہت بڑھ گیا اور سنہ ۱۲۵۳ء مین یہ ملک
لوئیز ثانی اور ہنری سیزدہم مین جو اوتون ملقب بشہیر کے بیٹے تھے تقسیم ہو گیا

اونمین سے پہلا بویریا کے اوپر کے حصہ مین اور دوسرا بویریا کے نیچے کے
حصہ مین حکومت کرتا تھا پھر سنہ ۱۳۱۴ع مین لوئیز تیسرے ابن لوئیز دوم نے ان
دونون حصون کو اکٹھا کر لیا اور اوسکے اگلے سنہ مین المانیا مین شاہنشاہی
مقرر ہوگئی اور اوسکا ملک بہت وسیع ہوگیا اور اپنے مرنے سے یعنے قبل ۱۳۴۷ع
کے علاوہ بویریا کے براند بورغ اور ہولانڈہ اور زیلانڈ اور ٹیرول اور اور
ملکون کا مالک ہوگیا پھر لوئیز مذکور کے بیٹون نے اس مملکت متعدد ٹکڑون مین
بانٹ لیا جو تھوڑی مدت مین سب کی سب جاتی رہی اور ۱۵۰۶ع مین البرٹ
ثانی نے جو خاندان مونیخ بویریا کے شعبہ مین سے تھا اون تمام ٹکڑون کو
نئے سرے سے جمع کیا اور اوسکے جانشینون نے پروٹسٹنٹ مذہب کو تسلط کو
روکنا چاہا اور تیس برس والی لڑائی مین امیر المانیا کے گروہ مین داخل ہوگئے
اور اس لڑائی مین امیر فردناند ثانی نے ۱۶۲۳ع مین ڈیوک میکسیملیان کو
الیکٹور کے مرتبہ پر پہونچا دیا اور اس لقب کو ہمیشہ کے لیے اوسکے خاندان میز
مقرر کر دیا پھر ۱۶۷۹ع سے ۱۷۲۶ع تک اوسکا پوتا میکسیملیان امانویل اوسپر

مسلط ہوا اور اسی مدت مین فرانس سے اسپین کو وراثت کی لڑائیون مین معاہدہ
کیا اور ہوخنسات کی لڑائی کے بعد اوسکی بادشاہت جاتی رہی اور جبتک کہ
بادن مین ۱۷۱۴ع مین صلح نہولی اوس وقت تک اوسکو سلطنت میسر نہوئی پھر
اوسکے وارث شارل البرٹ نے اپیر شارل ششم کی وراثت سے ملک کا دعوی کیا
اور بوہیمیا اور آسٹریا پر قبضہ کرلیا اور شہر فرنکفورٹ کے مقام مین ۱۷۴۲ع
مین سلطنت کا تاج اپنے سر پر رکھ لیا اور اپنا نام شارل ہفتم قرار دیا مگر فرانسسی
رانی نے اسٹریا کا لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی اور اوسکو تخت سے اوتارنے اور
اور بویریا کی سلطنت کا دعوی چھوڑنے پر مجبور کیا مگر وہ اس لڑائی کے ختم
ہونے سے پہلے مرگیا پھر اوسکے بیٹے میکسیملیان جوزف نے اپیر سے صلح کرلی اور ۱۷۴۵ع
مین اوس عہدنامہ کی شرائط کی بموجب جو فوسن مین ہوا اوسکا ملک پھر اوسکو
ملگیا پھر ۱۷۷۷ع مین اسکے مرنیکے بعد جو اپنے خاندان مین سے سب سے اخیر تھا
مملکت بویریا مین شامل ہوگیا اور شارل تھیوڈور جو بسبب سسرال کے اس خاندان
سے توسل رکھتا تھا اوس ملک پر بغیر اتفاق اسٹریا اور اوس کے

مکسیمیلیان جوزف کی جو اوسکے بعد ۱۷۹۹ء مین قابض ہوا مسلط ہو گیا اور
جن دنون مین فرانس مین ریپبلکن کی لڑائیان ہوتین تو مملکت بویریا کو نہایت
شدید نقصان پہونچے یہان تک کہ جو اوسکے ملک دریاء رین کے شمال کی
جانب تھے وہ اوسکے ہاتھ سے جاتے رہے مگر موجب ایک معاہدہ کے جو اوسمین
اور ریپبلکن مین ہوا باقی ماندہ ملک مدت دراز تک اوسکے پاس رہا اور وہ
فرانس کی بہت زیادہ مدد کرتا رہا اور جب تک یہ ملک نپولین کی حمایت مین
رہا وسیع ہوتا گیا یہان تک کہ ایک مملکت ہو گیا اور اوسکا حاکم ۱۸۰۶ء مین
بادشاہ کے لقب سے ملقب ہو گیا پھر ۱۸۱۳ء کی لڑائیون مین مکسیمیلیان جو فرانس کا
مددگار تھا اپنا لشکر لیکر فرانس ہی پر چل پڑا اور تمام سلطنتون نے جو فرانس
کے مخالف تھین اوسکا ملک جتنا کہ اوسکے قبضہ مین تھا اوسیکے پاس رہنا قایم رکھا
اور ۱۸۱۸ء مین اوسنے اپنے ملک والون کے لیے کونسٹیٹوسیون یعنے انتظام
سلطنت مین اہل خلقت کا حق عطا کیا اور اوسکے بیٹے لوییز اول نے اپنے ملک
مین فنون عجیبہ کا جسکا وہ نہایت شوقین تھا بیج بویا اور ۱۸۴۸ء مین بادشاہ

خود تخت پرسے اوترا اور اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھا دیا اور وہ ہمیشہ المانیا کی

حصون کو ملا لینے مین کوشش کرتا رہا کیونکہ اسی مین مملکت بوہیمیا کی

عظمت کا باقی رہنا متصور تھا اوسکے بعد ۱۲۶۱ء مین اوسکا بیٹا لویز ثانی

اوسکا جانشین ہوا۔

دوسری فصل

مملکت بوہیمیا کے امرا کے نامون کے بیان مین

سنہ	امرا جنکا لقب ڈیوک تھا اور جو اجیلولف کے خاندان سے تھے
۵۴۰	اجیلولف
۵۵۴	غاری بالد پہلا
۵۹۴	تاسیلون پہلا
۶۱۰	غاری بالد دوسرا
۶۴۰	تیودور پہلا
۶۸۰	تیودور دوسرا
۷۰۰	تیودبرت وغیرہ الد
۷۲۸	ہوبرٹ جسکو ہوجیبرٹ کہتے ہین
۷۳۷	اودیلون
۷۴۸	تاسیلون دوسرا
	فرانس کے بادشاہ خاندان کارلینجیان مین سے
۷۸۸	شارلیمین

۸۱۴	لوییز پہلا اور لوتار
۸۱۶	لوییز دوسرا جسکا لقب جرمانیکس تھا
۸۷۶	کارلومان
۸۸۰	لوییز تیسرا
۸۸۲	شارل غلیظ
۸۸۸	ارنول بکارینتی
۹۰۰	لوییز چوتھا طفل
	ڈیوک بویریا کے
۹۱۱	ارنول انجبیث
۹۳۷	ابرہارد
۹۳۸	برتولد
	ڈیوک ساکس اور فرانکونیا کے
۹۴۸	ہنری پہلا
۹۵۵	ہنری دوسرا ملقب بمخاصم
۹۷۰	اوتون پہلا صوابی
۹۸۳	ہنری تیسرا
۹۸۵	ہنری چوتھا
۱۰۰۴	ہنری پانچوان
۱۰۲۶	ہنری چھٹا
۱۰۳۹	ہنری ساتوان
۱۰۴۹	کونراڈ پہلا زونفانی
۱۰۵۳	ہنری آٹھوان
۱۰۵۶	کونراد دوسرا
۱۰۵۷	اغنیس (ملکہ لاکاسے)
۱۰۶۱	اوتون دوسرا

	ڈیوک غوالف کی جنکو والف بھی کہتے ہین
۱۰۷۰	ولف پہلا
۱۱۰۱	ولف دوسرا
۱۱۲۰	ہنری نوان
۱۱۲۲	ہنری دسوان
	ڈیوک خاندان اسٹریا سے
۱۱۳۹	لیوپولڈ
۱۱۴۱	ہنری گیارہوان
۱۱۵۶	ہنری بارہوان
	خاندان وٹیلنز باخ
۱۱۸۰	اوتون پہلا
۱۱۸۳	لوییز پہلا
۱۲۳۱	اوتون دوسرا جسکا لقب شہیر تھا
۱۲۵۳	ہنری تیرہوان اور لوییز دوسرا
۱۲۹۴	لوییز تیسرا
۱۳۴۷	اتیان پہلا
۱۳۷۸	جان سونجی یعنی مونیخ کا
۱۳۹۷	ارنسٹ ونلیوم پہلا
۱۴۳۸	البرٹ پہلا
۱۴۶۰	جان اور سیجیز موند
۱۴۶۸	البرٹ دوسرا
۱۵۰۸	غلیوم دوسرا اور لوییز
۱۵۵۰	البرٹ تیسرا
۱۵۷۹	غلیوم تیسرا

سنہ	نام
۱۵۹۸	مکسیملیان پہلا
	گروہ الیکتورات
۱۶۲۳	مکسیملیان پہلا جو اس سنہ میں الیکتور ہوا
۱۶۵۱	فردناندو ماریہ
۱۶۷۹	مکسیملیان دوسرا (امانوئیل)
۱۷۲۵	شارل البرٹ
۱۷۴۵	مکسیملیان تیسرا (جوزاف)
	خاندان پالاٹین
۱۷۷۷	شارل تیوڈور
۱۷۹۹	مکسیملیان چوتھا (جوزاف)
	بادشاہ خاندان پالاٹین مذکورۃ بالا کے
۱۸۰۶	مکسیملیان مذکور جسکا لقب مکسیملیان پہلا ہوا
۱۸۲۵	لوئیز پہلا
۱۸۴۸	مکسیملیان دوسرا
۱۸۶۴	لوئیز دوسرا جو ۲۵ اگست ۱۸۴۵ء کو پیدا ہوا

تیسری فصل

اس مملکت کی کیفیت کے بیان میں

یہ مملکت المانیا کے ممالک میں پروشیا کے سب سے بڑی مملکت ہے اور اسکے دو حصے جدا جدا ہیں پہلا حصہ کنارہ دریاے طونہ کے شرق کیجانب ہے اور دوسرا دریاے رین کے شمالی کنارہ پر غرب کیجانب ہے پہلا حصہ بویریا قدیم

کہلاتا ہے اوسکی جنوبی شرقی حد مملکت اسٹریا ہے اور شمالی حد مملکت ساکس اور
اوسکے ڈیوکون کی ریاستین اوسکے بعد پروشش ہے اور اوسکی غربی حد ڈیوکونکی
بڑی ریاستین الساس وارستاد اور بادن کی اور مملکت الورتمبرغ ہے اور
دوسرا حصہ رین والا بویریا کہلاتا ہے اور وہ پہلے سے بہت چھوٹا ہے اوسکی
جنوبی حد مین فرانس ہے اور شرقی حد مین بڑی ریاستین بادن کے ڈیوکونکی
اور شمالی حد مین ڈیوکون کی ریاستین رین والے الساس کی ہین اور غربی حد
مین رین والا پروشش ہے اور بویریا کے ملک کی مساحت چھتر ہزار اکیس
کیلومیتر مربع ہے اور وہان کے رہنے والون کی تعداد دوسری دسمبر سنہ ۱۸۶۴ء
کی مردم شماری مین چار ملین آٹھ لاکھ سات ہزار چار سو چالیس تھی اور
پایہ تخت اس ملک کا شہر مونیخ ہے اور قدیم بویریا مین پہاڑ نہایت کثرت سے
ہین اور دریا بھی بہت ہین سب سے بڑا اونمین دریای طونہ ہے اور اونمین بحیرے
کثرت سے ہین اور معدنی چشمے بھی بہت ہین اور ہوا وہان کی نہایت اچھی
اور اکثر جگہ معتدل ہے اور وہان کانین سنگ رخام اور سنگ مس اور پتھر کی

کو یلے اور سیسے اور لوہے اور تانبے اور نمک کی ہین اور وہان کاروبار زراعت
کا سلطنت کی مدد سے اور علم فلاحت کی کتابون کے جاری ہونیکے سبب سے نہایت
ترقی پر ہے اور اوسکے ساتھ اونکی زمین بھی جہان نشیب ہین بہت پیداوار ہی
کی ہے اور اونکے ہان زیادہ تر زراعت غلہ اور بطاطہ کی ہوتی ہے اور مملکت
کی بعض قسمتون مین کتان اور قنب اور دخان اور سیلون اور انگور کثرت
سے بوئے جاتے ہین اور وہان چراگاہین نہایت عمدہ ہین جنسے نہایت
اعلی درجہ کا نفع حاصل ہوتا ہے اور وہان کھیتی کے بعد دولت پیدا کرنے کی
چیزون مین مویشی ہے چنانچہ اوس ملک مین تین لاکھ پچاس ہزار گھوڑے
اور چھبیس بلین سینگ دار جانور اور نو لاکھ سور اور دو بلین اور پانچ لاکھ
بھیڑین ایک لاکھ دس ہزار بکریان ہین اور وہان شہد کی مکھیان اور مرغیان
اور بطین اور شل اونکے اور جانور بہت سے ہین اور صنائع بھی وہان موج
اگرچہ المانیا کے اور شہرون سے کم ہین اپیر بھی لوہے اور ہتھیار اور کتان
اور صوف کی کپڑون اور مثل اونکے اور کپڑون کی اور خوشبودار چمڑے کی

اور کاغذ بنانے کی اور باجون کی اور جراحی کی اوزارون کی اور بلور اور
فرفوری اور مثل اسکے اور صنعتین بھی وہان موجود ہین اور تجارت بھی وہان
بخوبی رائج ہے وہان کی سڑکین بھی اچھی بنی ہوئی ہین اور لوہے کی سڑکین
سنہ ۱۸۶۶ء مین دو ہزار نوسے کیلومیتر تک بن چکی تھین مگر خلیج وہان کم ہین اور
اون مین بڑا خلیج دریاے بین اور دریاے طونہ کا ہے جس سے بحر شمالی بحر اسود
سے ملجاتا ہے اور اوسکا طول ایکسو چہتر کیلومیتر کا ہے اور اوسکا نام خلیج
لوئیز ہے اور مصنوعہ خلیج اوسکے ہان اسلیے کم ہین کہ قدرتی دریاؤن مین کشتیان
چلنے کے سبب سے اونکو اونکی کچھ پروا نہین ہے اور دریاے طونہ کے سوا جسمین
شہر اولم سے سمندر کی ملان تک کشتی چل سکتی ہے اور دریا ہین اونمین سے
دریاے بین اور دریاے رین اور دریاے ایزار اور دریاے ان اور دریاے
ساقی ہین اور ان سب پانون مین آنے جانے کیلیے اور تجارت کے لیے
خصوصاً زمین کی پیدا وار لیجانے کے لیے کشتیان چلتی ہین اور اس ملک کے
لوگون کی تعلیم مین بھی نہایت ترقی ہے وہان تین عام مدرسے ہین اور دوسر

بڑے مکتب ہین اور اٹھائیس او نسے چھوٹے اور چھیانوے مکتب لیٹن کے اور دس

دستور تعلیم کے جنمین معلم تعلیم پاتے ہین اور آٹھ ہزار دوسو ستتر مکتب ابتدائی

تعلیم کے ہین اور اونمین آٹھ لاکھ چالیس ہزار طلبہ مرد و عورت تعلیم پاتی ہین اور

وہان چند مکتب خاص ہین اور پڑھنا اور لکھنا سیکھنا وہان کی رعیت پر لازمی ہے

چوتھی فصل

تصرفات سلطنت کے بیان مین

مملکت بویریا قانونی سلطنت ہے بادشاہ بمشورہ ارباب شوریٰ کے کام کرتا

اور ارباب شوریٰ کی دو مجلسین ہین ایک مجلس مشورہ دینے والون کی اور دوسری

مجلس نائبون کی پہلی مجلس کو دو ثلث بطریق وراثت ممبر ہونیکے مستحق ہین اور

اور تیسری ثلث کو بادشاہ نامزد کرتا ہے اور ہر ایک کا منصب عمر کے لیے ہے

اور دوسری مجلس کے ممبر چھٹی برس سنے بدلجاتے ہین اور رعایا ان نائبون کے

منتخب کرنیوالونکو منتخب کرتی ہے ہر اکتیس ہزار پانسو آدمیون کی طرف سے

مجلس مین ایک نائب ہوتا ہے اور ہر شخص بالغ کو رعایا مین سے جو کچھ محصول

گورنمنٹ مین دیتا ہے منتخب کرنیوالون کے انتخاب کا حق ہے اور ہر پانسو
آدمی کی طرف سے ایک نائب یعنی منتخب کرنیوالا منتخب ہوتا ہے اور یہ لوگ جو اولاً
منتخب ہوے ہین مجلس کے نائبون کو منتخب کرتے ہین اور کوئی شخص جسکی عمر ۳۰ برس
کی نہو مجلس مین نائب ہونیکے لائق نہین ہوتا اور کم سے کم ہر تیسری برس مجلسونکا
جمع ہونا واجب ہے اور اونکو مع بادشاہ کے قانون بنانے کا اختیار ہے یعنی اگر
وہ مجلسین کسی امر مین نئے قانون بنانے کا ارادہ کرین تو بادشاہ کو یہ اختیار ہے
کہ اوسکو قبول نکرے اور کوئی شخص رعایا مین سے لوازم آزادی ذاتی سے
محروم نہین ہو سکتا اور اوسکی جایداد پر کوئی محصول بجز اوسکے جو دونون
مجلسون سے تجویز ہوا ہوگا یا نہین جا سکتا اور مجموع دونون مجلسون کو
اختیار ہے کہ جو امر خلاف قانون ہوتا ہو اوسکو روکین اور اونکو یہ بھی اختیار ہے
کہ وزیرون سے یا اونکے نائبون سے مجلس اعلی حکم کے روبرو مواخذہ کرین
غرض کہ اس ملک کا کونسٹیٹوسیون ہی وہان کی رعایا کی حمایت کا اونکی
ذات اور اونکی املاک اور اونکے اعتقادات کا متکفل ہے

پانچوین فصل

اوطان کے انتظام کے بیان مین

مملکت پروسیا بڑی اور متوسط اور چھوٹے حلقون مین منقسم ہی اور ہر قسم کے لیے
جدا جدا نام جیسے قیادہ اور مشیخت اور دایرہ کومون کا انتظام شیخ بلد کے ہاتھ مین
ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ ایک مجلس بلدی بھی ہوتی ہے اور دائرہ کا انتظام
جو اون لوگونکے نزدیک کومون سے بڑا ہوتا ہے شیخ مدینہ اور جماعت حکام
کے ہاتھ مین ہوتا ہے اور مجلس بلدی بھی اونکے ساتھ ہوتی ہے اور جماعت حکام
کا یہ کام ہی کہ بڑی مقدمات مین مجلس بلدی سے مشورہ کرے اور ہر تیسری برس
جماعت مذکورہ مین سے نصف اور مجلس بلدی مین سے ایک ثلث تبدیل ہوجاتے ہین
اور جس قسم کا نام ڈسٹرکٹ یعنی ضلع ہی اوسکا انتظام ایک ایسی مجلس کے ہاتھ مین ہوتا ہے
جو مرکب ہوتی ہے ممبران مجالس بلدی سے اور صاحبان جایداد سے اور مجلس ہر برس
ایک دفعہ سے زیادہ جمع نہین ہوتی مگر وہ اپنے مین سے ایک گروہ معین کر دیتی ہے جو ہمیشہ
قائم رہتا ہی اور مقدمات کی نگرانی کرتا ہی اور جب امر یہ کہ اتفاق رائے ہوجاتا ہے

اوسکو جاری کرتا ہی اور اوس ضلع کے تمام مقدمات مین جنمین مجلس سے اجازت لینے
کی ضرورت نہین ہی کارروائی کرتا ہے اور یہ ادارہ تحت انتظام مجلس عمومی کہ ہوتا ہے
جو ہر سال ایک دفعہ دائرہ کی حالات پر نظر کرنیکو اور محصولون کی مقدار مقرر کرنیکو
جمع ہوتی ہے اور اوس مجلس مین ڈیسٹرکٹ یعنی ضلع کی مجلسون کی نائب اور مجالس
بلدی کی نائب جنمین دس ہزار سے زیادہ آدمی رہتے ہین اور نائبان اعیان مملکت
اور نائبان سرداران کنیسہ اور نائبان سرداران مدارس شریک ہوتے ہین اور جیسے
بہت نائب اونکا اختیار باقی رہتا ہے اور اس مجلس عمومی کے لیے ایک کونسل
ہمیشہ رہتی ہے جو مقدمات مجلس مین پیش ہونیسے پہلے غور کرتی ہی اور انتظام
احکام کا اوطان مین اسطرح ہے کہ ہر دائرہ مین چار سے سات تک مجلسین ابتدائی
مقدمات کے لیے ہوتی ہین اور ایک مجلس مقدمات جرائم اور امور شہر کی تحقیق
کیلیے مرافعہ ثانی کی ہوتی ہے اور مملکت مین ایک مجلس واسطے تحقیق مقدمات تجارت
کے اور سب سے اوپر اعلی ہے جو شہر مونیخ دارالسلطنت مین مقرر ہے اور اس مجلس
مین جمیع مقدمات کی تحقیق ہوتی ہے اور مجلس کا سامیون ہو یعنے اہل بویریا

کے لیے یعنے اون لوگون کے لیے جو دریاے رین کے کنارہ پر رہتے ہین اور فرانسیسیون کے طریقہ پر حکم دیتے ہین اخیر فیصلہ کی مجلس ہے اور اس طرف کے لوگون کے لیے اور مجلسین بھی ہین اور قضاۃ ضلع یعنے جج بھی ہین۔

چھٹی فصل

سلطنت بویریا کی آمدنی اور خرچ اور اوسکی لشکری قوت اور جو قرض کہ اوسپر ہے اوسکے بیان مین

قوت مالی سنہ ۱۸۶۱ء سے سنہ ۱۸۶۶ء تخمیناً تک

سلطنت کی کل سالانہ آمدنی	۹۸۱۱۳۲۵۴ فرنک تخمیناً
کل سالانہ خرچ	۹۸۱۱۳۲۵۴ فرنک تخمیناً
کل قرض سلطنت پر جو سنہ ۱۸۶۶ء مین تھا	۴۰۹۳۵۰۳۸۰۰ فرنک تخمیناً

بری لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۶ء مین

اقسام لشکر	تحت السلاح	پیداک	جملہ
ترلیس	۷۷۲۰۹	۷۴۵۳۹	۱۵۱۷۴۸
رسالے	۱۰۲۸۰	۱۲۲۸۹	۲۲۵۶۹
توپچی	۱۲۷۲۲	۱۳۵۲۱	۲۶۲۴۳
انجنیر	۳۱۰۰	۱۲۵۳	۴۳۵۳
میزان	۱۰۳۳۱۱	۱۰۱۶۰۲	۲۰۴۹۱۳

چودہوان باب

سلطنت بلجیم کے بیان مین

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی کیفیت مین

یہ سلطنت پندرہ دقیقون اور تین درجون اور چھیالیس دقیقون کو درمیان طول شرقی مین اور اونچاس درجون اور تیس دقیقون اور اکیاون درجون اور تیس دقیقون مین عرض شمالی کو واقع ہے اور اوسکے شمال مین اور شمال و غرب مین بحر شمالی اور بحر انگلش ہے اور شمالی شرقی حد مین مملکت ہالنڈ اور دوکاتو کبری لوکسامبورغ کا ہے اور ریاستہاے پروش جو دریاے رین کے کنارہ پر ہین اور اوسکی شرقی جنوبی حد مین مملکت فرانس ہے اور کل سطح اوسکی اقلیمین ہزار

چارسو پچپن کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۶ع مین
اونچاس لاکھ چوراسی ہزار چارسو اکیاون تھی اور شہر برکسیل کے باشندون
کی تعداد جو خاص اس سلطنت کا دارالحکومت ہی ایک لاکھ نواسی ہزار تین سو
سینتیس ۳۳۷ تھی اور اوسکی زمین ہموار ہے اور اوسکی جانب شرق مین چند پہاڑ
ہین اور اوس مین کتنی ایک ندیان بھی ہین اور چند مصنوعہ خلیجین
اور چراگاہین ہین اور اوسکی زمین نہایت سیراب اور عمدہ ہی چنانچہ وہان
کی پیداوار بھی اعلی درجہ کی ہوتی ہے اور مویشی اوسمین بکثرت تمام ہین
اور وہان بلاط اسود یعنی ایک قسم کی سیاہ پتھر کی جس سے مکانون کی چھتین
پاٹتے ہین اور کذان اور سنگ خام اور لوہے اور جسیے اور جست اور پتھر کے
کوئلہ کی کانین ہین اور جو غلہ وہان بویا جاتا ہے اوسمین سے گیہون اور
جو ہے اور کتان اور خیط اور چقندر جس سے شکر نکلتی ہے اور علاوہ اسکے
اور بہت سی ترکاریان ہوتی ہین اور وہان صنعت بھی قائم ہے اوسکے پڑہ
اور جوخ اور صوف کو کپڑے اور قالین عمدہ بناتے جاتے ہین اور وہان کے

لوگ بیل بوٹہ دار کپڑے بنانے اور رنگنے اور چھینٹین چھاپنے مین تام اور بیئر
اور شراب اور مقطرات چیزین اور بیر شراب کا بنانا اور چھاپہ خانے اور
کتاب فروشی کی دکانین اور کاغذ بنانے کے کارخانے اور بلور کی ساخت
اور معدنیات کو گلا کر اوسکی چیزین طیار کرنا اور ہتھیار اور بڑھئی کے کام
اور لوہے کی آلات وہان کے مشہور ہین اور ریل کی سڑکین اوسکی سنہ ۱۸۶۴ع
مین ایک ہزار چار سو مین کیلو میٹر طیار ہو چکی تھین اور تجارت کا کارخانہ ترقی
پر ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۱ع مین وہان سے جانیوالے مال کی قیمت نوسو اکیاسی
ملین سات لاکھ فرنک تھی اور آنیوالے مال کی قیمت ایک ملین اور اٹھ ملین
اور چار لاکھ فرنک تھی اور سنہ ۱۸۶۳ع مین اوسکی تعلیم کا یہ حال تھا کہ وہان
ابتدائی تعلیم کیواسطے پانچ ہزار چھ سو چونسٹھ مکتب تھے اور معلمون کی تعلیم کے
لیے اٹھائیس مکتب تھے اور دو مکتب معلمون کی تعلیم کے لیے خاص سلطنت
کی طرف سے تھے اور چند مکتب خاص غربا کی تعلیم کے لیے تھے اور بعض مکتب
بڑی عمر والون کے اور چند مکتب چھوٹے بچون اور لڑکیون کو تمام صنعتین

سکھانے کے تھے اور کچھ مکتب ایسے تھے جنمین مفت صناعت سکھائی جاتی تھی
اور اونکا خرچ شفاخانون سے لیا جاتا تھا اور بعض علم فلاحت کی تعلیم کے
واسطے تھے بعض گونگے بہرے اور اندھون کی تعلیم کے واسطے تھے اور
جن مقامون مین کہ لشکر رہتا ہے وہان لشکریون کی اولاد کی تعلیم کے لیے
مدرسے تھے اور اس سلطنت مین پچاس مدرسے تو متوسط تعلیم کے لیے ہین
اور دو مدرسے اعلی درجہ کی تعلیم کے ہین اور وہان چند مکتب خاص ہین
جیسا کہ مکتب شہر کے مہندسون کے لیے اور مکتب کانون کے کام اور صنائع
کے لیے اور لڑائی کے کام سکھانے کے لیے۔

دوسری فصل

سلطنت کی قوانین کے بیان مین

اس سلطنت کا کونسٹیٹوسیون یعنے قواعد سیاست کی بنا اوس نقشہ پر ہے
جو ساتوین فروری ۱۸۳۱ع کو بادشاہ لیوپولڈ اول کی جانب سے چھپا و جاری ہوا تھا
جسکا منشا یہ تھا کہ تمام سلطنت کے باشندے حکم کے وقت برابر سمجھے جاوین کسیکو

کسی پر تشنیع ہو اور ہر شخص کو آزادی حاصل ہو اور چھاپہ خانے اور عام
مجمعے جو امور سیاست پر بحث کرنیکے لیے ہون خواہ وہ بحث خاص سلطنت کے
عمل درآمد سے متعلق ہو خواہ اور چیز سے اون سبکو آزادی حاصل ہے جیسا
کہ ہمنے مملکت انگلستان کا حال بیان کرنے مین اسکی تشریح کی ہو اور جس
بات مین اکثر اہالیان ملک کی رائے کا اتفاق ہو سلطنت کو اوسکا جاری
کرنا واجب ہوتا ہی اور جسقدر مقدمات فیصل ہوتے ہین وہ سب عدالتون مین
جوری کی رائے سے فیصل ہون جیسا کہ ہم فرانس کے حالات مین بیان
کر چکے ہین۔

تیسری فصل

قوانین بنائے جانے کے بیان مین

قوانین کی تجویز کا اختیار تو بادشاہ اور مجلس اعلی اور مجلس وکلاء رعایا
کے ہاتھ مین ہے اور اوسکو نافذ کرنا خاص بادشاہ کے ہاتھ مین رہتا ہے
یعنے نیا قانون اون دونون مجلسون کے آگے یا تو سلطنت کی طرف سے

پیش ہوتا ہے یا اونھین مجلسون کے کسی ممبر کی جانب سے اور جبتک کہ اوس
قانون پر اون دونون مجلسون مین علانیہ بحث نہولے اور کثرت رای کا
اوسپر اتفاق نہولے اور بادشاہ اوسکو جاری نکردے اوسوقت تک
وہ قانون نہین ہوتا اور معاملات جنگ وصلح اور معاہدہ اور تجارت
کی شرطین سب بادشاہ کے اختیار مین ہین بشرطیکہ اونمین حدود سلطنت
کی کمی بیشی نہو کیونکہ حدود مملکت کی کمی وبیشی بغیر ایسے قانون کے جو اون
دونون مجلسون نے نہ بنا دیا ہو نہین ہوسکتی اور وزرا کا تقرر اور وظیفہ اور ون
کا عزل ونصب بشرطیکہ وہ مدت العمر کے لیے اہل وظیفہ نہون بادشاہ کے
اختیار مین ہے اور جسقدر معاملات سلطنت کے ہین خواہ داخلی ہون یا خارجی
سب کا انتظام بمقتضاے قانون کے بادشاہ کے اختیار مین ہے اور گو ان
سب امور مین بادشاہ بالکل مختار ہے مگر جبتک کہ وزیرون کی رای متفق نہو
تب تک کوئی امر نہین ہوسکتا کیونکہ مجلس سیاست مین وزیرون ہی سے
تصرفات سلطنت کی بازپرس ہوتی ہے اسلیے بادشاہ کوئی کام شروع نہین کرتا

جب تک کہ اپنے وزیرون سے مشورہ نکرے اور وزیرون کا اپنے عہدہ پر
بحال رہنا ممکن نہین ہے جبتک کہ کثرت راے دونون مجلسون کی ممبرون
کی اونکی تدبیر سیاست کے موافق نہو جیسا کہ اور سلطنتون مین مقرر ہے۔

چوتھی فصل

مجلسون کی ترکیب کے بیان مین

یہ دونون مجلسین ایسے ممبرون سے مرکب ہوتی ہین جنکو سلطنت کی باشندے
اپنی مرضی سے منتخب کرین چنانچہ مجلس اعلی مین تو اٹھاون ممبر ہوتے ہین
جنمین نصف ہمیشہ چوتھے سال بدلے جاتے ہین اور مجلس وکلاء عامہ مین
ایکسو سولہ ممبر ہوتے ہین اور اونمین سی نصف ۲ برس کے بعد بدلے جاتے ہین
اور جو لوگ منتخب ہون ضرور ہی کہ وہ اسی دیار کے باشندے ہون اور ۲۵
برس کی عمر سے کم نہون اور کم سے کم بیالیس فرنک محصول زمین اور
مکان کا دیتے ہون اور جو لوگ وکلاء عامہ کی مجلس کے لیے منتخب ہون
اونکے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اوسی ملک کی رعایا مین سے ہون خواہ پیدایش

کے سبب سے خواہ اوس ملک کی رعایا ہین بموجب حکم سلطنت کو مطابق
اون شرطون کے جو قوانین بین مقرر ہین داخل ہو گئے ہون اور حقوق
مدنیہ اور سیاسیہ اونکو حاصل ہون اور عمر اونکی پچیس برس کی ہو اور اوسی
ملک بین رہتے ہون اور جو لوگ مجلس اعلی کے لیے منتخب ہوتے ہین اونکے لیے
بھی وہی شرطین ہین جو عامہ رعایا کے وکلا کے انتخاب کو لیے ہین اور یہی
شرط ہے کہ وہ دو ہزار سولہ سو فرانک زمین اور مکان کا محصول دیتے ہون
اور کوئی ممبران دونون مجلسون بین ملازمان سلطنت بین سے مجبور ہونیکا اونکو
نہین کیا جاتا اور ان مجلسون کے حقوق بین سے ہے کہ نئے قوانین پر بحث
اصول سالانہ مصارف سلطنت اور مقدار لینے محصول کی رعایا سے متعلق
ہوتی ہے بحث کرین اور اوسکی منظوری یا نامنظوری کے لیے ووٹ دینے
رائے دین اور جس بات بین کہ وہ مناسب سمجھین وزیرون سے سوال کرین
اور اونکے طریقہ کارروائی پر اعتراض کرین اور وزیرون پر اوسکی جوابدہی
واجب ہے جیسا کہ اوسکا بیان بہت جگہ ہو چکا ہے —

پانچوین فصل

وزارتون کے بیان مین

سلطنت کا انتظام چھ وزیرون کے تحت مین رہتا ہین جنمین سے ایک وزیر امور خارجیہ کا ہوتا ہے ایک وزیر احکام کا ہوتا ہے ایک وزیر مال ہوتا ہے ایک وزیر مصالح عامہ ہوتا ہے ایک وزیر صیغہ جنگ ہوتا ہے ایک وزیر ملکی ہوتا ہی اور جب کوئی بات یا کام مشورت طلب پیش آتی ہے تو سب آپسمین مجتمع ہوکر بادشاہ کی نگرانی مین یا اوسکے نائب کے حضور مین اوسکو تجویز کر لیتے ہین اور اس جلسہ کا نام سلطانی جلسہ یا وزراء کا جلسہ کا ہوتا ہے

چھٹی فصل

اس سلطنت کی ریاستون کے انتظام کے بیان مین

یہ سلطنت نو ریاستون پر منقسم ہی اور ہر ریاست اکتالیس ضلعون پر منقسم ہے چنانچہ ہر ریاست مین ایک حاکم سلطنت کی طرف سے رہتا ہے جو قوانین اور احکام سلطنت کو جاری کرتا رہتا ہے اور جو امور کہ ریاست کی اصلاح کے

متعلق ہین یا اوس ریاست کے باشندون کی محافظت سے متعلق ہین یا اوسکی
زراعت اور تجارت کی ترقی کے ہین یا وہان علوم و فنون کی رونق کے
باعث ہین اون سب کا نگران رہتا ہے جیسا کہ مملکت فرانس کی ریاستون مین
اوپر بیان کیا گیا اور ہر ریاست مین ایک مجلس اہالیان ریاست کے انتخاب سے
چار برس کے لیے مقرر ہوتی ہے جسکو ریاست کی مجلس کہتے ہین یہہ مجلس سال بھر
مین اوقات معینہ پر جمع ہوتی ہے اور ریاست کے مصالح پر غور کرتی ہے جیسے کہ
اون محصولون کی تفریق اوطان پر باعتبار پیشون کے کرتی ہے جو مجلس
وکلاء عامہ سے اوس ریاست پر تجویز ہوئے ہین یا اون چیزون کا تجویز کرنا ہے
جو مصالح ریاست کے لیے ضروری ہین اور علاوہ اسکے اسی قسم کی اور باتون
کا انجام دینا ہے جیسا کہ مملکت فرانس کی ریاستون کے حال مین اوپر بیان
ہوا اور حاکم ریاست کے ساتھ ایک اور مجلس ہوتی ہے جسکے ممبرون کو ریاست
کی مجلس منتخب کرتی ہے اور یہہ مجلس بشمول حاکم کے انتظام مصالح ریاست کی
بمقتضاے اون اصولون کے جو مجلس ریاست سے معین ہوتی ہین نگرانی کرتی ہے

اور ہر شہر مین ایک مجلس بلدی ہے جسکا سردار شیخ بلدہ ہوتا ہے اور اس مجلس
کا قریبًا ویسا ہی کام ہے جیساکہ فرانس کی مجلس بلدی کا کام ہے صرف اتنا
فرق ہے کہ اس ملک مین سلطنت کو اس مجلس بلدی مین کچھ بھی مداخلت
نہین ہے باقی رہا انتظام احکام کا انفصال مقدمات مین پس وہ بعینہ مثل
انتظام مملکت فرانس کے ہے اور اس سلطنت مین ایک مجلس اعلی ہے اور تین
مجالس تحقیق یعنی مرافعۂ ثانی یا اپیل کی ہین اور چھبیس مجلسین ابتدائی حکم کی ہین اور
ایک مجلس تجارت کی اور ایک مجلس لڑائی کی ہے اور دو سو ہین حکام صلح یعنی پنچ ہین

ساتوین فصل

اوسکی مالی قوت آمدنی اور خرچ کی اور
لشکری قوت بری اور بحری کی بیان مین

مالی قوۃ	
سالانہ آمدنی مملکت کی سنہ ۱۸۶۵ء مین	۱۵۹۶۱۲۷۹۰ فرنکا
خرچ اوسی سنہ کا	۱۵۴۱۴۴۳۴۰ فرنکا
قرض جو سلطنت پر اوسی سنہ تک تھا	۲۳۲۱۶۷۴۱۴ فرنکا

بری فوج کی قوت ۱۸۶۴ء مین

سپاہی	
۵۶۵۵۰	لشکر پیدل
۸۲۰۲	رسالے اور جنڈارمیہ
۶۶۰۰	توپچی
۵۶۶	بوجھ لیجانے والے
۱۶۹۰	انجنیر
۷۳۶۱۸	میزان

لڑائی کیوقت کل تعداد لشکر کی ایک لاکھ ہوجاتی ہے

بحری قوۃ کچھ بیان کرنیکے قابل نہین ہے کیونکہ اوسمین پانچ چھوٹے جہازون سے زیادہ نہین ہین اور اونپر کل چھتیس توپین ہین مگر جو نقصان کہ لڑائی کے جہازون مین ہے اوسکا معاوضہ تجارت کے جہازون کی کثرت سے ہوجاتا ہے کیونکہ اوس ملک کے لوگون کے پاس ایک سو گیارہ تجارت کے جہاز ہین جنپر ۴۳ ہزار ٹن مال لدتا ہے اور اون لوگون کے پاس دوسو قارب مچھلی کے شکار کرنے کے لیے ہین۔

پندرہوان باب

سلطنت پرتگال کے بیان مین

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اسکی تاریخ مین

سلطنت پرتگال کوئی یعنے ایک مستقل ریاست تھی سنہ ۷۱۱ع مین اوسپر عربون کا قبضہ ہوگیا اور اونھون نے اوسکو اپنی مملکت اندلس کے متعلقات مین داخل کرلیا چنانچہ سنہ ۱۰۹۵ع تک اونھین کے قبضہ مین چلی آئی اوسکے بعد ہنری بورغونی نے اوسکو عربون کے ہاتھ سے نکال لیا اور شاہ اسپین کی حمایت سے وہ اوسکا سردار ہوگیا اور سنہ ۱۱۳۹ع مین فونش بن ہنری اسپین کی ماتحتی سے نکل گیا اور خود بادشاہ کے لقب سے ملقب ہوگیا

یہان تک کہ سنہ ۱۵۸۰ع تک پرتگال اوسی کی اولاد کو قبضہ مین چلی آئی اسکے
بعد اسپین کے بادشاہ فلپ ثانی نے اوسکو اپنے تخت مین کرکے اسپین کا
ایک حصہ کردیا پھر سنہ ۱۶۴۰ع مین پرتگال کے باشندون نے اسپین والون
سے سرتابی کرکے اونکی اطاعت سے نکل گئے اور ہنری مذکور کی اولاد مین
سے جان چہارم کو اپنا بادشاہ بنا لیا چنانچہ آج تک وہ اوسی کے وارثون
کے پاس ہے —

دوسری فصل
مملکت پرتگال کی کیفیت کے بیان مین

یہ مملکت یورپ سے جنوب اور مغرب کے درمیان مین واقع ہے اور اسکا امتداد
نو درجون اور پینتالیس دقیقون سے لیکر گیارہ دقیقون تک طول غربی
مین اور چھتیس درجون اور چھپن دقیقون اور بیالیس درجون اور سات
دقیقون تک عرض شمالی مین ہے اور غرب و جنوب مین اسکی حد بحر محیط
اطلانتی ہے اور شرق و شمال مین مملکت اسپین ہے اور بکثرت سطح اوسکا باعتبار

مساحت اوسکی چورانوے ہزار دو سو اٹھارہ کیلو میتر مربع ہے اور اسکے باشندون
کی تعداد سنہ ۱۸۶۳ع مین او نتالیس لاکھ اٹھاسی ہزار آٹھ سو اکسٹھ تھی اور اسکے
جزیرون کی مساحت تین ہزار آٹھ سو اٹھائیس کیلو میتر ہے اور اونکے
باشندون کی تعداد تین لاکھ بائیس ہزار ایکسو پانچ تھی پس تمام سلطنت کا
تکسیر سطح مع جزیرون کے سطح کے اٹھانوے ہزار چھیالیس کیلو میتر ہوتا ہے
اور جملہ باشندے مع سکان جزایر کے چار ملین تین لاکھ اونچاس ہزار نو سو
چھیاسٹھ تھے اور اوسکے کنارون کا طول سات سو پچاس کیلو میتر ہو اور
اوسکا دار السلطنت لسبونا ہے اور اوسکے پہاڑون کی آب و ہوا نہایت پر فضا
خوشگوار ہے مگر جو مقامات پستی مین واقع ہین وہان گرمی کے موسم مین بڑی
سخت گرمی ہوتی ہے سب سے زیادہ مشہور پہاڑون مین وہان جبل استرالہ
او جبل غافیارا او جبل سینترا او جبل مونشیک ہو اور جو چار بڑی بڑے
دریا منیو او دورو او تاج او رغادیانہ اسپین سے نکلتے ہین وہ اسی مملکت
مین آکر گرتے ہین اور علاوہ دریاؤن کے اوسمین چند ندیان بھی ہین جنمیں

فوغا اور غاباد و اور منديغو اور ساداو - اور وہان اکثر زلزلہ آتا رہتا ہی
اور کانین وہان کی زمین مین بکثرت نکلتی ہین اور اکثر اقسام کے پتھر اور
سونا چاندی لوہا اور سیسہ و رقصدیرا اور سرمہ اور پتھر کا کوئلہ اور ہر طرح
کا سنگ خام اور فیروزہ ہوتا ہے مگر وہان کے لوگ کچھ ان معدنیات کے
نکالنے پر توجہ نہین کرتے زمین وہان کی نہایت سیراب ہی لیکن اکثر
غیر مزروعہ پڑی ہے شاید چودہ حصون مین سی ایک حصہ مزروعہ ہوگا اور
اوسمین سے بھی نصف مین تو انگور ہے اور نصف مین گیہون اور جو کی
زراعت ہوتی ہے لیکن اگر وہ چاہین تو اس سی دو چند زمین بوئی جاسکتی ہے
اور گیہون اور جو کے سوا چانول اور روئی بھی بوئی جاسکتی ہی اور وہان کا
تیل مشہور ہی اور وہان انجیر اور بردقان اور علاوہ اسکے عمدہ میوے
اور موم اور شہد اور قرمز بھی ہوتا ہے البتہ وہان عمارت کو قابل لکڑی
کا جنگل نہین صرف دس ہزار اکتار زمین مین جو سو کیلو میتر کے برابر ہوتا ہے
لکڑی پیدا ہوتی ہے اور وہ لکڑی صنوبر اور سرو کی ہوتی ہے جنکو لگلے

بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے استرام دورکے کنارون پہ اس مطلب سے
کہ اسطرف ریت کا غلبہ نہو لگا یا تھا اور مویشی اس ملک مین اچھے اور کثرت
سے نہین ہوتے صرف اون دار بھیڑین بہت عمدہ ہوتی ہین اور خچر بھی
اچھا ہوتا ہے سنہ ۱۸۵۲ع مین جو وہان کی مویشیون کا شمار ہوا تھا تو اوس سے
معلوم ہوا تھا کہ وہان اکہتر ہزار چھہ سو اڑتالیس گھوڑے اور چالیس ہزار
چارسو آٹھ خچر اور ایک لاکھ چھتیس ہزار دوسو چھہ گدہے اور چھہ لاکھ چھہ ہزار
دوسو ستترہ گاے بیل ہین اور دو ملین اور پانچ لاکھ چھہتر ہزار سات سو ستتر
بھیڑین ہین اور ایک ملین ایک لاکھ اڑتالیس ہزار تین سو اسی بکریان اور
ترانوے ہزار چارسو اسی سوٴر ہین اور سب سے بڑا ذریعہ آمدنی کا وہان دریائی
نمک ہی جسکی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے اور اونکے ملک سے باہر کو بھی بکثرت
جاتا ہے یہان تک کہ انگلستان مین جو نمک آتا ہے اوسمین ربع نمک صرف
اوس ملک کا ہوتا ہے اور وہان دستکاری یا صناعی بہت پست حالت
مین ہے البتہ وہان کتان اور روئی کا کپڑا بنایا جاتا ہے اور جو وہان

اچھا نہین ہوتا اور سوف کا کپڑا اور حریر بھی بنایا جاتا ہے اور برانیط اور غطیہ
اور شکلاط اور فخار اور چینی کا کام بھی وہان ہوتا ہے اور صبّے اور روغن
نکالنے اور عرق کھینچنے اور رنگنے اور بلور کی چیزین اور ہتھیار بنانے اور ریشم
کے کیڑون کے پالنے کا ہنر بھی وہان ہے اور اوسکی تجارت بندرگاہون
مین ہوتی ہے جنمین سے ایک اشبونہ اور دوسرا اوپورتو اور تیسرا استوبال ہے
مگر قریب ہے کہ اونکی تمام تجارت انگریزون کے ہاتھہ مین آجاوے اور اس ملک
مین سڑکین اور صاف راستے کچھ زیادہ نہین ہین اب ۱۸۶۲ء مین کچھ بنائی گئی
ہین جنکی مقدار امتداد ایک ہزار آٹھہ سو پانچ کیلومیتر ہے اور اب جو طیار
ہورہی ہین وہ تین سو چھبیس کیلومیتر ہین مگر سلطنت کو نہرون اور خلیجون
کی درستی کا جہازون کے چلنے کے لیے زیادہ خیال ہے اور خشکی کے راستون
کی بھی کسیقدر فکر ہے اور ریلوے لین بھی اب قریب سات سو ستائیس کیلومیتر
کے طیار ہوگئی ہے مذہب اوس ملک کے باشندون کا کیتھلک ہے اور یہودی
جو وہان ہین اونکو کسی طرح کی ممانعت اپنے مذہب کے بموجب عبادت کرنے مین نہین

اور وہان کے لوگون کی تعلیم کیواسطے کومبرہ مین ایک مدرسہ تمام علوم کا ہے
اور چھ مقامات اور تدریس علوم کے ہین اور دوسو بیاسی بڑے مکتب ہین اور
تین ہزار دوسو چھ مکتب چھوٹے ہین اور تمام رعایا کو اسقدر تعلیم پانا جس سے
لکھنا پڑھنا آجاوے ضروری ہے اور تقسیم ممالکت کی اکیس قسمتون پر ہے جنمین سے
چار قسمتین جزیرون کی ہین اور یہ قسمتین ایکسو پینسٹھ دائرون پر منقسم ہین اور
دائرے چارسو بارہ ششختون پر منقسم ہین اور ششختین تین ہزار نوسو اڑتیس بارو اسا
پر منقسم ہین اور بارو اسا ایک انتظامی حصہ کا نام ہے اور یورپ سے باہر جو آبادیان
پرتگال سے متعلق ہین اونمین سے کچھ تو افریقہ مین ہین جنمین سے جزایر اس اخضر
اور مواضع لبنا غاسیہ مین جیسے کاشین اور جزائر صان ثوماس اور برانس اور
انغولہ مع امبریزا اور بنغویلہ اور موسامیدا اور موزنبیک ہین اور کسیقدر ایشیا
مین سے خاص ہندمین ہین چنانچہ گووا اور سالسیت اور باردز وغیرہ اور
چین مین ماکاؤ اور باولاقیا جو جزیرہ تیمور کے شمالی جانب مین ہے اور ایک
جزیرہ کا منغ ہے اور ان سب آبادیون کا جو سلطنت پرتگال سے متعلق ہین

کسر سطح چودہ ہزار نوسو بارہ میل مربع جغرافیہ کی میلون کے حساب سے ہی جسکا
دو ملین اور تین لاکھ سرسٹھ ہزار چار سو تریپن کیلو میتر ہوتا ہے اور اوسکے
باشندون کی تعداد تین ملین اور سات لاکھ ستاسی ہزار دو سو اٹھائیس ہے
اور اگر اسکو اصل ملک کی آبادی سے ملایا جاوے تو تمام مملکت کی زمین کا
مع اوسکے توابع کے دو ملین چار لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو ننانوے کیلو میتر مربع
سطح ہوتا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد آٹھ ملین سینتیس ہزار ایک سو
چورانوے ہوتی ہے۔

تیسری فصل
قوانین مملکت اور احکام سیاست کے بیان مین

سلطنت مذکور بطور وراثت ایک سے دوسرے پر برابر منتقل ہوتی ہے اور اوسکا
انتظام سب قانونی ہے اوسکے بادشاہ کو قانوناً یہ اختیار حاصل ہی کہ وہ قانون
کو جاری کرے اور لشکر بری اور بحری پر حکمرانی کرتا ہے اور جو امور جنگ
و صلح سے متعلق ہین یا جو شروط معاہدہ اور تجارت کسی سلطنت سے قرار پاوین

تو وہ بغیر اتفاق رائے مجالس کے نہین ہوسکتے اور وزیرون کا اور اونکے
سوا اور اہل وظیفہ کا مقرر کرنا اور معزول کرنا اون لوگونکا جنکا وظیفہ انکی
حیات تک نہین ہے اور مجلسون کے جمع ہونیکے وقتون کا معین کرنا اور مجلس
وکلاء عامہ کا معطل کرنا اگر ایسا کرنا مناسب معلوم ہو اور اہالی مملکت سے
دوبارہ اونکے انتخاب کی درخواست کرنا اونھین شروط پر جوکہ اس باب مین
اور سلطنتون مین مقرر ہین اور قوانین جدید کا اتفاق رائے کیلیے مجالس مشتیٰ
مین پیش کرنا اور اونکا جاری کرنا اور جس مجرم کے جرم کو معاف کرنا چاہے
معاف کرنا اور مثل اسکے جو باتین کہ سیاست مملکت سے علاقہ رکھتی ہین با معاونت
اپنے وزیرون کے جنسے ان باتونمین بازپرس ہوتی ہے بادشاہ کے اختیار
مین ہے اور سلطنت مین ایک تو مجلس اعلیٰ ہے جو امراء ملکیہ سے مرکب ہوتی ہے
اور کبراء مذہب بھی اوسمین شامل ہین اور علاوہ انکے وہ لوگ اسکے شریک
ہوتے ہین جنکو بادشاہ اپنے طور پر اعیان مملکت سے منتخب کردیگا اوسکو ممبرونکی
تعداد کچھ محصور نہین ہے اکثر ممبر تو بطور وراثت ممبری کا استحقاق رکھتے ہین چنانچہ

جو مجلس فی زمانناوہان ہے اوسمین ایکسو چونتیس ممبر ہین اور ایک مجلس وکلاء
رعایا کی ہے جسمین ایکسو پینتیس ممبر ہین مگر انکی مدت شرکت چار برس ہوتی ہے
یہ لوگ اس قسم کے ہوتے ہین جنکو کم سے کم چھ فرنک سالانہ محصول جایداد
غیر منقولہ کا ادا کرنا پڑتا ہو اور منتخب کرنے والے بھی وہ لوگ ہوتے ہین جو ایک
معین مقدار محصول کی ادا کرتے ہین اور ان مجلسون کو اس بات کا حق ہے
کہ قوانین پر علانیہ بحث کرین اور قوانین کہ بادشاہ کی طرف سے یا اون دونون
مجلسون کو کسی ممبر کیطرف سے پیش ہون اونکی منظوری یا نامنظوری کا ووٹ
دین اور سلطنت کا سالانہ خرچ مقرر کرین اور جو محصول لوگون سے لینا واجب ہے
اوسکی مقدار مقرر کرین اور جو امور متعلق لڑائی اور صلح کے اور شرطین معاہدہ
کی اور تجارت کی سلطنت کو پیش آوین اوسپر بحث کرین اور اوس کے
عملدرآمد ہونے یا نہونے پر ووٹ دین اور سلطنت کی کاروبار پر غور و تامل
کرین اور وزرا سے جس امر مین پوچھنا چاہین پوچھین اور اسکے سوا
جو امور مصالح سیاست سے متعلق ہین اونکی تفتیش کرین اور سلطنت مین

ایک اور مجلس ہے جو بارہ ممبرون سے مرکب ہے اونکو بادشاہ منتخب کرتا ہے
اور اونکی حیات تک اونکا وظیفہ مقرر ہوتا ہے اور یہ مجلس امورات اہم
مین مشورہ کرنے کے لیے ہوتی ہے اور انتظام سلطنت کا نو وزیرون
کی نگرانی مین منقسم ہے اور اونھین وزیرون سے اونکے متعلق کاروبار
کی بابت بازپرس ہوتی ہے اور یہ وزیر بادشاہ کے ماتحت یا جسکو وہ
اپنا نائب کرے مصالح ملکی پر غور کرنے کے لیے جمع ہوتے ہین اور اوس
مجموع مجلس کا نام مجلس وزرا ہے اور سلطنت کی مذکورہ بالا قسمتو مین
سے ہر قسمت مین سلطنت کی جانب سے ایک حاکم مقرر ہوتا ہے جو اوس
حصہ کا منتظم ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ بھی ایک مجلس ہوتی ہے جو مجلس
حاکم قسمت کہلاتی ہے اور اوسکا کام ایسا ہی ہے جیسا کہ فرانس مین
اس قسم کی مجلسون کا ذکر ہوا اور قسمت مین ایک اور مجلس ہوتی ہے جو
مجلس قسمت کہلاتی ہے اور اوس مین بارہ ممبر ہوتے ہین جن کو وہین
کے رہنے والے اوس قسمت کو مصالح کی نگرانی کے لیے منتخب کرتے ہین

جیسا کہ اسکا مفصل بیان فرانس کی مجالس ریاست کے بیان مین گذرا ہے
او قسمت کے ہر شہر مین بھی ایک مجلس ہوتی ہے جسکو وہان کے باشندے
معین کرتے ہین اور اوسکا کام یہ ہے کہ جو چیزین شہر مین بنانی ہین انکو
تجویز کرے اور جو روپیہ کہ اونکے لیے درکار ہے اوسکو مقرر کرے اور
مجلس وکلاء عامہ کے ممبرون کے انتخاب کی نگرانی کرے اور ایک اور
مجلس بلدی ہوتی ہے جسکا سردار شیخ بلد یا اوسکا نائب ہوتا ہے اور
اوسکا کام یہ ہے کہ جو امور مجلس مذکور سے تجویز ہو چکے ہون اونکو جاری
کرے اور ممبران مجلس بلدی مجلس مذکورۃ بالا مین بھی حاضر ہوتے ہین
اور بادشاہ کو ان قسمتون اور شہرون کی مجلسون کے معطل کرنیکا
اختیار ہے اس شرط سے کہ لوگون سے نئے ممبرون کے انتخاب
کرنے کی درخواست کرے۔

چوتھی فصل

سلطنت پرتگال کی مالی قوۃ آمدنی اورخرچ کو اور لشکری قوت بری اور بحری کو بیان مین

مالی قوۃ سنہ ۱۸۶۷ء مین

کل آمدنی سلطنت کی اوس سنہ مین	۸۹۸۳۷۹۷۲ فرنگا
کل خرچ سلطنت کا اوس سنہ مین	۱۱۸۵۷۸۱۰۷ فرنگا
کل قرض سلطنت پر سنہ مذکور مین	۱۱۵۳۶۳۷۹۱۱ فرنگا

بری لشکر کی قوۃ

۳۹۸۸	سپاہی فرط است اور رفیالات وغیرہ کے
۳۳۳۷۴	سپاہی عام لشکر کے
۳۷۳۶۲	میزان

انمین سے ۱۳۳۷۵ سپاہی توتہتیار بند مین اور باقی شہرون کی نگہبانی کو لیے مین اور تعداد مذکورۃ بالا مین سے ۳۱۲۵ سپاہی تمام اقسام کے رسالون مین کے مین۔

بحری قوۃ سلطنت پرتگال کی سنہ ۱۸۶۴ عیسوی میں

اقسام بحریہ اور مراکب	کل جہازات اور مراکب کی تعداد سنہ ۱۸۶۴ء	مراکب شراعیہ	مراکب دخانیہ	مجموع	افسران بحری و کمانداران
فیش امیرال					۱
کنتر امیرال				۲	۱
قبطانات اجفان					۱۰
قبطانات فراقط					۲۰
قبطانات قراولط				۶۰	۳۰
قبلالات اول				۵۰	
قبلالات دوم				۱۰۰	
بحریہ				۳۴۶۲	
اجفان	۱	۱			
فراقط	۱	۱			
قراولط	۱۲	۳	۹		
ابرکہ	۹	۱	۸		
سکائن	۸	۸			
باربرداری کے لیے	۵	۵			
میزان	۳۶	۱۹	۱۷	۳۶۷۴	۶۲

سولھوان باب

سلطنت سویسرہ یعنے سوئیٹزرلینڈ کے بیان مین

پہلی فصل

سلطنت کی تاریخی حالات مین

سنہ عیسوی سے اٹھاون برس پہلے سلطنت سویسرہ سلطنت روم کے تابع تھی مگر جب رومیون کی غربی سلطنت کو زوال ہوا تو وہ مذکورۂ بالا تاریخ سے پانچوین قرن مین جرمن کے تابع ہوگئی صرف چند قطعے اوسکے باقی رہگئے اوسکے بعد کبھی فرانس اور کبھی المانیا کے تابع رہی اور جب امرای المانیا مین سے خاندان ہابسبورغ المانیا پر مسلط ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ اوسکو المانیا مین شامل کرلے پس اس بات پر ۱۳۰۸ع مین بہت سی نزاع اور بڑی لڑائیان ہوئین اور آخرکار المانیا کا شکست پا ہوگیا

اور سویسرہ بجاے خود مستقل ہوگیی مگر لڑائیون کا ہنگامہ پھر بھی بند نہ ہوا
بلکہ پندرہوین قرن کے اخیر تک برابر گرم رہا اور ہمیشہ اس عرصہ مین
سویسرہ کو ہی فتح رہی آخر اوسی زمانہ مین جرمن والون نے اس بات کا
اقرار کیا کہ سویسرہ ایک مستقل سلطنت رہی پھر سنہ ۱۶۴۸ع مین اون عام شرطون
کے بموجب جو تمام یورپ مین سلطنتون کے باہم منعقد ہوئی تھین تمام سلطنتون
نے اسکو ایک مستقل اور ذی اختیار سلطنت مان لیا پھر سنہ ۱۷۹۸ عیسوی مین
فرانس کا لشکر اس سلطنت پر حملہ آور ہوا اور اوسنے سلطنت کے تمام انتظامات
کو درہم برہم کر دیا اور سنہ ۱۸۰۳ع مین جنرل بوناپارٹ دولت جمہوریہ فرانسیسہ
کے رئیس نے اوسکے استقلال کے لیے ایک قانون خاص بنایا لیکن
بوناپارٹ کے زوال کے بعد انھون نے اوسکے قانون کو چھوڑ کر سنہ ۱۸۱۵ع
مین پھر اپنے قدیمی قوانین و دستور العمل بنا لیا صرف کسیقدر ترمیم کر لی
پھر سنہ ۱۸۴۸ع مین وہان آپس کی لڑائیان شروع ہوگئین جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ
اونکے تمام قوانین سابقہ تبدیل ہوگئے اور جن قوانین پر اب اونکی حکمرانی کا

دارمدار ہے جو آگے بیان کیے جاتے ہین تجویز ہو گئے۔

دوسری فصل

سلطنت سویسیرہ کی کیفیت مین

یہ سلطنت تین درجون اور چوالیس دقیقون اور آٹھ درجون اور پانچ دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور پینتالیس درجون اور پانچ دقیقون اور سینتالیس درجون اور اڑتالیس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اوسکی حد غربی مین فرانس اور شمال مین سلطنت بادن اور شرق مین سلطنت تیرول متعلق اسٹریا اور جنوب مین اٹلی ہے اور غرب و شرق مین اوسکا طول تین سو اڑتالیس کیلومیتر ہے اور عرض اوسکا شمال و جنوب مین دو سو بارہ کیلومیتر ہے جسکا تکسر اکتالیس ہزار چار سو اٹھارہ کیلومیتر ہوتا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۰ء مین دو ملیون اور پانچ لاکھ دس ہزار چار سو چورانوے تھی اور اوسکے اوطان یعنے ریاست ہاے متحدہ کا تختگاہ شہر بارن ہے جہان اوسکے اوطان کے ناٸبون کی مجلس جمع ہوتی ہے

اور یہ تمام سلطنت بائیس اوطان یعنے ریاستون پر منقسم ہے اور اوسمین پہاڑ
بہت ہین اور یورپ کی سب سے بڑے پہاڑ اسی ملک مین ہین جنکی کیفیت انشاء اللہ
ہم وہان بیان کرینگے جہان ہم ایک مختصر جغرافیہ تمام سلطنتون کا لکھا ہوا دیکھینگے
مقامات اس سلطنت مین ایسے ہین جہان برف اور پالا ہمیشہ پڑتا ہے اور اون
پہاڑون کے درمیان کے مکانات نہایت خوش فضا ہین کہ جنکے دیکھنے سے
طبیعت خوش ہوجاوے اور وہان میدان بھی نہایت سرسبز قابل زراعت ہین
جسمین جھیلین شیرین پانی کی ہین اور وہان کے لوگون کی بڑی کمائی مویشی
سے ہے کیونکہ وہان چراگاہین بہت ہین اور مویشی کے دودھ سے مسکہ اور گھی
اور پنیر بہت بناتے ہین اور وہان بہت سی کانین لوہے اور تانبے اور سیسے
اور گندھک اور سنگ خام وغیرہ کی ہین اور معدنی چشمے ہین جنسے امراض کا
علاج ہوسکتا ہے اور وہان کے لوگ کل صنائع مین اچھے ہین خصوصاً حریر
اور سوتی کپڑہ اور صیاغت اور گھڑیان بنانے اور چمڑے کی دباغت کرنی وغیرہ
مین اور غیر ملکون سے اونکی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے چنانچہ اوسکے سالانہ

تجارتی اسباب آنے اور جانے والے کی قیمت آٹھ سو چھپتر ملین فرنک تک پہونچ گئی ہے اور جمیع فنون کی تعلیم وہان بہت بڑھی ہوئی ہے اور تمام سلطنت کے باشندے وہان کے قانون کے بموجب اس بات پر مجبور کیے گئے ہین کہ وہ اپنی اولاد کو ابتدائی علوم پڑہا وین چنانچہ اس قسم کی تعلیم کے مدارس وہان سات ہزار ہین اور باقی درجون کی تعلیم کے مدارس چودہ ہین۔

تیسری فصل

اوسکے انتظامات سیاست کی تفصیل مین

یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ سلطنت سوئیسر بائیس ریاستون پر منقسم ہے اور ہر ایک ریاست اپنی خاص اندرونی معاملات مین بذات خود مستقل ہے جسکے واسطے مجلسین اور اونکی ترتیب مخصوص اون ریاستون کی لیے ہین جیسے کہ ایک چھوٹی سی جمہوری سلطنت ہوتی ہے جسکا ایک شخص رئیس ہوتا ہے اور یہ تمام ریاستین بلکر بمنزلہ ایک بڑی جمہوری سلطنت کے ہین جسمین تمام سلطنت کے معاملات داخلیہ اور خارجیہ کا علی العموم تصفیہ ہوتا ہے اور اوسمین دو مجلسین ہین ایک مین تو

ایکسو اٹھائیس ممبر ہین اور وہ ممبر ریاستون کی رعایا کی طرف سے منتخب ہوتے ہین
مدت ممبری اونکی تین برس ہے اور ہر بیس ہزار آدمیون کی طرف سے
ایک وکیل ہوتا ہے اور دوسری مجلس چوالیس ممبرون سے مرکب ہے
اور اوسکے ممبر ریاست کی مجالس مین سے منتخب ہوتے ہین اور چونکہ ریاستین
بائیس ہین اسلیے چوالیس کی تعداد پوری کرنے کے لیے ہر ریاست کی
مجلس مین سے دو ممبر لیے جاتے ہین ان دونون مجلسون کا کام یہ ہے
کہ عام قوانین تجویز کرین اور مصارف سلطنت متعین کرتی رہین اور جنگ
و صلح اور عہد و پیمان کی شرطین اور تجارت کے معاہدون کا معین کرنا انھین
کے متعلق ہوتا ہے اور علاوہ ان دونون مجلسون کے ایک اور مجلس ہے
جو سات ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جو انھین دونون مجلسون مین سے
منتخب ہوتے ہین اور اوس کے ممبرون کی مدت بھی تین برس ہے اور
ایک برس کے لیے ایک اونکا سردار منتخب ہوتا ہے اور وہی سلطنت
جمہوریہ کا اوس برس کے لیے سردار گنا جاتا ہے اور اس مجلس کا یہہ

کام ہے کہ جن قوانین اور مصالح مالکیہ پر مذکورۂ بالا مجلسین متفق ہوجاوین
اوسکو تعمیل کرے اور ہر ممبر اس مجلس کا بمنزلہ ایک وزیر کے ہے اور
جن کامون کی تعمیل اون کے ذمہ ہوتی ہے وہ اون مین اوسی طرح
منقسم ہوجاتے ہین جیسے کہ وزیرون مین منقسم ہوتے ہین اور معاملات
شخصیہ کا تصفیہ ایک اور مجلس کے متعلق ہے جو مجلس حکم کے نام سے ہر
ریاست مین ہوتی ہے اور اوسکے لیے بھی مثل اور مجلسون کے درجے ہین
اور جرائم کے مقدمات اور وہ جھگڑے جو درمیان ریاستون کے یا اون
لوگون کے جو کامون پر مقرر ہین واقع ہوتے ہین اونکا فیصلہ ایک اور
مجلس سے ہوتا ہے جو گیارہ ممبرون سے مرکب ہوتی ہے اور اوس کے
ممبرون کو وہی دونون مجلسین تین برس کے لیے منتخب کرلیتی ہین۔

چوتھی فصل

اوسکی قوت مالیہ اور عسکریہ کے بیان مین

سنہ ۱۸۶۶ عیسوی مین اوسکی آمدنی اونیس ملین اور ایک لاکھ چھتر ہزار

فرنک تھی اور خرچ اوسکا اونیس ملین اور چار لاکھ پندرہ ہزار تھا اور
کل لشکر اوسکا ایک لاکھ ننانوے ہزار چھپّن ہے جس مین سے پچاسی ہزار
چار سو اسّی تو ہمیشہ مسلح رہتے ہین اور سینتالیس ہزار نو سو چوالیس
تسمیح ہین اور چونسٹھ ہزار پانسو اونچاس ردیف مین۔

سترہوان باب

مملکت پاپا یعنے پوپ کی مملکت کے بیان مین

یہ بات ظاہر ہے کہ پاپا یعنے پوپ وہی کیتھلک مذہب کا سردار ہے اور بسبب
اوس عہدہ کے اوسکو ہر شخص پر جو یہ مذہب رکھتا ہے ایک طرح کا تسلط ہے یعنے
تمام دینی احکام جاری ہوتے ہین اوسکو نگرانی ہے اور جو زمین کہ اوس کے
تحت حکومت ہے اوسپر اوسکو دنیوی بادشاہت بھی ہے اور اوسکے تسلط
کی ابتدا ۷۵۵ء سے ہوئی جبکہ روم کے رہنے والون نے یونان کے ڈیوک کو
نکال دیا تھا پھر جبکہ ۷۵۲ء مین پاپن لیراف فرانس کا بادشاہ ہوا اور ۷۶۸ء پھر
شارلیمین فرانس کا بادشاہ ہوا جبکہ ملوک لمبارڈیا سلطنت سے اتار دیے گئے تھے
تو اون دونون نے پوپ کو اون ممالک مین سے جو اونھون نے فتح کیے تھے
کچھ زمین دی تھی اور ہنری ثالث امپرر المانیا نے بھی ۱۰۵۳ء مین پوپ کو بنفانتون
مین کے دوکا تو عطا کیا تھا پھر ۱۰۷۷ء مین شہزادی کونتیسہ حاکم طوسکانہ نے

چند زمینین پوپ کو عطا کین پھر پوپ غریغوریوس دسوین نے سنہ ۱۲۷۴ع مین
فناشان ملک فرانس کی کوٹھی لیلی پھر پوپ کلیمان ششم نے شہر اَہنیون کو اوسپر
اور زیادہ کرلیا اور یہ شہر ستر برس تک پوپ کا دار الریاست رہا پھر سنہ ۱۷۹۱ع
مین یہ شہر مع کوٹھی کے پوپ کے ہاتھ سے نکل گیا اور اوسوقت مین چار دفعہ یعنے
سنہ ۱۸۱۵ع اور سنہ ۱۸۳۱ع اور سنہ ۱۸۴۸ع اور سنہ ۱۸۵۹ع مین روم کے رہنے والون نے اپنے حاکم پر
یورش کی اور مملکت اٹلی کے بیان مین پوپ کے اکثر ملک کے اوسکے ہاتھ سے خارج ہونیکا
اخیر شورش مین اور وکٹر امانوئیل کے ہاتھ لگ جانے کا ذکر ہوچکا ہے پس سنہ ۱۸۶۰ع
سے پوپ کے پاس کچھ ملک باقی نہین رہا بجز تھوڑے سے ملک کے جسکی مسطحہ پیمایش گیارہ ہزار
سات سو ستر کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد قریب سات لاکھ کے ہے
اور اسکا دار السلطنت شہر روم ہے جسمین سنہ ۱۸۶۶ع مین دو لاکھ دس ہزار سات سو ایک
آدمی تھے اور اب جو مملکت ہے اوسمین دریای تیبر بہتا ہے اور اوسکے بعض حصہ مین
اپنین کے پہاڑ ہین اور جو زمینین اسکی بحر روم کے کنارہ پر ہین وہ پست اور ناقابل زراعت
ہین اوسمین جھیلین اور بحیرہ ہین خصوصاً شرقی سمت مین باقی ملک نہایت عمدہ قابل زراعت ہے

جسمین گیہون چانول اور روئی نہایت سفید اور انگور زیتون انار پستہ انجیر اور
مثل اسکے بہت سی چیزین ہوتی ہین اور اوسکی چراگاہین نہایت وسیع ہین جنمین
گھوڑے اور گائے بھینس اور بھیڑین چرتی ہین مگر وہانکی صناعت اور تجارت کچھ
قابل تعریف نہین ہے بلکہ نہایت پست حالت مین ہے اور وہان کچھ لوہے کی کھانین
بھی ہین اور حکومت وہانکی شخصی ہے اور رئیس سلطنت پوپ ہوتا ہے اور اوسکو
کرڈینالات اپنے مین سے اوسکی حین حیات تک منتخب کرتے ہین اور اوسکی طرف سے
غیر سلطنتون کے پاس دو طرح کے رسول ہوتے ہین اونمین سے ایک بلقب لیغا
ملقب ہوتا ہے اور وہ وہ ہوتا ہے جو روحانی امور مین پوپ کا قائم مقام گنا جاتا ہے
اور دوسرا نونس کے لقب سے ملقب ہوتا ہے اور یہ وہ ہوتا ہے جو امور سیاست مین اوسکی
طرف سے نائب گنا جاتا ہے اور تمام منتظم اس مملکت مین اہل کنیسہ ہوتے ہین اور اوسکے
تمام اخراجات اڑتالیس ملین اور ایک لاکھ اکہتر ہزار آٹھ سو انتیس فرنک ہین اگر آمدنی سے
چھتیس ملین اور نو لاکھ پندرہ ہزار نو سو پچانوے فرنک آمدنی کے نکالڈالین تو گیارہ ملین
اور دو لاکھ چھپن ہزار آٹھ سو چوبیس فرنک باقی رہتے ہین اور جسقدر قرضہ وہانکی

تمام رعایا پر ہے اوسکی مقدار سنہ ۱۸۶۲ء مین تین سو ستاون ملین اور چھہ لاکھ پندرہ ہزار
چار سو چون فرنک تھی اور اوسکے لشکر کی تعداد اوسی سنہ مین گیارہ ہزار تین سو بارہ
تھی مگر یہ تعداد علاوہ اونکے ہی جو بطور حفاظت خاص پوپ کو ساتھہ رہتے ہین اور جو
سو بیرہ کی طرف سے حراست کو ہیے ہین اور جو قصر کی حراست کرتے ہین اور جو بیداک کے
چار طوابیر ہین اور تجارت کی کیفیت یہ ہی کہ جو اشیا تجارتی باہر سے وہان آتے ہین
اونکی قیمت اکیس ملین اور پانچ لاکھ بیس ہزار فرنک ہی اور جو مال وہانسے جاتا ہی
اوسکی قیمت سولہ ملین ایک لاکھ چالیس ہزار فرنک ہی اور جسقدر تجارتی جہاز سنہ ۱۸۶۴ء
مین وہان کے بندرگاہون مین آئے اور وہان سے گئے خواہ وہ اوسی ملک کے
رہنے والون کے تھے یا اور ملکون کے تھے اونکی تعداد پانچ ہزار نو سو سولہ تھی
جسقدر مال کہ اونپر لدا ہوا تھا اوسکی تعداد آٹھہ لاکھہ اکیانوے ہزار سات سو
تیئیس ٹن تھی اور جو کشتیان وہان طوفان ہوا سے محفوظ رکھنے کی غرض
سے ہر وقت طیار رہتی ہین اون کی تعداد ایک ہزار تین ہے۔

اٹھارھوان باب

سلطنت ورٹمبرغ کے حالات مین

یہ سلطنت ۱۴۹۵ء تک کونٹون کے ماتحت ریاست تھی پھر اوسکے بعد سمی اِمپرِر مکسملیان اول نے ابرارد اول کی عزت ظاہر کرنے کے لیے اوسکو اوسی سنہ مین ڈوک تو بنا دیا اوسکے بعد اوسکا والی اوسکے چچا کا بیٹا ہوا جو ابرارد ثانی کے نام سے مشہور ہے چنانچہ جو خاندان بالفعل اوسکا حکمران ہے وہ ابرارد ثانی کی ہی اولاد مین سے ہے پھر ۱۸۰۶ عیسوی مین نپولین اول نے بطور احسان کے اوسکو سلطنت کا خطاب دیا کیونکہ اوسکے والیون نے جنگ و جدال مین نپولین کو بہت کچھ مدد دی تھی اب یہ سلطنت کئی ضلعون پر منقسم ہے اور اوسمین چالیس اضلاع اور وکلا سہتا [illegible] دونون ہین اوسکا کل رقبہ انیس ہزار

چارسو چھیالیس کیلو میتر مربع ہے اور اوس کے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۴ع

کی مردم شماری کے بموجب ایک ملین اور سات لاکھ اڑتالیس ہزار تین سو

اٹھائیس تھی اوسکا دارالسلطنت شہر استوتکارد ہے جس مین اونتر ھزار

چوراسی آدمی رہتے ہین اور اوس کی آمدنی سنہ ۱۸۶۵ عیسوی اور اوسکے بعد کے

سنہ مین پینتیس ملین اور چار لاکھ چونتیس ہزار تین سو نوے فرنک تھی اور

خرچ اوسکا اونسٹھ مین سنون مین پینتیس ملین اور پانچ لاکھ گیارہ ہزار دو سو

اڑسٹھ فرنک تھا اور قرضہ اوس پر آٹھوین ستمبر سنہ ۱۸۶۶ع تک ایکسو تنتر ملین

اور دو لاکھ چون ہزار پانسو چہتر فرنک تھا اور لشکر اوسکا حالت صلح مین

گیارہ ہزار سات سو ایک ہے اور لڑائی کیوقت اونتیس ہزار تین سو بانوے تک

ہوجاتا ہے اور عامہ رعایا کی تعلیم کا بندوبست وہان نہایت مناسب طور

پر ہے اور اوسکی آمدنی کے ذریعے ایک تو زراعت ہے اور مویشیون کی پرورش

اور میوہ دار پھلدار درخت ہین اور دستکاری بھی وہان اچھی ہے اور

لوہے کی مصنوعات اور شیشے اور کانون کا کام وغیرہ بھی وہان اچھی طرح ہوتا ہے

اونیسوان باب

ریاست بادن کے بیان مین

یہ ریاست کسی زمانہ مین مارغرافیہ شمار کیجاتی تھی اوس کے بعد یکتور
کے درجہ مین ہوگئی پھر سلطنت رین کے معاہدہ مین داخل ہوگئی اسکے
بعد جرمن کے معاہدہ مین داخل ہوگئی اور اب وہ ایک ریاست کونسٹیٹیوشنیل
ہے جسمین ایک مجلس نائبون کی ہے اوسکا رقبہ ازروی پیمایش کے پندرہ ہزار
دوسو ترسٹھ کیلومیتر مربع ہے اور اوس مین ایک ملین اور چار لاکھ تینتیس ہزار
پانسو اکیاون آدمی رہتے ہین اور اوسکا دارالریاست شہر کارلسروہی ہے
جسمین تیس ہزار تین سو ستر باشندے ہین اور ۱۸۷۶ع مین اوسکی آمدنی
پینتیس ملین اور نو لاکھ تین ہزار دو سو اونسٹھ فرنک تھی اور خرچ اوسکا

اوسی سنہ مین تینتیس ملین پانچ لاکھہ اکیاسی ہزار اکتالیس فرنک تھا
اور قرضہ جسکا سود دیا جاتا تھا ستاون ملین نو لاکھہ چھہ ہزار سات سو
تینتیس فرنک تھا اور اسپر آہنی سڑک کی بابت کا قرضہ جسکی مقدار ایکسنوا
پچہتر ملین اور تین لاکھہ چھیاسٹھہ ہزار آٹھہ سو بائیس فرنک ہے اور یہ تاتیا
پس یہ اور وہ دونون ملکر دوسو تینتیس ملین اور دو لاکھہ ستتر ہزار پانسو
پینتالیس فرنکا ہوئے اور تعداد لشکر کی حالت صلح مین سات ہزار نوسو
آٹھہ رہتی ہے اور لڑائی کے وقت اٹھارہ ہزار چارسو دو ہو جاتی ہے
اور عامہ رعایا کی تعلیم کے لیے وہان چند مقام مقرر ہین اور آمدنی کے
ذریعے اوسکے انگور اور معادن جنمین چاندی اور تانبا اور سیسہ اور لوہا
اور پتھر کا کوئلہ نکلتا ہے اور وہان چند مشہور معدنی چشمے ہین جن سے
لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین اور دستکاری بھی بخوبی ہوتی ہے —

بیسوان باب

سلطنت یونان کے بیان مین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

چونکہ مسلمانون کی تاریخ کے ذریعہ سے یونان کا حال پہلے سے معلوم ہو
اسلیے ہم اس مقام پر صرف بقدر حاجت ہی بیان کرتے ہین - قوم یونان
جو پہلے پلاج کے نام سے مشہور تھی اوسکا ٹھکانا نہین معلوم ہوا کہ اوسکی
اصل کہان سے ہی ہان صرف اسقدر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایشیائی قومون
مین سے تھی اور سنہ عیسوی سے دو ہزار برس پہلے اس زمین مین کچھ لوگ
زمین مصر اور شام سے اگر آباد ہوئے تھے اور اونھون نے نئی نئی آبادیان
شروع کین پھر ایک مدت کے بعد یہان کے باشندے گروہ گروہ ہوکر علیحدہ علیحدہ

ہو گئے اور ہر ایک نے ایک اپنا بادشاہ بنا لیا مگر سنہ مسیح سے نو قرن پہلے
انکے بادشاہ نرہے اور یہ سب جمہوری سلطنتیں ہو گئیں جنکے داخلی انتظامات
تو علیحدہ علیحدہ مستقل ہو گئے مگر خارجی معاملات میں سب متحد رہیں اوسکے بعد
چارسو بانوے سے تین سو اکتیس برس سنہ عیسوی سے پہلے تک فارسیوں سے
ہولناک لڑائیاں رہیں چنانچہ پہلے تو یہ حال رہا کہ کبھی فارسی غالب آگئے
اور کبھی یونانی غالب ہو گئے مگر آخر کار سنہ مذکور میں یونان کا لشکر غالب
ہوکر فتحیاب ہوا اور سکندر رومی جسنے وسط ایشیا کے تمام ملک اور ہند کو فتح
کر لیا تھا اوس عرصہ میں یونانی لشکر کا سردار تھا پھر سنہ عیسوی سے ایکسو
چھیانوے برس پہلے یونان پر رومیوں نے یورش کی اور غالب ہو گئے
مگر سنہ عیسوی سے ایکسو چھیالیس برس پہلے اونکا تسلط کامل ہو گیا اور سنہ عیسوی
کے چوتھے قرن میں یونان رومیوں کی سلطنت شرقیہ کے توابع میں سے
ہو گئی پھر ۱۴۵۳ع سے ۱۸۲۱ع تک یہ ملک دولت عثمانیہ کے توابع میں سے ہو گیا
کیونکہ یہ رومیوں کی شرقی سلطنت کی تابع تھا جسپر ملوک آل عثمان نے تسلط

کر لیا اور ۱۸۲۱ء تک اونھین کے قبضہ مین رہا مگر اوسکے بعد یونانیون نے فساد مچایا جو برابر نو برس تک رہا اور آخرکار اوس فساد کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی حکومت سے نکلکر یورپ کی اور سلطنتون کی مدد سے خود ایک مستقل سلطنت بنگئی غرضکہ بعد استقلال کے ۱۸۳۲ء مین انھون نے شاہ بویریا کے بیٹے اوتون کو اپنا بادشاہ بنالیا پھر ۱۸۶۲ء مین وہان ایک شورش ہوئی جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ مجلس وکلاء عامہ نے اپنے بادشاہ کو معزول کیا اور ۱۸۶۳ء مین مجلس وکلاء کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ شاہ ڈنمارک کے بیٹون مین سے چھوٹے بیٹے کو اس شرط سے بادشاہ بنادین کہ جو جزیرے یونان کے انگریزون کے قبضہ مین تھے وہ پھر یونان سے متعلق کردیے جاوین چنانچہ ۱۸۶۴ء عیسوی مین وہ جزیرے سب اوسکے متعلق ہوگئے اور اوس بادشاہ کا نام جیورجیوس ثالث ہوا جو ابتک وہان کا بادشاہ ہے۔

دوسری فصل

مملکت یونان کی کیفیت کے بیان مین

یہ سلطنت اٹھارہ درجون اور بیس دقیقون اور تیئیس درجون اور بیس
دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور چھتیس درجون اور بیس دقیقون
اور چالیس درجون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اور شمال مین اسکی
حد سلطنت عثمانیہ ہی اور شرق مین یونان کے وہ جزیرے ہین جو سلطنت عثمانیہ
کو قبضہ مین ہین اور جنوب مین بحر ابیض اور غرب مین بحر ادریاتیک ہی اور اوسکے
کل رقبہ کی مقدار مساحت مع اون جزیرون کے جو اوسکے تابع ہین ایکاون ہزار
نوسو سینتالیس کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۹۶ع تک
تیئیس لاکھ چھبیس ہزار دو سو چھتیس تھی اور وہ ملک معتدل ہی اور گو اوسمین
پہاڑ بکثرت ہین مگر تاہم اوسکی زمین اکثر قابل زراعت ہی اور اوسکے پہاڑون پر
اکثر زیتون کے درخت ہوتے ہین اور معادن نہایت کثرت سے ہین جنمین لوہا تانبا
سیسہ گندھک اور چینی بنانے کی مٹی اور چکی بنانے کے پتھر اور انواع اقسام کا
سنگ رخام خصوصاً سفید چمکیلا اور مرمر سبز جو سوای وہان کے اور کہین نہین
ملتا اور ایک قسم کا پتھر کا کوئلہ جو مٹی کے مانند ہوتا ہی مگر اوسمین چمک ہوتی ہی

نکلتا ہے اور زراعت وہان ترقی پر ہے خصوصاً سنہ ۱۸۶۱ع سے اور کھیتی اکثر وہان
گیہون اور جو اور قطانی اور بطاطہ اور اقسام کی ترکاری کی ہوتی ہے اور
اوسکی جنوبی طرف مین سب سے زیادہ پیداوار کی چیز زیتون کا تیل ہے کیونکہ
وہان زیتون بہت ہوتا ہے اور اوسکی آمدنی کے ذریعون مین شراب مین اور
شہد اور ریشم کے کپڑے اور روئی وغیرہ ہے مگر دستکاری اور صناعی وہان
پست حالت مین ہے مگر بعض کارخانے حریر کے اور سوتی کپڑون کا اور صوف کے
اور کچھ کارخانے چمڑے کی دباغت کا اچھے ہین لیکن اب سب چیزون مین ترقی
ہوتی جاتی ہے اور تجارت اوسکی اچھی حالت مین ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۳ع مین
اوس تجارتی مال کی قیمت جو وہان آیا تھا پچاس ملین اور ایک لاکھ بیس ہزار
فرنک تھی اور جو مال وہان سے گیا تھا اوسکی قیمت بیس ملین اور پانچ لاکھ
پچاسی ہزار فرنک تھی اور جسقدر تجارتی جہاز اوس سنہ مین وہان کو بندرگاہون
مین ہوکر آئے اونکی تعداد ستر ہزار پانسو سات تھی اور جو وہانکی بندرگاہون مین
ہوکر گئے اونکی تعداد چہتر ہزار چار سو دو تھی اور یہ تجارت سوا اون جزیرون

کی ہے جو اب اوس سے متعلق ہین اور پہلے وہ انگریزون کے قبضہ مین تھے
اور جو وجہ جہازون کے آمد و رفت کی اٹلی مین بیان کی گئی ہے وہی یہان
بھی ہے اور تعلیم و تربیت کا انتظام بھی ترقی پر ہے چنانچہ ابتدائی مدرسونکی
تعداد وہان نوسو بہتر ہے اور اوسط کی تعداد اسّی اور اعلی درجہ کے مدارس
سات ہین اور ایک مدرسہ سب سے اعلی ہے جو کلیات علوم کی تعلیم کیواسطے ہے
اوران مدارس کے سوا اور چند مدارس متفرق ہین جنمین سے کسی مین جنگی
امور کی تعلیم ہوتی ہے کسی مین فن جہازرانی وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے اور تجارت
کے اصول سکھلائے جاتے ہین اور دو مقام صدر کے بھی وہان ہین جنمین سے
ایک تو خاص شہر اتینیا مین ہے جو وہان کا دار السلطنت ہے اور دوسرا بندرگاہ
پیرس مین ایک مدرسہ صناعت کا ہے جہان نقش و نگار اور تصاویر وغیرہ
کی تعلیم ہوتی ہے اور ایک مدرسہ خاص طبیعات کی تعلیم کا ہے اور ملک
یونان چودہ وطنون پر منقسم ہے ۔

تیسری فصل

اوسکے قوانین سیاست کے بیان مین

جو قانون اس سلطنت کیواسطے سنہ ۱۸۶۴ء مین بنایا گیا ہے اوسکی رو سے تمام رعایا سلطنت باعتبار اپنے ذاتی حقوق کے عدالتون مین مساوی ہے اور اونکو آزادی شخصی حاصل ہے اور وہان کے لوگون کو باہم صلاح و مشورہ کے جلسے کرنیکا استحقاق ہے اور چھاپہ خانے آزاد ہین اور کوئی کسی کی کمائی مین سے بطور ڈانڈ کے کچھ نہین لے سکتا اور نہ اوسکی منفعت کو روک سکتا ہے مگر قانون کے حکم سے اور با مقدمات سیاست مین بسبب قتل کے اوسکی ملکیت کو ابطال کا حکم دیا جا سکتا ہے اور رعایا کو جبراً تعلیم دیجاتی ہے اور جو قوانین بنائے جاتے ہین وہ بادشاہ اور مجلس وکلا کے اتفاق سے بنائے جاتے ہین جیسے کہ اور سلطنتون مین مذکور ہوا اور مجلس وکلا کے ممبرون کو خود رعایا منتخب کرتی ہے جنکی مدت تین برس ہوتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اوسکی عمر کم سے کم تیس برس کی ہو اور اوسکو معاملات شخصیہ

اور سیاسیہ مین تصرف کا حق حاصل ہوا اور مملکت کا انتظام داخلی و خارجی
بادشاہ کے اختیار مین بذریعہ وزرا کے ہو اور مجلس مذکور مین تصرفات سلطنت
کی بابت وزرا جوابدہ ہوتے ہین اور مقدمات شخصیہ جو وہان کو رہنے والون
کے درمیان مین ہوتے ہین اونکا تصفیہ مجالس حکم سے ہوتا ہے اور وہ مجلسین
ایسے ممبرون سے مرکب ہوتی ہین جو ایک مدت معین تک قانون مین تجربہ
حاصل کرنیکے بعد ہمیشہ کو لیے مقرر ہو جاتے ہین اور سلطنت مین ایک اور
مجلس واسطے تہذیب قوانین کے ہے جو نئے بنائے جاتے ہین اور جنکا پیش ہونا
مجلس وکلا کو سامنے واجب ہوتا ہے اور اس سلطنت مین ایکسو آٹھ ۱۰۸
حکام صلح ہین اور دس مجلسین ابتدائی درجہ کی ہین اور چار مجلسین تحقیق کی
یعنے اپیل کی انکے اوپر ہین اور ایک مجلس سب سے اعلی ہے جس تک تمام مقدمات
کی انتہا ہے اور ایک مجلس واسطے تحریر حسابات سلطنت کی ہے ۔

چوتھی فصل

سلطنت کی مالی اور لشکری بری اور بحری قوت کے بیان میں

مالی قوت سنہ ۱۸۶۶ء میں

کل سالانہ آمدنی سلطنت کی . . . . ۲۵۳۶۲۱۵۲ فرنکا تخمیناً
کل سالانہ خرچ . . . . ۲۴۳۳۷۹۹۲ فرنکا تخمیناً
کل قرض سلطنت پر .. .. ۸۶۵۷۶۱۵ فرنکا تخمیناً
کل بری لشکر ... ... ۱۱۹۰۰ سپاہی

بحری قوت سلطنت یونان کی سنہ ۱۸۶۶ء میں

اقسام بحریہ اور مراکب	کل بحریہ	دخانی جہاز	مراکب قلاع	کل جہاز اور اوسکی توپین ۱۸۲
کل بحریہ	۹۹۱			
فرقاطہ		۱		۱
مراکب حربیہ سب قسم کے		۷		۷
مراکب صغار		۲		۲
قرابط			۲	۲
مراکب صغار			۲۲	۲۲
میزان	۹۹۱	۱۰	۲۴	۳۴

کل مراکب تجارت کی ۴۳۳۵ اور بحریہ ۲۳۸۳۹

خلاصہ سلطنتوں کی مالی قوت کا آمدنی اور خرچ کے لحاظ سے

سلطنتوں کے نام	آمدنی	خرچ
سلطنت فرانس	۲۱۱۰۴۳۷۳۴۵	۲۱۰۵۰۹۳۱۲۴
سلطنت انگلستان	۲۸۳۹۳۳۹۰۲۵	۳۸۴۰۱۷۵۲۰۰
سلطنت نمسہ یعنی اسٹریا	۱۰۹۱۷۱۰۹۶۲	۱۲۴۰۷۷۸۹۵۴
سلطنت روس	۱۶۱۶۲۷۲۰۱۶	۱۶۱۶۲۷۳۰۱۶
سلطنت پروش	۷۹۱۲۴۷۳۱۳	۷۹۰۶۴۵۶۱۱
سلطنتہائے متحدہ جرمنی	۱۹۱۷۷۶۹۳۷	۱۹۰۶۴۹۱۸۵
سلطنت اٹلی	۶۱۴۸۱۱۶۵۲	۹۳۵۳۸۶۴۲۵
سلطنت اسپین	۵۰۷۸۹۲۲۵۰	۵۰۵۲۸۳۸۰۸
سلطنت ہائے سوئیڈن اور ناروے	۳۶۵۱۹۶۳۵۷	۲۷۷۸۵۳۰۴۱
سلطنت ہولانڈہ	۴۰۹۶۳۰۳۵۷	۴۰۷۶۹۳۱۱۰
سلطنت ڈنمارک	۱۰۰۲۵۱۷۳۱	۱۰۷۰۳۴۱۰۸
سلطنت بویریا	۹۸۱۱۳۲۵۳	۹۸۱۱۳۲۵۳
سلطنت بلجیم	۱۵۹۶۱۲۷۹۰	۱۵۴۱۴۲۳۴۰
سلطنت پرتگال	۸۹۸۲۷۹۷۲	۱۱۸۵۷۸۱۰۷
سلطنت سویسرہ یعنی سوئٹزرلینڈ	۱۹۱۷۵۰۰۰	۱۹۴۱۵۰۰۰
سلطنت پوپ	۳۴۶۱۵۹۹۵	۶۸۱۷۱۸۱۹
سلطنت لوزنبرغ	۳۷۴۳۴۳۹۰	۳۵۰۱۱۲۶۸
ریاست باڈن	۳۵۹۰۳۲۵۹	۳۳۵۸۱۰۴۱
سلطنت یونان	۲۸۳۶۲۱۵۲	۲۴۳۳۷۹۹۲
میزان	۱۱۱۲۱۹۰۰۷۵۶	۱۱۵۶۸۲۱۷۳۰۷

خلاصہ سلطنتون کی قوت کا بحری اور بری لشکر کے اعتبار سے

بحری	بری	سلطنتون کے نام
۶۵۵۶۳	۷۵۸۹۵۳	سلطنت فرانس
۷۶۰۷۸	۲۶۲۷۷۴	سلطنت انگلستان
۱۹۴۸۱	۶۳۹۳۸۳	سلطنت اسٹریا
۵۸۷۹۱	۱۱۳۵۹۷۳	سلطنت روس
۴۱۰۱	۷۱۹۸۲۳	سلطنت پروش
۰۰۰۰۰	۵۶۷۷۶	سلطنت ہاے متحدہ جرمنی
۱۸۰۷۶	۴۹۴۸۰۰	سلطنت اٹلی
۲۳۰۱۲	۲۱۶۳۸۹	سلطنت اسپین
۳۹۴۱۹	۱۷۲۹۰۰	سلطنت ہاے سویڈن اور ناروے
۹۰۶۸	۸۹۴۶۶	سلطنت ہولانڈہ
۱۹۲۴	۳۱۴۹۱	سلطنت ڈنمارک
۰۰۰۰	۲۰۴۹۱۳	سلطنت بویریا
۰۰۰۰	۷۳۶۱۸	سلطنت بلجیم
۳۶۶۴	۳۷۳۶۴	سلطنت پرتگال
۰۰۰۰	۱۹۹۴۵۰	سلطنت سویسرہ یعنے سوئیٹزرلینڈ
۰۰۰۰	۱۱۳۱۲	سلطنت پوپ
۰۰۰۰	۲۹۳۹۲	سلطنت ورٹمبرغ
۰۰۰۰	۱۸۴۰۲	ریاست باڈن
۹۹۱	۱۱۹۰۰	سلطنت یونان
۴۱۰۱۶۸	۵۱۶۵۰۷۷	میزان

خلاصہ سلطنتون کی بحری قوت کا

سلطنتون کے نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سلطنت فرانس	۵۸	۳۰۶	۱۳۱	۴۹۵	۶۲۳۰
سلطنت انگلستان	۳۵	۴۱۲	۵۰	۴۹۷	۹۶۵۷
سلطنت نمسہ یعنے اسٹریا	۷	۵۹	۵۱	۱۱۷	۱۰۶۳
سلطنت روس	۲	۲۴۸	۳۶۳	۶۱۳	۳۶۹۱
سلطنت پروشا	۲	۳۵	۴۸	۸۵	۴۶۲
سلطنت اٹلی	۲۴	۷۰	۱۰	۱۰۴	۱۳۴۱
سلطنت اسپین	۸	۱۴۷	۳۴	۱۸۹	۱۸۶۴
سلطنت ہای سویڈن اور نارویے		۴۷	۲۰۵	۲۵۴	۱۳۹۶
سلطنت ہولانڈہ	۱	۵۷	۸۷	۱۴۵	۱۷۸۰
سلطنت ڈنمارک		۳۳	۹۰	۱۲۳	۹۲۹
سلطنت پرتگال		۱۷	۱۹	۳۶	۳۶۴
سلطنت یونان		۱۰	۲۴	۳۴	۱۸۲
میزان	۱۳۷	۱۴۴۱	۱۱۱۲	۲۶۹۰	۲۶۰۳۸

جن سلطنتون کا اس جدول مین ذکر نہین ہی اونکے پاس جہاز نہین ہین جیسا کہ انکے بیان سے ہر ایک کو حال مین بیان ہوا ہے مگر سلطنت بلجیم کے پاس کچھ جہاز ہین جنکا بیان اوسی جگہ بیان کیا ہے مگر وہ ایسے قلیل ہین کہ اس مقام پر ذکر کرنے کے لائق نہ تھے۔

مترجم کتاب کو

نہایت تعجب ہی کہ ان جدولون مین مصنف نے سلطنت عثمانیہ کا کچھ ذکر نہین کیا اور اسکا سبب کچھ نہین معلوم ہوتا

دوسرا حصہ

اقسام کرہ زمین کے بیان میں

اور اسمین کئی باب ہین

پہلا باب

یورپ کے حالات مین

اور اس مین چند فصلین ہین

پہلی فصل

تقسیم زمین کی تفصیل مین

اہل جغرافیہ فرانس نے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک
زمین کو پانچ قسمون پر تقسیم کیا ہے اول یورپ دوسری ایشیا تیسرے افریقہ
اور چوتھے امریکہ پانچوین جزایر بحر محیط جو اونکی اصطلاح مین جزایر ایشیا
کے نام سے مشہور ہین اور ہم اونکو جزایر اوقیانوس کہتے ہین ۔

دوسری فصل

یورپ کی حدود اور اوسکی پیمایش اور باشندونکی تعداد مین

یورپ کا ملک ستائیس درجون اور پانچ دقیقون کے طول غربی اور ساٹھ درجون
طول شرقی مین اور چھتیس درجون اور بیس دقیقون اور چہتر درجون اور
اٹھاون دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اور شمال کیجانب
مین اوسکی حد بحر جامد ہے اور جنوب مین بحر روم اور غرب مین بحر محیط اور
شرق مین دریاے کارہ اور سلسلہ جرکس پہاڑون کا ہے اور مساحت کی رو سے
طول اوسکا کاب صیان فنتان سے جو ملکت پرتگال مین ہے گلف کارہ تک جو ملکت
روس کے شمال مین ہے پانچ ہزار دو سو چھتیس کیلومیتر ہے اور کاب کے
معنے راس کے ہین اور راس سے مراد زمین کی وہ نوک ہوتی ہے جو سمندر
مین گھس جاتی ہے اور عرض اوسکا کاب ماطپان سے جو ملک یونان مین ہے
کاب شمالی تک تین ہزار سات سو اسی کیلومیتر ہے اور محیط اوسکا چھتیس ہزار
تین سو پچاس کیلومیتر ہے اور اوس مین سے اکتیس ہزار نو سو چھ کیلومیتر

کناروں کا طول ہے اور اوسکا مکسر سطح مع اون جزیروں کے جو یورپ میں گنے جاتے ہیں ننانوے لاکھ ساٹھ ہزار کیلو میتر ہے اور اوسکے کل باشندون کی تعداد ستائیس کروڑ پچاس لاکھ ہو اور جب اوسکے باشندون کی تعداد کی روسے اوسکی وسعت کا خیال کیا جاتا ہے تو انسان سمجھ سکتا ہے کہ تمام دنیا کی آبادیون مین سے یہ خطہ سب سے زیادہ آباد ہے جسکا سبب صرف اوسکا انتظام مدن اور ترقی معاشرت ہو اور تمام یورپ میں تینتالیس سلطنتین ہین جنمین سے بائیس جرمن میں ہین جو کو نفیڈریشن یعنی سلطنت متفقہ فی السیاستہ الخارجیہ ہین اور یہ سب سلطنتین سلطنت پروشیا کے ماتحت ہین۔

تیسری فصل

یورپ کے بڑے بڑے پہاڑون او سطح سمندر سے اونکے ارتفاع کے بیان میں

سب سے بڑا پہاڑ مون بلان ہے جسکا ارتفاع چار ہزار آٹھ سو دس میتر ہے اوسکے بعد مون زورا ہے جسکا ارتفاع چار ہزار چھ سو چھتیس میتر ہی اوسکو

پہاڑ سرفان ہے جسکا ارتفاع چار ہزار پانسو میتر ہے اوسکے بعد پہاڑ شینقسر مورن ہو جسکا ارتفاع چار ہزار تین سو باسٹھ میتر ہے اوسکے بعد جبل پونغراہے جسکا ارتفاع چار ہزار دو سو اٹھی میتر ہے اور یہ پانچون پہاڑ سویسرہ مین ہین۔ اوسکے بعد پہاڑ مالدیتا ہے جو فرانس اور اسپین کے درمیان ہے جسکا ارتفاع تین ہزار تین سو بارہ میتر ہے اور علاوہ انکے اور بھی وہان پہاڑ ہین لیکن وہ سب بلندی مین انسے کم ہین اور دو پہاڑ یورپ مین آتشی ہین ایک تو مقام صقلیہ مین ہے جسکا نام آتنا اور بلندی اوسکی تین ہزار تین سو چودہ میتر ہے اور دوسرا مملکت نابلی مین جسکو فیزوف کہتے ہین اور مقدار ارتفاع اوسکی ایکہزار ایک سو اٹھانوے میتر ہے۔

چوتھی فصل

یورپ کے بڑے بڑے دریاؤن کے بیان مین

سب سے بڑا دریا یورپ مین ولغا ہے جو مملکت روس مین واقع ہے اور اوسکا طول تین ہزار چار سو کیلو میتر ہے پھر دریا طونہ ہے جو المانیا سے نکلا ہے

اور بہار سلطنت عثمانیہ مین گذرتا ہوا چلا گیا ہے اوسکا طول دو ہزار آٹھ سو
کیلو میٹر ہے اور اوسی مملکت مین دریاے دون ہے جسکا طول ایک ہزار
چار سو کیلو میٹر ہے پھر دریاے رین ہے جو فرانس اور المانیا کے درمیان مین
واقع ہے اوسکا طول ایکہزار تین سو کیلو میٹر ہے پھر دریاے دنیپر ہے جو روس
مین واقع ہے اور اوسکا طول ایکہزار کیلو میٹر ہے پھر دریاے تاج اسپین مین
واقع ہے جسکا طول آٹھ سو چالیس کیلو میٹر ہے پھر دریاے سین ہے جو فرانس
مین واقع ہے اور اوسکا طول آٹھ سو بیس کیلو میٹر ہے پھر دریاے اودر مملکت
المانیا مین ہے جسکا طول سات سو اسی کیلو میٹر ہے پھر دریاے ٹیمز انگلستان
مین ہے جسکا طول تین سو چھیالیس کیلو میٹر ہے اور علاوہ انکے یورپ مین
اور بھی چند دریا ہین لیکن وہ اسقدر بڑے نہین ہین۔

پانچوین فصل

یورپ کے بڑے بڑے شہرون اور اونکے باشندون کی تعداد مین

سب سے بڑا شہر یورپ مین لندن ہے جو انگلستان کا دار السلطنت ہے کہ جسمین

اٹھائیس لاکھ باشندے ہین پھر پیرس فرانس کا دارالسلطنت جسمین ستر لاکھ
پندرہ ہزار باشندے ہین پھر اسلامبول یعنے اسطنبول ہی جسکو قسطنطنیہ بھی کہتے ہین
جسمین سات لاکھ اسی ہزار باشندے ہین پھر پطرسبورغ یعنے سینٹ پیٹرزبرگ
روس کا دارالسلطنت ہی جسمین پانچ لاکھ تیس ہزار باشندے ہین پھر شہر وئینا
اسٹریا کا دارالسلطنت ہی جسمین پانچ لاکھ باشندے ہین پھر اسکاٹلینڈ مین گلاسگو ہی
جسمین چار لاکھ چھہتر ہزار باشندے ہین پھر برلن پروشش کا تختگاہ ہی جسمین
چار لاکھ ستر ہزار باشندے ہین پھر شہر نابلی ہے اٹلی مین جسمین چار لاکھ پچاس ہزار
باشندے ہین پھر منچسٹر ہے انگلستان مین جسمین چار لاکھ تیس ہزار باشندے
ہین پھر لیورپول ہے جسمین تین لاکھ اسی ہزار باشندے ہین پھر موسکو ہی
روس مین جسمین تین لاکھ چھہتر ہزار باشندے ہین پھر لیون ہے فرانس
مین جسمین تین لاکھ اٹھارہ ہزار باشندے ہین پھر مدرید ہے اسپین کا تختگاہ
جسمین دو لاکھ اسی ہزار باشندے ہین پھر لشبونہ پرتگال کا تختگاہ ہے

* شاید یہ تعداد کسی زمانہ کی مردم شماری کی ہوگی لیکن اب اوسکی آبادی بہت بڑھ گئی ہے
اور اوسکے باشندے ۳۵ لاکھ سے بھی زیادہ ہین ۱۲

جس مین دو لاکھہ ساٹھہ ہزار باشندے ہین پھر اسٹرڈام ہے تختگاہ ہالنڈ

جسمین دو لاکھہ پچاس ہزار باشندے ہین پھر مارسیل فرانس مین ہے جسمین

دو لاکھہ پچاس ہزار باشندے ہین پھر بلجیم کا تختگاہ برسیل ہے جہان

دو لاکھہ چالیس ہزار باشندے ہین پھر برمنگھم انگلستان مین ہے جسمین

دو لاکھہ تیس ہزار باشندے ہین پھر میلان ہے اٹلی مین جسمین دو لاکھ دس ہزار باشندے ہین

دوسرا باب

ایشیا کے متعلق حالات مین

اور اوسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی حدود اور پیمایش اور باشندون کی تعداد مین

ایشیائی حصہ مین کا پچیس اور ایکسو پچھتر درجون کے درمیان طول شرقی

مین اور پانچ اور پچھتر درجون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اوسکے

شمال کی جانب مین اوسکی حد بحر جامد ہے اور جنوب مین بحر ہند ہے اور

غرب مین بحر احمر اور بوغاز سوئیس اور بحر روم اور بحر مرمرہ اور بحر اسود اور
جبکس پہاڑون کا سلسلہ اور بحر خزر اور دریاے اورال اور جبال اورال
ہین اور شرق مین بحر محیط ہے اور طول اوسکا باب المندب سے لیکر آبناے
بارنغ تک جو شمال مین امریکا اور ایشیا کے درمیان مین حد فاصل ہے گیارہ
ہزار پانسو کیلومیتر ہے اور عرض اوسکا شروع کاب ملغا سے شمالی بحر جامد
تک آٹھ ہزار ایکسو بیس کیلومیتر ہے اور دورا اوسکا باسٹھ ہزار تین سو پچیس ۲۵
کیلومیتر ہے اور اوسمین سے پچپن ہزار سات سو ترپن کیلومیتر کنارون کا
طول ہے اور اوسکا مکسر سطح چوالیس ملین کیلومیتر ہے اور یورپ سے پانچ حصہ
زیادہ ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ساڑھے چھہ سو ملین ہے اور بعض
اہل جغرافیہ کے نزدیک سات سو ملین ہے اور جسقدر سلطنتین اسمین مستقل ہین
وہ گیارہ ہین اور باقی یورپ کی سلطنتون کے تابع ہین خواہ باستیلاے تام
خواہ بطور حمایت کے اور یورپ کی سلطنتون مین سلطنت عثمانیہ بھی داخل ہے
اور جزیرہ عرب بھی ایشیا ہی مین داخل ہے جسکا طول دو ہزار پانسو کیلومیتر ہے

اور عرض ایکہزار کیلو میتر ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد بارہ ملین ہے۔

دوسری فصل

اوسکے پہاڑون اور اونکے ارتفاع کے بیان مین

سب سے بڑا پہاڑ افریزہ یعنے اورسٹ ہی جو ہند اور چین کے درمیان واقع ہی
اوسکا ارتفاع آٹھ ہزار آٹھسو چالیس میتر ہے پھر جبل کینیشن جونغار
یعنے کنچن جنگا ہے اوسکا ارتفاع آٹھ ہزار پانسو اسی میتر ہے پھر
پہاڑ جمولاری یعنے جومالاری ہے جس کا ارتفاع سات ہزار دوسو پچاس میتر
پھر پہاڑ دوالجیری یعنے دھولاگر جسکا ارتفاع آٹھ ہزار ایکسو ستاسی میتر ہے
اور یہ تینون پہاڑ چین مین ہین پھر جبل ارارات یعنے کوہ جودی ارمینیہ مین ہے
جسکا ارتفاع پانچہزار دوسو باسٹھ میتر ہے اور یہ وہی پہاڑ ہے جسپر حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد اٹھہری تھی پھر پہاڑ البرس یعنے
البرز ہے جرکس یعنے جارجیہ مین جسکو گرجستان بھی کہتے ہین اسکا ارتفاع پانچہزار
سات میتر ہے اور علاوہ انکے اور بھی پہاڑ ایشیا مین ہین لیکن انسے ارتفاع مین

کم ہین اور ایک پہاڑ آتشی ہے بیشان کہتے ہین اور وہ حدود چین ہین واقع ہی ارتفاع اوسکا چار ہزار دو سو بہتر میتر ہے اور اسی قسم کا ایک پہاڑ مملکت کاشغا ہین واقع ہے جسکا نام آقا جا ہے اوسکا ارتفاع دو ہزار نو سو پچیس میتر ہی۔

تیسری فصل

اوسکے دریاؤن کے بیان ہین

سب سے بڑا دریا یہیں ہے سائبیریا ہین جسکا طول چار ہزار چھہ سو کیلو میتر ہے دوسرا دریا یانغ تسیکیانغ مملکت چین ہین ہے جسکا طول چار ہزار تین سو کیلو میتر ہے پھر دریا وانغو ہو چین ہین ہے جسکا طول تین ہزار پانسو کیلو میتر ہے پھر دریاے امور ہے جو روس اور چین کے درمیان واقع ہے اوسکا طول تین ہزار چار سو پچاس کیلو میتر ہے پھر دریاے فرات ہی سلطنت عثمانیہ ہین جسکا طول دو ہزار نو سو نوے کیلو میتر ہے پھر دریاے اندس ہے ہند ہین جسکا طول دو ہزار چھہ سو کیلو میتر ہے پھر دریای غانج یعنے گنگ ہی ہند ہین جسکا طول دو ہزار پانسو کیلو میتر ہے۔

چوتھی فصل

ایشیا کی بڑی بڑی شہرون اور اونکے باشندون کی تعداد میں

ایشیا مین سب سے بڑا شہر وشانغ ہے جو چین مین واقع ہے اوسمین دو ملین
باشندے ہین دوسرا پیکن ہے جو چین کا تخت گاہ ہے اوسمین ایک ملین
اور پانچ لاکھ باشندے ہین اور یہ چین کے ہی ملک مین نانکن اور شنوسو فو
اور کانٹون اُنفشو ہین اور انہمین سے ہر ایک مین وس وس لاکھ
آدمی ہین پھر یدو تختگاہ جاپون یعنے جاپان ہے اوسمین بھی وس لاکھ
باشندے ہین پھر اوسی مین میاکو ہے اسمین آٹھ لاکھ باشندے ہین پھر
کلکتہ جس مین ساڑھے سات لاکھ آدمی ہین پھر مدراس ہے جس مین سات لاکھ
آدمی ہین پھر بمبئی ہے جسمین چھہ لاکھ آدمی ہین پھر لکھنؤ اور بنارس اور
پٹنا ہے انمین تین تین لاکھ آدمی ہین یہ چھیون شہر ہند مین واقع ہین اور
پھر ہوئی دار السلطنت کوشنشین یعنے کوچین ہے اور بانکوک تخت گاہ
سیام ہے اور کیفونگ چین مین ہے ان تینون مین بھی تین تین لاکھ

آدمی ہین اور آدرابد چین ہین ہے اوسمین دو لاکھہ آدمی ہین پھر شیغون

کو شنشین ہین ہے اوسمین ڈیڑہ لاکھہ آدمی ہین —

تیسرا باب ۳

افریقه کے حالات ہین اور اوسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی حدود اور موقع اور پیمایش اور باشندونکی تعداد ہین

آفریقه ہیس درجه طول غربی اور چالیس درجه طول شرقی ہین واقع ہے

اور چھتیس درجه عرض شمالی ہین اور پینتیس درجه عرض جنوبی ہین ہو اور حدود

اوسکی شمال ہین بحر روم اور شرق ہین بحر سویس ہے جسکو بحر احمر اور بحر ہند

کہتے ہین اور جنوب و غرب ہین بحر محیط ہے طول اوسکا جانب شمال کا بون جسکو

راس اداراہی کہتے ہین جو ٹونس کی مملکت ہین واقع ہے آٹھہ ہزار کیلو متر

ہے اور عرض اوسکا اسین سے جو بحر ہند ہین ہے کاب اخضر تک جو مملکت

فارس ہین بحر محیط ہین واقع ہے سات ہزار چھہ سو کیلو میتر ہے اور دور اوسکا

بیس ہزار آٹھ سو پینتیس کیلومیتر ہے جس میں ایکسو بیس ہیہ ان میں سے
اور باقی کنارے ہین اور سویز کے بوغاز کھلنے پر افریقہ ایک جزیرہ سمندر مین
ہو جاویگا جس کی ساحت تیس لاکہہ کیلومیتر ہے اور اوسکے باشندون
کی تعداد دوسو ملین ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک اس سے
کچھ زیادہ ہو اور جو سلطنتین افریقہ میں مستقل واقع ہین اونکی تعداد معلوم
نہین ہوئی کیونکہ ابتک وسکے اندر نہین جا سکتے اور اسکی اکثر سلطنتین جو
کنارونپر واقع ہین وہ یورپ کی سلطنتون سے علاقہ رکھتی ہین خواہ بسبب
استیلا کامل کے خواہ بوجہ حمایت کے اور سلطنت عثمانیہ بھی یورپ ہی کی سلطنتون
مین داخل ہے —

دوسری فصل

آفریقہ کے بڑے بڑے پہاڑون کے بیان مین

سب سے بڑے پہاڑ اوسمین کینا اور کلیمجارو ہین اور یہہ دونون جبال قمر سے متعلق
ہین جنکا ارتفاع پانچ پانچ ہزار میتر ہے پھر غوجان پہاڑ ہے جو حبش کی مملکت میں

واقع ہے اوسکا ارتفاع چار ہزار چھہ سو میتر ہے پھر پہاڑ اٹلاس جو ممالک
فارس مین جسکا ارتفاع تین ہزار آٹھہ سو نوے میتر ہے پھر پہاڑ سمت جنوب
مین قمرون نامے ہو اوسکا ارتفاع تین ہزار آٹھہ سو ستر میتر ہے پھر پہاڑ
انبوستیمین جزیرہ مادغسکار مین جو افریقہ مین گنا جاتا ہے اوسکا ارتفاع
تین ہزار پانسو آٹھہ میتر ہے اور ایک آتشی پہاڑ ہے جسکا نام تنریف ہے اور وہ
جزائر خالدات مین واقع ہے جو افریقہ ہی سے متعلق مین اور اوسکا ارتفاع
تین ہزار سات سو پانچ میتر ہے

تیسری فصل

افریقہ کے بڑے بڑے دریاؤن کے بیان مین

سب سے بڑا دریا نیل مصر ہے جسکا طول سات ہزار کیلو میتر ہے اور وہ گویا تمام
دنیا کے دریاؤن سے بڑا ہے اوسکے بعد دریاے سنیغال ہے جانب غرب مین
اوسکا طول ایکہزار سات سو کیلو میتر ہے پھر دریاے اورانج سمت جنوب غرب
کاب بونسپرانس مین اوسکا طول ایک ہزار چارسو کیلو میتر ہے

چوتھی فصل
افریقہ کے بڑے بڑے شہروں
اور وہان کے باشندون کی تعداد کے بیان میں

افریقہ مین سب سے بڑا شہر مصر ہے جسمین تین لاکھ آدمی بستے ہین اسکے بعد ٹونس اور مراکس اور فاس ہین ان سب مین ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ آدمی ہین اسکے بعد الجزایر ہے جسمین بہتر ہزار آدمی ہین اسکے بعد اسکندریہ اور رکناسہ اور کوماسی ہین ان سب مین ساٹھ ساٹھ ہزار آدمی ہین۔

چوتھا باب
امریکا کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین
پہلی فصل
اوسکے دریافت ہونے کے بیان مین

یہ امریکا پہلے زمانہ مین اہل جغرافیہ کو معلوم نتھی چنانچہ وہ زمین کے صرف تین حصے خیال کیا کرتے تھے ایشیا اور یورپ اور افریقہ مع اون جزیرون کو

جو اونکے متعلق تھے مگر سنہ ۸۹۸ھ مطابق سنہ ۱۴۸۵ع مین کپتان کریسٹوفٹ کولومبو

نے جو جنیوہ کا رہنے والا اور اسپین کی سلطنت مین نوکر تھا امریکا کے ایک حصہ

کو دریافت کیا پھر اوسکے اور اور لوگون کے ذریعہ سے تمام امریکا معلوم ہوگئی

اور چوتھی قسم دنیا کی قرار پائی۔

دوسری فصل

امریکا کے موقعے اور اوسکی حدود اور پیمایش اور اوسکے باشندون کی تعداد کے بیان مین

امریکا درمیان چھتیس درجون اور ایکسو ستر درجون کے طول غربی مین اور درمیان

بیاسی درجون کے عرض شمالی مین اور درمیان چوالیس درجون کے عرض

جنوبی مین واقع ہے اور شمال مین اوسکی حد بحر جامد اور آبنائے بارنغ ہے

اور باقی سب طرف بحر محیط ہے اور طول اوسکا شمال سے جنوب مین پندرہ ہزار

کیلومیتر ہے اور عرض اوسکا شمالی جہت مین چھہ ہزار چار سو کیلومیتر ہے اور جنوب

مین پانچہزار دوسو کیلومیتر ہے اور اوسکا محیط چوہتر ہزار کیلومیتر ہی اور چھوٹے چھوٹے

جزیرے اس سے خارج ہین اور اوسکی مقدار مساحت مع اون جزیرون کے

جو اوسکے تابع ہین بیالیس ملین کیلومیتر ہے اوسکے باشندون کی تعداد تہتر ملین ہے

اور جسقدر سلطنتین اسمین مستقل ہین وہ اٹھارہ ہین اور باقی ملک اوسکا یورپ

کی سلطنتون سے علاقہ رکھتا ہے۔

تیسری فصل

امریکا کے بڑے بڑے پہاڑون کے بیان مین

سب سے بڑا پہاڑ امریکا مین کونکاغو ہے جسکا ارتفاع چھ ہزار آٹھ سو چوراسی

میتر ہے پھر پہاڑ شمراسو ہے جسکا ارتفاع چھ ہزار پانسو تیس میتر ہے پھر پہاڑ

صوارطہ ہے جسکا ارتفاع چھ ہزار چار سو چھیاسی میتر ہے پھر پہاڑ بیانی ہے جسکا

ارتفاع چھ ہزار چار سو چھپن میتر ہے پھر پہاڑ بشو بشو ہے جسکا ارتفاع پانچہزار

چھ سو ستر میتر ہے اور یہ سب پہاڑ جنوبی سمت مین ہین شمالی سمت مین پہاڑ

سانتلی ہے جسکا ارتفاع چار ہزار چار سو پچاس میتر ہے پھر پہاڑ نغاغو جنوب مین ہے

جسکا ارتفاع چھ ہزار آٹھ سو چونتیس میتر ہے اور یہ پہاڑ لولیا کو ہے جسکا ارتفاع

چھہ ہزار میتر ہے پھر پہاڑ انتیسانا ہے جسکا ارتفاع پانچ ہزار آٹھ سو بیس میتر ہے
پھر پہاڑ کطوپاسی وسطی امریکا مین ہے اوسکا ارتفاع پانچ ہزار سات سو پچاس
میتر ہے پھر اوس مین پہاڑ بیورغو ہے اوسکا ارتفاع چار ہزار چار سو ستر میتر ہے
اور یہ اخیر کے پانچون پہاڑ آتشی ہین۔

چوتھی فصل

امریکا کے بڑے دریاؤن کی بیان مین

سب سے بڑا دریا میسیسپی ہی جسکا طول پانچ ہزار آٹھ سو کیلو میتر ہے پھر دریا مارونی ہے
جسکا طول پانچ ہزار چار سو کیلو میتر ہے پھر دریاے مکنسی ہے جسکا طول چار ہزار
نو سو کیلو میتر ہے اور یہ سب دریا شمالی سمت مین ہین پھر دریاے بلاطہ ہے
جنوب مین جسکا طول تین ہزار پانسو کیلو میتر ہے اور پھر دریاے صان لوران ہے
شمال مین جسکا طول تین ہزار تین سو کیلو میتر ہے پھر دریاے بارہ ہی جسکا طول
دو ہزار پانسو چوہتر کیلو میتر ہے پھر دریاے اورینوک ہی جسکا طول دو ہزار آٹھ سو
پچاس کیلو میتر ہے اور یہ دونون دریا جنوبی سمت مین ہین۔

پانچوین فصل

امریکا کی بڑے شہرون اور اونکے باشندون کی تعداد مین

سب سے بڑا شہر نیو یارک ہی جسمین گیارہ لاکھ پچاس ہزار باشندے ہین پھر شہر فیلاڈلفی ہے جسمین پانچ لاکھ ارسٹھ ہزار باشندی ہین اوسکے بعد بروکیلین ہے جسمین دو لاکھ تہتر ہزار باشندی ہین پھر شہر بلتیمور ہے جسمین دو لاکھ چودہ ہزار باشندے ہین پھر ایو دیجنا بیر اور نیکیو ہے ان دونون مین دو دو لاکھ باشندے ہین پھر بستون ہے جسمین ایک لاکھ پچھتر ہزار باشندی ہین پھر سانسینانتی اور اورلیان ہے ان دونون مین ایک ایک لاکھ پچھتر ہزار باشندی ہین پھر صان لوئی ہے جسمین ایک لاکھ باسٹھ ہزار باشندے ہین پھر لیفان ہے جس مین ایک لاکھ پچاس ہزار باشندے ہین پھر شہر پاپا ہے جس مین ایک لاکھ پچیس ہزار باشندے ہین پھر شیغاغو اور بوفراہے ان دونون مین ایک ایک لاکھ دس دس ہزار باشندے ہین۔

پانچوان باب

اوقیانوس کے جزیرون کے بیانمین

اور اوسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

اونکے دریافت ہونے کی کیفیت مین

یہ جزیرے جنکو اہل فرانس اوشیانی کہتے تھے سنہ ۹۱۱ھ مطابق سنہ ۱۵۰۵ع مین دریافت ہوئے تھے اور سب سے پہلے جو شخص ان جزیرون مین سے بعض پر مطلع ہوا وہ کپتان کویروس اسپینیولی تھا اور باقی جزیرے مختلف اوقات مین اور لوگون نے دریافت کیے خصوصاً کپتان کوک انگلستان کے رہنے والے نے اور سنہ ۱۲۰۲ھ مین اونکی تحقیقات تمام ہوگئی

دوسری فصل

جزائر اوقیانوس کے موقع اور حدود کے بیانمین

یہ جزائر اکیاون درجون اور ایکسو پچاس درجون کے درمیان طول شرقی مین اور پینتیس درجون عرض شمالی اور چھپن درجون عرض جنوبی کے درمیان واقع ہین

اور یہ چند جزیرے الگ الگ بحر محیط ہین درمیان ایشیا اور امریکا اور بحر الہند
کے واقع ہین بکسر مساحت اونکی گیارہ ملین کیلو میتر ہے اونکے باشندون کی
تعداد پینتیس سے چالیس ملین تک ہے اور بعضون کے نزدیک اس سے کم ہے
اور اوسمین چار مستقل سلطنتین ہین اور باقی سلطنتین بعض یورپ کی سلطنتون
کے تابع ہین اور چونکہ یہ جزایر ایک دوسرے سے منفصل واقع ہین اس لیے
اہل جغرافیہ اوسکے طول و عرض اور دور کا حساب ٹھیک ٹھیک نہین کر سکتے

تیسری فصل

جزائر اوقیانوس کے بڑے پہاڑونکے بیان ہین

سب سے بڑا پہاڑ مونٹ روائی ہے جس کا ارتفاع چار ہزار آٹھ سو چالیس
میتر ہے اور پھر پہاڑ بیک ہے فینی جزیرہ ہین جسکا ارتفاع چار ہزار آٹھ سو
بارہ میتر ہے اور پھر جبل سیمیز ہے جزیرہ جاوا مین جسکا ارتفاع تین ہزار
آٹھ سو اٹھانوے میتر ہے پھر پہاڑ مون آفیر ہے جزیرہ سوماترہ ہین جسکا
ارتفاع تین ہزار سات سو بیس میتر ہے۔

چوتھی فصل

اوسکے بڑے دریاؤن کے بیان مین

ان جزائر مین بڑا دریا صرف ایک جزیرہ اوسٹرالیا مین ہے جسکا نام دریائے موری ہے طول اوسکا ایک ہزار کیلومیٹر ہے —

پانچوین فصل

تمام دنیا کے باشندون کی تعداد مین

اوس تفصیل کے موافق جو ہم ذکر کر چکے ہین تمام عالم کے باشندے ایکہزار دوسو اٹھاسی ملین ہین اور بعض اہل جغرافیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ کل دنیا کے رہنے والون کی تعداد نوسو پچاس ملین سے زیادہ نہین ہے جسمین سے دوسو ملین تو مسلمان ہین اور دوسو اکہتر ملین عیسائی اور چار ملین یہود اور باقی بت پرست ہین اور مسلمان اور عیسائیون کی تعداد مین وہ سب فرقے داخل ہین گو کہ اون کے مذہب مختلف ہین مگر وہ اپنے تئین مسلمان یا عیسائی کہتے ہین —

چھٹا باب تقسیم بحر مین

بحر محیط کا اطلاق مجموع بحور پر ہی بسبب اسبابت کہ کہ ایک دوسرے
متصل ہین مگر شاذ و نادر اس بحر محیط کی شمال اور جنوب مین بحر جامد ہے
جسکے ماورا معلوم نہین کہ کیا ہے اور مساحت سطح بحر محیط کی غالبًا تین ربع زمین
کے برابر ہی اور اہل جغرافیہ نے بحر محیط کو پانچ قسمون پر تقسیم کیا ہے اور پھر ہر ایک قسم
چند اقسام پر مشتمل ہی قسم اول کا نام بحر قطب شمالی ہے اور وہ وہ بحر ہی جو درمیان
ایشیا اور یورپ اور امریکا کے واقع ہے اور بحر ابیض اور بحر کارہ بحر سیبریا اور
بحر خلیج بافی و بافنس اور بحر الفطین اور بحر یقبان اور سودن سی مرکب ہی دوسری
قسم بحر اطلانتک ہی اور وہ وہ بحر ہے جو درمیان افریقہ اور یورپ اور امریکا کی
واقع ہی اور وہ بحر بلتیک اور بحر جرمنی اور بحر آئرلینڈ اور بحر خلیج غسکونیا اور بحر روم
اور اوسکی توابع اور بحر خلیج مکسیکو اور بحر جزائر انتیل اور بحر خلیج غینی اور بحر
اور بحر غوویلا نسی مرکب ہی تیسری قسم بحر محیط ہندی ہے جو درمیان افریقہ اور
ایشیا اور جزائر مالغا اور جزائر استریلیا کے واقع ہی چوتھی قسم بحر پسیفک ہی یعنی

آرام کا اور ٹھہرا ہوا جو ایشیا اور جزایر سوندا اور آسٹریلیا مین اور درمیان امریکا کے بحر ہیران اور بحر اغوسک اور بحر جاپون اور بحر اصفر اور بحر ارزق اور بحر جنوبی اور بحر سوندا اور بحر مولوک اور بحر سلیب اور بحر غلف کاربانتری اور بحر کورالا اور بحر کلیفورنی اور بحر غلف بانا ماسے مرکب ہی اور پانچوین قسم بحر جامد جنوبی ہی جو شخص انکی کیفیت مواقع کی دریافت کرنا چاہے وہ انکے نقشہ سی دریافت کرلے کیونکہ نقشہ سے ان سب چیزون کا جاننا پڑھنے والے کو آسان ہے۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب

تنبیہ

جو کہ ہمنے اس کتاب مین کسی جگہہ ہجری سنہ لکھا ہے اور کسی جگہہ عیسوی سنہ لکھا ہو اسلیے ہم اس مقام پر اون دونون سنون کی مطابقت کی ایک جدول لکھدیتے ہین جس سے پڑھنے والون کو اون دونون سنون کی مطابقت آسان ہوگی فقط

تمت بالخیر
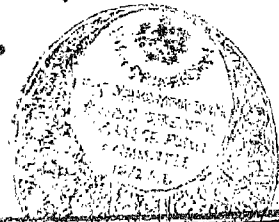
جدول ہجری اور عیسوی سنوں کے مطابقت کی

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱	۶۲۲	۲۱	۶۴۱	۴۱	۶۶۱	۶۱	۶۸۰
۲	۶۲۳	۲۲	۶۴۲	۴۲	۶۶۲	۶۲	۶۸۱
۳	۶۲۴	۲۳	۶۴۳	۴۳	۶۶۳	۶۳	۶۸۲
۴	۶۲۵	۲۴	۶۴۴	۴۴	۶۶۴	۶۴	۶۸۳
۵	۶۲۶	۲۵	۶۴۵	۴۵	۶۶۵	۶۵	۶۸۴
۶	۶۲۷	۲۶	۶۴۶	۴۶	۶۶۶	۶۶	۶۸۵
۷	۶۲۸	۲۷	۶۴۷	۴۷	۶۶۷	۶۷	۶۸۶
۸	۶۲۹	۲۸	۶۴۸	۴۸	۶۶۸	۶۸	۶۸۷
۹	۶۳۰	۲۹	۶۴۹	۴۹	۶۶۹	۶۹	۶۸۸
۱۰	۶۳۱	۳۰	۶۵۰	۵۰	۶۷۰	۷۰	۶۸۹
۱۱	۶۳۲	۳۱	۶۵۱	۵۱	۶۷۱	۷۱	۶۹۰
۱۲	۶۳۳	۳۲	۶۵۲	۵۲	۶۷۲	۷۲	۶۹۱
۱۳	۶۳۴	۳۳	۶۵۳	۵۳	۶۷۲	۷۳	۶۹۲
۱۴	۶۳۵	۳۴	۶۵۴	۵۴	۶۷۳	۷۴	۶۹۳
۱۵	۶۳۶	۳۵	۶۵۵	۵۵	۶۷۴	۷۵	۶۹۴
۱۶	۶۳۷	۳۶	۶۵۶	۵۶	۶۷۵	۷۶	۶۹۵
۱۷	۶۳۸	۳۷	۶۵۷	۵۷	۶۷۶	۷۷	۶۹۶
۱۸	۶۳۹	۳۸	۶۵۸	۵۸	۶۷۷	۷۸	۶۹۷
۱۹	۶۳۹	۳۹	۶۵۹	۵۹	۶۷۸	۷۹	۶۹۸
۲۰	۶۴۰	۴۰	۶۶۰	۶۰	۶۷۹	۸۰	۶۹۹

هجری	عیسوی	هجری	عیسوی	هجری	عیسوی	هجری	عیسوی
۸۱	۷۰۰	۱۰۴	۷۲۲	۱۲۷	۷۴۴	۱۵۰	۷۶۷
۸۲	۷۰۱	۱۰۵	۷۲۳	۱۲۸	۷۴۵	۱۵۱	۷۶۸
۸۳	۷۰۲	۱۰۶	۷۲۴	۱۲۹	۷۴۶	۱۵۲	۷۶۹
۸۴	۷۰۳	۱۰۷	۷۲۵	۱۳۰	۷۴۷	۱۵۳	۷۷۰
۸۵	۷۰۴	۱۰۸	۷۲۶	۱۳۱	۷۴۸	۱۵۴	۷۷۰
۸۶	۷۰۵	۱۰۹	۷۲۷	۱۳۲	۷۴۹	۱۵۵	۷۷۱
۸۷	۷۰۵	۱۱۰	۷۲۸	۱۳۳	۷۵۰	۱۵۶	۷۷۲
۸۸	۷۰۶	۱۱۱	۷۲۹	۱۳۴	۷۵۱	۱۵۷	۷۷۳
۸۹	۷۰۷	۱۱۲	۷۳۰	۱۳۵	۷۵۲	۱۵۸	۷۷۴
۹۰	۷۰۸	۱۱۳	۷۳۱	۱۳۶	۷۵۳	۱۵۹	۷۷۵
۹۱	۷۰۹	۱۱۴	۷۳۲	۱۳۷	۷۵۴	۱۶۰	۷۷۶
۹۲	۷۱۰	۱۱۵	۷۳۳	۱۳۸	۷۵۵	۱۶۱	۷۷۷
۹۳	۷۱۱	۱۱۶	۷۳۴	۱۳۹	۷۵۶	۱۶۲	۷۷۸
۹۴	۷۱۲	۱۱۷	۷۳۵	۱۴۰	۷۵۷	۱۶۳	۷۷۹
۹۵	۷۱۳	۱۱۸	۷۳۶	۱۴۱	۷۵۸	۱۶۴	۷۸۰
۹۶	۷۱۴	۱۱۹	۷۳۷	۱۴۲	۷۵۹	۱۶۵	۷۸۱
۹۷	۷۱۵	۱۲۰	۷۳۷	۱۴۳	۷۶۰	۱۶۶	۷۸۲
۹۸	۷۱۶	۱۲۱	۷۳	۱۴۴	۷۶۱	۱۶۷	۷۸۳
۹۹	۷۱۷	۱۲۲	۷۳۹	۱۴۵	۷۶۲	۱۶۸	۷۸۴
۱۰۰	۷۱۸	۱۲۳	۷۴۰	۱۴۶	۷۶۳	۱۶۹	۷۸۵
۱۰۱	۷۱۹	۱۲۴	۷۴۱	۱۴۷	۷۶۴	۱۷۰	۷۸۶
۱۰۲	۷۲۰	۱۲۵	۷۴۲	۱۴۸	۷۶۵	۱۷۱	۷۸۷
۱۰۳	۷۲۱	۱۲۶	۷۴۳	۱۴۹	۷۶۶	۱۷۲	۷۸۸

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۶۳	۷۷۹	۱۹۶	۸۱۱	۲۱۹	۸۳۴	۲۴۲	۸۵۶
۱۶۴	۷۸۰	۱۹۷	۸۱۲	۲۲۰	۸۳۵	۲۴۳	۸۵۷
۱۶۵	۷۸۱	۱۹۸	۸۱۳	۲۲۱	۸۳۵	۲۴۴	۸۵۸
۱۶۶	۷۸۲	۱۹۹	۸۱۴	۲۲۲	۸۳۶	۲۴۵	۸۵۹
۱۶۷	۷۸۳	۲۰۰	۸۱۵	۲۲۳	۸۳۷	۲۴۶	۸۶۰
۱۶۸	۷۸۴	۲۰۱	۸۱۶	۲۲۴	۸۳۸	۲۴۷	۸۶۱
۱۶۹	۷۸۵	۲۰۲	۸۱۷	۲۲۵	۸۳۹	۲۴۸	۸۶۲
۱۸۰	۷۸۶	۲۰۳	۸۱۸	۲۲۶	۸۴۰	۲۴۹	۸۶۳
۱۸۱	۷۸۷	۲۰۴	۸۱۹	۲۲۷	۸۴۱	۲۵۰	۸۶۴
۱۸۲	۷۸۸	۲۰۵	۸۲۰	۲۲۸	۸۴۲	۲۵۱	۸۶۵
۱۸۳	۷۸۹	۲۰۶	۸۲۱	۲۲۹	۸۴۳	۲۵۲	۸۶۶
۱۸۴	۸۰۰	۲۰۷	۸۲۲	۲۳۰	۸۴۴	۲۵۳	۸۶۷
۱۸۵	۸۰۱	۲۰۸	۸۲۳	۲۳۱	۸۴۵	۲۵۴	۸۶۷
۱۸۶	۸۰۲	۲۰۹	۸۲۴	۲۳۲	۸۴۶	۲۵۵	۸۶۸
۱۸۷	۸۰۲	۲۱۰	۸۲۵	۲۳۳	۸۴۷	۲۵۶	۸۶۹
۱۸۸	۸۰۳	۲۱۱	۸۲۶	۲۳۴	۸۴۸	۲۵۷	۸۷۰
۱۸۹	۸۰۴	۲۱۲	۸۲۷	۲۳۵	۸۴۹	۲۵۸	۸۷۱
۱۹۰	۸۰۵	۲۱۳	۸۲۸	۲۳۶	۸۵۰	۲۵۹	۸۷۲
۱۹۱	۸۰۶	۲۱۴	۸۲۹	۲۳۷	۸۵۱	۲۶۰	۸۷۳
۱۹۲	۸۰۷	۲۱۵	۸۳۰	۲۳۸	۸۵۲	۲۶۱	۸۷۴
۱۹۳	۸۰۸	۲۱۶	۸۳۱	۲۳۹	۸۵۳	۲۶۲	۸۷۵
۱۹۴	۸۰۹	۲۱۷	۸۳۲	۲۴۰	۸۵۴	۲۶۳	۸۷۶
۱۹۵	۸۱۰	۲۱۸	۸۳۳	۲۴۱	۸۵۵	۲۶۴	۸۷۷

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۲۶۵	۸۷۸	۲۸۸	۹۰۰	۳۱۱	۹۲۳	۳۳۴	۹۴۵
۲۶۶	۸۷۹	۲۸۹	۹۰۱	۳۱۲	۹۲۴	۳۳۵	۹۴۶
۲۶۷	۸۸۰	۲۹۰	۹۰۲	۳۱۳	۹۲۵	۳۳۶	۹۴۷
۲۶۸	۸۸۱	۲۹۱	۹۰۳	۳۱۴	۹۲۶	۳۳۷	۹۴۸
۲۶۹	۸۸۲	۲۹۲	۹۰۴	۳۱۵	۹۲۷	۳۳۸	۹۴۹
۲۷۰	۸۸۳	۲۹۳	۹۰۵	۳۱۶	۹۲۸	۳۳۹	۹۵۰
۲۷۱	۸۸۴	۲۹۴	۹۰۶	۳۱۷	۹۲۹	۳۴۰	۹۵۱
۲۷۲	۸۸۵	۲۹۵	۹۰۷	۳۱۸	۹۳۰	۳۴۱	۹۵۲
۲۷۳	۸۸۶	۲۹۶	۹۰۸	۳۱۹	۹۳۱	۳۴۲	۹۵۳
۲۷۴	۸۸۷	۲۹۷	۹۰۹	۳۲۰	۹۳۲	۳۴۳	۹۵۴
۲۷۵	۸۸۸	۲۹۸	۹۱۰	۳۲۱	۹۳۲	۳۴۴	۹۵۵
۲۷۶	۸۸۹	۲۹۹	۹۱۱	۳۲۲	۹۳۳	۳۴۵	۹۵۶
۲۷۷	۸۹۰	۳۰۰	۹۱۲	۳۲۳	۹۳۴	۳۴۶	۹۵۷
۲۷۸	۸۹۱	۳۰۱	۹۱۳	۳۲۴	۹۳۵	۳۴۷	۹۵۸
۲۷۹	۸۹۲	۳۰۲	۹۱۴	۳۲۵	۹۳۶	۳۴۸	۹۵۹
۲۸۰	۸۹۳	۳۰۳	۹۱۵	۳۲۶	۹۳۷	۳۴۹	۹۶۰
۲۸۱	۸۹۴	۳۰۴	۹۱۶	۳۲۷	۹۳۸	۳۵۰	۹۶۱
۲۸۲	۸۹۵	۳۰۵	۹۱۷	۳۲۸	۹۳۹	۳۵۱	۹۶۲
۲۸۳	۸۹۶	۳۰۶	۹۱۸	۳۲۹	۹۴۰	۳۵۲	۹۶۳
۲۸۴	۸۹۷	۳۰۷	۹۱۹	۳۳۰	۹۴۱	۳۵۳	۹۶۴
۲۸۵	۸۹۸	۳۰۸	۹۲۰	۳۳۱	۹۴۲	۳۵۴	۹۶۵
۲۸۶	۸۹۹	۳۰۹	۹۲۱	۳۳۲	۹۴۳	۳۵۵	۹۶۵
۲۸۷	۹۰۰	۳۱۰	۹۲۲	۳۳۳	۹۴۴	۳۵۶	۹۶۶

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۳۵۷	۹۶۷	۳۸۰	۹۹۰	۴۰۳	۱۰۱۲	۴۲۶	۱۰۳۴
۳۵۸	۹۶۸	۳۸۱	۹۹۱	۴۰۴	۱۰۱۳	۴۲۷	۱۰۳۵
۳۵۹	۹۶۹	۳۸۲	۹۹۲	۴۰۵	۱۰۱۴	۴۲۸	۱۰۳۶
۳۶۰	۹۷۰	۳۸۳	۹۹۳	۴۰۶	۱۰۱۵	۴۲۹	۱۰۳۷
۳۶۱	۹۷۱	۳۸۴	۹۹۴	۴۰۷	۱۰۱۶	۴۳۰	۱۰۳۸
۳۶۲	۹۷۲	۳۸۵	۹۹۵	۴۰۸	۱۰۱۷	۴۳۱	۱۰۳۹
۳۶۳	۹۷۳	۳۸۶	۹۹۶	۴۰۹	۱۰۱۸	۴۳۲	۱۰۴۰
۳۶۴	۹۷۴	۳۸۷	۹۹۷	۴۱۰	۱۰۱۹	۴۳۳	۱۰۴۱
۳۶۵	۹۷۵	۳۸۸	۹۹۰	۴۱۱	۱۰۲۰	۴۳۴	۱۰۴۲
۳۶۶	۹۷۶	۳۸۹	۹۹۸	۴۱۲	۱۰۲۱	۴۳۵	۱۰۴۳
۳۶۷	۹۷۷	۳۹۰	۹۹۹	۴۱۳	۱۰۲۲	۴۳۶	۱۰۴۴
۳۶۸	۹۷۸	۳۹۱	۱۰۰۰	۴۱۴	۱۰۲۳	۴۳۷	۱۰۴۵
۳۶۹	۹۷۹	۳۹۲	۱۰۰۱	۴۱۵	۱۰۲۴	۴۳۸	۱۰۴۶
۳۷۰	۹۸۰	۳۹۳	۱۰۰۲	۴۱۶	۱۰۲۵	۴۳۹	۱۰۴۷
۳۷۱	۹۸۱	۳۹۴	۱۰۰۳	۴۱۷	۱۰۲۶	۴۴۰	۱۰۴۸
۳۷۲	۹۸۲	۳۹۵	۱۰۰۴	۴۱۸	۱۰۲۷	۴۴۱	۱۰۴۹
۳۷۳	۹۸۳	۳۹۶	۱۰۰۵	۴۱۹	۱۰۲۸	۴۴۲	۱۰۵۰
۳۷۴	۹۸۴	۳۹۷	۱۰۰۶	۴۲۰	۱۰۲۹	۴۴۳	۱۰۵۱
۳۷۵	۹۸۵	۳۹۸	۱۰۰۷	۴۲۱	۱۰۳۰	۴۴۴	۱۰۵۲
۳۷۶	۹۸۶	۳۹۹	۱۰۰۸	۴۲۲	۱۰۳۰	۴۴۵	۱۰۵۳
۳۷۷	۹۸۷	۴۰۰	۱۰۰۹	۴۲۳	۱۰۳۱	۴۴۶	۱۰۵۴
۳۷۸	۹۸۸	۴۰۱	۱۰۱۰	۴۲۴	۱۰۳۲	۴۴۷	۱۰۵۵
۳۷۹	۹۸۹	۴۰۲	۱۰۱۱	۴۲۵	۱۰۳۳	۴۴۸	۱۰۵۶

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۴۴۹	۱۰۵۷	۴۷۲	۱۰۷۹	۴۹۵	۱۱۰۱	۵۱۸	۱۱۲۴
۴۵۰	۱۰۵۸	۴۷۳	۱۰۸۰	۴۹۶	۱۱۰۲	۵۱۹	۱۱۲۵
۴۵۱	۱۰۵۹	۴۷۴	۱۰۸۱	۴۹۷	۱۱۰۳	۵۲۰	۱۱۲۶
۴۵۲	۱۰۶۰	۴۷۵	۱۰۸۲	۴۹۸	۱۱۰۴	۵۲۱	۱۱۲۷
۴۵۳	۱۰۶۱	۴۷۶	۱۰۸۳	۴۹۹	۱۱۰۵	۵۲۲	۱۱۲۸
۴۵۴	۱۰۶۲	۴۷۷	۱۰۸۴	۵۰۰	۱۱۰۶	۵۲۳	۱۱۲۸
۴۵۵	۱۰۶۳	۴۷۸	۱۰۸۵	۵۰۱	۱۱۰۷	۵۲۴	۱۱۲۹
۴۵۶	۱۰۶۳	۴۷۹	۱۰۸۶	۵۰۲	۱۱۰۸	۵۲۵	۱۱۳۰
۴۵۷	۱۰۶۴	۴۸۰	۱۰۸۷	۵۰۳	۱۱۰۹	۵۲۶	۱۱۳۱
۴۵۸	۱۰۶۵	۴۸۱	۱۰۸۸	۵۰۴	۱۱۱۰	۵۲۷	۱۱۳۲
۴۵۹	۱۰۶۶	۴۸۲	۱۰۸۹	۵۰۵	۱۱۱۱	۵۲۸	۱۱۳۳
۴۶۰	۱۰۶۷	۴۸۳	۱۰۹۰	۵۰۶	۱۱۱۲	۵۲۹	۱۱۳۴
۴۶۱	۱۰۶۸	۴۸۴	۱۰۹۱	۵۰۷	۱۱۱۳	۵۳۰	۱۱۳۵
۴۶۲	۱۰۶۹	۴۸۵	۱۰۹۲	۵۰۸	۱۱۱۴	۵۳۱	۱۱۳۶
۴۶۳	۱۰۷۰	۴۸۶	۱۰۹۳	۵۰۹	۱۱۱۵	۵۳۲	۱۱۳۷
۴۶۴	۱۰۷۱	۴۸۷	۱۰۹۴	۵۱۰	۱۱۱۶	۵۳۳	۱۱۳۸
۴۶۵	۱۰۷۲	۴۸۸	۱۰۹۵	۵۱۱	۱۱۱۷	۵۳۴	۱۱۳۹
۴۶۶	۱۰۷۳	۴۸۹	۱۰۹۵	۵۱۲	۱۱۱۸	۵۳۵	۱۱۴۰
۴۶۷	۱۰۷۴	۴۹۰	۱۰۹۶	۵۱۳	۱۱۱۹	۵۳۶	۱۱۴۱
۴۶۸	۱۰۷۵	۴۹۱	۱۰۹۷	۵۱۴	۱۱۲۰	۵۳۷	۱۱۴۲
۴۶۹	۱۰۷۶	۴۹۲	۱۰۹۸	۵۱۵	۱۱۲۱	۵۳۸	۱۱۴۳
۴۷۰	۱۰۷۷	۴۹۳	۱۰۹۹	۵۱۶	۱۱۲۲	۵۳۹	۱۱۴۴
۴۷۱	۱۰۷۸	۴۹۴	۱۱۰۰	۵۱۷	۱۱۲۳	۵۴۰	۱۱۴۵

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۵۴۱	۱۱۴۶	۵۶۴	۱۱۶۸	۵۸۷	۱۱۹۱	۶۱۰	۱۲۱۳
۵۴۲	۱۱۴۷	۵۶۵	۱۱۶۹	۵۸۸	۱۱۹۲	۶۱۱	۱۲۱۴
۵۴۳	۱۱۴۸	۵۶۶	۱۱۷۰	۵۸۹	۱۱۹۳	۶۱۲	۱۲۱۵
۵۴۴	۱۱۴۹	۵۶۷	۱۱۷۱	۵۹۰	۱۱۹۳	۶۱۳	۱۲۱۶
۵۴۵	۱۱۵۰	۵۶۸	۱۱۷۲	۵۹۱	۱۱۹۴	۶۱۴	۱۲۱۷
۵۴۶	۱۱۵۱	۵۶۹	۱۱۷۳	۵۹۲	۱۱۹۵	۶۱۵	۱۲۱۸
۵۴۷	۱۱۵۲	۵۷۰	۱۱۷۴	۵۹۳	۱۱۹۶	۶۱۶	۱۲۱۹
۵۴۸	۱۱۵۳	۵۷۱	۱۱۷۵	۵۹۴	۱۱۹۷	۶۱۷	۱۲۲۰
۵۴۹	۱۱۵۴	۵۷۲	۱۱۷۶	۵۹۵	۱۱۹۸	۶۱۸	۱۲۲۱
۵۵۰	۱۱۵۵	۵۷۳	۱۱۷۷	۵۹۶	۱۱۹۹	۶۱۹	۱۲۲۲
۵۵۱	۱۱۵۶	۵۷۴	۱۱۷۸	۵۹۷	۱۲۰۰	۶۲۰	۱۲۲۳
۵۵۲	۱۱۵۷	۵۷۵	۱۱۷۹	۵۹۸	۱۲۰۱	۶۲۱	۱۲۲۴
۵۵۳	۱۱۵۸	۵۷۶	۱۱۸۰	۵۹۹	۱۲۰۲	۶۲۲	۱۲۲۵
۵۵۴	۱۱۵۹	۵۷۷	۱۱۸۱	۶۰۰	۱۲۰۳	۶۲۳	۱۲۲۶
۵۵۵	۱۱۶۰	۵۷۸	۱۱۸۲	۶۰۱	۱۲۰۴	۶۲۴	۱۲۲۶
۵۵۶	۱۱۶۰	۵۷۹	۱۱۸۳	۶۰۲	۱۲۰۵	۶۲۵	۱۲۲۷
۵۵۷	۱۱۶۱	۵۸۰	۱۱۸۴	۶۰۳	۱۲۰۶	۶۲۶	۱۲۲۸
۵۵۸	۱۱۶۲	۵۸۱	۱۱۸۵	۶۰۴	۱۲۰۷	۶۲۷	۱۲۲۹
۵۵۹	۱۱۶۳	۵۸۲	۱۱۸۶	۶۰۵	۱۲۰۸	۶۲۸	۱۲۳۰
۵۶۰	۱۱۶۴	۵۸۳	۱۱۸۷	۶۰۶	۱۲۰۹	۶۲۹	۱۲۳۱
۵۶۱	۱۱۶۵	۵۸۴	۱۱۸۸	۶۰۷	۱۲۱۰	۶۳۰	۱۲۳۲
۵۶۲	۱۱۶۶	۵۸۵	۱۱۸۹	۶۰۸	۱۲۱۱	۶۳۱	۱۲۳۳
۵۶۳	۱۱۶۷	۵۸۶	۱۱۹۰	۶۰۹	۱۲۱۲	۶۳۲	۱۲۳۴

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۶۳۳	۱۲۳۵	۶۵۶	۱۲۵۸	۶۷۹	۱۲۸۰	۷۰۲	۱۳۰۲
۶۳۴	۱۲۳۶	۶۵۷	۱۲۵۸	۶۸۰	۱۲۸۱	۷۰۳	۱۳۰۳
۶۳۵	۱۲۳۷	۶۵۸	۱۲۵۹	۶۸۱	۱۲۸۲	۷۰۴	۱۳۰۴
۶۳۶	۱۲۳۸	۶۵۹	۱۲۶۰	۶۸۲	۱۲۸۳	۷۰۵	۱۳۰۵
۶۳۷	۱۲۳۹	۶۶۰	۱۲۶۱	۶۸۳	۱۲۸۴	۷۰۶	۱۳۰۶
۶۳۸	۱۲۴۰	۶۶۱	۱۲۶۲	۶۸۴	۱۲۸۵	۷۰۷	۱۳۰۷
۶۳۹	۱۲۴۱	۶۶۲	۱۲۶۳	۶۸۵	۱۲۸۶	۷۰۸	۱۳۰۸
۶۴۰	۱۲۴۲	۶۶۳	۱۲۶۴	۶۸۶	۱۲۸۷	۷۰۹	۱۳۰۹
۶۴۱	۱۲۴۳	۶۶۴	۱۲۶۵	۶۸۷	۱۲۸۸	۷۱۰	۱۳۱۰
۶۴۲	۱۲۴۴	۶۶۵	۱۲۶۶	۶۸۸	۱۲۸۹	۷۱۱	۱۳۱۱
۶۴۳	۱۲۴۵	۶۶۶	۱۲۶۷	۶۸۹	۱۲۹۰	۷۱۲	۱۳۱۲
۶۴۴	۱۲۴۶	۶۶۷	۱۲۶۸	۶۹۰	۱۲۹۱	۷۱۳	۱۳۱۳
۶۴۵	۱۲۴۷	۶۶۸	۱۲۶۹	۶۹۱	۱۲۹۱	۷۱۴	۱۳۱۴
۶۴۶	۱۲۴۸	۶۶۹	۱۲۷۰	۶۹۲	۱۲۹۲	۷۱۵	۱۳۱۵
۶۴۷	۱۲۴۹	۶۷۰	۱۲۷۱	۶۹۳	۱۲۹۳	۷۱۶	۱۳۱۶
۶۴۸	۱۲۵۰	۶۷۱	۱۲۷۲	۶۹۴	۱۲۹۴	۷۱۷	۱۳۱۷
۶۴۹	۱۲۵۱	۶۷۲	۱۲۷۳	۶۹۵	۱۲۹۵	۷۱۸	۱۳۱۸
۶۵۰	۱۲۵۲	۶۷۳	۱۲۷۴	۶۹۶	۱۲۹۶	۷۱۹	۱۳۱۹
۶۵۱	۱۲۵۳	۶۷۴	۱۲۷۵	۶۹۷	۱۲۹۷	۷۲۰	۱۳۲۰
۶۵۲	۱۲۵۴	۶۷۵	۱۲۷۶	۶۹۸	۱۲۹۸	۷۲۱	۱۳۲۱
۶۵۳	۱۲۵۵	۶۷۶	۱۲۷۷	۶۹۹	۱۲۹۹	۷۲۲	۱۳۲۲
۶۵۴	۱۲۵۶	۶۷۷	۱۲۷۸	۷۰۰	۱۳۰۰	۷۲۳	۱۳۲۳
۶۵۵	۱۲۵۷	۶۷۸	۱۲۷۹	۷۰۱	۱۳۰۱	۷۲۴	۱۳۲۴

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۷۲۵	۱۳۲۴	۷۴۸	۱۳۴۷	۷۷۱	۱۳۶۹	۷۹۴	۱۳۹۱
۷۲۶	۱۳۲۵	۷۴۹	۱۳۴۸	۷۷۲	۱۳۷۰	۷۹۵	۱۳۹۲
۷۲۷	۱۳۲۶	۷۵۰	۱۳۴۹	۷۷۳	۱۳۷۱	۷۹۶	۱۳۹۳
۷۲۸	۱۳۲۷	۷۵۱	۱۳۵۰	۷۷۴	۱۳۷۲	۷۹۷	۱۳۹۴
۷۲۹	۱۳۲۸	۷۵۲	۱۳۵۱	۷۷۵	۱۳۷۳	۷۹۸	۱۳۹۵
۷۳۰	۱۳۲۹	۷۵۳	۱۳۵۲	۷۷۶	۱۳۷۴	۷۹۹	۱۳۹۶
۷۳۱	۱۳۳۰	۷۵۴	۱۳۵۳	۷۷۷	۱۳۷۵	۸۰۰	۱۳۹۷
۷۳۲	۱۳۳۱	۷۵۵	۱۳۵۴	۷۷۸	۱۳۷۶	۸۰۱	۱۳۹۸
۷۳۳	۱۳۳۲	۷۵۶	۱۳۵۵	۷۷۹	۱۳۷۷	۸۰۲	۱۳۹۹
۷۳۴	۱۳۳۳	۷۵۷	۱۳۵۶	۷۸۰	۱۳۷۸	۸۰۳	۱۴۰۰
۷۳۵	۱۳۳۴	۷۵۸	۱۳۵۶	۷۸۱	۱۳۷۹	۸۰۴	۱۴۰۱
۷۳۶	۱۳۳۵	۷۵۹	۱۳۵۷	۷۸۲	۱۳۸۰	۸۰۵	۱۴۰۲
۷۳۷	۱۳۳۶	۷۶۰	۱۳۵۸	۷۸۳	۱۳۸۱	۸۰۶	۱۴۰۳
۷۳۸	۱۳۳۷	۷۶۱	۱۳۵۹	۷۸۴	۱۳۸۲	۸۰۷	۱۴۰۴
۷۳۹	۱۳۳۸	۷۶۲	۱۳۶۰	۷۸۵	۱۳۸۳	۸۰۸	۱۴۰۵
۷۴۰	۱۳۳۹	۷۶۳	۱۳۶۱	۷۸۶	۱۳۸۴	۸۰۹	۱۴۰۶
۷۴۱	۱۳۴۰	۷۶۴	۱۳۶۲	۷۸۷	۱۳۸۵	۸۱۰	۱۴۰۷
۷۴۲	۱۳۴۱	۷۶۵	۱۳۶۳	۷۸۸	۱۳۸۶	۸۱۱	۱۴۰۸
۷۴۳	۱۳۴۲	۷۶۶	۱۳۶۴	۷۸۹	۱۳۸۷	۸۱۲	۱۴۰۹
۷۴۴	۱۳۴۳	۷۶۷	۱۳۶۵	۷۹۰	۱۳۸۸	۸۱۳	۱۴۱۰
۷۴۵	۱۳۴۴	۷۶۸	۱۳۶۶	۷۹۱	۱۳۸۸	۸۱۴	۱۴۱۱
۷۴۶	۱۳۴۵	۷۶۹	۱۳۶۷	۷۹۲	۱۳۸۹	۸۱۵	۱۴۱۲
۷۴۷	۱۳۴۶	۷۷۰	۱۳۶۸	۷۹۳	۱۳۹۰	۸۱۶	۱۴۱۳

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۸۱۷	۱۴۱۴	۸۴۰	۱۴۳۶	۸۶۳	۱۴۵۸	۸۸۶	۱۴۸۱
۸۱۸	۱۴۱۵	۸۴۱	۱۴۳۷	۸۶۴	۱۴۵۹	۸۸۷	۱۴۸۲
۸۱۹	۱۴۱۶	۸۴۲	۱۴۳۸	۸۶۵	۱۴۶۰	۸۸۸	۱۴۸۳
۸۲۰	۱۴۱۷	۸۴۳	۱۴۳۹	۸۶۶	۱۴۶۱	۸۸۹	۱۴۸۴
۸۲۱	۱۴۱۸	۸۴۴	۱۴۴۰	۸۶۷	۱۴۶۲	۸۹۰	۱۴۸۵
۸۲۲	۱۴۱۹	۸۴۵	۱۴۴۱	۸۶۸	۱۴۶۳	۸۹۱	۱۴۸۶
۸۲۳	۱۴۲۰	۸۴۶	۱۴۴۲	۸۶۹	۱۴۶۴	۸۹۲	۱۴۸۶
۸۲۴	۱۴۲۱	۸۴۷	۱۴۴۳	۸۷۰	۱۴۶۵	۸۹۳	۱۴۸۷
۸۲۵	۱۴۲۱	۸۴۸	۱۴۴۴	۸۷۱	۱۴۶۶	۸۹۴	۱۴۸۸
۸۲۶	۱۴۲۲	۸۴۹	۱۴۴۵	۸۷۲	۱۴۶۷	۸۹۵	۱۴۸۹
۸۲۷	۱۴۲۳	۸۵۰	۱۴۴۶	۸۷۳	۱۴۶۸	۸۹۶	۱۴۹۰
۸۲۸	۱۴۲۴	۸۵۱	۱۴۴۷	۸۷۴	۱۴۶۹	۸۹۷	۱۴۹۱
۸۲۹	۱۴۲۵	۸۵۲	۱۴۴۸	۸۷۵	۱۴۷۰	۸۹۸	۱۴۹۲
۸۳۰	۱۴۲۶	۸۵۳	۱۴۴۹	۸۷۶	۱۴۷۱	۸۹۹	۱۴۹۳
۸۳۱	۱۴۲۷	۸۵۴	۱۴۵۰	۸۷۷	۱۴۷۲	۹۰۰	۱۴۹۴
۸۳۲	۱۴۲۸	۸۵۵	۱۴۵۱	۸۷۸	۱۴۷۳	۹۰۱	۱۴۹۵
۸۳۳	۱۴۲۹	۸۵۶	۱۴۵۲	۸۷۹	۱۴۷۴	۹۰۲	۱۴۹۶
۸۳۴	۱۴۳۰	۸۵۷	۱۴۵۳	۸۸۰	۱۴۷۵	۹۰۳	۱۴۹۷
۸۳۵	۱۴۳۱	۸۵۸	۱۴۵۳	۸۸۱	۱۴۷۶	۹۰۴	۴۹۸
۸۳۶	۱۴۳۲	۱۵۹	۱۴۵۴	۸۸۲	۱۴۷۷	۹۰۵	۴۹۹
۸۳۷	۱۴۳۳	۸۶۰	۱۴۵۵	۸۸۳	۱۴۷۸	۹۰۶	۵۰۰
۸۳۸	۱۴۳۴	۸۶۱	۱۴۵۶	۸۸۴	۱۴۷۹	۹۰۷	۵۰۱
۸۳۹	۱۴۳۵	۸۶۲	۱۴۵۷	۸۸۵	۱۴۸۰	۹۰۸	۵۰۲

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۹۰۹	۱۵۰۳	۹۳۲	۱۵۲۵	۹۵۵	۱۵۴۸	۹۷۸	۱۵۷۰
۹۱۰	۱۵۰۴	۹۳۳	۱۵۲۶	۹۵۶	۱۵۴۹	۹۷۹	۱۵۷۱
۹۱۱	۱۵۰۵	۹۳۴	۱۵۲۷	۹۵۷	۱۵۵۰	۹۸۰	۱۵۷۲
۹۱۲	۱۵۰۶	۹۳۵	۱۵۲۸	۹۵۸	۱۵۵۱	۹۸۱	۱۵۷۳
۹۱۳	۱۵۰۷	۹۳۶	۱۵۲۹	۹۵۹	۱۵۵۱	۹۸۲	۱۵۷۴
۹۱۴	۱۵۰۸	۹۳۷	۱۵۳۰	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۸۳	۱۵۷۵
۹۱۵	۱۵۰۹	۹۳۸	۱۵۳۱	۹۶۱	۱۵۵۳	۹۸۴	۱۵۷۶
۹۱۶	۱۵۱۰	۹۳۹	۱۵۳۲	۹۶۲	۱۵۵۴	۹۸۵	۱۵۷۷
۹۱۷	۱۵۱۱	۹۴۰	۱۵۳۳	۹۶۳	۱۵۵۵	۹۸۶	۱۵۷۸
۹۱۸	۱۵۱۲	۹۴۱	۱۵۳۴	۹۶۴	۱۵۵۶	۹۸۷	۱۵۷۹
۹۱۹	۱۵۱۳	۹۴۲	۱۵۳۵	۹۶۵	۱۵۵۷	۹۸۸	۱۵۸۰
۹۲۰	۱۵۱۴	۹۴۳	۱۵۳۶	۹۶۶	۱۵۵۸	۹۸۹	۱۵۸۱
۹۲۱	۱۵۱۵	۹۴۴	۱۵۳۷	۹۶۷	۱۵۵۹	۹۹۰	۱۵۸۲
۹۲۲	۱۵۱۶	۹۴۵	۱۵۳۸	۹۶۸	۱۵۶۰	۹۹۱	۱۵۸۳
۹۲۳	۱۵۱۷	۹۴۶	۱۵۳۹	۹۶۹	۱۵۶۱	۹۹۲	۱۵۸۳
۹۲۴	۱۵۱۸	۹۴۷	۱۵۴۰	۹۷۰	۱۵۶۲	۹۹۳	۱۵۸۴
۹۲۵	۱۵۱۹	۹۴۸	۱۵۴۱	۹۷۱	۱۵۶۳	۹۹۴	۱۵۸۵
۹۲۶	۱۵۱۹	۹۴۹	۱۵۴۲	۹۷۲	۱۵۶۴	۹۹۵	۱۵۸۶
۹۲۷	۱۵۲۰	۹۵۰	۱۵۴۳	۹۷۳	۱۵۶۵	۹۹۶	۱۵۸۷
۹۲۸	۱۵۲۱	۹۵۱	۱۵۴۴	۹۷۴	۱۵۶۶	۹۹۷	۱۵۸۸
۹۲۹	۱۵۲۲	۹۵۲	۱۵۴۵	۹۷۵	۱۵۶۷	۹۹۸	۱۵۸۹
۹۳۰	۱۵۲۳	۹۵۳	۱۵۴۶	۹۷۶	۱۵۶۸	۹۹۹	۱۵۹۰
۹۳۱	۱۵۲۴	۹۵۴	۱۵۴۷	۹۷۷	۱۵۶۹	۱۰۰۰	۱۵۹۱

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۰۰۱	۱۵۹۲	۱۰۲۴	۱۶۱۵	۱۰۴۷	۱۶۳۷	۱۰۷۰	۱۶۵۹
۱۰۰۲	۱۵۹۳	۱۰۲۵	۱۶۱۶	۱۰۴۸	۱۶۳۸	۱۰۷۱	۱۶۶۰
۱۰۰۳	۱۵۹۴	۱۰۲۶	۱۶۱۶	۱۰۴۹	۱۶۳۹	۱۰۷۲	۱۶۶۱
۱۰۰۴	۱۵۹۵	۱۰۲۷	۱۶۱۷	۱۰۵۰	۱۶۴۰	۱۰۷۳	۱۶۶۲
۱۰۰۵	۱۵۹۶	۱۰۲۸	۱۶۱۸	۱۰۵۱	۱۶۴۱	۱۰۷۴	۱۶۶۳
۱۰۰۶	۱۵۹۷	۱۰۲۹	۱۶۱۹	۱۰۵۲	۱۶۴۲	۱۰۷۵	۱۶۶۴
۱۰۰۷	۱۵۹۸	۱۰۳۰	۱۶۲۰	۱۰۵۳	۱۶۴۳	۱۰۷۶	۱۶۶۵
۱۰۰۸	۱۵۹۹	۱۰۳۱	۱۶۲۱	۱۰۵۴	۱۶۴۴	۱۰۷۷	۱۶۶۶
۱۰۰۹	۱۶۰۰	۱۰۳۲	۱۶۲۲	۱۰۵۵	۱۶۴۵	۱۰۷۸	۱۶۶۷
۱۰۱۰	۱۶۰۱	۱۰۳۳	۱۶۲۳	۱۰۵۶	۱۶۴۶	۱۰۷۹	۱۶۶۸
۱۰۱۱	۱۶۰۲	۱۰۳۴	۱۶۲۴	۱۰۵۷	۱۶۴۷	۱۰۸۰	۱۶۶۹
۱۰۱۲	۱۶۰۳	۱۰۳۵	۱۶۲۵	۱۰۵۸	۱۶۴۸	۱۰۸۱	۱۶۷۰
۱۰۱۳	۱۶۰۴	۱۰۳۶	۱۶۲۶	۱۰۵۹	۱۶۴۹	۱۰۸۲	۱۶۷۱
۱۰۱۴	۱۶۰۵	۱۰۳۷	۱۶۲۷	۱۰۶۰	۱۶۴۹	۱۰۸۳	۱۶۷۲
۱۰۱۵	۱۶۰۶	۱۰۳۸	۱۶۲۸	۱۰۶۱	۱۶۵۰	۱۰۸۴	۱۶۷۳
۱۰۱۶	۱۶۰۷	۱۰۳۹	۱۶۲۹	۱۰۶۲	۱۶۵۱	۱۰۸۵	۱۶۷۴
۱۰۱۷	۱۶۰۸	۱۰۴۰	۱۶۳۰	۱۰۶۳	۱۶۵۲	۱۰۸۶	۱۶۷۵
۱۰۱۸	۱۶۰۹	۱۰۴۱	۱۶۳۱	۱۰۶۴	۱۶۵۳	۱۰۸۷	۱۶۷۶
۱۰۱۹	۱۶۱۰	۱۰۴۲	۱۶۳۲	۱۰۶۵	۱۶۵۴	۱۰۸۸	۱۶۷۷
۱۰۲۰	۱۶۱۱	۱۰۴۳	۱۶۳۳	۱۰۶۶	۱۶۵۵	۱۰۸۹	۱۶۷۸
۱۰۲۱	۱۶۱۲	۱۰۴۴	۱۶۳۴	۱۰۶۷	۱۶۵۶	۱۰۹۰	۱۶۷۹
۱۰۲۲	۱۶۱۳	۱۰۴۵	۱۶۳۵	۱۰۶۸	۱۶۵۷	۱۰۹۱	۱۶۸۰
۱۰۲۳	۱۶۱۴	۱۰۴۶	۱۶۳۶	۱۰۶۹	۱۶۵۸	۱۰۹۲	۱۶۸۱

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۰۹۳	۱۶۸۱	۱۱۱۶	۱۷۰۴	۱۱۳۹	۱۷۲۶	۱۱۶۲	۱۷۴۸
۱۰۹۴	۱۶۸۲	۱۱۱۷	۱۷۰۵	۱۱۴۰	۱۷۲۷	۱۱۶۳	۱۷۴۹
۱۰۹۵	۱۶۸۳	۱۱۱۸	۱۷۰۶	۱۱۴۱	۱۷۲۸	۱۱۶۴	۱۷۵۰
۱۰۹۶	۱۶۸۴	۱۱۱۹	۱۷۰۷	۱۱۴۲	۱۷۲۹	۱۱۶۵	۱۷۵۱
۱۰۹۷	۱۶۸۵	۱۱۲۰	۱۷۰۸	۱۱۴۳	۱۷۳۰	۱۱۶۶	۱۷۵۲
۱۰۹۸	۱۶۸۶	۱۱۲۱	۱۷۰۹	۱۱۴۴	۱۷۳۱	۱۱۶۷	۱۷۵۳
۱۰۹۹	۱۶۸۷	۱۱۲۲	۱۷۱۰	۱۱۴۵	۱۷۳۲	۱۱۶۸	۱۷۵۴
۱۱۰۰	۱۶۸۸	۱۱۲۳	۱۷۱۱	۱۱۴۶	۱۷۳۳	۱۱۶۹	۱۷۵۵
۱۱۰۱	۱۶۸۹	۱۱۲۴	۱۷۱۲	۱۱۴۷	۱۷۳۴	۱۱۷۰	۱۷۵۶
۱۱۰۲	۱۶۹۰	۱۱۲۵	۱۷۱۳	۱۱۴۸	۱۷۳۵	۱۱۷۱	۱۷۵۷
۱۱۰۳	۱۶۹۱	۱۱۲۶	۱۷۱۴	۱۱۴۹	۱۷۳۶	۱۱۷۲	۱۷۵۸
۱۱۰۴	۱۶۹۲	۱۱۲۷	۱۷۱۴	۱۱۵۰	۱۷۳۷	۱۱۷۳	۱۷۵۹
۱۱۰۵	۱۶۹۳	۱۱۲۸	۱۷۱۵	۱۱۵۱	۱۷۳۸	۱۱۷۴	۱۷۶۰
۱۱۰۶	۱۶۹۴	۱۱۲۹	۱۷۱۶	۱۱۵۲	۱۷۳۹	۱۱۷۵	۱۷۶۱
۱۱۰۷	۱۶۹۵	۱۱۳۰	۱۷۱۷	۱۱۵۳	۱۷۴۰	۱۱۷۶	۱۷۶۲
۱۱۰۸	۱۶۹۶	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۵۴	۱۷۴۱	۱۱۷۷	۱۷۶۳
۱۱۰۹	۱۶۹۷	۱۱۳۲	۱۷۱۹	۱۱۵۵	۱۷۴۲	۱۱۷۸	۱۷۶۴
۱۱۱۰	۱۶۹۸	۱۱۳۳	۱۷۲۰	۱۱۵۶	۱۷۴۳	۱۱۷۹	۱۷۶۵
۱۱۱۱	۱۶۹۹	۱۱۳۴	۱۷۲۱	۱۱۵۷	۱۷۴۴	۱۱۸۰	۱۷۶۶
۱۱۱۲	۱۷۰۰	۱۱۳۵	۱۷۲۲	۱۱۵۸	۱۷۴۵	۱۱۸۱	۱۷۶۷
۱۱۱۳	۱۷۰۱	۱۱۳۶	۱۷۲۳	۱۱۵۹	۱۷۴۶	۱۱۸۲	۱۷۶۸
۱۱۱۴	۱۷۰۲	۱۱۳۷	۱۷۲۴	۱۱۶۰	۱۷۴۷	۱۱۸۳	۱۷۶۹
۱۱۱۵	۱۷۰۳	۱۱۳۸	۱۷۲۵	۱۱۶۱	۱۷۴۷	۱۱۸۴	۱۷۷۰

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۱۸۵	۱۷۷۱	۱۲۰۸	۱۷۹۳	۱۲۳۱	۱۸۱۵	۱۲۵۴	۱۸۳۸
۱۱۸۶	۱۷۷۲	۱۲۰۹	۱۷۹۴	۱۲۳۲	۱۸۱۶	۱۲۵۵	۱۸۳۹
۱۱۸۷	۱۷۷۳	۱۲۱۰	۱۷۹۵	۱۲۳۳	۱۸۱۷	۱۲۵۶	۱۸۴۰
۱۱۸۸	۱۷۷۴	۱۲۱۱	۱۷۹۶	۱۲۳۴	۱۸۱۸	۱۲۵۷	۱۸۴۱
۱۱۸۹	۱۷۷۵	۱۲۱۲	۱۷۹۷	۱۲۳۵	۱۸۱۹	۱۲۵۸	۱۸۴۲
۱۱۹۰	۱۷۷۶	۱۲۱۳	۱۷۹۸	۱۲۳۶	۱۸۲۰	۱۲۵۹	۱۸۴۳
۱۱۹۱	۱۷۷۷	۱۲۱۴	۱۷۹۹	۱۲۳۷	۱۸۲۱	۱۲۶۰	۱۸۴۴
۱۱۹۲	۱۷۷۸	۱۲۱۵	۱۸۰۰	۱۲۳۸	۱۸۲۲	۱۲۶۱	۱۸۴۴
۱۱۹۳	۱۷۷۹	۱۲۱۶	۱۸۰۱	۱۲۳۹	۱۸۲۳	۱۲۶۲	۱۸۴۵
۱۱۹۴	۱۷۷۹	۱۲۱۷	۱۸۰۲	۱۲۴۰	۱۸۲۴	۱۲۶۳	۱۸۴۶
۱۱۹۵	۱۷۸۰	۱۲۱۸	۱۸۰۳	۱۲۴۱	۱۸۲۵	۱۲۶۴	۱۸۴۷
۱۱۹۶	۱۷۸۱	۱۲۱۹	۱۸۰۴	۱۲۴۲	۱۸۲۶	۱۲۶۵	۱۸۴۸
۱۱۹۷	۱۷۸۲	۱۲۲۰	۱۸۰۵	۱۲۴۳	۱۸۲۷	۱۲۶۶	۱۸۴۹
۱۱۹۸	۱۷۸۳	۱۲۲۱	۱۸۰۶	۱۲۴۴	۱۸۲۸	۱۲۶۷	۱۸۵۰
۱۱۹۹	۱۷۸۴	۱۲۲۲	۱۸۰۷	۱۲۴۵	۱۸۲۹	۱۲۶۸	۱۸۵۱
۱۲۰۰	۱۷۸۵	۱۲۲۳	۱۸۰۸	۱۲۴۶	۱۸۳۰	۱۲۶۹	۱۸۵۲
۱۲۰۱	۱۷۸۶	۱۲۲۴	۱۸۰۹	۱۲۴۷	۱۸۳۱	۱۲۷۰	۱۸۵۳
۱۲۰۲	۱۷۸۷	۱۲۲۵	۱۸۱۰	۱۲۴۸	۱۸۳۲	۱۲۷۱	۱۸۵۴
۱۲۰۳	۱۷۸۸	۱۲۲۶	۱۸۱۱	۱۲۴۹	۱۸۳۳	۱۲۷۲	۱۸۵۵
۱۲۰۴	۱۷۸۹	۱۲۲۷	۱۸۱۲	۱۲۵۰	۱۸۳۴	۱۲۷۳	۱۸۵۶
۱۲۰۵	۱۷۹۰	۱۲۲۸	۱۸۱۳	۱۲۵۱	۱۸۳۵	۱۲۷۴	۱۸۵۷
۱۲۰۶	۱۷۹۱	۱۲۲۹	۱۸۱۳	۱۲۵۲	۱۸۳۶	۱۲۷۵	۸۵۸
۱۲۰۷	۱۷۹۲	۱۲۳۰	۱۸۱۴	۱۲۵۳	۱۸۳۷	۱۲۷۶	۸۵۹

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۲۷۷	۱۸۶۰	۱۲۸۶	۱۸۶۹	۱۲۹۵	۱۸۷۷	۱۳۰۴	۱۸۸۶
۱۲۷۸	۱۸۶۱	۱۲۸۷	۱۸۷۰	۱۲۹۶	۱۸۷۸	۱۳۰۵	۱۸۸۷
۱۲۷۹	۱۸۶۲	۱۲۸۸	۱۸۷۱	۱۲۹۷	۱۸۷۹	۱۳۰۶	۱۸۸۸
۱۲۸۰	۱۸۶۳	۱۲۸۹	۱۸۷۲	۱۲۹۸	۱۸۸۰	۱۳۰۷	۱۸۸۹
۱۲۸۱	۱۸۶۴	۱۲۹۰	۱۸۷۳	۱۲۹۹	۱۸۸۱	۱۳۰۸	۱۸۹۰
۱۲۸۲	۱۸۶۵	۱۲۹۱	۱۸۷۴	۱۳۰۰	۱۸۸۲	۱۳۰۹	۱۸۹۱
۱۲۸۳	۱۸۶۶	۱۲۹۲	۱۸۷۵	۱۳۰۱	۱۸۸۳	۱۳۱۰	۱۸۹۲
۱۲۸۴	۱۸۶۷	۱۲۹۳	۱۸۷۶	۱۳۰۲	۱۸۸۴	۱۳۱۱	۱۸۹۳
۱۲۸۵	۱۸۶۸	۱۲۹۴	۱۸۷۷	۱۳۰۳	۱۸۷۷	۱۳۱۲	۱۸۹۴

جدول مطابقت سنین ہجری کی سنین عیسوی سے ختم ہوئی

بقلم ضعیف العباد سروپ پرشاد برادر خورد موہن مغفور